فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فريضة

الحمد لله والمنة كه

رساله رائعه وعجاله نافعه المسماة

بلهب النيران لاحراق محرق القرآن

بتقليب وجه محرم المتعتين وبهامشه وحقان جواب ورد طعن
السنان تصنيف عالم عامل وفاضل كامل ذو الفضائل الباهرة والمناقب
الزاهرة الجناب المولوي السيد فضل علي زاد مجدهم الشريف حسب
الارشاد رئيسي المؤمنين مروجي ملة ابائهما الطاهرين اسدي ميدان السماحة وقمري
فلك النباهة الاميرين الكبيرين والكوكبين المنيرين زبدتي اولاد بني النخافعتين الجناب
السيد باقر حسين والجناب السيد غضنفر حسين دام الله
اقبالهما وضاعف اجلالهما بحرمة النبي وآله المصطفين
صلوات الله وسلامه عليه وعليهم ما طلع النيرين دراه شعاعا
بحجرة مقدسه صلى الله عليه وآله
وسلم

در مطبع مجمع البحرين لودهيانه باهتمام سيد محمد [illegible] خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب المشرقین ورب المغربین والصلوة علی رسول الثقلین الذی خلف فی
امتہ الثقلین کتاب اللہ وعترتہ المصطفین علیہ وعلیہم افضل صلوات اللہ وصلوات
اولیائہ المحبین فمن تمسک بہما نجی فی النشاتین ومن تخلف عنہما ہوی فی الدارین

امابعد ـ بروان مسالک انصاف وتارکان سبل غی واعتساف پر واضح ہو کہ عرصہ چند ماہ کا ہوا کہ
بوساطت مولوی ذوالفقار علی صاحب بشنبا زبلدہ جونپور کی وہانکی سنیون نی نام سی شمس کی کہ غالبًا وہ
اسم فرضی ہی یا نشاید درحقیقت مستفتی کا نام ہوا ایک استفتا بزبان اردو قران شریف کی بارہ مین حضور
فیض معمور جناب مجتہد العصر والزمان دامت ایام افاداتہ مادامت الایام والا وان مین بہیجا تہا اور جناب مکرمت
ایاب نی جواب باصواب اوسکا افادہ فرمایا تہا بعد اوسکی اوسی عرصہ مین کوئی سنی ایک استفتا باب منعہ من
الا یا جناب مستطاب نی اوسکا بہی جواب باصواب رقام فرمایا بالفعل جواب الجواب اونکا مسمی بطعن السنان
علی من جرح فی القران وقال ما حرمت المتعتان کہ حقیقت مین طعن السنان علی من احرق القران وعلی من حرم
المتعتین وہمامشروعتان اوسکو کہنا چاہیی اس حقیر کی نظر سی گذرا تحریر اوسکی خلاف داب اہل علم وآداب
مملو ایسی ہزلیات اور درشت نویسی پایی کہ روزمرہ ارباب فضل وکمال سی بہت دور بلکہ باعث عار وشنار

۵ صاحبان علم وشعور ہی اگرچہ اوسطرح کی تحریر سے حقیر کارہ اور نفور ہی لکن چونکہ بمودای مصراع مشہور
کلوخ انداز را پاداش سنگ است * مسود جواب مسطور مستحق اون درشتیون اور ہزلیات سے اشنع کا ہے
حقیر مجاب ہوا اور بنظر بمقتضای الضرورات تبیح المحظورات اور بمفاد کلموا الناس علی قدر عقولہم
کی جواب وسکا اوسکی فہم اور انداز کی موافق لکھا اور بہانست حقیر مسود جواب کو ایسی درشتیون اور ہزلیات
سی منظور یہہ ہی کہ نوبت بہکڑکی یہونچا دیجیئی تاکہ اصل مسائل مانحن فیہ مسکوت عنہا اور نسیا منسیا ہوجاوین
اور سلسلہ سخن کا دوسری طرف یہونچی کس لیی کہ اگلی اور پچھلی علما ان مسائل مین بہت ہاتھ پاون مار چکی ہین
لکن سوای خیبت وخسران کی کچھہ اونکی ہاتھہ نہین لگا ہی واللہ الموفق والمعین مقدمہ قبل شروع
مقصود مین اطلاع بعض امور ضروریہ کی واجب ولازم ہی دانشمندان انصاف دوست کو معلوم ہو کہ جب مسود
رسالہ طعن السنان تسنن بلکہ اسلام سی ہاتھہ اوٹھا کر سنت خوارج پر چلا اور اوسنی براہ عناد باطنی بلا وجہہ خود
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین کہ سنیونکی نزدیک بہی خلیفہ چہارم ہین گستاخیان بطور تعریض کرین تو
حقیر کو اوسکی پیر مرشدونکی خدمت کرنی مین کونسا امر مانع ہو سکتا ہی معرکہ سی بہاگنا پیغمبر خدا کو
دشمنونمین چھوڑنا اور آنحضرت کو وصیت نامہ جو باعث نجات امت کا ضلالت سی تہا نہ لکھنی دینا اور
تہمت ہذیان کی اوس جناب پاک مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی پر کرنا اور غصب
خلافت بلا استحقاق بجبر کرکی اقیلونی ولست بخیرکم وعلی فیکم زبانسی کہنا اور ازالہ خلافت نکرنا اور
بیت اہلبیت پیغمبر خدا کو جلانا اور جناب سیدہ علیہا السلام کو آزردہ کرنا کہ موجب آزردگی رسولخدا ہی اور
مروان مطرود رسولخدا کو مدینہ منورہ مین علی الرغم رسولخدا کی بولانا اور اوسکو وزیر کرنا اور قران کو
جلانا کہ یہہ ادنی سی کہلکوری اونکی پر اہین قاطعہ اونکی واقعیت مذمومیت کی ہین اور یہہ سب امور کتب
معتمدہ مین موجود ہین انشاء اللہ تعالی اسنادان امور کی اپنی موقع پر مذکور ہون گی اور ایک تعریض وگستاخی
منجملہ اون گستاخیون کی جو مسود رسالہ خلیفہ خوارج نہروان نی جناب امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت مین
کی ہین یہہ ہی کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب استفتا مین جو تعریضا ارقام فرمایا تہا کہ دلسوزی
خلافت پناہ کی قران سوزی مین طشت از بام افتادہ ہی مسود رسالہ طعن السنان نی تیرہ درونی سی اس

تعریض کے جواب مین جو تعریض سے کے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خلاف
حدیث لا تعذبوا بالنار کے لوطی کو جلوایا اگر دلسوزی خلافت پناہ کی قران سوزے سی ظاہر
ہی تو جانسوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر ہی بہرہی فرق ہی کہ وہان ماسوی القران
جلا اور یہان نفس انسان جلا انتہی ما ارو نا نقلہ اور یہہ مضمون صفحہ ہشتم مین رسالہ طعن اللسان مطبوعہ
۱۲۹۵ ہجری سے کہ بفرمایش مولوے سلطان احمد ساکن شہر بہیرہ ضلع شاہ پور سے
مطبع علوی مین چہاپا گیا ہی موجود ہی مومنین دیندار اور دینداران لصفت شعار بنظر انصاف اس
فقرہ کو کہ جانسوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر ہے اور اس تعریض کو دیکہین اور مسود
رسالہ مذکورہ پر نفرین کرین اور بہی اوس سے پوچہین کہ ماسوی القران کونسا جالوز ہی آیا قران ابن
مسعود اور ابی ابن کعب کی کہ جنکی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل نے کی تہی ماسوی القران
تہی آیا قران پیرہی شیخین کا معمول بہ ماسوی القران تہا جو جلائی گئی آفرین براین فہم علاوہ بران تعریض مسود
رسالہ مذکورہ کی سراسر بیجا ہی کس لئی کہ خالفۃ اول کے نزدیک بہی تعزیر شرعی لوطی کے جلا ناہی ہی لما سیجی من
خزانۃ الروایات اور جلانا قرانونکا کہ منزل من اللہ تہی اور بوساطت حامل التنزیل کے پیغمبر خدا پر نازل
ہوئی تہی علی الخصوص قران ابن مسعود و ابی ابن کعب کہ اونکی مدارست بہی ہو چکی تہی کسیطرح جایز نہین اور
اونکا جلانا حرام اور کبیرہ ہے اور صریح مخالفت ہی خدا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حامل التنزیل کے
۵ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا جوان قرانون واجبۃ التعظیم کو ماسوی القران کہنا اور اونکی جلانیکو
لوطی واجب الاہانت کی جلانیکی برابر ٹہرا کر جناب امیر علیہ السلام پر تعریض کرنا اسلام کو جواب صاف دینا ہے
اور جواب تفصیلی اسکا اپنی جگہ پر مرقوم ہوگا فانتظرا اور لطیفہ یہہ ہے کہ مسود جواب نی جو جود قرانون
ابن مسعود اور شیخین وغیرہ کو مشکوک القران و ماسوی القران کہا ہی اور اونپر جرح کیا ہے جیساکہ عنقریب
اوسکی کلام سے ظاہر ہوگا تو وہ آپہی مورد طعن اللسان علی من جرح فی القران ہوا اور اہلحق امامیہ
کہ سب قرانونکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم جانتے ہین اور اونکی جلانیکو باعث احتراق بنار جحیم
سمجہتی ہین جیسا کہ مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب استفتا مین ارقام فرمایا ہی بحمد اللہ کہ جرح کرنیسے
قران پر پاک اور بری ہین اس صورت مین نسبت جرح کی اہل حق کے طرف کرنا افترا ہے اور
طرفہ تر یہہ ہے کہ مسود جواب نی خلاف داب مناظرہ کی جواب امامیہ مین اکثر روایات سنیونکی

(۵)

استدلال اور جواب کی بنا رکہی ہے جیسا کہ اوسکی جگہ پر اشارہ کیا جاویگا اور ظاہر ہے کہ یہہ امر منافی
بحث اور خلاف عقل و نقل ہے کتب مناظرہ مملو ہین کہ بنای جواب خصم مقدمات مقبولہ خصم پر رکہنا چاہیی ورنہ
ہر اہل باطل اپنی بہائیکی روایات سی احتجاج کر کی اپنی دانست مین اہل حق کو محجوج کر سکتا ہی مثلا مشرکین ہند اگر مجیب سے
بہی کہین کہ توحید باطل ہے اور بت پرستی اور شرک حق ہی نعوذ باللہ منہ اور برہما خالق عالم اور بشن رازق
سب کا اور مہیس مارنی والا عالم کا ہی العیاذ باللہ منہ خدا کو اسمین کچہہ دخل نہین اور اپنی پوتہیونکی روایات سے
استدلال کرین تو موافق استدلال مجیب کی استدلال مشرکین کا مجیب صاحب پر تمام ہی وہو مما یضحک منہ الثکلی
اور مخفی نرہی کہ مسودہ رسالہ طعن السنان نی جو دیباچہ مین رسالہ مذکورہ کی کہا کہ سمسن صاحب انگریز نی استفتا کیا
یہہ بہتان اوسکا ہی صاحب موصوف پر بہلا اونکو مسائل فرعیہ اسلامیہ سی کیا مطلب اور یہہ کیونکر ہوسکتا کہ
سوال تو سمسن صاحب کرتی اور خطاب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ روی خطاب سنیونکی طرف کرتی حقیقت
حال یہہ ہے کہ مسودہ رسالہ مذکورہ سنت ہو و یہ جیسا او یہ سبب تحریف کی گلی ملا کے سمسن مستفتی سائل جو نیور کو
سمسن صاحب ٹہرایا اور اب مین شروع کرتا ہون رد مطالب اصلیہ رسالہ مذکورہ مین اور ہر بیانات مجیب
ہوداعی غطای شماملقای شما اوسی کیطرف رد کرتا ہون اور نام اس عجالہ کا **لہب النیران لاحراق**
محرف القران رکہتا ہون و علیہ و جوہر المنتقین و ہماسنہ و بنان رکہا کب و علی اللہ التوکل و بفضلہ الاعتصام
و ہو المستعان فی کل حین و آن **قال** المستفتی سوال کیا اعتقادہی حضرات شیعہ کا اس قران مروج کے
باب مین آیا یہی قران منزل من اللہ ہی بلا کم و کاست اور اسیکی تمسک کرنیکو وصیت کی نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
نی اور یہی اکبر ثقلین ہے اور اسیکو امیر المومنین نی جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سی لکہا تہا اور اسیکو ائمہ ہدی
علیہم السلام نی حفظ کیا تہا اور اسی پر صاحب الامر عمل کرینگی اور اسیکو نماز مین پڑہینگی اور اسیکی احکام برحق
اور واجب العمل ہین اور یہی قران ہے کہ جسکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہی کہ جسمین
تبدیل اور تحریف کو دخل نہین ہے اور یہی ہے کہ جسمین سے کے اور زیادتی کو راہ نہین اور یہی ہے
کہ جسکی شان مین ہے انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
تنزیل من حکیم حمید یا وہ قران اور تہا اور یہہ اور ہے اگر وہ ہے ہے
تو ویسا فرمائیے اور اگر وہ قران اور تہا تو اوس مین کتنی آیتین تہین اور کیا نام کو ہ
تہا اور اس مین کتنا ایر پہیر ہی اور اب دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی

اوسکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اور موجود ہی تو فرماتی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو فرماتی کہان ہی
اور کہان غائب ہوگیا اور کس سبب سی غائب ہوا اور یہہ قران مروج نی کیونکر رواج پایا اور اس قران
مروج کی تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کی اعتقاد مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہہ کام نہین
کہ نیا قران بناوی اور کہی کہ یہہ قران منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مومنونکو منافقونکی روایات پر اعتقاد
کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار دینا اور اوس سی احکام دینیہ نکالنا دینداری ہے
یا بیدینی سایل چونکہ محض طالب حق ہے ہو اسلی امیدوار ہی کہ اسکا جواب معتبر کتاب سی لکہین تمام شد سوال
سمن **قال** المجتہد القمقام بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب از طرف شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت علیہم الصلوٰۃ
والسلام حقیقت حال یہہ ہی کہ جو قران مجید کہ بالفعل مروج اور متداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی وقت
خلافت مین جمع کرا دیا ہی اور بیشتر جو عہد خلیفہ اول مین جمع کیا گیا تہا اور وہ قران کہ ابن مسعود وغیرہ نے
جمع کیا اسکو عثمان محرق القران نی اگ مین جلوا دیا اور [illegible] کو اوسکی خاک مین ملوا دیا **قال** المجیب الغطریف
اقول بفضل العزیز العلام سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مقصود سائل کا یہہ ہی کہ ہر ہر سوال
کی جواب اپنی کتابونسی دیجیئی نہ کہ اورونکی کتابون پر حوالہ کیجیئی اپنی کتب در کنار بر خلاف منطوق کتب
سنیان باوقار راہ قلب پر چلی اور سر سی جنبر جا پر کی کلی ملی **اقول** بفضل العلی اللطیف افادہ جناب
مستطاب مجتہد العصر کا کسیطرح مصداق سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا نہین ہی کسو سطی کہ ارباب انصاف
پر مخفی نہین کہ مستفتی نی جواب اپنی سوال کا کتاب معتبر سی مانگا ہی یہہ نہین کہا کہ فقط اپنی کتب سی لکہیئ
مجیب غطریف غلط لکہتا ہی کہ سائل بسند کتب امامیہ طالب جواب ہی با اینہمہ جناب مستطاب مجتہد العصر
والزمان دام ظلہ مادامت الایام والاوان نی جواب بسکت مستفتی کا اپنی اور اوسکی مذہب کی کتابون
معتبر سی لکہا ہی کہ یہہ طرز موافق داب مناظرہ کی اور بالاتفاق ابلغ اور انفع ہی مجیب غطریف کو باد عای
فضیلت و ہمہ دانی اسقدر غفلت اور ناواقفی فن مناظرہ سی نہایت بعید اور از بس عجیب ہے ٥
گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد ٭ اور مجیب غطریف جو عوام کی بہکانیکو موافق منطوق کو خلاف منطوق
بتاتا ہی اور راہ قلب پر چلنا کہتا ہی خلاف نمائی اوسکی ہی منطوق کتب سنیہ نکالتا ہی جو جناب مجتہد العصر
نی ارقام فرمایا ہی کہا سمجہی عبارت کتبہم بلکہ حقیقت حال و تفصیل اجمال یہہ ہی کہ وہ خود خلاف منطوق استفتا
اور جواب کی کہتا ہی اور راہ قلب پر چلتا ہی وہ مطلب استفتا ہی کا نہین سمجہا ہی شعر فہمی عالم بالا معلوم

ہوتی ہے بھلا جب اپنی ہم قوم اور ہم مذہب کا مطلب نہیں سمجھتا اور مرام کلام کو اوسکی دریافت نہیں کرتا
تو پھر اپنی خصم کا کلام کیا سمجھے گا خلاصہ یہہ ہی کہ مستفتی سنی نے جو استفتا کیا تھا تو پیرایہ سوال میں استدلال انحصار
انحصار کتاب منزل من اللہ کی اسی قران مروج مین کیا تھا چنانچہ اسی لئے استفسار کیا تھا کہ اگر سوای اسکی
کوئی قران ہو تو اوسکا پتا اور نشان بتاؤ کہ کہاں تھا اور کسکی پاس ہی غرض اس سے یہہ تھی کہ جب دوسرے
قران کا پتا نہ لگے گا تو انحصار اسی قران مروج مین ثابت ہوگا سو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے
اوسکی معارضہ اور مقابلہ مین اس سوال مین جواب اوسکا دیا اور پتا ٹہیک ٹہیک اور قرانون کا بتا
دیا کہ کان کہولکر سنو اور آنکھہ کہولکے دیکھو کہ سوای قران مروج کی وہ قران تہے جنکو عثمان محرق القران نے
جلوا دیا اور جناب مستطاب نے جو روایات احراق مصاحف مین نقل کین ہین وہ حدیثین متفق علیہ ہین
کہ کتابوں میں امامیہ کی بہی ہین اور کتابوں مین سنیوں کی بہی موجود ہین مجیب غطریف نے جو کہا کہ اپنی
کتابوں سے نہ لکہا راہ قلب پر چلا ہی **قال المجیب الغطریف** پہلے تو حضرت عثمان کا قران کو جلانا ثابت
نہین جیسا مذکور ہوگا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف جلانا عثمان محرق القران کا قرانون کو
صحاح ستہ وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں سے ثابت ہی انکار مجیب غطریف کا برخلاف تصریحات صنادید
سنیہ کی کون مانتا ہی یہہ روایت صحیح بخاری میں اور دیگر صحاح سنیوں مین موجود ہی وامر بما سواہ
من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق حکم کیا عثمان نے کہ ماسوای قران مروج کے
جتنے قران صحیفوں اور مصحفوں مین ہون جلا دئے جاوین اور فتح الباری نے بعد ذکر اس بات کی کہ
بعض نے ان یحرق خای معجمہ سے پڑہا ہی کہا ہی کہ اکثر روایات صریح ہین جلانے ہی مین اور جلانا ہی واقع
ہوا ہی اور علی سبیل   کہا جاتا ہی کہ بعض سے جو ان یحرق کو یخرق بخای معجمہ ٹہرا کر چاک کرانا
عثمان کا ٹہراتے ہین اس تحریف سے بہی عثمان کا پیچھا نہین چھوٹیگا کسواسطے کہ چاک کروانا قرانون کا اور اوسکے
پرچے پہینک دینا کونسی تعظیم ہی جیسا جلوانا ویسا ہی چاک کروانا دونوں اہانت اور مخالفت خدا و
رسول سے خالی نہین **قال المجیب الغطریف** اور بر تقدیر تسلیم ملا زمان والا سے استفادہ کیا جاتا ہی
کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خلیفہ اول کا قران جمع کیا ہوا صحیح تہا یا نہین اگر تہا تو صاحب حق الیقین جو
لکہہ رہا ہی کہ آنحضرت در خانہ نشست و مشغول بجمع کردن قران شد و از خانہ بیرون نیامد تا ہمہ را جمع کرد
و بمسجد آمد عمر گفت کہ احتیاج بقران تو ندارم حضرت فرمود کہ دیگر این قرانرا نخواہید دید تا مہدی از فرزندان

از فرزندان من ظاہر گرداند و بخانہ برگشت اسکی کیا معنی اور اگر نہ تہا تو موجب اعتراف صاحب مجمع البیان ان القران کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه و آله مجموعاً مؤلفاً علی ما هو علیه الآن الی اخر ماسبہی جناب عثمان کیونکر محرق القران ٹہری **اقول** بحول الله القوی اللطیف مجیب عظریف نی عبارت حق الیقین مین خیانت کی اور یہہ سمجہا کہ کتاب حق الیقین نایاب نہین ہی خصم اوسکا جو تصحیح النقل کریگا تو اوسکی خیانت اور عذر ظاہر ہو جائیگا یہہ عبارت اوسنی قلم انداز کی ہی بس آمد ز مسجد او آمد در وقتیکہ ابوبکر با صحابہ در مسجد بودند وندا کرد باآواز بلند کہ ایہا الناس چون حضرت رسول از دنیا رفت مشغول غسل و تجہیز او گردیدم و بعد از ان مجموع قران را درین جامہ جمع کردم و ہیچ آیہ نازل نشدہ است مگر حضرت رسول بر من خواندہ است و تاویلش را بمن گفتہ در قیامت نگوئید کہ ما ازین غافل بودیم و نگوئید کہ من شمارا یاوری خود نخواندہ ام و حق خود را بیاد شما نیاوردم و شمارا بکتاب خدا دعوت نکردم عمر گفت آنچہ از قران با ماست مارا بس است و احتیاج بقران تو نداریم حضرت فرمود دیگر این قران نخواہید دید تا مہدی از فرزندان من این را ظاہر گرداند و بخانہ خود برگشت انتہی ورای اسکی مجیب عظریف نی یہان مضامین طریف ایسی لکہی ہین کہ صفحہ کاغذ زعفران زار کشمیر ہو گیا اور اوسمین سعد لطایف کہ جہا اونکا نہین ہو سکتا ع داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار * گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد مگر چاہیی کہ صاحبان طبع سلیم سنین اور حظ اوٹہاوین کہ **اولاً** خالفہ اول نے کوئی قران جمع نہین کیا ہان جمع کروانا تو اوسکا زید سے سنیونکی روایتونسی البتہ ثابت ہی اور بقول مجیب عظریف کی اوس قرانکو خالفہ اول نے بسبب کثرت حروب و تجہیز جیوش اور رجوع مہمات کی نا مرتب رکہا جب خالفہ اول نے اوسکو جمع کیا اور نہ مرتب کیا تو اوسکو جمع کیا ہوا خالفہ اول کا کہنا یعنی چہ اور **ثانیاً** مجیب عظریف نے جو استفادہ کیا ہی کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خالفہ اول کا قران جمع کیا ہوا اگر معتبر تہا تو قول صاحب حق الیقین کے کیا معنی یعنی قران خالفہ اول کا تو موجود اور معتبر تہا حضرت امیر علیہ السلام نی کیون جمع کیا تو موجب استدعای مجیب غطریف کی افادہ کیا جاتا ہی کہ قران جمع کروایا ہوا خالفہ اول کا زعم مین حضرات شیعہ کے اگرچہ معتبر تہا لاکن لایق جلانیکی بہی ہرگز نہ تہا جیسا کہ مجیب اور سنیونکی نزدیک لایق جلانیکی سے تہا قران منزل من الله کا جلانا اور قابل جلانیکی جاننا سنیونکو اور اونکی پیشواؤنکو مبارک رہی اور موجود ہونا قرانکا اگر بالاتفاق موافق ترتیب نزول کے نہ تہا مانع جمع کرنی قرانکا جناب امیر علیہ السلام کو بہ ترتیب

نزول کی نہین ہوسکتا تو قول صاحب حق الیقین کا صحیح اور بامعنی ہے اور ثالثاً مجیب عظ لطیف
نے یہہ جو استفادہ کیا ہی کہ اگر قران خلیفہ اول کا حضرات شیعہ کی زعم مین معتبر نہ تہا تو عثمان نے جو اوسکو
جلایا محرق القران نہ ٹہرے اسکی جواب مین افادہ کیا جاتا ہی کہ عثمان محرق القران نے جتنے قران جلائے تھے
سب زعم شیعہ مین بلکہ بالاتفاق منزل من اللہ اور بلاشبہہ واجب التعظیم تھے یہہ جو کوئی قرانون منزل من اللہ
جلاویگا عثمان ہو یا مروان وہ محرق القران بلاشبہہ ٹہرلیگا اور اس قول مجیب عظ لطیف سے ثابت ہوا کہ
قران خالفہ اول کا مجیب کی نزدیک بہی معتبر نہ تہا اور قابل جلانے کی ہی تہا سبحان اللہ دعوی تسنن کا
کرنا اور قران اپنے خلیفہ کو غیر معتبر کہنا کیا خوش اعتقادی ہے

* اور غیر معتبر ٹہرانا قران خالفہ اول کو جہالت اور
بے اعتباری خالفہ اول
لئے لئی برہان قاطع اور حجت ساطع ہی اور یہہ
تعجب کا مقام نہ تہا اور اتفاقاً حسب اعتقاد مجیب عظ لطیف کے قران خالفہ اول کا غیر معتبر ٹہرا تو وہ خود
مجروح کرنیوالا قران کا ہو اور مورد طعن السنان علی من جرح فی القران ہو الکھی اللہ المومنین القتال اور حاصل
جواب عظ لطیف کی بیانسے یہہ لطیفہ بہت ظاہر ہوا کہ اعتقاد شیخین اور اعتقاد مجیب عظ لطیف اور سب سنیونمین
تناقض کلی ہے کیونکہ شیخین قران زید کو صحیح اور معتبر اور منزل من اللہ اور غیر مشکوک جانتی تہی کہ اوسکو
نماز تراویح وغیرہ مین پڑہتی تہی اوسیکو دلیل شرعی قرار دیتی تہی اور اوسکو لایق جلانیکی نہین جانتے
تہی ورنہ اوسکو جلا دیتی اور مجیب عظ لطیف اور اوسکی ہم مذہب وس قرانکو غیر صحیح اور غیر معتبر اور
مشکوک القران اور سزاوار جلانیکی جانتی ہیں اور نہین معلوم کہ عقیدہ شیخین کا حق ہی یا عقیدہ مجیب عظ لطیف
اور اوسکی اخوانکا مگر ظاہر مین میدان مجیب عظ لطیف وغیرہ کی ہاتہہ رہا کہ اونکی عقیدہ کی موافق ظہور مین
آیا کہ قران زید کا اور سب قران جلاسی گئی اور بیچاری شیخین اس میدان مین پسپا ہوئی اور مجیب عظ لطیف
نے جو ذکر اوس قران کا کہ جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہی بطور استبعاد کی کیا اور صاحب حق الیقین علیہ
الرحمہ پر تعریض بیجا کی غالباً جہل یا تجاہل اوسکا ہی اگر وہ اپنی مذہب کی معتمد کتابین دیکہتا تو ایسا کلام
نہ سر دیا کرتا اب اونکو دیکہی اونمین مصرح ہی کہ جناب امیر علیہ السلام اعلم اور افقہ بقران بلکہ قران مجسم
ہین اور آنحضرت علیہ السلام نے قرانکو موافق ترتیب نزول کے جمع کیا ہی کہ وہ انفع اور مخزن علوم کثیرہ کا ہے
تاریخ الخلفای سیوطی مین ابی الطفیل سے مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا کوئی آیت نازل

ف
یہ روایت اتقان میں ہے ۱۱

ف
اور یہ روایت [illegible] میں ہے ۱۱

سہین ہوئی مگر یہہ کہ مین خوب جانتا ہون وسکو کہ کس ہیز مین نازل ہوئی ہی اور کہان نازل ہوئی اور کسکی شان مین نازل ہوئی تحقیق کہ میری پرورد کار نی مجھکو دل ادا اور زبان گویا دی ہی مین کہتا ہون یہہ حق ہی قابن حجر نی بیہ حدیث ابن سعد سی مروی ہی اور یہی تاریخ الخلفا مین ابی الطفیل سی مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا پوچھو مجھسی کتاب خدا کو تحقیق نہین ہی کوئی آیہ مگر یہہ کہ خوب جانتا ہون مین کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دنکو زمین نرم و ہموار مین نازل ہوئی یا پہاڑ مین اور یہہ حدیث بعینہٖ صواعق محرقہ مین موجود ہی اور استیعاب مین ابن سیرین سی مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی قرآنکو موافق نزول کے لکھا ہی اور اگر ہاتہہ آتا وہ قرآن تو اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا اور فتح الباری مین ہی کہ مروی ہی جناب امیر سی کہ جمع کیا ہی اوس حضرت نی قرآنکو ترتیب نزول پر کہ اوس سے ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اور اگر وہ قرآن معمول و مروج ہوتا تو تحقیق بہت علم اوس سی ظاہر ہوتی انتہی مقام حیف کا ہی کہ خلیفہ ثانی نی ایسی قرآنکو کہ جس سے بہت علم ظاہر ہوتی معمول و مروج ہونی ندیا اور کہا کہ ہمکو تمہاری قرآنکی احتیاج نہین اور حوالہ اسکا کتاب مجمع البیان کا آگی آویگا فانتظر اور نہین معلوم کہ مجیب غطریف نی عبارت مذکورہ اسجگہ کیون لکھی کہ بی محل محض اور اس کلام مجیب سی غیر مربوط ہی **قال المجیب الغطریف** فراوان حیرت ہی کہ محقق طوسی بعض ظلمہ کو بہر کا کر سینوںکی مدرسی کہ خالی قرآن و حدیث سی نہتی بہوکوائین خدام دالا اونکو خطاب محرق القرآن کا نفرمایئن اور بیچارہ عثمان خیر خواہ امت شنیع امتان کو بسبب احراق مشکوک القرآن کی محرق القرآن بتائین **اقول** بفضل القوی اللطیف یہہ کہانی اور قصہ خوانی مجیب غطریف کے کہ جناب طوسی علیہ الرحمہ نی بعض ظلمہ کو بہر کا کر سینوںکی مدرسونکو کہ خالی قرآن و حدیث سی تہی بہوکوا یا جلا ذکر سند کہنا ایسی جگہہ کہ جہان کلام مورد فیہ مین ہوتا ہی ہوائی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کا ہی اور اوسمین الظن و گمان کہنا کہ وہ مدرسی خالی قرآن او رحدیث سی نہتی خبط محض ہے اولاً قرآن اور حدیث کا اونمین ہونا اور ثانیاً جناب طوسی علیہ الرحمہ کا اونکو جلوانا ثابت کیجئی پہر اوسکا جواب مانگئی اور علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر بالفرض کتابین منطق وغیرہ فلسفیات کی کہ اکثر مدرسونمین ہوتی ہین جلوا دی گئی ہون تو وہ تو مجیب غطریف کے نزدیک باعث طعن ٹہرا اور جلانا قرآن ابن مسعود و قرآن ابی بن کعب و قرآن زید وغیرہ سب قرآنونکا کہ منزل من اللہ تہی اور شیخین و سب اصحاب مجیب کے اونکو نماز تراویح وغیرہ مین پڑہتی تہی اور اوس سے احکام وغیرہ مستنبط کرتی تہی موجب اجر و ثواب کا ہوا سبحان اللہ کیا فہم اور کیا بعید از عقل ہے

ع حجت مدار زمانہ و کمہ نیم شعبیت است * اور زیادہ تر تعجب اور فراوان حیرت یہہ ہی کہ مجیب
عطریف کو اپنی امور خانگی پر بھی اطلاع نہیں ہی ورنہ ذکر جلوانی مدرسونکا بطور تعریض کی جناب عمر
علیہ الرحمہ پر نکرتا ع تو بر اوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست * حضرت خا
اول نی پانسو حدیث پیغمبر خدا کی جمع کی تہین ایکدن تورع کو کام فرما کی اون سب کو جلا دیا جیسا کہ کنز العمال
مین ہی اور اسیطرح کتابین حکمت اور اگلی شریعتون کی مثل تورات و زبور و انجیل و صحف باقی انبیا علیہم
کی جو غنایم مین دیار مصر و اسکندریہ وغیرہ سی ہاتہ آئی تہین اور عمر سی حکیم طیبقوس کہ بعد مسلمان ہونیکی
بہیجی ہوا تہا اور اون کتابونکو باحاج ما کمار ہا حضرت خلیفہ ثانی نی محض خود رائی سی جلوا دین اور ممانعت
وارشاد بر جناب امیر علیہ السلام کی کہ جلانا کتابون نصیحت و شرایع سابقہ کا ہرگز جایز نہیں ہی حسلا التفات
نکیا کما فی تاریخ الالفی وطبقات الامم پہلا مجیب عطریف کو اس سی فراوان حیرت کیون نہین ہوتی
کہ اوسکی خلیفہ اول نے حدیثین پیغمبر خدا کی جلا دین اور اوسکی خلیفہ ثانی نے کتب سماویہ منزل من اللہ کو
جلوا دیا اور اوسکی خلیفہ ثالث بالخیر نے تو خاتمہ بالخیر کر دیا کہ قرآنون منزل من اللہ کو جابجا کر جلا کمین
جلا دیا اور تماشی کے بات یہہ ہی کہ ابتدا مین اسی قول کی مجیب عطریف نی لکہا ہی کہ حضرت عثمان کا
قرآنو کو جلانا ثابت نہین ہی اور یہان اقرار کیا کہ عثمان نی مشکوک القرآن کو جلایا گویا کہ ریو دفت
بسندی کی مصاحف محرقہ کو مشکوک القرآن اور عثمان کو محرق مشکوک القرآن کہا یہہ تو وہی مثل حافظہ نباشد
کی ٹہری اور نہین معلوم مشکوک القرآن کیا چیز ہی جن قرآنون کی مدایت پیغمبر خدا اور حامل الشریعت
حضور مین ہوئی اور جسب قرآنکو خلیفہ اول و ثانی پڑہین اور انہا معمول بہا ٹہرا وہین اون قرآنو نکو مجیب
کا مشکوک القرآن اور قابل جلانیکی کہنا اپنی پانو پر تیشہ مارنا اور بیخ کنی سنن بلکہ اسلام کی کرنی ہے
کسواسطی کہ اس صورتین بقول مجیب عطریف اونسی اعلم اور افقہ ٹہرا کہ اوسکو اون قرآنو کی تغیر
او مشکوکی ظاہر ہوئی ای حضرت مجیب عطریف چہوٹا منہہ بڑی بات خوب نہین ورای اسکی سب قرآن
جمع کیی ہوئی اصحاب ثلثہ کی تہی اور باجماع سنیان سب اصحاب باجمعہم عدول ہین اونہو
قرآنین کچہہ اپنی طرف سی گہٹایا بڑہایا ہوگا اونکی جمع کیی ہوئی قرآنو نکو مشکوک القرآن کہنا اجماع
المتقیضین کا قایل ہونا ہی یا انکار اونکی عدالت کا اور انکار حجت ہونی اجماع کا اور برہم زدن مذہب
تسنن کا ہی ع ایہا زنہا یہ حسین تاتو کنی * او مجیب عطریف نی جنا کو جو خراہ امت جو کہا ہے

پیر جو ہی کیا اسمین بہت سی شاید و ہمین مجیب غطریف بین وہ یہہ ہی کہ عثمان نی علی الرغم رسولخدا
صلی اللہ علیہ والہ کی اپنی عہد خلافت مین مروان وحکم طرید رسول اللہ دونون کو اپنی پر حاکم اور
وزیر کیا اور اس امر مین سنت شیخین کو بہی ہاتہہ سی چہوڑا اور سوای اسکی اپنی قوم بنی امیہ کو اطراف
عالم مین حکومت دی کہ اونہون نی خلق خدا کو ایسی ایذائین پہونچائین کہ وہ بیچاری اپنی جانسی تنگ
ہوکر بلوہ پر آمادہ ہوئی اور بالآخر خلافت پناہ کو اونکی مقر کو پہونچایا جیسا کہ کتب تواریخ مین مصرح ہے
اور اوسکی جنازہ کو بی گور وکفن تین دن تک پڑا رہنی دیا اور اوسپر نماز ہرگز نہ پڑہی کما فی حیوٰۃ الحیوان
للدمیری ونہایۃ ابن الاثیر اور تاریخ اعثمی مین یون ہی کہ جنازہ حضرت نعثل کا مزبلہ مین ڈال دیا یہان
تک کتون نے پاؤن پانو اوسکا کہایا اور جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر و
فیروز آبادی وصاحب مجمع البحار وغیرہ صنادید سنیونکی کلام جناب امیر علیہ السلام ہی فرماتی
ہین الی ان قام ثالث القوم نافجاً حضنیہ بین نثیلہ ومعتلفہ وقام معہ بنو امیۃ یخضمون
مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع الی ان انتکث علیہ فتلہ واجہز علیہ عملہ وکبت
بہ بطنتہ یعنی خلیفہ ہوا تیسرا اوس قوم کا یعنی عثمان کہ متکبر اور تن پرور تہا اور حاکم ہوئی ساتہہ اوسکے
بنی امیہ کہ حریص تہی مال خدا کو منہہ بہر بہر بی تکلف کہاتی تہی حلال وحرام کا خیال نکرتی تہی یہان تک کہ
کہل گئی رسی بٹی ہوئی اوسکی اور جلدی اوسکی قتل مین کی اوسکی عمل بدنی اور گرا دیا اوسکو کثرت اکل وشرب
نی انتہی سبحان اللہ کیا فہم وفراست ہی مجیب غطریف کا کہ ان امور کو خیر خواہی امت سمجہتی ہی کہ جب ابن
مسعود نی اپنا قرآن جلوانی کو نہ دیا تو اونکو خوب مارا پیٹا یا خیر خواہی امت کی زعم مجیب غطریف مین تہی کہ
حضرت عمار کو کہ عاشق زار محبوب کردگار تہی ایسا مارا کہ اونکو بیچاری فتق کے ہوگئی یا خیر خواہی امت سکے
فہم مجیب غطریف مین یہہ ہی کہ حضرت ابو ذر غفاری پر ظلم کئی اور اونکو مدینہ منورہ سی بخاطر حضرت معاویہ
خلیفہ چہم نکالا اور یہہ سب امور کتب تواریخ مین مفصل اور مصرح ہین جسکا جی چاہی دیکہہ لے بالجملہ عثمان
تو خیر خواہ امت کسیطرح نہین ہوسکتا ہان مجیب غطریف خیر خواہ عثمان محرق القرآن کا البتہ معلوم ہوتا ہے
قال المجیب الغطریف چارہ کی بات ہی معرکہ اجودہیا کہ کمتر از معرکہ کربلا نہ تہا یاد کہیگی کہ جب کفار نابکار
نی بلوم اونہا شہید کئی اور غریب اجاذارون کی اوراق سوختہ حکام نافرجام کو دکہی کسی کہون پر بہی باندہ لی
کان مین تیل ڈالکی بیٹہا کسکی مساہلت اور مداہنت سی انتقام نہوا امر قرآنکی کیسی مار پڑی کہ طبقہ اوپر

١٢

کی

گیا اور سارا کارخانہ پلٹ گیا مضمون مثنوی من تماشہ ان نعیمر و نما مسیح گرما و ید ہی سبب تو نامسیح

آخرین پیش نظر ہی تو بھی نہین خدا کا ڈر ہی طرفہ یہہ ہی کہ یہہ حرکت آپ کرین اور دوسرون کو ملی مرین ٥

عمرت دہرا رہا وکہ اتھف منہم سبب ۱ ٭ **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف الاجل و لا قوۃ الا باللہ

معرکہ اجودہیا کو معرکہ کربلا کی برابر جاننا اور فرزند رسول اور امام و پیشوای خلق خدا حضرت امام

حسین علیہ السلام کی برابر امیر علی جاہل کو ٹہرانا کہ ہنوز جہاد اوسکا بموجب فتوای علمای سنیون کی درجہ

صحت کو بھی نہین پہونچہتا چنانچہ بڑی بڑی علمای سنیون نی فتوی عدم جواز اوسکی جہاد کی بشدومد

لکھی ہین جہالت مجیب غطریف کی ہے ٥ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ مجیب غطریف کی نزدیک

اگر معرکہ اجودہیا معرکہ کربلا کی برابر تہا تو کیون شریک امیر علی کا ہوا امیر علی کی کیا کوئی دم لگی تہی کہ

مجیب غطریف کی نہین ہی اور کلام آلہی کو کفار نا بکار نی اگر شہید کیا تو قطع نظر اس باتکی کہ کفار نے

پیروی عثمان محرق القران کی کی ہی باعث اوسکی شہادت کی سنی لوگ ہوی مثل مشہور ہی میان

کم زور غصہ بہت لیکن مار کہانیکی سنیونکو کیا ضرور تہا کہ کم زور ہو کر زور آور و سنی جا اولجہی اور مقتول

ہوئی اور کلام الٰہی کو شہید کروایا یارب مگر یہہ کہ سنی لوگ سنت خلیفہ اول پر چلی کہ اونسی ابتدای

اسلام مین جسوقت کہ اسلام نی زور نہین پکڑا تہا اور راو رکم تہی باوصف ممانعت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ

و آلہ کی عجیب حرکت کی تہی اور عتبہ بن ربیعہ کی ہاتہہ سی خستہ اور مجروح اور باعث ہتک اسلام ہوا تہا کما

فی معارج النبوۃ وغیرہ ویسا ہی اون سنیون نی ناحق بیٹہی بٹہای اسلام اور مسلمانونکو خفیف کیا اگر

کم زور ونکو زور آورون پر جہاد کرنا صحیح ہوتا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ خالفہ اول کو کیون منع

فرماتی اور ابتدای اسلام مین آپ بہی ہنگام ضعف اسلام کی جہاد کیا کرتی اور مجیب غطریف جو پوچہتا ہے

کہ عجیب ایماندارون نی جب اوراق سوختہ قرآنکی حکام نا فرجام کو دی کسی آنکہون پر پٹی باندہ لی آخر تحریر فاتہ

یہہ پوچہنا اوسکا خالی تجاہل سے نہین کسو سطی کہ یہہ امر تو طشت از بام افتادہ ہی کہ معرکہ اجودہیا مین

سنیونکی عالمون نی اپنی آنکہون پر پٹی باندہ لی اور کان مین اپنی تیل ڈالکی بیٹہی اور مساہلت اور مداہنت

کیسی کی کہ ہنگام تو ایکطرف فتوی قتل امیر علی بیچاری کی لکہدئی اور اوسپر اکتفا نکی بلکہ معرکہ اجودہیا

مین جاکی مجامع مہراہیون اوس بیچار مین موعظ اور نصایح عدم جواز اوس جہاد کی اور گناہگار ہونے

اوجنگی مکھو تھی تہیان کمک کی اون سبکو مستغرق کر دیا اور اوس بیچارہ کو تنہا چھوڑ دیا عجب خلاف

کو شرم ہوتی نہیں جو اپنی علما کے محارق یاد دلاتا ہی ان سب سے شرم چہ کتی است کہ پیش مردان

بیاید اور تقریر انکی مار پڑنیکو مثل عثمان محرق القرآن پر لیکرنا چاہیے کہ کسیکی وہیر مارنے کی کہ لب تشنہ اور شکم گرسنہ

دہی مفر کو گیا اور جنازہ اوسکا مزبلہ مین پڑا رہا اور کتون نی اوسکو کہایا کما مرمن کتب لبیدا اور جناب سلطان

آیۃ اللہ فی العالمین جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی برخلاف مرضی مختار ریاست کی بکمر فتوی وجواب انتقام

کی کفرہ لئام سلی اور وجوب اعانت مولوی امیر علی کے جو لکہی اور تحریرا اور تقریرا خلوت اور جلوت

مین مختار ریاست کو مواعظ اور نصایح اعانت مسلمانونکی کیں اور حتی الوسع بذل جہد اس امر مین

سے ہی زیادہ فرمائی مثنوی مولوی مذکور سے کہ قریب مرنی کے کہی ہے بخوبی ثابت ہی اور موافق ومنافق

کی دلونمین کالنقش فی الحجر ہے والفضل ماشہدت بہ الاعداء اور یہہ سب امور ایسی مشہور اور

متواتر ہین کہ اخبار کی پرچونمین مطبوع ہوئی انکار ایسی امور کا انکار آفتاب نیمروز ہی ولکن من لم یجعل اللہ

لہ نورا فمالہ من نور ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمہ آفتاب را چہ گناہ * اور مرض غلط فہمی

مجیب کا کچھہ علاج نہین فزادہ اللہ مرضا لکن چونکہ علمای سنیون نی خوشامد سی مختار ریاست کے

فتوی بغاوت مولوی امیر علی کے اور عدم جواز اسکے جہاد کی لکہدیی تہی مختار ریاست نی اغوا مجتہد العصر

کی فتاوی اور مواعظ پر نکی اور بموجب فتوای علمای سنیونکی حکم بغاۃ کا مولوی مذکور اور اوسکی ہمراہیون

پر جاری کیا اب مین نقل پرچہ اخبار کے کہ متضمن فتوون جناب مجتہد العصر اور علمای سنیونکے ہے

لکہتا ہون منصف لوگ اوسکو ملاحظہ فرماوین وہی ہذہ **دہلی اردو اخبار** تاریخ دوم دسمبر

۵۵ء مطابق ۲ ماہ ربیع الاول ۷۲ہجری روز یکشنبہ نمبر ۴۸ جلد ۱۰ باہتمام بندہ محمد حسین پرنٹر و پبلیشر دہلی

اردو اخبار پریس ایک کارسپانڈنٹ ہماری مقام لکھنؤ سی لکھتی ہین کہ مولوی امیر علی صاحب حقیقت

قتل ہوئی اور ساتھہ ہی چہہ سو آدمی اونکی ساتھہ ماری گئی بارہ جگہہ گنج شہیدان بنی اور فوج سرکار مین سی آٹھہ

سو آدمی ماری گئی اور چونکہ یہہ سب بندوقی تھی کہا گہر امین بہادی گئی کہتی ہین کہ چار گہڑی پیشتر اس لڑائی

سی مولوی امیر علی صاحب یہہ مصرع پڑہتی تہی ؎ سر میدان کفن بر دوش دارم * سو شعر انکی جو چہاپ

کیا او ہمین سی تاریخ نکلتی ہی جناب مجتہد العصر صاحب کو ہی تاکہ [illegible] ہی [illegible] مولوی صاحب کی

محل مین تہی سبہون نی تر بی ہہلی مسئلہ کہلی مولوی امیر علی صاحب کی جماعت بہی لوگ تہی و دا و بہین قتل ہی کر دیا اگر مجتہد العصر صاحب سی جسنی مسئلہ پوچہا ایسا دستخط کیا کہ سنی و شیعہ سب راضی رہی چنانچہ جتنی سنی صاحب ہین سب نی فرنگی محل کے مولویون کو چہوڑ دیا اور اونکی مذمت اور ہجو لکہہ لکہہ کر چہپوا اور در و دیوار پر لگا دی ہی اور مجتہد العصر کے پاس جمعہ کی دن مسجد آصف الدولہ مرحوم مین سنی لوگ جوق جوق آتی ہین اور اونکی ثناخوان رہتی ہین ہم واسطی ملاحظہ لوگونکی ایک فتوی مجتہد العصر کا اور ایک مولوی سعد اللہ صاحب اور مولوی یوسف صاحب کا لکہتی ہین مجتہد صاحب سی کسی نی پوچہا کہ جو لوگ فیض آباد مین غلام حسین شاہ کی ساتہہ شہید ہو گئی اور کلام اللہ کی ساتہہ جو ہنود نی بی ادبیان کین آپ کیا حکم فرماتی ہین دستخط مجتہد العصر صاحب قصاص مسلمانان از کافران و قصاص کلام اللہ و بنا نمودن مسجد بر حکام وقت بتجویز حاکم شرع واجب است و ہو العالم مسئلہ جو مولوی سعد اللہ صاحب اور مولوی یوسف صاحب نی لشکر مین مولوی امیر علی صاحب کے بیان کیا یہہ ہی کہ جو کوئی مولوی امیر علی کی ساتہہ مارا جاویگا دوزخی ہے جسطرح کتی بلی مرتی ہین اوسیطرح مرینگی سو یہہ بات سنکی بہت لوگ مولوی امیر علی کا ساتہہ چہوڑ کر چلی گئی انتہی الغرض ہتک اسلام اور قتل مولوی امیر علی کا جو کچہہ ہوا عجیب عظریف کی ہم مذہبون کی بدولت ہوا ظرفہ بات ہی کہ افعال شنیعہ آپ کرین اور دوسرونکو لی مرین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ کفران نعمت اور احسان کی بدلی اسارت کو کاربند ہونا خاصہ طبیعی اس قوم کا ہی بدگمانی عجیب عظریف کی اور انحراف اونکا سادات رفیع الدرجات سی کہ اہلبیت رسالت ہین امر جدید نہین ہے ہمیشہ سی خاندان نبوت کی طرفسی احسان ہوا کئی ہین اور اوسکی عوض مین اوس قوم سی کفران نعمت ہوا کیا ہی ذرا انصاف تو کرو اور برای خدا حق سے نکذرو کہ پیغمبر خدا نی اراذل کو اشراف بنا دیا اور اوس جناب کی بدولت وہ بادشاہ وقت ہو گئی بعد اس احسانکا بدلا یہی تہا کہ پہلی اوسی جناب کے عترت طاہرہ پر ہاتہہ صاف کیا فدک کو جو پیغمبر خدا نی بحکم خدا اونکو دیا تہا کما فی الدر المنثور للسیوطی چہین لیا بیت اہلبیت کو جلا یا چنانچہ کتاب الامامۃ و السیاسۃ و کتاب المختصر فی احوال البشر ابی الفدا وغیرہ مین آگ کی اور لکڑیون کے لانیکا ذکر ہی کیا ہشرت ایسا ہی کیا کرتی ہین اور جنانکی عوض مین اسارت ہی سی پیش آتی ہین و نعم ما قیل اصل بد از خطا خطا نکند او رہلا تعاف ہی تہا کہ جب مسلمانون نی جامع القران او محرق القران پر ملوا کیا او دیا لی سند کیا تو شکین باینکی کسی

۱۵

اور یا یہہ برخلاف کریمہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اوسکی جزا یہہ ہوئی کہ جنگ صفین مین دو
مرتبہ پانی لشکر اسلام پر بند کیا گیا اور جب بزور شمشیر لشکر اسلام نی پانی کو لی لیا تو پہر بمقتضای ہمدردی ملکی اون کو بہی
دی دیا اور معرکہ کربلا مین تمام لشکر حرکو حتی کہ دواب کو بہی آب سی سیر کیا اور بعد اسکی پہر فرزند پیمبر کو ایک قطرہ
پانی کا ندیا اور کہا جسطرح عثمان پیاسا قتل ہوا تمکو بہی پیاسا قتل کرینگی سبحان اللہ وہان پانی دینی کا
بدلا یہہ ملا کہ تہمت قتل کے ذریت طاہرہ پر ہوئی اور یہان فائدہ اعانت مولوی میر علیکا یہہ ہوا کہ مجیب غطریف
اور اوسکی احزاب نی بدگمانی کو کام فرمایا اور آیہ وافی ہدایہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کو پس پشت پہینکا فجزاہ
اللہ حق الجزاء اور مجیب غطریف جو معرکہ مولوی میر علی کو باعث اولٹنی طبقہ اور بلشینی کارخانہ لکہنو کا
اپنی زعم باطل مین سمجہا اوسکی سمجہہ اولٹی ہے کسلئی کہ درحقیقت نافرمانی مختاران ریاست کی فرمان شرع سے
اور عمل کرنا اونکا فتوی علمای سینون پر سبب وبال دینی اور دنیوی کا ہوا اور آی اسکی حکمتین و مصلحتین
حکیم علی الاطلاق جل جلالہ کی کسیکو معلوم نہین وسنی جو حکمتین و مصلحتین اولٹنی مین اس طبقہ کی رکہین ہین
وہ بہی خوب جانتا ہی چون وچرا کو اوسمین کیا دخل ہے مجیب بہی خود لکہتا ہی یذہب قوماً ویضع آخرین
اوسکی شان ہے علاوہ بران یہہ امر سبکو معلوم ہی کہ مدت سی مرکوز خاطر حکام عدالت فرجام کا تہا کہ بندوبست
جبر ناظمونکا اور ظلم اہلکارونکا کیجئی اور خلق خدا کو کہ ودایع بدایع الٰہی ہین ناظمونکی تعدی سی بچایئے
اور اس ملک کا انتظام اپنی طور پر کیجئی چنانچہ پرچون مین اخبار کی یہہ خبر مکرر مطبوع ہوئی ہی ایسی صورت مین
واقعہ مولوی میر علیکا باعث اولٹنی طبقہ کا کسیطرح تصور نہین کیا جاتا اگر پہلی سی یہہ تجویز نہوتی اور قتل میر علی
پر یہہ واقعہ اچانک ہوجاتا تو اوس صورت مین ایسا زعم ممکن تہا اگرچہ اوسوقت مین بہی حکم حتمی اوسکا ہو سکتا تہا
بہرحال مجیب غطریف یہہ تو بتاوی کہ دہلی کیون بادشاہ دہلی سی خالی کیگئی اور دیار الطبقہ ہندوستان کا کیون
اولٹ گیا بالجملہ علم غیب کا مخصوص علام الغیوب ہے اور تقدیرات ربانی کے لئی اسباب موہومہ ٹہرانا
مجیب غطریف کو مناسب نہین کہ اوسکی مذہب مین افعال خدا کی معلل باغراض نہین ہین والسلام علیٰ من
اتبع الہدیٰ **قال** المجتہد العلام الغریب چنانچہ مشکوٰۃ شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت طولانی
لکہی ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ زید نے کہا بعد جنگ یمامہ کے جسمین اکثر قرار قران شہید ہوی مجہکو ابوبکر
نی بلایا اور بمشورہ عمر بن الخطاب کے بہت اصرار و تاکید کی مجہپر کہ قرانکو جمع کر آخر الامر مینی جابجا سی تلاش

کرکے

نے انکی قرانکو جمع کیا تا اینکه اخر سوره توبه کو نزدیک ابو خزیمه انصاری کی پایا اور کسیکی پاس نتہا وه یهه ایت تہی لقد جاءکم رسول من انفسکم اخر سوره توبه تک اور جو کچہه مینی جمع کیا صحیفوین لکہکی ابوبکر کو دی دیا اور اونکی پاس تا دم حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر کے مدت العمر اونکی پاس رہا پہر بعد وفات اونکی نزدیک حفصه اونکی بیٹی کے رہا **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام هرچند یهه خلاصه ناقص ہے اور لفظ مقتل اہل الیمامه که مشکوة مین موجود ہے اوسکا ترجمه شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اہل یمامه لکہا ہے اور یہان اوسکی عوض بعد جنگ یمامه کہا تا لوگ جانین که شیخین نے بعد قتل قاریونکی قرانکو جمع کیا تو اوسکا اعتبار نہین لاکن یهه دونو صنعتین ہمارے مدعا کو چندان منافی نہین تا خواہی نخواہی اسمین الجہے پڑین **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف نے جو خلاصه کو ناقص کہا سراسر نقصان اونکے عقل کا ہے اور خواه نخواه اولجہا ہے کیا یهه نہین سمجہا که جن فقیر و نہین مشکوة کی کیفیت جمع کرنی زید کے قرانکو مذکور ہے اوسکا خلاصه جناب مستطاب مجتهد العصر و الزمان دام ظله نی تحریر فرمایا ہے ہان اتنا اول مین جو خلیفه اول کو اعراض جمع کروانی سے قران کے تہا اور بمقتضای کمال تورع کی جو کہتا تہا کیف نفعل شیئا لم یفعله رسول الله یعنی کیونکر مین وه کام کرون جو پیغمبر خدا نی نہین کیا اور خلیفه ثانی نے باربار استدعا جمع کروانی کی کے اسکا ذکر ضرور نجانا لهذا قلم انداز کیا ورا سکی جناب مستطاب نے خلاصه حدیث کا لکہا ہے ترجمه سارے عبارت حدیث کا نہین کیا ہے مجیب غطریف عجب ناقص العقل ہے که اپنی ناقص سمجہا اور یهه جو اوسنی کہا که ترجمه لفظ مقتل اہل الیمامه کا شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اہل یمامه لکہا ہے اور جناب مستطاب نی بعد جنگ یمامه لکہا ہے مقام تعجب ہے که مجیب غطریف معنی اپنی حدیثونکی اور کلام اپنی علما کا نہین سمجہا اور محاورات زبان عربی اور فارسی بلکه ہندی سی بہی ناواقف ہی اور با اینہمه اراده ایراد و اعتراض کا اپنی خصم پر کرتا ہے بہلا عقل کو دخل دے که جنگ یمامه مین شیخین کب شریک تہی جو عین وقت قتل مین زید کو بلوا کے فرمایش جمع کرنی قرانکی کرتی وه تو مدینه منوره مین پڑی تہی اونکو جب خبر قتل قرار قرانکی پہونچی تو زید کو بلوا کی قرانکی جمع کرنی کے فرمایش کے اور اگر بالفرض میدان جنگ مین شیخین اور زید ہی ثابت ہوتی بہی تو کب ثابت قدم رہتی اور ہوش و حواس جمع کروانی اور کرنی قرانکی اونکو کاہیکو رہتی و لیکے حال ہوتا جو خیبر اور احد اور حنین وغیره مین ہوا تہا خلاصه یهه ہے که مقتل ظرف زمان ہی اور معنی اوسکی

فہم ناقص مین وسکوم

۱۷

زمانہ قتل سے بعد زمانہ شامل ہے اوس زمانہ کو جو بعد قتل کے ہو اور قریب وصل تھا اور شیخ عبد الحق نے
بھی رسالہ میں ہے کہ صحت کے بعد کہ قتل اہل یمامہ کا واقع ہوا جمع کرنی قرآن کی اوسی وقت میں فرمائش
کی گئی تھی چنانچہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے مقتل ظرف زمان ہی ایام قتل اہل الیمامہ یعنی جن دنوں
میں کہ قتل اہل یمامہ کا ہوا مخفی نرہے کہ لفظ ایام جمع یوم کی ہے اگر ظرف زمانی عین وقت قتل مراد
ہوتا تو تعبیر اوسکی ایام بلکہ یوم سے بھی صحیح نہو تی امر عجیب عظر یف فی فقرہ ما بعد کا روایت مشکوٰۃ
میں کیا مذکور ہے کہ ابوبکر نے زید سے کہا کہ عمر میری پاس آیا اور کہا ان القتل قد استحر یوم الیمامہ بقراء
القرآن تحقیق کہ قتل شدید اور سخت ہوا قرا قرآنکا روز یمامہ میں اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے
کہ سات سو قاری اوس لڑائی میں ماری گئی عجیب عظر یف تر یہ ہے کہ یہ کلام عمر کا بعد لڑائی کے تھا یا وقت
جنگ کی تھا اور استحر صیغہ ماضی زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتا ہی یا زمانہ حال پر اور روضۃ الاحباب میں
گویند باعث بر این امر آن بود کہ عمر خطاب از قراء صحابہ استفسار آیتی مینمود اکثر ایشان گفتند کہ این آیہ نزد
فلان مرد از صحابہ بود کہ در جنگ یمامہ شہید گشت عمر گفت انا للہ پس نزد ابوبکر رفت و کیفیت واقعہ را
انہا کرد و گفت رای من تقاضای آن مینماید کہ بفرمائی تا قرآنرا جمع کنند ابوبکر ابا نمود و گفت چگونہ
متصدی امری شوم کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بآن قیام ننمودہ عمر بدلایل واضحہ بر صدیق روشن
ساخت کہ خیر در آنست و چندان مبالغہ و الحاح نمود کہ ابوبکر بآن راضی گشت و با عمر موافق شد انگاہ زید
بن ثابت انصاری را رضی اللہ عنہ بطلبیدند و امر کردند بجمع قرآن و وی در اول قرآن کار استعفا جست و آخر کہ
بمبالغہ الزام کردہ قبول نمود پس عمر در مجمع اصحاب برخاست و گفت ہر کس کہ از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چیزی از قرآن تلقی کردہ کردہ باید کہ آنرا بیارد و صحابہ در زمان حیات آنحضرت آیات قرآنی را بر پوستہا
و تختہا و شانہا و پارہای چوب و سنگہای تنک و ظروف کہ از سفال ساختہ بودند مینوشتند قرآنرا
از ہمہ آنہا در صحف جمع کردہ و ہر کس کہ آیتی میاورد از وی قبول نمیکردند تا دو گواہ بران گواہی میدادند
در روایتی آنکہ ابوبکر با عمر گفت بر در مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنشینید ہر کسیکہ بر چیزی از قرآن دو گواہ
بیاورد بنویسید انتہی اب ارو ما نعلہ اب منصف لوگ دیکھہ لین کہ کلام طیبی اور صاحب روضۃ الاحباب
کا اور لفظ استحر کا جو مشکوٰۃ میں ہے وہی حدیث زید میں موجود ہی صریح ہی اسمین کہ ابوبکر نے بعد جنگ یمامہ کے
زید سے قرآنکو جمع کروایا ہی اسصورت میں ترجمہ لفظ مقتل اہل الیمامہ کا حدیث مشکوٰۃ میں بعد جنگ یمامہ مطابق

دماغ کی ہے مجیب عظریف ناحق اوبھتا ہی ھ ہر کہ با خوکا دبار ذ رنجہ گرد ٭ ساعد سیمین خود رنجہ کرد ٭ اوسکی حسب حال ہے قال المجیب الغطریف یہان دریافت کرنا اسباب کا چاہئی کہ یہہ حدیث سراسر مخل مستدل کے ہی کیونکہ اس سے یہہ بات نکلتی ہے کہ کتابت قرآنکی مستحدث نہین حضرت نے لکھنی کا حکم دیا تہا اور وہ پرچون اور پرزون مین لکھا ہوا منتشر جابجا تہا نہ اوسمین ترتیب تہی نہ وہ ایک مصحف مین جمع تہا اس مقام مین بعض شراح مشکوۃ لکھتی ہین کہ اونمین کچھ آیۃ منسوخ التلاوۃ اور کچھ منسوخ الحکم بہی داخل تہی اسیواسطی ایک مصحف بین جمع نہوا کہ اوس زمانہ تک احتمال نسخ اور ابدالکا باقی تہا **اقول** بفضل القوی اللطیف ظاہرا مجیب غطریف کو خلل دماغ ہے کہ اس حدیث کو مخل مستدل کہتا ہی نہین معلوم کہ حدیث مذکور جناب مستطاب کے مطلب کے مخل کسطرح پر ہوئی جناب موصوف نے یہان کہان فرمایا ہی کہ کتابت قرآنکی مستحدث ہی اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ حضرت نی لکھنی کا حکم دیا تہا اور وہ پرچون اور پرزونمین لکھا ہوا جابجا منتشر تہا نہ اوسمین ترتیب تہی نہ وہ ایک مصحف مین جمع تہا مناقض ہے اوسکی قول کے جو آگی چل کے کہتا ہی کہ ہر سال حضرت جبرئیل حامل التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تہی اور اسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ بطور مدارست کے تلاوت فرماتی تہی الی آخر ما قال بالجملہ مجیب غطریف کو مالیخولیا ہے کہ کلام متناقض کرتا ہے کبہی کہتا ہی کہ پیغمبر خدا کی حیات مین قرآن غیر مرتب تہا کبہی کہتا ہی کہ مرتب تہا اور حامل التنزیل اوسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ تلاوت و مدارست کرتی تہی اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ بعض شراح مشکوۃ لکھتی ہین کہ اونمین کچھ آیۃ منسوخ الحکم بہی داخل تہی اسیواسطی ایک مصحف مین جمع نہوا یہہ بہی کلام مجنونانہ ہے کسواسطی کہ قطع نظر اس امر کی کہ یہہ قول ہی صریح ہی کہ حیات پیغمبر خدا مین قرآن جمع نہوا تہا قول مذکور آواز بلند پکارتا ہے کہ آیہ منسوخ الحکم اور منسوخ التلاوت کا داخل ہونا سبب منتشر رہنی اور جمع نہونی قرآنکا ہی حالانکہ یہہ امر خلاف واقع ہے کیونکہ اس قرآن مجموع و مروج و مرتب بترتیب عثمانی مین بہی آیات منسوختہ الحکم داخل ہین غالبا مجیب غطریف قرآنکو کبہی پڑہتا دیکہتا ہوتا تو ایسی لغویات نہ لکھتا مثلا آیہ کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرًا الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ منسوخ الحکم ہی بآیہ میراث اور آیہ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ منسوخ بآیہ سیف ہی اور آیہ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مَسَاکِیْنَ منسوخ بآیہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ہی کما فی التفاسیر

التلاوۃ اور کچھ منسوخ ہ

اور علی ہذا القیاس آیۃ نجوی وغیرہ منسوخۃ الحکم قرآن مین موجود ہین اگر آیات منسوخۃ الحکم کا داخل ہونا
مانع جمع ہونے قرانکا ایک مصحف مین کیون جمع کیا **قال** المجیب الغطریف ہر چند زمانہ وحی کا منقطع
ہوا تو حقتعالی نے موافق اپنے سچے وعدہ انا لہ لحافظون کے خلفای راشدین کو جمع کرنیکا الہام کیا چنانچہ ان
حضرت کے بعد ابتدا اوسکی صدیق اکبر سے بمشورت حضرت عمر اور انتہا اوسکی حضرت عثمان پر بمشورت
حضرت امیر کے قرار پائی لاکن شیخین کے عہد مین بسبب کثرت حروب و تجہیز جیوش اور رجوع مہمات سکے
اگرچہ ایک مصحف مین جمع ہوا لاکن بدستور نامرتب رہا اور ختنین کیوقت مین ایک مصحف مین بہی جمع
ہوا اور ترتیب بہی پایا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف کی عادت ہی کہ دعوے
بلا دلیل اور تحکمات علیل کیا کرتا ہے شرکت اور مشورت جناب امیر علیہ السلام کی عثمان کی ساتھ جمع
کرنے اس قران مروج مین ادعای بحت ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم موجب داب مناظرہ کے
اثبات اسکا کتب امامیہ سے چاہئے سو کہان ہے اور یہہ جو مجیب غطریف نے کہا ختنین کی وقت مین ایک
مصحف مین بہی جمع ہوا اور ترتیب بہی پایا دروغ بیفروغ ہی کسواسطی کہ باالاتفاق جمع اور ترتیب اس
قران مروج کی عثمانکی وقتمین ہوئی ہے عہد جناب امیر علیہ السلام سے اوسکو کچہ علاقہ نہین ہی کتب معتمدہ
سنیونمین بہی موجود ہی کہ اوس محرق القران نے اپنی عہد حکومت مین اسکو جمع کروا کے ملکونمین بہیجا اور سب
قرانونکو جلوا دیا کہ مجیب نے خود بہی اگلی جلکی اسکا اعتراف کیا ہی اور یہہ جو کہا کہ شیخین کے عہد مین بسبب کثرت
حروب وغیرہ کے نامرتب رہا اولا اس قول سے اوسکی بخوبی ثابت ہی کہ عہد شیخین تک قران نامرتب تہا اور قول
آیندہ مین مجیب غطریف نے جو کہا ہی کہ پیغمبر خدا کی ہمراہ حضرت جبرئیل مرتب پڑہتی تہی دال ہی مرتب ہونے
پر وہل ہذا الا تناقض وتہافت و ثانیاً بڑا لطف یہہ ہی کہ اس امر سے شیخین کی بیدینی اور اعراض
اونکا قران سے ثابت ہوتا ہی کہ اون بزرگوارون نے قرانکو کہ اصل اصول ملت اسلامیہ اور مبنای احکام شرعیہ
ہی کبہی نہ دیکہا اور اوسکی ترتیب کیطرف ادنی التفات بہی نکیا نہین معلوم کہ تلاوت قران غیر مرتب کے
کیونکر کرتی تہی یا قرانکو کبہی پڑہتی ہی نتہی اور نماز تراویح مین کیا پڑہتی تہی اور اوسمین ختم قران کیونکر
کرتی تہی اور احکام شرعیہ کہانسی نکالتی تہی نکالنا احکام کا غیر مرتب سے متعسر ہے اور ثالثاً بڑی
افسوس کا مقام ہی کہ با وصف دعای حسبنا کتاب اللہ کی اول تو ابو بکر بمقتضای کمال تورع کی جمع کرانے
قران پر راضی نہوتا تہا اور کہتا تہا کہ کیونکر مین وہ کام کرون جو پیغمبر نے نکیا کما فی کتب السنیۃ من بعد

باجبراہ عمر راضی ہوا لیکن زید بہی کہ کاتب وحی تہا اور سب آدمیون پر علم قرأتین میں غالب تہا جیسا کہ محب
نی حاشیہ مین استیعاب سی نقل کیاہی قرآنکو جمع کروایا با اینہمہ پہلی تو اوس اعلم بالقرآن نی بی ترتیب
جمع کیا اور پہر اون خلفای وقت نی کہ مدعی خلافت نبی اور حکومت شرع محمدی تہی اوسکو بی ترتیب
و غلط رکہا بارہ برس سے زیادہ بادشاہت کی اگر ایک ایک آیہ ہر روز دیکہتی تو مرتب و صحیح ہو جاتا تہا
اس سی صاف ظاہر ہی کہ اون بادشاہونکو جیسا کہ اہلبیت سی عناد تہا ویسا ہی کچہہ قرآن سی اعراض تہا ورنہ
اوس اصل اصول ملت اسلامیہ کی صحت پر ادنی التفات تو کرتی اور لا اقل اتنا تو کرتی کہ آٹہہ پہر دن
اور رات مین ایک کچی گہڑی قرآنکی تصحیح کے لئی مقرر کرکی ایک ایک آیہ روز صحیح اور مرتب کر لیا کرتی
آخر کہانا ہی تو کہاتی ہونگی رات کو سوتی بہی ہونگی عجب بات ہی کہ کثرت حروب و تجہیز جیوش اور رجوع مہمات
نی فرصت کہانیکی اور سونیکی تو دی لیکن تصحیح اور ترتیب قرآنکی واسطی ایک گہڑی آٹہہ پہر مین فرصت نہ دی
بالجملہ سنیونکی بڑی پیرون نی ثقلین سے خوب تمسک کیا اور وصیت پیغمبر خدا پر کما حقہ عمل کیا ہے
مرحبا شاباش ای رحمت خدا کی آفرین ٭ نہین معلوم کہ سنیونکی عقل پر کیسی پتہر پڑی ہین کہ ایسی ظاہر باتین نہین سمجہتے
ہیں اور بیہودہ باتین بناتی ہیں ؎ جز کتاب اللہ و عترت ز احمد مرسل نماند ٭ یادگاری کو توان تا روز محشر
داشتن ٭ **قال المجیب الظریف** اور یہہ ترتیب مطابق لوح محفوظ کی ہے کہ اوسکی بیشی کو دخل نہین سوا
کہ ہر سال حضرت جبرئیل حامل التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تہی اور اسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ بطور
مدارست تلاوت فرماتی تہی یہان تک کہ عام رحلت مین آیہ انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین
یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید دو مرتبہ آئی اور وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سی بہت صحابہ کو
یاد تہی اوسیکی موافق جناب عثمان صاحب الحیا والایمان کے عہد مین بلا کم و کاست قرآن مرتب ہوا
اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب ظریف نی کراد عا اور دعوی بلا دلیل کا ہی اوسنی یہان
پر چار دعوی کئی اوّل یہہ کہ ترتیب عثمانی مطابق لوح محفوظ کی ہے دوئم یہہ کہ اوسکی کمی و بیشی کو اوسمین
دخل نہین سیوم یہہ کہ ہر سال حضرت جبرئیل ماہ رمضان مین آکر اسی ترتیب پر حضرت رسولخدا کی ساتہہ مدارست
کیا کرتے تہی چہارم یہہ کہ وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بہت صحابیونکو یاد تہی اوسی کی موافق
عثمان کے عہد مین قرآن مرتب ہوا سو دعوی بلا دلیل بلکہ علیل ہے کسو پہلی کہ جب قرآن مروج عثمانی
وقتین مرتب ہوا تو مطابق اوسکی ترتیب کا لوح محفوظ سی کیونکر ثابت ہوا وحی تو منقطع ہو چکی تہے

[illegible] احزاب کی [illegible] نازل ہوئی تہی اوس [illegible] کا ثابت ہوا
اسلئے عمر تا آیہ کو لکہی ہوئی کو اوسمین داخل نہین کیا یہ مذہب ہی عایشہ بنت ابو بکر کی کہ سنیونکی نزدیک فقیہ
تہین اصحاب تہی اور یہی مذہب ہے عبد اللہ عمر کی کہ سنیونکی نزدیک عمدہ اور افقہ صحابہ تہا اور کذا
ان خلیفہ زادی اور خلیفہ زادے کی بیخ کنی اپنی مذہب سے اور اپنی باتونپر تیشہ زنی ہے بالجملہ عایشہ اور ابن
عمر جو بیٹی بیٹا شیخین کے ہین قائل ہین کہ اس قرآن عثمانی مین کمی ہوئی ہے اور علی ہذا القیاس اور
اصحاب اور علما بہی سنیونکی ایسا ہی کہتی ہین

ف

اتقان سیوطی
مین عایشہ سی روایت ہی کہ سورہ احزاب کی آیتین زمانہ پیغمبر خدا مین دو سو تہین جب عثمان نی قرآن لکہوایا
تو اتنی رہین کہ اب موجود ہین اور یہی اتقان مین رزین سی مروی ہے کہ ابی بن کعب نی اوسنی پوچہا کہ
سورہ احزاب کی کتنی آیتین ہین یعنی کہا کہ بہتر یا تہتر آیتین ابی بن کعب نے کہا کہ سورہ احزاب سورہ بقر کے
برابر تہی اور ہم آیہ رجم کو اوسمین پڑہتی تہی مینی پوچہا کہ رجم کو کونسی آیت ہی ابی بن کعب نی کہا الشیخ
والشیخۃ اذا زنیا فارجموهما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور اس روایت کو حاکم نے
مستدرک مین صحیح الاسناد کہا ہی اور تفسیر مدارک مین بہی یہہ روایت مذکور ہے اور شرح بزدوی مین ہے
کہا عمر نی پڑہا ہمنی آیہ رجم کو اور یاد کیا اوسکو اور عایشہ سی مروی ہی کہ آیہ رجم بعد وفات رسول محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پڑہی جاتی تہی اور تفسیر در منثور سیوطی مین ابن عمر سی مروی ہی کہ کوئی یہہ نہ کہی مینی سب قرآن پڑہا
اور سیکہا وہ کیا جانتا ہی کہ سب قرآن کتنا ہی کسواسطی کہ بہت قرآن جاتا رہا ہی بلکہ یہہ کہی کہ جو ظاہر اور موجود
ہی اوسکو مینی سیکہا اور اتقان مین مالک سی مروی ہی کہ جب اول سورہ برات ساقط ہوا ساتہہ اوسکی
بسم اللہ بہی ساقط ہوئی اور یہہ امر تحقیق ثابت ہی کہ سورہ برات طول مین برابر سورہ بقر کے تہی اور حاکم
نی مستدرک مین ابو سلمہ سی روایت کی ہی کہ ابو نضرہ نی کہا کہ مینی ابن عباس کے سامنی پڑہا فما استمتعتم
بہ منہن الی اجل مسمی تو ابن عباس نے کہا قسم بخدا کی کہ خدا نی اس آیہ کو اسیطرح پر نازل کیا ہے
اور حاکم نی اسکو صحیح الاسناد کہا ہی اور حافظ ابن مردویہ نی عبد اللہ ابن مسعود سی روایت کی ہے کہ کہا ابن
مسعود نی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی عہد مین پڑہتی تہی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس
اور یہی حافظ مذکور نی عبد اللہ بن مسعود سی روایت کی ہے کہ ابن مسعود یون پڑہتی تہی وکفی اللہ المؤمنین

الفقال تیعلی ابن ابیطالب وکان عنده قوی عزیز ۱ اور تفسیر در منثور سیوطی مین روایت مذکور ہے ابن
مردویہ اور ابن عساکر سے مروی ہی اور ظاہر ہی کہ قران مروج عثمانی مین لفظ ان علیا مولی المؤمنین و فقط علی
ابن ابیطالب نہین ہے تو قران عثمانی مروج مین کمی ثابت ہوئی والحکم وکما ست ھنوا اور وہ مراد مولوی مجیب غطریف
کا بہی حاصل و مجیب غطریف جو ماہوا یہ ہی مشتی نمونہ از خروارے واللہ کی زالبسیار ہے اون روایتون سے جو
سنیون کی کتب معتدہ مین نقصان قرانمین مارو ہین اور دعوی ثالثہ بہی مجیب غطریف کا مخدوش ہی کیونکہ
وجہ سی وہ جو لکھتا ہے ہر سال حضرت جبرئیل ماہ رمضان مین اگر اسی ترتیب پر جو اب ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ساتھہ
مدارست کیا کرتی تہی اولا مین اوس سے یہ پوچھتا ہون کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بعد نزول ساری قران کے
ہر سال تشریف لا کر مدارست ساری قرانکی کیا کرتے تہی یا قبل نزول ساری قرانکی اگر مراد مجیب غطریف
کی یہہ ہی کہ بعد نزول ساری قرانکی ماہ مبارک مین اگر مدارست کرتی تہی تو غلط محض ہے کسواسطی کہ بعد نزول ساری
قرانکی کوئی ماہ رمضان پیغمبر خدا کی حیات مین آیا ہی نہین آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ ایام حجۃ الوداع مین
اٹھارہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کو غدیر خم مین نازل ہوا اور ماہ ربیع الاول مین آنحضرت نے انتقال فرمایا اور اگر
مراد مجیب غطریف کی یہہ ہی کہ ہر سال ماہ رمضان مین قبل نزول ساری قران کی حضرت جبرئیل اگر مدارست کرتے
تہی تو سمجہہ مین نہین آتا کہ مدارست ساری قرانکی قبل نزول کے ہر سال کیونکر کرتی تہی اور مجیب غطریف
بمقتضای تیز ہے فہمی کہی کہ ہر سال مدارست بعض قرانکی کرتے تہی تو تقریب اوسکی ناتمام ہے
اور مطلب اوسکا حاصل نہین ہوتا اور ثانیا بمفاد آیہ کریمہ وقرانا فرقناہ لتقرأہ علی الناس
علی مکث یہہ امر تو بالاتفاق ثابت ہی کہ قران دفعۃ واحدۃ اور جملۃ واحدۃ نہین نازل ہوا بلکہ بائیس تئیس
برسمین بتدریج سال رحلت آنحضرت تک نازل ہوتا رہا ہے چنانچہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ حجۃ
الوداع مین اور باعتراف مجیب غطریف کی آیہ وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل الآیہ سال رحلت
آنحضرت مین نازل ہوا تو یہہ آیات باختلاف نزول مین سب قرانسی متاخر ہین اور ترتیب عثمانی مین آیۃ
الیوم اکملت لکم الآیہ چہٹی سیپارہ مین ابتدای سورہ مائدہ مین کہ مدنی ہی واقع ہی اور آیہ وانہ
لکتاب عزیز الآیہ سورہ حم سجدہ اور چوبیسوین سیپارہ مین اگر حضرت جبرئیل علیہ السلام موافق ادعای
مجیب کی مدارست ساری قرانکی ترتیب عثمانی پر ہر سال ماہ رمضان مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی
ساتہہ کرتی تہی تو ان آیتونکو قبل وقتکی نزول کے اور قبل الکمال دینکی پڑہتی ہونگی اور یہہ امر ممکن نہین اور ثانیا

حضرت جبرئیل حامل التنزیل قبل ہجرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کی جو مکہ معظمہ مین مدارست قرآنکی
بموجب قول مجیب غطریف کی اسی ترتیب عثمانی پر کرتے تہی تو پہلی سورہ بقرا اور سورہ آل عمران اور
سورہ نسا اور سورہ مائدہ کیونکہ یہہ سب سورتین مدنی ہین اور نزول مین سورتون بکہ سی متاخر اور ترتیب
عثمانی مین مقدم ہین قبل نزول ان سورتونکی اونکی مدارست کرتی ہونگی اور قبل نازل کرنی خدا کی اپنے
طرف سے پڑہتی ہونگی اور یہہ برخلاف امانت اوس امین وحی الہی کے ہی بالجملہ مدارست حضرت جبرئیل کے
ترتیب عثمانی پر ثابت نہین ہوتی تو تیسرا دعوی بہی مجیب کا ثابت نہوا اور جو تہا دعوی مجیب غطریف
کا یہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بہت صحابیونکو یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین بلا کم وکاست قرآن
مرتب ہوا غلط محض ہے کبہی وقوع نہوا ولا اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تعلیم اس ترتیب کے صحابیونکو کرتے
تو موافق عقیدہ سنیونکی لازم تہا کہ ابوبکر وعمر کو سب سے پہلی تعلیم کرتے اور ان دونونکو یہہ ترتیب ضرور یاد
ہوتے کہ تقرب اور مصاحبت ان دونونکی بقول سنیونکی سب صحابہ سی مراتب زیادہ تہی و روایت اسکی ثابت
کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے ما صب اللہ شیئاً فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر
یعنی جو کچھ خدا نے مجکو تعلیم کیا ہے وہ سب مینی ابوبکر کو تعلیم کیا ہے اور جو علوم اولین وآخرین علام الغیوب نے
مجکو دئی ہین سب ابوبکر کو دئی ہین اس صورت مین لازم تہا کہ ترتیب عثمانی ابوبکر وعمر کو ضرور یاد
ہوتے حالانکہ ہرگز یاد نتہی اگر یاد ہوتے تو زید سی دوسری ترتیب پر قرآن کو کیون جمع کرواتی اور ثانیاً
مجیب غطریف اپنی حواس کو جمع کرکے یہہ تو بتاوی کہ وہ صحاب جنکو حضرت کی تعلیم سے ترتیب عثمانی
یاد تہی شیخین کے وقت مین کہان گئی تہی کہ شیخین کو ترتیب واقعی مطابق لوح محفوظ کی نہ بتائی اور شیخین کو
اور اوسوقت کی صحاب کو اور مومنونکو ترتیب زید پر کہ خلاف لوح محفوظ کی تہی قرآن غلط پڑہوایا۔
اور ثالثاً مجیب غطریف یہہ بہی بتاوی کہ وہ صحاب جنکی یاد کی موافق عثمان کی وقت مین قرآن مرتب ہوا
آیا وہی اصحاب تہی جنہی زید بن ثابت اور عمر نی قرآنکو لیا اور جمع کیا یا دوسری اونکی سوا تہی اگر ایک
ہی تہی تو عجب لطیفہ ہے کہ اونہون نی زید اور شیخین کو اور ترتیب سی خلاف لوح محفوظ کی قرآن بنادیا
اور عثمان کو موافق لوح محفوظ کی ترتیب کردیا سبحان اللہ کیا عدالت ہے اور اگر یہہ صحاب عثمان نے
سوا ان صحاب عمری اور زیدی تہی تو ان اصحاب عثمانی نی شیخین کے وقت مین کیون ترتیب واقعی کو ظاہر
نکیا اور کاہے کو چپ ہو کر کی بیٹہی رہے کیا قرآنکو غلط پڑہوانا اونکی نزدیک ثواب تہا اور رابعاً مجیب غطریف

(۲۴)

ثانی

٢٥

نی حاشیہ قبیہ مین زید کو کاتب وحی اور اعلم بالقران لکہا ہے نہین معلوم کہ زید کیسا اعلم بالقران تہا کہ ترتیب واقعی موافق لوح محفوظ کے اوسکو یاد نتہی ورنہ ابوبکر وعمر کو ویسا ہی مرتب کر دیتا اس سے ظاہر یہہ ہی کہ اسکو پیغمبر خدا نی ترتیب واقعی تعلیم نکی تہی نہین تو اوسکو یاد ہوتی جب زید کو کہ اعلم بالقران اور اوسکو عجب کہتا ہی یاد نہوی تو پہر تعلیم کرنا پیغمبر خدا کا ترتیب قرانکی دیگر اصحاب کو نہ زید کاتب وحی کو نہایت ظریف سے اور خامسًا اتقان سیوطی مین ہی کہ ترتیب سورتون قرانمین اختلاف ہی کہ آیا توقیفی ہی یا اجتہادی صحابہ سے جمہور علما اسی پر ہین کہ اجتہادی صحابہ ہی اورمنجملہ دلایل جمہور کے مختلف ہونا مصحفون سلف کا ہے ترتیب سورتونمین بعض نے اوسکو ترتیب دی ہی موافق نزول کے جیساکہ مصحف علی کا ہے پہلی اوسمین اقرا پہر مدثر پہر نون پہر مزمل پہر تبت پہر کوثر پہر تکویر اور اسیطرح آخر تک اور مدنی تک اور مصحف ابن مسعود مین پہلی سورہ بقر پہر نسا پہر آل عمران پہر اعراف پہر انعام پہر مایدہ الی آخر ما قال اور مصحف ابی مین پہلی سورۃ الحمد پہر بقر پہر نسا پہر آل عمران الی آخر ما قال ابن حجر نی کہا کہ ظاہر اسکا یہہ ہی کہ اصحاب ترتیب سورتونکی اپنی اجتہاد سی کرتے تہی اب عجیب ظریف تہوڑسی عقل کہین سے مانگ لی اور سمجہی کہ اگر پیغمبر خدا اصحابکو ترتیب قرانکی تعلیم کرتے تو اصحاب اوسمین اختلاف نکرتی اور قران عبد اللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب کہ یہہ بہی اصحاب سے ہین اوسمین ترتیب مین مختلف ہوتی اور یہہ بہی سمجہی کہ عہد خلیفہ اول مین کہ زمانہ پیغمبر خدا سی قریب تہا زید وغیرہ کسی صحابی کو ترتیب سورتونکی معلوم اور یاد نتہی اگر پیغمبر خدا نی ترتیب سورتونکی اصحابکو تعلیم کی ہوتی اور اصحابکو یاد ہوتی تو زید بہی اوسی ترتیب سی شیخین کو جمع کر دیتی سوا بہر عہد عثمان مین کہ زمانہ پیغمبر خدا سی بعید تہا اور اکثر قراء اور حفاظ شہید ہو چکی تہی ترتیب سورتون اور چہہ ہزار کئی سو آیتونکی کیونکر معلوم اور یاد ہونا ممکن ہوسکتا ہے حاصل کلام موافق ہونا ترتیب عثمانی کا لوح محفوظ سی ادعای بحت اور دعوی بلا دلیل ہے اور مرض سور فہم کا کیا علاج ہی اور فذلکہ کلام یہہ ہی کہ سب کی سب دعاوی عجیب ظریف کی ہبا منثورا ہو گئی فاعتبروا یا اولی الالباب انظر

ہبین لاتضاو احذروا من الجدل والاعتسا قال العجیب الظریف اب یہہ وہی قران ہے بعینہ اسمین شیعونکو بہی مجال انکار نہین کیونکہ فاضل طبرسی مجمع البیان مین اس باتکو یون تصدیق کرتا ہے

ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد ابو القاسم علی بن حسین الموسوی ان القران کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجموعًا مؤلفا علی ما ہو علیہ الآن

واستدل على ذلك بان القرآن كان يدرس ويحفظ جميعه في ذلك الزمان حتى عين على
جماعة من الصحابة في حفظهم وانه كان يعرض على النبي صلى الله عليه وآله ويتلى
عليه وان جماعة من الصحابة كعبد الله بن مسعود وابي بن كعب وغيرهما ختموا القرآن
على النبي صلى الله عليه وآله عدة ختمات وكل ذلك باقي تامل يدل على انه كان مجموعا
مرتبا غير منشور ولا مبثوث وذكر ان من خالف من الامامية والحشوية لا يعتد بخلافهم
فان الخلاف مضاف الى قوم من اصحاب الحديث نقلوا اخبارا ضعيفة ظنوا صحتها لا يرجع
بمثلها عن المعلوم المقطوع على صحته **اقول** بفضل العلي القوي اللطيف واما مخفي نہین کہ
مطلب اس عبارت سے مجیب غطریف کا یہی ہے کہ یہہ قران مروج وہی قران ہے جو شیخین کے وقت مین
جمع او رمرتب ہوا استدلال اس دعوی پر عبارت مجمع البیان سے طرفہ استدلال ہے کسو سطحی کہ
عبارت مجمع سے یہہ امر ثابت نہین ہوتا او روہ چار دعوی جو مجیب غطریف نے کیہی ہین کہ یہہ قران عثمانی
وہی قران ہے جسکی حالت نزول حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی ساتھہ ہر سال ماہ رمضان مین
مدارست کرتی تہی او رہہی ترتیب مطابق لوح محفوظ کے ہے اور یہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے
بہت صحابیونکو یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین بلا کم و کاست قران مرتب ہوا اور کمی بیشی
کو اوسمین دخل نہین اور عہد شیخین مین اس ترتیب کی موافق نہ تہا بلکہ نامرتب تہا کما سبق اگران دعوون
پر استشہاد بعبارت مجمع البیان ہے علی وجہ ہی کسو سطحی کہ عبارت مذکور سے بنحو من الانحا ثابت نہین
ہوتا کہ ترتیب قران عثمانی کے مطابق لوح محفوظ کے ہی اور یہہ بہی ثابت نہین ہوتا کہ ہر سال ماہ
مبارک مین حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی ساتھہ اسی ترتیب عثمانی پر مدارست کیا کرتی تہی اور یہہ بہی ثابت
نہین ہوتا کہ پیغمبر خدا کے تعلیم سے بہت صحابیونکو یہی ترتیب یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین
بلا کم و کاست قران مرتب ہوا البتہ عبارت مذکور مین یہہ تو مصرح ہی کہ عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن
کعب وغیرہما نی کئی ختم قرانکی حضرت کی حضور مین کئی تہی اسصورت مین استشہاد مجیب غطریف کا
عبارت مذکور سے مغالطہ بحت اور صرف دہوکا دینا ہے اور ثانیا مسلمنا کہ قران ترتیب عثمانی پر
حضرت کی عہد مین موجود تہا پہر ہمکو کیا ضرر اور مجیب غطریف کو اوسکی موجود ہونی سے اوس عہد مین
کیا فائدہ شاید مجیب کے نزدیک موجود ہونا قران مرتب عثمانی کا عہد کرامت مہد پیغمبر خدا مین باعث

حلانی

جلانی سب قرآنون کا ہوا سبحان اللہ کیا فہم و ذکا ہی مجیب غطریف کا سا مجیب غطریف یہہ
تو بیان کری کہ عبارت مجمع البیان کی جو وہ سند مین لایا ہی اوسمین مصرح ہی کہ قرآن عبداللہ
بن مسعود اور ابی بن کعب و جماعت دیگر اصحاب کی کئے ختم حضور پیغمبر خدا مین ہوئی تہی پہر یہہ قرآن
اصحابیون کی جنکی مدارست پیغمبر کے حضور مین ہوا کرتے تہی انکی جلانی کے وجہ مجیب غطریف کی اور اونکے
عثمانکی نزدیک یہی ہوگے کہ وہ سب قران سنی ہوئی اور مقبول پیغمبر خدا کی تہی اور وجہ ہیچ نہی اور نہ
جلانی جالی قران ترتیب عثمانی کے مجیب اور عثمانکی نزدیک یہی ہوگی کہ وہ پیغمبر خدا کی نہین سنا تہا
اور نہ وہ مقبول ہوا تہا نازم برین فہم و دینداری مجیب و حضرت عثمان اور ثالثاً جو طعن ناحق کا عثمان محرق
القرآن پر جلوانی قرانون منزل من اللہ کا ہی سو وہ بحالہ باقی ہے وجود ترتیب عثمانی سی حضرت کے
عہد مین طعن مذکور کسیطرح دفع نہین ہوتا مجیب غطریف ناحق تضیع کاغذ و روشنائی کرتا ہے اور
رابعاً ساتہہ قطع نظر کے اس بات سی کہ وجود ترتیب عثمانی کا حضرت کی عہد مین بوجوہ چند کہ قول سابق مین
مذکور ہوئین ثابت نہین ہوتا اگر بخاطر مجیب غطریف کے مسلم رکہا جاوی کہ ترتیب عثمانی پیغمبر خدا کی
عہد مین موجود تہی اور مدارست اوسکی بقول مجیب غطریف کے ہوا کرتی تہی تو اوسکی شیخین کے لیے
بڑی قباحت لازم آویگی کسواسطی کہ اس صورت مین بالیقین شیخین کو کہ سنیونکی عقیدہ مین تقرب اونکا
پیغمبر خدا کی ساتہہ بڑہا ہوا تہا اس ترتیب پر اطلاع ضرور ہوگی بلکہ وہ شریک مدارست بہی ہوا کرتے
ہونگی پہر باوجود موجود ہونے اس قران عثمانی مجموع اور مرتب کی شیخین نے زید سی دوسرا قران کیون
جمع کروایا کیا دونوکو اوس قران مقبول خدا و رسول سی انکار اور انحراف تہا اور اونکو اپنی جدا
ڈیڑہ عقیدہ کا جو بیڑا منظور تہا اگر ایسا تہا تو شیخین سنیونکا خلوص اور اخلاص خدا و رسول کے ساتہہ
قابل تحسین اور آفرین کے ہی اور خامساً مجیب غطریف یہہ تو خیال کری کہ اگر بقول مجیب غطریف کے
قران مرتب و مجموع ترتیب عثمانی حضرت کی عہد مین موجود تہا تو قران ابن مسعود اور قران ابی بن کعب
وغیرہما بہی تو بلاشبہہ موجود تہی اور ان قرانونکی ختم بہی کئی حضرت کی خدمت مین ہوئی تہی اس سے
ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نی سب ترتیبونکو رہنی دیا اور ترتیب ابن مسعود اور ابی بن کعب
وغیرہما کو نہ جلوایا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام نی بہی مشورہ اونکی جلوانیکا نہ دیا اور
خدای تبارک و تعالی نے بہی حکم اونکی جلوانیکا نکیا اور حرف اختلاف قرائت مین کسیکو نہو اور نہ یہہ

دفع حروف اختلاف آئندہ کی کسی کو نہ سوجھی مگر عثمان کو اور تدبیر بہی اوسکی سوجھی تو سوا جلوانی قرانون
منزل من اللہ کی کوئی نسوجھی ظاہر اینہ است مجیب غریب کی عثمان محرق القران خدا اور رسولخدا اور جبرئیل
امین سے زیادہ تر دقیق النظر اور روا مصالح خلق اور واقف بعواقب امور تہا جو قرانونکو بخوف اختلاف
آئندہ جلوایا اور عجیب غرایب یہی اپنی فہم مین خدا اور رسولخدا اور جبرئیل امین سے اعلم ہے کہ تحسین عثمان
قرانونکی جلوانے پر کرتا ہے بالجملہ قرانونکو جلوانا عثمان کا بخوف اختلاف کی قرانمین سخن سازی عجیب
غریب کی ہے اور بدولت کج فہمی عجیب غریب کی یہ طعن عثمان محرق القران پر حرف جرم گیا شد بعثمان
اور بدترین سیئات محرق القران ہوا کمال تعجب ہے کہ محرق القران نے باوجودیکہ اکثر سنت ابو بکر پر
چلتا تہا یہان کیون اوسکی سنت کو چھوڑا ابو بکر تو براہ تورع کرتی قرانمین باوصف اصرار عمر کے کہتا تہا
کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ کیونکر مین اس کام کو کرون جو پیغمبر خدا نے نہین کیا و
محرق القران نے جلوانی قرانون منزل من اللہ مین کہ پیغمبر خدا اور خدای تبارک و تعالی نے اونکی جلوانے کا
حکم نہین دیا تہا مثل ابو بکر کے نہ کہا کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ اور اون سبکو جلوایا
شاید یہ است مجیب غریب اور اوسکی جواب کی محرق القران پیغمبر خدا سے بلکہ خدای پیغمبر سے اعلم
تہا اور العیاذ باللہ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ پر تفوق رکہتا تہا استغفر اللہ لا حول و لا قوۃ الا
باللہ بالجملہ حق تو یہہ ہے کہ عقل و فہم امر خداداد ہے امر کسبی نہین کہ فرقہ کسبیہ کو کسب سے ملجایا
کرے بہر حال خاص و عام کان کہول کر سن لین کہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی نزدیک یہہ قران مروج
اور جتنی قران کہ محرق القران نے جلوائی سب منزل من اللہ اور واجب التعظیم مین اہانت اور استخفاف
اونکا گناہ کبیرہ ہی اور جلانا اونکا باعث احتراق نار جحیم ہے جیسا کہ جناب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ نے جواب استفتا مین ارقام فرمایا ہی فرقہ حقہ امامیہ کا دین تمسک ثقلین ہے قران شریف
اور عترت طاہرہ دونو متمسک الحق سکے ہین نہ مثل ایمہ سنیونکی کہ جناب سیدہ علیہا السلام کو ایذا
دینا برخلاف حکم پیغمبر کے کما فی صحاحہم اور قرانونکو جلوانا اونکا تیرہ دورونی سے وتیرہ تہا اور
سنی لوگ اپنی ایمہ کے سنت کو محکم پکڑی ہوی ہین کہ بتقریب اپنی اماموں کے استخفاف ثقلین مین
کرتے ہین اور خاص و عام یہہ جان لین کہ سنیونکی نزدیک سوا ی قران مروج کے کہ عایشہ بنت
ابو بکر اور عبد اللہ بن عمر کے عقیدہ مین ناقص ہے کما مر من کتب السنیۃ سب کی سب

قران

قران مشکوک اور قابل جلانیکی ہین یہانتک کہ قران ابن مسعود اور ابی ابن کعب کا جنکی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل کے روبرو مکرر ہوی تہی اور وہ قران جو معمول بہ خلیفہ ثانی کا تہا سب مشکوک اور سوختنی ہین کما اقر بہ المجیب الغطریف مرارا بالجملہ مجیب غطریف نے کیا اونہی سمجہہ ہے کہ عثمانکو طعن احراق قرانسی بچایا چاہتا ہے اور اپنی سوء فہم سی شیخین کو طعن جہل بالقران الصحیح اور عمل بالقران المشکوک مین [illegible] ولنعم ما قیل ؎ دشمن دانا کہ غم جان بود * بہتر از ان دوست کہ نادان بود * قال المجیب الغطریف صاحب حق الیقین اور جناب امام المتشیعین کو نسبت حضرت امیر کے الزام قران چہپانیکا اور نسبت جناب عثمانکی الزام فرقان جلانیکا باقی رہا فالحمد للہ ؎ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست * عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * اقول اعضل العلی القوی اللطیف الزام جلانے قرانونکا عثمان محرق القران پر تو قدیم سے ثابت ہی اور اب مجیب غطریف نے بہی مثل اوس الزام کو عثمان پر جما دیا کہ سب قرانون منزل من اللہ کو اپنی زعم فاسد مین مشکوک القران ٹہرا کر اقرار کیا کہ محرق القران نے اون سبکو جلوا دیا فالحمد للہ ؎ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست * عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * اور نسبت الزام چہپانی قرانکی طرف جناب امیر علیہ السلام کے بناء سخن اکیا ممکن ہے کہ کوئی مسلمان کر سکی اور عبارت حق الیقین بہی ہے جو مجیب غطریف نے بخیانت نقل کی ہے اور ہمنی اوسکو صحیح کر کے لکہا ہے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرانکو ظاہر کیا اور مسجد مین باواز بلند مجمع صحابہ مین کہا کہ مینی قرانکو جمع کیا ہے قیامت کے دن نہ کہنا کہ ہمکو معلوم نہ تہا لاکن عمر نے بمقتضاے نفاق درونی کے اوسکو رد کیا اور کہا کہ ہمکو تمہاری قرانکی احتیاج نہین ہے نہین لیتی اسصورت مین عبارت حق الیقین سے چہپانا قرانکا حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سی سمجہنا سوای جنون اور اختلاط عقل مجیب غطریف کی کوئی محمل صحیح نہین رکہتا کسواسطی کہ عبارت مذکور سی تو الزام رد کرنے قرانکا عمر پر واضح ہے نہ الزام چہپانی قرانکا جناب امیر پر کسواسطی مین تو ظاہر ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام اپنی قرانکا اعلام اور اعلان کرین اور عمر اوسکی جواب مین کہی کہ تمہاری قرانکی ہمکو احتیاج نہین اور اوسکی اذناب اوسکی سنت کو پکڑین اور قران جناب امیر کو نہ لین تو جناب امیر کا اسمین کیا قصور مجیب غطریف کے اس اونہی سمجہہ کا [illegible]

[illegible] یہ کہ الزام چہپانی قرانکا [illegible] جناب [illegible] الزام سے کے عبارت حق الیقین [illegible] سمجہہ [illegible]

حاشا وکلا کہ کوئی مسلمان نسبت الزام بی اصل کے طرف امام معصوم کی کری ہان مجیب غطریف کہ
سنت عمر پر چلتا ہے بمودای مصرع مذکورہ از کوزہ ہمان برون تراود کہ در وست * اپنی دلکی پہپہولے
توڑتا ہی اور اظہار اپنی مافی الضمیر کا کرتا ہے حق تو یہہ ہی کہ جب اوسکی پیر نی روز حدیبیہ کے پیغمبر خدا کے
نبوت مین شک کیا اور اعتراضات پیغمبر خدا پر کئی کما فی کتب السنۃ تو مرید وہنی ایسی بڑی پیر کے جو کچھہ
ظہور مین آوی تہوڑا ہی مگر اوسکو چاہئی کہ اگر ادعا مسلمان ہونیکا رکہتا ہے تو ارشاد فیض بنیاد اوس
والا جناب کا کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی شان اوسکی ہے یاد رکہی کہ علی ساتہہ حق
کی ہین اور حق ساتہہ علی کے ہی اور حق علی کے ساتہہ پہرتا ہی جدہر کو علی پہرتی ہین کما فی صحاح السنۃ جس
صورت مین کہ حق مثل سایہ کے ساتہہ اوس جناب کی پہرتا ہی تو الزام چہپانی قرآنکا اوس جناب کے
طرف کسی طرح عاید نہین ہوسکتا گو کوئی شقی اپنی شقاوت اور نفاق باطنی سی اپنی زعم باطل مین الزام لگاتا ہے
اور مجیب غطریف نی لفظ امام المتشیعین کا جو لکہا غالبًا اوسکو معنی شیعہ و متشیع کی کہ الفاظ منشعب جو ہین
ہی جانتی ہونگی نہین معلوم ورنہ لفظ مذکور نہ کہتا صاحبان طبع سلیم سنیں فی القاموس شیعۃ الرجل
بالکسر اتباعہ وانصارہ والفرقۃ علی حدۃ ویقع علی الواحد والاثنین والجمع والمذکر
والمونث وقد غلب ہذا الاسم علی کل من یتولی علیًا واہل بیتہ حتی صار اسمًا لہم خاصۃ
وتشیع الرجل ادعی دعوی الشیعۃ یعنی شیعہ نام ہی خاص اون لوگونکا جو دوست رکہین
علی اور اہلبیت کو اور متشیع وہ شخص ہے جو ادعا کری شیعہ ہونیکا اور شیعہ نہوا اور صراح مین ہی التشیع شیعہ
ہونیکا دعوی کرنا اور اپکو شیعہ ظاہر کرنا اور شیعہ ہوا داران اور دوستداران اولاد فاطمہ مین رضی اللہ
عنہم اور منتخب اللغات مین ہے غالب ہوا عرف مین نام شیعہ کا اون لوگون پر کہ دوست رکہین
علی ابن ابیطالب اور اونکی فرزندونکو رضی اللہ عنہم اور پیروی اور متابعت اونکی کرین انتہی اب ان تصریحات
اہل لغت سی واضح ہے کہ شیعہ نام فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا ہے چنانچہ اہل سنت ہی اپنی کتابون
مین امامیہ کو بلفظ شیعہ ہی یاد کرتی ہین بلکہ مجیب غطریف نی ہی اسی رسالہ مین جابجا امامیہ کو شیعہ
ہی لکہا ہے مثلًا قول اول مین لکہتا ہے اور بر تقدیر تسلیم ملازمان والا سی استفادہ کیا جاتا ہے
کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خلیفہ اول کا قرآن جمع کیا ہوا صحیح اور معتبر تہا یا نہین آہ اس صورت مین مجیب
غطریف کو لفظ امام الشیعہ لکہنا تہا نہ امام المتشیعین کیواسطی کہ بموجب تصریحات ارباب لغت کے

مبتشیع سنی لوگ ہین کہ بالسنی دعا شیعہ ہونیکا کرتی ہین اور حقیقت مین شیعہ علی نہین ہین زعف
مین شیعہ کہلاتی ہین نہ تابع اور پیرو علی کی ہین بلکہ پیرو ابوبکر و عمر اور ابو الحسن اشعری اور ابو منصور
ماتریدی اور ابو حنیفہ کوفی اور شافعی اور مالک اور ابن حنبل اور ابو یوسف اور زفر کے ہین اور بکذب
و دروغ دعوی شیعہ علی ہونیکا کرتی ہین کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون تو مصورین
لفظ امام المتشیعین کے معنی یہہ ہونگی کہ امام سنیونکی اور یہہ معنی حقیقت مین صحیح مین کہ جناب مستطاب
واقع مین امام سنیونکی بہی ہین لکن غالبا یہہ معنی ناپسند اوس عبقری مجیب ظریف کی ہونگی بہ ایسا لفظ
لکھنا ویسا اوسکی جہالت کی بس ہے **قال المجتہد العلام الغریب** ور روایت انس بن مالک مین مذکور
ہی کہ عثمان نی اون صحف کو حفصہ سی منگوالیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل لینی کی واپس کرونگا جب عثمان
نی قرانکو جمع کروایا تو اون صحف کو حفصہ کی پاس بہیجدیا اور اپنی قرانکا ایک ایک نسخہ اطراف ممالک مین
بہیجا اور حکم کیا کہ سوای اس قرانکی جو کچہہ کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو اوسکو جلادین **قال المجیب العظیم**
اقول بفضل العزیز العلام یہہ خلاصہ اوپر سی ناقص ہے اسکی پوری بیان کرنی مین اگرچہ فی الجملہ طول
ہی لاکن بحکم **ع** جسقدر ہوی دراز اسکو صنم ہونی دی * سنبل پا مکو نہ چلنی ندی گیسوسی * منظور
اور قبول حاصل مضمون روایت انس کا یہہ ہی کہ شامیوں پر جب جہاد ہونی لگا تو حذیفہ بن الیمان پاس
جناب عثمان کی اگر فریاد و فغان کرنی لگی کہ یا امیر المومنین لوگون نی قرات مین اختلاف ڈال رکہا ہے
سو اس امت کو تہامہ لیجیے کہ یہہ اوسمین اختلاف نکرنی پاوین جیسا یہود اور نصارا نی اپنی کتاب مین اختلاف
لیا تب جناب عثمان نی اون صحیفونکو ام المومنین حفصہ کی پاس سی مستعار لیا اور زید بن ثابت اور
عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث کو فرمایا کہ ان صحیفونکو مصاحف مین لکہو
اور عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم رکہو کہ قران اونکی زبان پر اوترا ہے جب اون لوگون نی اسیطرح
لیا تب حضرت حفصہ کا صحیفہ واپس ہوگیا اور اون مصحفونمین ایک ایک مصحف ہر ایک ملکونمین بہیجا اور
اسوی کو علی اختلاف الروایتین جلانی یا پہاڑنیکا حکم دیا انتہی مرقات مین لکہا ہی کہ مراد ما سوا سے
منسوخ التلاوت ہی سجستانی نی کہا کہ سات مصحف لکہوائی تہی ایک مدینہ مین رہا ایک مکہ مین باقی
پانچ کو شام اور یمن اور بحرین اور بصری اور کوفہ مین بہیجا شیخ عبد الحق افادہ فرماتی ہین کہ قران
مین باری جمع ہوا تہا ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی رو برو لاکن نہ مصحف واحد مین اسکا سبب گذر چکا

اور ابکر نہ صدیق اکبر کے عہد مین اس اندیشی سی کہ مبادا کچھہ ضایع ہوجاوی لکن بی ترتیب رہا اور ایکر تہہ
حضرت عثمان کی عہد مین اس خوفسی کہ قرانمین اختلاف نہ پڑی حضرت علیمرتضی شیر خدا اکثر فرمایا کرتی
کہ واللہ عثمان نی کیا خوب کام کیا اور اگر اوس سے یہہ کام انصرام نہوتا تو مین سرانجام دیتا بس اس
حدیث اور اوسکی شرح سی ثابت ہوا کہ یہہ امر جلیل الشان بہترین حسنات جناب عثمان ہی اور وہ محرق القران
نہین بلکہ محرق ماسوی القران ہین کہ جو باعث اختلاف کا تہا یہی داغ ہی دشمنون کے دلو نپر کہ اس لعد
دخل و تصرف کو گنجایش نرہی اور مثل توریت اور انجیل کے نسخی مختلف قرانکی ہاتہہ نہ آتی کہ کچھہ دانو
جلتا ٥ بمیرتا برہی ای حسود کین بخت * کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست * توانم انکہ نیازارم اندرون
کسی * حسود را چہ کنم کو زخود برنج درست **اقول** بعفضل القوی اللطیف خلاصہ روایت انس بن مالک
کا اوسیقدر ہی جسقدر جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی ارقام فرمایا ہی کوئی امر مفید مجیب عظ لطیف
کا اوس روایت سی جناب مستطاب نی حذف و اسقاط نہین کیا مجیب عظ لطیف نی جو تطویل بلا طائل کے
کچھہ فائدہ اوسکا معلوم نہین ہوتا بالجملہ حاصل کلام مجیب عظ لطیف کا اس طویل لاطائل سے اسیقدر ہی
کہ عثمان نی قران منسوخ التلاوت کو جلوایا یا نہ جلوایا تو وہ محرق القران نہوی بلکہ محرق ماسوی القران ہوی
فقط اور یہہ کلام مجیب کا ظاہرا مانا بکلام سکران بلکہ ہجر و ہذیان ہی اور لوجوہ شتی ظاہر البطلان کسو اسطے
کہ اولاً تو وہ سب قران جو عثمان محرق القران نی جلوائی جمع کئی ہوئی اصحاب عدول سینو نکی تہی اصحاب
عدول نے اگر منسوخ التلاوت اور ماسوی القران کو قرانو نمین جمع کیا تو عدالت اونکی کہان رہی قران مین
دخل و تصرف مومنونکا کام نہین ہے چہ جا کہ اصحاب عدول و ثانیاً قران ابن مسعود اور ابی بن کعب
کو کہ اونکی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل سے نکی تہی ماسوی القران کہنا اور اونکو قابل جلانیکی ٹہرانا
منافقت خدا اور رسول و حامل التنزیل ہے کیونکہ وہ قران مقبول خدا و رسول اور جبرئیل تہی ظاہر ہے
کہ اگر وہ قران ماسوی القران اور قابل جلانی کے ہوتی تو پیغمبر خدا ہی اونکو جلوا دیتی و اذ لیس فلیس و
ثالثاً یہہ تو ظاہر ہے کہ جو قران عثمان نے جلوائی اونمین قران غیر منسوخ التلاوت اور منسوخ التلاوت
اگر ہوتا اوسکا اونمین فرض کیا جاوی دونو مخلوط لکہی ہوئی تہی علیحدہ علیحدہ نتہی کہ منسوخ التلاوت
کو جلایا بلکہ منسوخ اور غیر منسوخ کو سب کو جلایا تو محرق القران ہونا اوسکا پہر بہی ثابت ہوا اور **رابعاً**
مجیب عظ لطیف بتاوی کہ ماسوی القران اور منسوخ التلاوت قران معمول شیخین مین تہا یا نہ تہا اگر تہا

شیخین نی کہ عثمان سی افضل اور اصلح ہین اوسکو کیون نہ جلایا اور اوسپر عمل کیون کیا۔ اگر اوسمین نہ تہا تو اوسکو محرق القران نی کیون جلایا اوسکو کیون نہ جاری کیا لازم تہا کہ محرق القران اوسکی نقلین بلکو
مین بہیجتا اور اوسیکو جاری کرتا اور رواج دیتا بس ان وجوہ سی ثابت ہوا کہ محرق القران نی اپنی تشہی
نفس امارہ بالسوء سی سب قران جلائی عذر بارد مجیب عطریف کا کہ اوسنی منسوخ التلاوت اور ماسوی
القران کو جلایا ابرد من الثلج وبیکار ہے بالجملہ جلوانا قرانونکا بدترین سیئات عثمان سے ہے مجیب
غطریف کی عجب سمجہ ہے کہ قرانکی جلانیکو بہترین حسنات جانتا ہے ؏ گر ہمین مکتب است و
این ملا ست کار طفلان تمام خواہد شد اور یہہ جو مجیب نے کہا کہ حضرت مرتضی علی شیر خدا الکرم فرماتے
تہی کہ واللہ عثمان نے کیا خوب کام کیا اگر اوس سی یہہ کام انصرام نہوتا تو مین سرانجام دیتا کذب
بحت اور افترای محض ہے اثبات اسکا کتب امامیہ سے چاہیی واسلئے کہ ذلک مجیب عطریف کو
ہنگام مناظرہ رو بروی خصم کے اپنی خانگی روایات مفتریات کا پیش کرنا نچاہیی کہ ضرطات بعیر
ٹہرتی ہین اوسکو لازم ہے کہ موافق واب مناظرہ کے بنا اپنی استدلال کے روایات مقبولہ خصم پر
رکہی کسواسطی کہ اگر اپنی بیانکی روایات سی استدلال کرنا مقبولہ خصم من صحیح اور درست نہری تو بنا
مناظرہ برہم ہوجاویگی اور حق و باطل مین تمیز نہوسکے بالغرض جناب امیر علیہ السلام تو خود بنفس نفیس قران
شریف کو جمع کرچکی تہی جیسا کہ فتح الباری اور اتقان اور استیعاب وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت
ہوتا ہے کما مر مفصلا تو اسمین ہرگز نہین دمس جناب کی طرف نسبت اس کلام کی کرنا کہ عثمان نی کیا
خوب کام کیا اگر وہ نکرتا تو مین کرتا خلاف عقل ونقل ہے اور مجیب غطریف جو بار بار کہتا ہی کہ عثمان
نی ماسوی القران جلایا جو باعث اختلاف کا تہا یہہ در پردہ اعتراض کرتا ہے پیغمبر خدا بلکہ خدا پر پیغمبر پر
کہ آنحضرت متفطن نہوئی اور آنحضرت کو معلوم نہوا کہ قران ابن مسعود اور قران ابی بن کعب وغیرہ اصحاب
کی ماسوی القران اور باعث اختلاف اور لایق جلوانی کے ہین سبحان اللہ کیا دینداری ہے مجیب
عطریف کی کہ مثل یہود وغیرہ کے اعتراضات بلا اصل پیغمبر خدا پر کرتا ہے اور مجیب غطریف نے
یہہ جو کہا ہی داغ ہے دشمنون کی دلون پر کہ من عند اللہ کی دخل اور تصرف کو گنجایش نہ ہی تو کیا وہ سکو
دخل و تصرف عثمانکا قران مین معلوم نہین یا تجاہل کرتا ہے اتقان سیوطی مین اور کتب معتمدہ سنیہ
مین اور مستدرک حاکم مین اور تفسیر مدارک وغیرہ مین موجود ہی کہ عایشہ کہتی تہی کہ سورہ احزاب کی زمانہ پیغمبر

ہین دو سو تین نہیں جب عثمان نے قرآن لکھوائی تو اتنی نہیں کہ اب موجود ہین اور ابی بن کعب نے کہا کہ
سورہ احزاب سورہ بقر کے برابر تھا اور ہم آیہ رجم کو اوسمین پڑھتے تھے کما مر مفصلاً ای حضرت مجیب عقل کے
دشمن دشمن تو تصرف و دخل قرآنین کر چکے اور دانتوں اونکا تو جل گیا پھر اونکی دلون پر داغ کیون ہوگا
ہان البتہ مومنون کے دلوں پر داغ دشمنون کی دخل و تصرف کا قرآنین ہے تو بجا ہی اور ظاہر ہے
کہ مومنون کا کام نہیں ہے کہ قرآنین دخل و تصرف کری یہہ امر شانکو اور سینوکو مبارک رہی جیسا انہوں نے
ویسا قرآنین واتو جلا دین **قال** المجتہد العلام العریف شیخ عبد الحق دہلوی نی لکھا ہی کہ اس حدیث سی ظاہر
ہوتا ہے کہ جو مصحف حفصہ کے نزدیک تہی بعد واپس کرنیکی پہر وہ بہی جلا دی گئی انتہی ملخصاً **قال** المجیب العطر[?]
اقول المفضل العزیز العلام شیخ کی عبارت سی یہہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حفصہ معظمہ کی صحیفہ کو جناب عثمان نی جلایا بلکہ
مرقات مین لکھا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ کا ہوا تو اوسنی بعد انتقال ام المومنین حفصہ کی خوف اختلاف سے
جلوایا کیونکہ وہ بی ترتیب محض تہا جیسا گذرا جب قرآن مصکردہ[?] جناب عثمان بشہادت امام الائمہ مرتبت[?] کو پہونچا
اور اسواسطی در صادق شارح کلینی نے بہی اعلای شانکا دیا کہ ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند
ظہور الامام الثانی عشر و تیتہی[?] یہہ تو اب مروان پر ہی جلہ[?] تشنیع اور بہتان کی نہی کرو اور فعل اوسکی
تشنیع ہوا کرین اب یہان کسیکو پیر پہیلانی کی جگہہ نہی باقی یہہ کہ ع تو مشنوی یا نشنوی من گفتگوی میکنم
د حرہ[?] اسمین ہتیارا **قول** المفضل العلی القوی بالطبع نقرہ[?] حدیث صحیح بخاری و مسلم وغیرہ
صحاح سنیہ سی وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق یعنی حکم کیا عثمان
نی کہ ما سوا اوسکی قرآنکی سب قرآن صحیفی مین ہون یا مصحف مین جلائی جاوین بخوبی ثابت ہی کہ عثمان نی
حکم جلانی حفصہ کی پاس کے قرآنکا ہی کیا تہا اگر بقول صاحب مرقات اور مجیب عطریف کی قرآن حفصہ کی پاس
کا کہ معمول شیخین کا تہا کسیطرح جب جہپا کر زمانہ مروان تک باقی رہگیا تہا اور مروان نی بعد عثمان کی اوسکو
جلایا تو وہ بہی عثمان ہی کا جلانا ہی باہمہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی یہان یہہ نہیں فرمایا ہے
کہ عثمان ہی نی حفصہ کی قرآنکو جلایا تعریض مجیب عطریف کی بیجا ہی اور مجیب عطریف نی قرآن معمول بہ ابی
شیخین کو جو بی ترتیب محض کہا یہہ تو سراسر اہانت شیخین کے کی کہ وہ دونو ترتیب قرآنکی طرف متوجہ ہوئی
جسکی تمسک کی پیغمبر خدا نی وصیت کی تہی اور خلیفہ ثانی کی نسبت ہجر و ہذیان جناب پیغمبر خدا مصداق وما
ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پر کرکے حسبنا کتاب اللہ کہا تہا تو الطیفہ ہی کیونکر وہ ضد و انحراف [illegible]

کی جیسا کتاب اللہ تو کہہ بیٹھی لیکن کتاب اللہ کو بی ترتیب رہنی دیا اور اوسی بی ترتیب کو تراویح وغیرہ
نمازون مین پڑہتی رہی اور اوسی بی ترتیب کو دلیل شرعی قرار دیتی رہے حالانکہ یہہ تو ظاہر ہی کہ جب قرآن کے
ترتیب ہوا جو آیہ مقدم تہا وہ موخر ہوا اور موخر مقدم اور کہین کا آیہ کہین جا پڑا ایک سورہ کا آیہ دوسرے
سورہ مین مکی کا مدنے مین اور مدنی کا مکی مین ایک مقام کا آیہ دوسرے مقام مین تو معنی ایسی قرآن بی ترتیب
کی بیشک خبط ہو گئی پہر اوس غلط او مخبط سی نماز کہان صحیح اور استنباط مسائل کیسا الغرض مجیب عظریف کے
خوش بیانی سی قرآن معمول بہ اوسکی شیخین کا مشکوک القرآن اور بی ترتیب و مخبط ٹہرا اور شیخین بہی عامل بقرآن
مخبط اور غلط رکہنے والی قرار پائی اور خلفہ قرآن مین گرفتار ہوئی عثمان تو محرق القرآن مشہور تہا اب شیخین
بہی بدولت مجیب عظریف کی قرار پائی غلط پڑہنے والی نماز تراویح وغیرہ مین ہوئی ٭ خمیرمایہ دوکان شیشہ گر
سنگ است ٭ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ الحمد للہ کہ مجیب عظریف نے اپنی اصحاب ثلثہ کو قرآن کی بارہ
مین برا بہلا اور مورد سہام طعن و ملام کر دیا نماز بخشنے کو گیا تہا روزی گلی پڑی ٭ دشمن دانا کہ بلی جان بود
بہتر از ان دوست کہ نادان بود ٭ اور مجیب عظریف نے یہہ جو کہا کہ قرآن جمع کیا ہوا عثمان کا بشہادت ائمہ
اثناعشریہ حد صحت کو پہونچا وہ دروغ بیفروغ ہی اور دعوی بلا دلیل شہادت امام الائمہ کی کہان ثابت ہوئی اور
ذکر ایسی شہادت کا کہ کتب فرقہ حقہ امامیہ مین اوسکا اثر او نشان نہین ہے خلاف واب مناظرہ اور مغالطہ
صرف ہی اور عبارت ملا صادق شارح کلینی اگرچہ بتصحیح النقل اوسکی بسبب دستیاب نہونی کتاب مذکور کے
عمل مین نہین آئی لیکن باینہمہ عبارت مذکور تو سر بسر مضر مجیب عظریف اور اوسکی مطلب کے خلاف ہی نہین
معلوم کہ اوسکی عقل اور فہم پر کیا آفت آئی ہے کہ تمیز خطا و صواب کی نہین رکہتا شارح مذکور نے جو کہا ظاہر
ہوگا قرآن اس ترتیب سے بیشک وقت ظہور موفور السرور جناب صاحب الامر علیہ السلام کی اور مشہور ہوگی اس
ترتیب سی یہہ کلام صادق نہین آتا مگر اوس قرآن پر جو بالفعل غائب اور مستور اور غیر مشہور ہی کیونکہ اسلیے
کہ ظاہر کا ظاہر ہونا اور مشہور کا مشہور ہونا بیمعنی ہی اور وہ قرآن غائب و مستور اور غیر مشہور نہین ہی مگر وہ
قرآن جو جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا ترتیب نزول جناب صاحب الامر علیہ السلام کی پاس ہے
اور سبب دوکرنی عمر اور اوسکے ہاواداب کی غائب و مستور ہی اور حضار دید مسلسنہ نے بہی سب معتمدہ مین
اوسکی حالات قدر لکہی ہے کما مر اور کلام شارح مذکور کا اس قرآن مروج پر کہ ظاہر و مشہور ہی ہرگز صادق
نہین آتا کیونکہ یہہ امر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ اگر شارح مذکور اس قرآن مروج کی شان مین لکہتا

تو وجب تہا کہ شارح مذکور یون کہتا ویبقی هذا القرآن المروج المشهور المرتب بهذا الترتیب

مشهوراً و مروجاً ایضاً عند ظهوره الامام الثانی عشر یعنی یہی قران حاضر و مشہور و مروج

اسی ترتیب سی ہنگام ظہور صاحب الامر علیہ السلام کی بہی جاری و مروج اور معمول رہیگا اور مجیب عظم

نی یہہ جو کہا کہ اب مروان پر بہی جگہ تشنیع و بہتان کے نرہی ای مجیب صاحب تیری مروان ور حکم پر تیری

اور تیرسے بزرگون کی نزدیک تہی جب اوسنی دخل و تصرف وحی مین کیا تہا اور بجای آل عمران کے قران

مین آل مروان بنایا تہا اور ہردو و مطرود رسولخدا ہوکر مدینہ منورہ سی نکالا گیا تہا کب جگہ تشنیع اور بہتان کی تہی

اگر جگہ تشنیع کی ہوتی تو علی الرغم خدا و رسول کی وہ طرید رسولخدا نائب اور وزیر مدعی خلافت رسول خدا کا کیون

ہوتا اور نیز بخاری اوسی کیون روایت کرتا حالانکہ بخاری ایسا شدید التعصب ہی کہ قران بحق ناطق حضرت امام

جعفر صادق سے روایت نہین کرتا قال المجتهد العلام العریف اور یہہ روایت تو مشہور ہی جب ابن مسعود نے

انکار دینی مصحف کا کیا تو عثمان نے اونکو ضرب و زنا دیب کی اور اوسنی بزور قران مجید کو لے کی جلوا دیا اور کچہہ باقی

اونکی صحابیت اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہہ ہی کہ دلسوزی خلافت پناہ کی قران سوزی مین طشت از بام

افتادہ ہے کہ علمای اہلسنت بہی انکار اسکا نہین کرسکتی قال المجیب الظریف قول بعض العزیز

العلام کتب صحیحہ مین اسیقدر ہے کہ جب قرا انکی قرات تہین اس حد کو اختلاف پڑا کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ

پڑہنی لگی اور اختلاف قرارت کو بہانہ پکڑنی لگی اور بعض مصحفونمین مثل مصحف ابی بن کعب کے قرارت

شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیر و نکی کہ جناب رسالتمآب وقت تلاوت کی بیان معانی

فرماتی تہی اونمین داخل اور اسیطرح مصحف ابن مسعود کا حال تہا کہ برخلاف اجماع اور تواتر کی دعای قنوت

کو داخل قران جانتی تہی اور معوذتین کو خارج جیسا استاد کلینی نے بہی تفسیر اہلبیت مین ابی بکر حضرمی سے

روایت کی ہے کہ قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی

یقول انما فعل ذلك ابن مسعود برائه وهما من القرآن بس انہو جو نسی بمشورہ حذیفہ بن الیمان

اور بہت صحابیونکی کہ جناب امیر بہی اونمین شریک تہی حضرت عثمان نی چاہا کہ ایک مصحف مین قران جمع ہوجاوی

تا تمام عرب اور عجم کا اختلاف اوٹہہ جاوی اسمین ابی بن کعب نی اپنی مصحف کو بخوشی حوالہ کیا لاکن ابن

مسعود نی نہ دیا اور اون قرارت شاذہ وغیرہ کا اخراج اور معوذتین کی ادخال پر راضی نہوئی خلافت

جناب عثمان سی اپنی مرضی اونکی کچہہ ہشت مشت ہوئی کسیکا منہہ چلا کسیکا ہاتہہ جب جناب عثمان نی نسبت

عذر کئی ابن مسعود اگر اس عذر واجبی کو قبول کریں تو حضرت عثمان کی کیا خطا یہ امور باعث طعن ہوسکے نہیں
ایسی چیزیں عالم سیاست میں کثیر الوقوع ہیں خصوصًا جس وقت دین میں رخنہ پڑنی لگی اور خلاف جمہور صحابہ
کہ جسمیں جناب امیر بھی شریک ہوں کوئی بشریت برا نی لگی **اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب**
غطریف عجب شخص اور طرفہ معجون ہے کہ بار بار دعوی بلا دلیل کرتا ہے اور روایات مجعولہ اپنی بنا لکی
مقابلہ خصم میں خلاف داب مناظرہ کی لکھتا ہی اور یہہ تو ہر جاہل و عاقل پر واضح ہی کہ قرانوں جمع کئے ہوے
اچھے تھا [illegible] پر کہ ماجرا اکابر سنیوں کی سب کی سب عادل ہیں اعتراض کرنا تیشہ اپنی پانو پر مارنا اور بیخ کنی
مذہب [illegible] کرنی ہی ایسا [illegible] تو ہم [illegible] جانتی کہ دانشمندان انصاف دوست اپنی میزان
عقل میں [illegible] کہ سب اصحاب [illegible] اجماع و تواتر [illegible] راے او خواہش نفس کو
جمع کر سکے قرانوں [illegible] عدالت [illegible] اور [illegible] ابو بکر کو بھی
خواہش نفس سے [illegible] علاوہ برین مصحف ابی بن
کعب اور عبد اللہ بن مسعود [illegible] عجیب غطریف نے
صدر رسالہ میں لکھا ہی اور یہی عبارت مجمع [illegible] مقبول پیغمبر خدا
اور جبرئیل نہیں ہونا قرات شاذہ او رآیات منسوخۃ التلاوۃ [illegible] سے سو ظاہر ہے کہ اگر ان
قرانوں میں قرات شاذہ اور آیات منسوخۃ التلاوۃ ہوتیں اور داخل کرنا ابن مسعود کا سورتوں [illegible] کو اور خارج
کرنا معوذتین کو گو اپنی رای اور اجتہاد سے کیا ہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت جبرئیل [illegible] سنا چکے اور
پیغمبر خدا اور جبرئیل امین نے اونکو قبول کیا اور بحال رکھا تو بجا [illegible] عثمان ہو
یا مروان اوسمیں مقام گفتگو کا کسطرح نرہا بصورتیں یہی قران عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کے
قران متواتر اور موافق اجماع کی ہوی اور کیسا اجماع کہ پیغمبر خدا اور حامل التنزیل وسمیں داخل ہیں اور جو قران
کہ مخالف ان قرانوں متواتر او رمجمع علیہ کی تہی جیسا کہ یہہ قران مروج مثلا وہ سب برخلاف اجماع و تواتر کے
ہونگا مجیب غطریف کی اونہی سمجھ ہے کہ متواتر اور مجمع علیہ کو تو غیر متواتر اور غیر مجمع علیہ کہتا ہی اور غیر متواتر
اور غیر مجمع علیہ کو متواتر اور مجمع علیہ کہتا ہی عجب لطف کی بات ہے کہ عثمان نی اپنی رای اور اجتہاد سے جو سبعہ
احرف کو کہ قران اون پر نازل ہوا بالکلیہ اوڑا دیا اور سورہ احزاب کو ناقص کر دیا آیہ رجم زانی کو نکال ڈالا
باآنکہ پیغمبر خدا کو سنا یا بہی تہی سو اجتہاد کذائی عثمانی تو مجیب غطریف و سب سنیوں کی نزدیک معقول اور

سوافق اجماع و تواتر کے تہرا اور قرآن ابن مسعود کا او ر ابی بن کعب کا جو پیغمبر خدا اور جبرئیل امین وحی بقول مجیب علیٰ ما فیہ
کا مکرر سن چکی اور قبول کر چکی تہی مخالف اجماع و تواتر کے تہرا ان ہذا الشی عجاب و رای آن بنا بر روایات معتمدہ سنیہ
کی قرارت ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نے اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام
پر عرض کئے تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی منسوخ اور مبدل اونکو معلوم ہوا تہا کما فی الاستیعاب اور یہی
مین ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جو کوئی چاہی کہ قرآنکو تر و تازہ پڑہے تو چاہئی کہ قرات
ابن ام عبد پر پڑہے اسصورتمین قرآن ابن مسعود کو کہ پیغمبر خدا نی اوسکی قرارت پر پڑہنی کو ارشاد فرمایا تہا برخلاف
اجماع و تواتر کے کہنا پیغمبر خدا پر اعتراض کرنا ہے اور اجماع و تواتر سنیونکا تو عجب حال ہے عہد ابو بکر مین جو
قرآن زید اعلم بالقرآن نی جمع کیا اور عمر نے آیتونکو بغیر گواہی کے گواہو نکی قبول نکیا جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ
کتب سنیہ مین ہی تو عہد ابو بکر مین وہ قرآن مجمع علیہ او رمتواتر ہوا اور عہد شیخین سے لیکر اول عہد عثمان
تک وہی قرآن زید کا اجماع اور تواتر کے موافق بنا رہا جب عثمان محرق القرآن نے اس قرآن مروج کو ترتیب
او ر جمع کیا تو قرآن زید کا جو عہد شیخین مین مجمع علیہ او رمتواتر تہا خلاف اجماع و تواتر کی تہرا اور لایق جلانیکے
او ر مشکوک القرآن ہو گیا اور یہہ قرآن مروج مجمع علیہ او رمتواتر تہرا سبحان اللہ یہہ اجماع اور تواتر سنیونکا
کیا ہے کہ لڑکیونکا گہروندا ہے اور مجیب عطریف نی روایت استاد کلینی سے کہ جو ای ہے

یہہ روایت گجہ مجیب کو مفید او ر ہمکو مضر نہین اسی قدر ہی کہ جناب صادق
علیہ السلام نی یہی فرمایا کہ پدر بزرگوار میرے فرماتی تہی کہ ابن مسعود نی اپنی رای سے یہہ امر کیا ہی اور اوس حضرت
علیہ السلام نی ابن مسعود کی مصحف کی کسیطرح کی تعریض اور تعرض نہین فرمایا ہے اور کیونکر تعرض فرماتی کہ وہ مصحف
مسموع و مقبول پیغمبر خدا او رمسموع و مقبول حامل التنزیل ہو چکا تہا نہین معلوم کہ مجیب کو نقل اس روایت سی کیا غرض
ہی اگر جناب صادق علیہ السلام یہہ فرماتی کہ مصحف ابن مسعود کا قابل جلانی کے تہا او ر ابن مسعود لایق ضرب و اہانت
کی تہی تو البتہ مجیب کو روایت مذکور مفید ہوتی و اذ لیس فلیس مرض جواز احراق مصحف ابن مسعود اس روایت سے
نہین نکلتا اور مجیب عطریف بار بار جو کہتا ہی کہ جمع کرنے مین اس قرآن مروج کی جناب امیر شریک مشورہ عثمان
تہی دعوی بلا دلیل بلکہ کذب صریح اور افترای صریح ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم اثبات جسکا بدلیل مقبول الخصم
سوافق آداب مناظرہ کی چاہیی والی لہ ذلک لہذا انکار ظلم عثمان محرق القرآن کا ابن مسعود پر انکار آفتاب نیمروز ہی

خصم گرفتی

اعلم کوفی نی اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ عثمان نی قرات عبد اللہ ابن مسعود کو متروک کیا اور اوسکو منع کیا اجب او
اپنی قران دینی کا انکار کیا وہ جانتا تہا کہ عثمان اوسکو جلا دیگا اور علامہ قوشجی نی کہا عثمان نی ابن مسعود کی تادیب
کی تا کہ وہ مطیع اور منقاد ہو اور اتباع کری اور شرح مقاصد مین بہی مثل اسکی ہی اور علی ہذا القیاس کتب تواریخ
و سیر مین بہی امر مذکور مفصل اور مصرح ہی اور عجیب غطریف ہشت مشت غلامون عثمان کی ابن مسعود کی
بی مرضی عثمان کی جو کہنا ہی اور کہتا ہے کیسکا منہہ چلا کسی کا ہاتہہ قطع نظر اسبات کی کہ خطا غلامون کی عین خطا ہو
یعنی عثمان کی ہے یہہ تو حقیقت مین اثبات طعن بی انتظامی کا عثمان پر ہے کہ وہ مدعی خلافت با دعای خلافت
بہی اور با وصف سلطنت ظاہری کی ایسا تہا کہ اپنی غلامون پر بہی اختیار نرکہتا تہا اور انتظام اونکی ظلم کا
اور اون پر سیاست نکرسکتا پہر بہلا انتظام امور خلافت کا تو بڑا کام اور بہت مشکل ہے اور عجیب غطریف نے
یہہ جو کہا کہ ایسی چیزین عالم سیاست مین کثیر الوقوع ہین ظاہر اوہ خلافت نبی کو مثل حکومت حکام جور کی سمجہا ہے
اری بہلی مانس ایسی سیاستین حکام جور کا کام ہے نہ مدعی خلافت پیغمبر کا کہان خلیفہ نبی کہان جور و ظلم علی الخصوص
اصحاب نبی پر جین یعنی اور حاملی قران مقبول نبی اور حامل وحی مین ہ مردم اند حسرت فہم درست ہو اور عجیب
غطریف عوام کی دہوکا دینی کو جو کہتا ہے کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ پڑہنی لگی تہی اولاً یہہ تحکم بحت اور دعوی بلا دلیل ہے
اور ثانیاً سلمنا تو بصورتیکہ محرق القران کو لازم تہا کہ اون عوام کو حد اور تعزیر شرعی سے سیاست اور تادیب
کرتا قرآنون منزل من اللہ کو عوض مین سیاست عوام کی جلاتا یعنی جو قصور تو عوام کرین اور عوام کی خطا کی مبتلی قران کئے
جاوین یہہ عجب عدالت اور انصاف ہی شاید لا تزر وازرۃ وزر اخری مجیب اور محرق القران نی کبہی سنا ہی
نہین پڑہا تو معلوم اور عجیب غطریف یہہ جو کہتا ہے کہ عثمان نی چاہا ایک مصحف مین قران جمع ہووی تا تمام عرب
اور عجم کا اختلاف دفع ہوجاوی مغالطہ محض ہے کسو اسطی کہ پیغمبر خدا نی قران ابن مسعود کا بہی سنا اور ابی بن کعب کا
بہی سنا اور اصحاب کی بہی سنی باہمیہ آنحضرت کو خوف اختلاف کا نہوا اور اوس حضرت نی اوٹہانا اختلاف کا بجا نہ
محرق القران کون تہا جسنی اوٹہانا اوس اختلاف کا چاہا کہ پیغمبر خدا نی جسکا اوٹہانا بجا نہ تہا یہہ اختلاف تو مثل حدیث
سبعہ احرف کی یا قرارت سبعہ کی تہا کہ مرخص اور ماذون من قبل اللہ تہا ظاہرا مجیب کی نزدیک محرق القران خدا
و رسول سے زیادہ اعلم اور افقہ تہا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **قال المجیب الغطریف** یہان تو سیاست دنیا کی
لئی ہ اعتراف شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا خوخباب امیر نی خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب النار کہ مروی ہے
ایذا طمار سی ہے لہٰذا کو جلوایا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب شریف نی جو مذہب تسنن کو عزا

صاف دیا اور تقلید خوارج کے براہ عصبیت و فساد کی معترضین نے اصل نفس رسول پر کین او سنی اپنی نفاق
ظاہر کیا معاذ اللہ کہ ید اللہ اور نفس رسول نے سیاست دنیا کی ہو آنجناب نے تو واسطہ محض ترقی اور اقامت دین
لیے للہ اور فی اللہ اجرا ای احکام و حدود شرعیہ البتہ کیا ہی و من صفت اوس معصوم کا کہ مصداق علی مع
الحق والحق مع علی یدور معہ حیثما دار ہی کتب صحاح اہل سنیہ لوث سیاست دنیا سی پاک ہے
اور سیاست دنیا کی لئے احراق نبا کہ باعث احراق نبا رہی مختص باصحاب سنیان ہی مجیب عطر لیف دیکھیے
سیاست دنیا یہہ ہی جو خلیفہ اول نے فجار سلمی بجاری کو بلا وجہ جلایا اور ہنگام اپنی احتضار کی ندامت
اور پشیمانی اوس سے ظاہر کی جیسا کہ کتاب مروج الذہب مسعودی اور کتاب السیاسہ والامامہ ابن قتیبہ اور
کنز العمال وغیرہ کتب سنیہ مین ہی اور یہی سیاست دنیا وہ ہی جو خلیفہ ثانی نے بیت اہلبیت کو کہ اوسمین جناب
سیدہ بضعہ رسولخدا اور جناب امیر نفس رسول و جناب حسنین ذریت طاہرہ آنجناب و اصحاب عبا علیہم السلام
تھی جلایا اور اپنا گھر جہنم مین بنایا جیسا کہ اوس قصد و آگ لانی کا کتاب استیعاب مین ترجمہ عبداللہ بن عثمان اور ترجمہ
ابی بکر مین اور یہی کتاب المختصر فی اخبار خیر البشر مین اور کتاب عقد ابن عبد ربہ مین اور یہی کتاب کنز العمال مین
اور تاریخ طبری اور تاریخ واقدی اور غرر ابن خزانہ اور کتاب السیاسۃ والامامہ ابن قتیبہ اور جمع الجوامع مین
موجود ہی اور صاحب تحفہ مسروقہ نے بھی تمہید کیا ہی وجود البعر یدل علی البعیر اور خلیفہ اول نے ہنگام نزع اوس
سی بہی پشیمانی اپنی ظاہر کی ہی بالجملہ جلانا لوطی کا سیاست دنیا نہین ہی بلکہ وہ لوطیکی تعزیر شرعی ہے جنانچہ جزء اول
الروایات مین ہی کہ ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحابہ باہم موجب لواطت مین مختلف القول ہین کوئی اوسکی جلانیکا قائل
ہی کوئی اوسپر دیوار گرانیکا اور شاہان مین ہی کہ صحابہ نے اختلاف کیا موجب لواطت مین ابوبکر نے کہا کہ دونو
جلائی جاوین اور بعض صحابہ نے کہا اونپر دیوار گرائی جاوی اور ابن عباس نے کہا اونکو مکان بلند سی اوندہا
گرایا جاوی اور پہر سنگسار کیا جاوی انتہی مجیب عطر لیف کو باد عا فضیلت مذہب کی بہی مسایل معلوم نہین
ع گوسالۂ ما پیر شد و گاو نشد ہنوز اگر اوسکو اپنی مذہب کی بہی مسایل معلوم ہوتی تو لوطی کے جلانیکو سیاست
دنیا نہ کہتا اور جب جلانا لوطی کا اوسکی تعزیر شرعی و نیز اصحاب سنیہ کی نزدیک ہی تو ظاہر ہی کہ جلانا لوطی کا سیاست
دنیا نہوئی پس تعریض مجیب کی جناب امیر علیہ السلام پر کہ وصی و خلیفہ نبی برحق اور قران ناطق اور وارث علوم
اولین و آخرین ہین اور حق اونکی ساتھ پہرتا ہی جدہر کو وہ جناب پہرتی ہین اور اوس جناب نے جو کچہ کیا موجب
شرع شریف کی کیا سراسر بیدینی مجیب کی ہی نہ فراوان حیرت ہی کہ عالم علم سلونی او بشہود لو کشف الغطا

ما از ودت یقینا کی جو تعزیر شرعی لوطی پر ہے اور کی اللہ جاری کی سو وہ تو مجیب عطریف کی نزدیک
لایق تعریض اور اعتراض کے ہوئی اور خالفہ اول نے کہ معنی آپ او نکالنے سی جابجا او ان کی شیطانا
یعتریہ کا قائل تہا یعنی بتحقیق شیطان مجبر جزیرتا ہی باتباع شیطانکی غلطی اجتہادی سیاستا جو فجارہ
کو خلاف حکم شرع کی جلایا اور بہر وقت نزع کی اوس سے پشیمان ہوا کہ اوسوقت کی توبہ اور پشیمانی
کام نہین آتی وہ لایق تعریض اور اعتراض کی نہو اسبحان اللہ مجیب عطریف کیا خوش عقیدہ ہی اور کیاہ خوب
فہم اور فراست رکہتا ہی کنز العمال اور مروج الذہب مسعودی مین کہ کتب معتمدہ سنیوںسی ہین اخبار
روایت طولانی مین مذکور ہے کہ ابوبکر نی اپنی مرض موت مین تاسف سی کہا کہ کاش مین فجارہ سلمی کو
آگ سی نجلاتا بلکہ شمشیر سی مارتا یا رہا کرتا اور یہہ روایت کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ اور کتاب
عقد ابن عبد ربہ مین بہی موجود ہے اور شارح مواقف نی کہا جلانا فجارہ سلمی کا محض اجتہاد ابوبکر سے
تہا اور علامہ قوشجی نی کہا جلانا فجارہ سلمی کا آگ سی بسبب غلطی ابوبکر کے اجتہاد مین ہوا اور ایسا مجتہدین
سی بہت ہوا کرتا ہی اور کنز العمال وغیرہ مین اخبار اسی روایت طولانی مین تاسف ابوبکر کا اوس گستاخی
سی بہی جو بیت اہلبیت کی ساتہہ کی تہی موجود ہی فذلکہ کلام یہہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی لوطی بر سیاست
دینا نہین کی بلکہ موافق قول بعض اصحاب اہلسنت اوسکو تعزیر شرعی دی ہی مجیب عطریف یادگار نواصب نے
جو نفس رسول پر تعریض و اعتراض بی اصل کے اور سنت نواصب پر جلا فض اللہ فاہ منتقم حقیقی عظم سلطانہ
اوسکو سمجہی واللہ عزیز ذو انتقام **قال المجیب العطریف** اور ابوموسی اشعری کی گہر کو لٹوا کر ہو نکوا یا
اقول بفضل القوی اللطیف صاحب تحفہ مسروقہ نی اس اعتراض کو خوارج کی طرف سی نقل کر کے
یون جواب دیا ہی کہ یہہ امر بی اطلاع جناب امیر علیہ السلام کی وقوع مین آیا ہی وہو کما تری اور حقیر کو
اسوقت یہہ قصہ مفصل یاد نہین کہ حقیقت حال اسکی کیا ہے لکن جواب اسکا اسوقت علی تقدیر التسلیم یہی
لکہتا ہون کہ بمفاد حدیث صحیح کے کہ صحاح سنیہ مین موجود ہی کہ علی ساتہہ حق کی ہی اور حق ساتہہ علی کے
ہی پہرتا ہی ساتہہ اوس جناب کی جدہر کو وہ جناب پہرتی ہین اوس جناب نی جو کیا حق کیا اور مقام
افسوس ہے کہ مجیب عطریف کی اماموںکی نزدیک جلانا بیت اہلبیت کا کہ اوسمین نفس رسول اور
بضعہ رسول اور نہال رسولخدا تہی بگمان تہمت زنی خلافت مغصوبہ کی تو صحیح اور جایز بلکہ واجب ہوا
اور جلانا گہر ابوموسی اشعری بر تہمت زن خلافت حقہ کا ما آنکہ خلیفہ ثانی ہی اوس مردود کو کاذب اور

فریبی جاتی تہی محبب عطریف کی نزدیک غیر جایز اور موجب تعریض کا جناب امیر پر شہر ان ہذا الشی عجاب مسلم
اپنی صحیح مین کئی طریق سی روایت کی ہے کہ ابو سعید خدری نی کہا کہ مین مدینہ مین مجلس انصار مین بیٹھا تہا
کہ ابو موسی خوفناک اور ترسان آیا مینی کہا کیا حال ہے تیرا کیون تو خوفناک ہی اوسنی کہا عمر نی مجھکو بولایا تہا
مین اونکی دروازی پر گیا اور تین بار سلام کیا جواب نہ پایا تو مین پہر آیا اب عمر نے مجھسی کہا تو میری پہان
کیون نہین آیا مینی کہا کہ مین آیا تہا اور تمہارے دروازہ پر تین مرتبہ سلام کیا تمنی جواب ندیا مین پلٹ گیا
کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی جب کوئی تین دفعہ اذن مانگی اور اوسکو اذن نہ ملی تو پلٹ جاوی عمر نی کہا اپنی آنی اور
پلٹ جانے کی گواہ لا ورنہ مین تجھکو سزا دونگا الی آخر الحدیث بالجملہ ابو موسی مستحق ایسی ہی امور کا تہا
اگر یہہ امور وقوع مین آئی تو بیجا اور بموقع ہوئی **قال** المجیب الغطریف طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کے
اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف نی کیا روضۃ الاحباب و تاریخ اعثم کوفی وغیرہ اپنی کتب
معتمدہ مین ان دونونکا حال ضلالت مآل نہین دیکہا یہہ وہ لوگ ہین جنہون نی نقض عہد کیا اور نکث بیعت
اور شق عصای مسلمانان اور برہم کرنا خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کا چاہا اور عایشہ کو اغوا کرکی ہزارہا نامحرمون
لی لیی اور ہتک حرمت وعزت اور بربادی ناموس پیغمبر خدا کا ارادہ کیا اور اوس کو نفس رسول و خلیفہ بحق
سی بغیر حق کے لڑوایا اور ہزارون مسلمان انکی بدولت ناحق مقتول ہوئی اور چشمہ حواب پر کتونکی آواز
نوفناک سنکر عایشہ کچہہ متنبہ ہوئی اور اوسکو ارشاد فیض بنیاد رسول خدا کا یاد آیا ان لوگونی پاجمیر اباد آیا تو اونہون
نی مرشد ولت جہوٹی گواہی دی اور دلواہی کہ اسلام مین پہلی گواہی دروغ وہی ہوئی اور پہلا گواہی دروغکی اوسی سے
پڑی کما فی روضۃ الاحباب تاریخ اعثم الکوفی وغیرہ تو یہہ لوگ بمفاد حدیث صحیح کی کہ جو کوئی برا طریقہ نکالے تو
اوسپر اوسکا گناہ اور گناہ اوس طریقہ پر چلنی والونکا ہوگا بڑی گناہونکی بوجہہ مین دب گئی الغرض طلحہ وزبیر سزاوار ہتک
حرمت کی تہی اگر انکی ہتک حرمت ہوئی بیجا ہوا بلکہ اونکی ساتہہ جو کچہہ ہوا کم ہوا **قال** المجیب الغطریف اپنی بہائی
حقیقی عقیل بن ابیطالب کو یہانتک تنگ کیا کہ وہ جنگ صفین سے مرحاتہ حاظر ہوکر معاویہ سی جاملے
اقول بفضل العلی القوی اللطیف ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر *
مجیب غطریف نی تنگ کرنا عقیل بن ابیطالب کا تعریضا اور اعتراضا جناب امیر علیہ السلام پر جو لکہا سو
ہمارا ندا رون امنتقدونکی نزدیک تو قابل مدح اور ستایش و سبب تعجب کے ہی اور وہ تنگ کرنا دلیل ساطع
و برہان قاطع ہی اس امر پر کہ جناب امیر علیہ السلام اورع اور اتقی بمرتبہ قصوی اور مصداق ان اکرمکم عند اللہ

انتقیانکو کے ہین اور وہ ہر طرحسی قابل مدح کی ہے نہ لایق تعریض و اعتراض کی لاکن مجیب عظریف سنے جو ایسی فضیلت کو پیرایہ اعتراض مین لکہا تو اظہار اپنی نفاق مضمر کا کیا الآناء یترشح بما فیہ ۵ از کوزہ ہمان برون تراود کہ در اوست * صواعق محرقہ ابن حجر مین کہ کتب معتمدہ سینونسی ہے مذکور ہے کہ بسبب رقت معاش عقیل کا جناب امیر سے یہہ ہے کہ جناب امیر اونکو ہر روز شعیر یعنی جو بقدر کفایت اونکی عیال کے دیتے تہے ایکدفعہ اونکی عیال نے اونسی خواہش مریس کے کہ خرما اور گہی سے بنتا ہے کی تو عقیل اپنی کفاف ہر روزہ سے تہوڑا تہوڑا بچانے لگی یہان تک کہ لایق مول لینے روغن اور خرما کی ہوا تب وے نہون نے مریس بنایا اور جناب امیر علیہ السلام کو بہی بولا کے اوسمین شریک دعوت کیا جناب امیر نے پوچہا کہ یہہ کہانسی اور کسطرح بنایا عقیل نے سارا ماجرا بیان کیا جناب امیر نے پوچہا کہ اوسیقدر تمکو کافی ہوتا تہا عقیل نے کہا ہان کافی ہوتا تہا تب جناب امیر نے اوسیقدر کہ عقیل بچاتی تہی اونکی معمولی سے کم کر دیا اور فرمایا کہ مجکو اس سے زیادہ حلال نہین ہے اور ایکدن جناب نے لوہا گرم کرکے عقیل کے موہنہ کی قریب کیا عقیل نے آہ کی تب جناب امیر نے عقیل سے فرمایا تم تو اس لوہی کے اثر سے جزع اور بیقراری کرتی ہو اور مجکو آگی کے دیتی ہو دوزخ آگ کے عقیل نے کہا مین اوسکی پاس چلا جاؤنگا جو مجکو سونا چاندی دیگا اور خرما کہلائیگا غرضکہ معاویہ کی پاس چلی گئی اور ایکدن معاویہ نی کہا اگر عقیل مجکو نہین ہا نسیے اچہا نجانتی تو میری پاس رہتی اور انکو نچہوڑ[illegible] عقیل [illegible] کہا [illegible] میری بہائی میری لئے بہتر ہین میری دین کے حق مین اور تو بہتر ہے میرے [illegible] دنیا کے واسطے اور مینے دنیا کو اختیار کیا اور خدا سے خاتمہ بخیر چاہتا ہون انتہی اب ارباب انصاف اس روایت سینونکو دیکہیں اور حقیقت نگذرین اور سمجہین کہ یہہ اعتراض مجیب کا نفس رسول پر ہر طرح بیجا ہے کسو اسطی کہ یہہ تنگ کرنا عقیل کا براہ قناعت کے خوشنودی کے لیے تہا اور ہرگز نہ لایق مدح کی ہے نہ قابل اعتراض کے بخلاف محرق القران کی کہ مارنا اوسکا ابن مسعود کو جب وے نہون نی نیا قران مسموع و مقبول پیغمبر و جبرئیل اور منصوص اور منزل من اللہ جلا دینیکو ندیا تو اوس محرق القران نی سیاست دنیا کے لیے اوس صحابی رسول کو مارا اور یہہ مارنا اوسکا ابن مسعود کو ہر طرح قابل ذم کی ہے نہ لایق تاویل کے نہ سزاوار مدح کی ۵ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * یہہ قیاس مجیب کا قیاس مع الفارق و فاسد الاساس و ترماسی ول من فاس ہے شاید مجیب عظریف جناب امیر سے عثمانکا سا چاہتا ہے کہ اوس نا جیانی کچہہ خوف خدا کا کیا اور مال مسلمانون کا وہ جو ہے

اور ابہی قوم بنی امیہ کو نسلاً بعد نسل کما فی التحفہ الشقشقیہ و کتب السیر سو و ہیا تو جناب امیر علیہ السلام سی ممکن ہے
نتہا مال مردم خوری عثمان ہی کو سزاوار تہی ولی مومن ہی ایسا کر سکیا یہ جا کہ امیر مومنان **قال المجیب الظریف**
اب حضرات شیعہ فرمائین کہ کیا یہہ لوگ صحابہ نہ تہی کہ انکی صحابیت و جلالت کی رعایت کی جاتی **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف بموجب استدعای مجیب ظریف کی حضرات شیعہ فرماتی ہین کہ حال ابو موسی اشعری
اور طلحہ اور زبیر کا شیعوں سی پوچہنا کیا ضرور ہی محدثین اور مفسرین اور مورخین سنیوں نی کونسی بات
اوٹہا رکہی ہی مجیب ظریف صحاح ستہ اور کتب تواریخ مین اپنی مذہب کی حال خیران مآل ابو موسی اور
طلحہ و زبیر وغیرہ کا دیکہی مجملاً اسم ہی کچہ انہین کتابوں سی قول سابق مین نقل کر چکی ہین ہان چشم
بینا اور دل دانا چاہیی ورنہ اندہی کے آگی رونا اپنی آنکہین کہونا ہی بالجملہ طلحہ و زبیر وغیرہ وہی لوگ ہین
جنہون نی بربادی ناموس پیغمبر خدا کی چاہی اور عایشہ کو ہزاران نامحرمون مین لی گئی اور گواہی جہوٹی
دی اور دلوائی اگر مقتضای صحابیت و جلالت شان یہی ہی تو وای برین صحابیت و جلالت حقیقت
مین یہہ لوگ اجلہ اصحاب سی نہین ہوسکتی پہر رعایت انکی صحابیت و جلالت کی کیسی الغرض جناب مجتہد
العصر دام ظلہ نی جو طعن ضرب و تادیب کرنی عثمان کا ابن مسعود کو تعریضاً کیا ہی سنیون پر تمام ہے
کہ وہ عثمان و ابن مسعود وغیرہ کو سب کو اصحاب عدول و اپنا مقتدا جانتی ہین اور سب انکی نزدیک
ممدوح ہین اور مجیب ظریف نی اوسکا معارضہ جو اصطلح پر کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نی بہی ابو موسی اشعری
اور طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کی اور انکی صحابیت کی رعایت نکی یہہ معارضہ ناتمام اور غیر صحیح ہے
کسو اسطی کہ یہہ لوگ اہلحق کے نزدیک مذموم اور لایق ہتک حرمت کی ہین اور حق بنفس رسول کی ساتھ
سایہ کی طرح ہمراہ ہے بلکہ روایات کتب معتمدہ سنیونکی بہی معاضد اہلحق کی ہین اور مجیب ظریف کے
ہٹ دہرمی کا علاج نہین **قال المجیب الظریف** و لسوزی خلافت پناہ کی اگر قرآن سوزی سی ظاہر ہے
تو جان سوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر پہر بہی فرق ہے کہ وہان ماسوی القرآن
جلا اور یہان بنفس انسان البتہ انکار اسکا اہلسنت کو نہین ہے سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست
اقول بفضل العلی القوی اللطیف کبرت کلمۃ تخرج من افواههم یہان تو مجیب سے
ضبط نہوسکا بی اختیار اپنی نفاق درونی کا اظہار کیا او تسنن ملکہ اسلام سی بہی ہاتہہ اوٹہا یا کہ عذر افعال
بی اصل مثل خوارج کی جناب امیر علیہ السلام پر لئی اور الفاظ تعریض کی جناب امیر علیہ السلام کی شان مین

لکھی کہ جانسوزی اہانت ومسکنگاہ کی انسانسوزی مین ما بہی اور یہ نہ سمجہا کہ معارضہ اوسکا صحیح نہین
ہی کما صرحناہ فی القول السابق اور یہی جناب مجتہد العصر دام ظلہ نے عثمان کے حق مین جو الفاظ تعریض کے
لکھی تہی کہ جلسوزی خلافت پناہ کی قرآنسوزی مین طشت از بام افتادہ ہی وہ تو موافق اصول مذہب امامیہ
کی درست تہی اور مجیب غطریف نے جو اونکی جواب مین نفس رسول کے شان مین الفاظ تعریض بے اصل کے
لکھی اولاً موافق اصول سنیونکی بہی صحیح اور جائز نہین کسواسطی کہ سنیونکی نزدیک بہی موجب اونکی کفر کو
جناب امیر علیہ السلام خلیفہ چہارم اور واجب التعظیم والتکریم ہین اور ثانیاً تعریض نفس رسول کے کہ خدا
عزاسمہ نے قرآن مین اوس جناب کا ذکر نہین کیا مگر نیکی مشاقت اور مخالفت اور محادہ خدای تبارک
وتعالی کا ہی قال اللہ تعالی ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من
قبلہم صواعق محرقہ ابن حجر مین ابن عباس سے مروی ہے کہ بتحقیق عتاب کیا خدا نے اصحاب پیغمبر پر
بہت جگہ اور یاد نہین کیا علی کو مگر نیکی کے ساتھہ سو ہمین مجیب غطریف بسبب تعریض اپنی خلیفہ چہارم
کی زمرہ سنیہ سی خارج اور فرقہ نواصب مین داخل ہوا اور اسکی اس پر بہی ترقی کے کہ تسنن کو چہوڑ کر
اسلام سی بہی موہنہ موڑا کہ قرآن مجید واجب التعظیم کو اور لوطی واجب الاہانت کو برابر کر دیا اور اپنی
زعم باطل مین لوطی کے جلانیکو کہ مثل اوسکی اوسکی ابوبکر سی واقع ہوا اشنع قرآن منزل من اللہ کی جلانے
سی ٹہرایا زہی دین و دیانت مجیب غطریف کی کیا یہہ نہین سمجہا ۵ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ع
کہان لوطی انسان ناپاک واجب الاہانت اور لایق قتل اور احراق کہان قرآن شریف کلام خدای پاک مسلمانونکا
دین وایمان اور شفا اور رحمت عالمیان بالجملہ مجیب غطریف کو قرآن شریف سی کسقدر عداوت دلی ہی کہ
اوس کلام پاک کی دربی اہانت ہی سابق مین تو اوسنی قرآن منزل من اللہ کو مشکوک القرآن اور لایق
جلانیکی کہا اب جیان لوطی ناپاک کی برابر کر دیا ہو وای حب الشی یعمی و یصم مجیب غطریف کو محبت
عثمان محرق القرآن نے اندہا اور بہرا کر دیا ہی کہ وہ نہ خدا کی سنتا ہی نہ رسول کی نہ قرآنکو دیکہتا ہی نہ حدیث
کو نہ آیا انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم
حمید کو جانتا ہے نہ حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی
فان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض کو
مانتا ہی اور اوسکی نفرت کی وجہ قرآن شریف سی بجز اسکی معلوم نہین ہوتی کہ اوسمین بہت سی آیتین جناب

امیر علیہ السلام کی شان مین ہین چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہ ابن عساکر نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ نازل نہین ہوا کتاب خدا مین کسی کی شان مین جو کچھ کہ علی کی شان مین نازل ہوا ہی اور بھی ابن عساکر نے ابن عباس سی روایت کی ہی کہ تین سو آیتین علی کی شان مین نازل ہوئی ہین اور مجیب ظریف بار بار جو لفظ ماسوی القران کا لکھتا ہی اور کہتا ہی کہ ماسوی القران کو عثمان نی جلایا سو مغالطہ محض ہی ہم مکرر لکھ چکی ہین کہ ہر کس و ناکس کو معلوم ہی کہ عثمان محرق القران نی سب قران منزل من اللہ کہ جمع کئی ہوئی اصحاب عدول کی سینونکی تھی جلا دئی علی الخصوص قران ابن مسعود کا کہ قرات اخیرہ تھی اور پیغمبر خدا نی اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کیا تھا کما فی الاستیعاب اوسکو بھی محرق القران نی بجبر و تعدی چھین کر جلا دیا نہین معلوم کہ مجیب ظریف نی ماسوی القران کونسی جانور کا نام رکہا ہی کہ وہ جلایا گیا اگر مجیب کی عقیدہ مین اصحاب سینون نی قرا مین کچھ دخل کر کی اوسکو ماسوی القران اور مشکوک القران کر دیا تھا تو عدالت اونکی کہان رہی کیا عدالت اسیکا نام ہی کہ وحی اور قرا مین دخل کرین اور قرا کو مشکوک کر دین مجیب ظریف کو شرم نہین آتی کہ ایسی اصحاب کو عدول بھی کہتا ہی اور اونکی جمع کئی ہوئی قرا کو مشکوک القران اور ماسوی القران بھی ٹہراتا ہی اور لطیفہ یہ ہی کہ وہ قران جو عثمان محرق القران نی جلائی کسطرح باطہار مجیب کی بھی ماسوی القران محض نہین ہو سکتی کسلئی کہ وہ خود لکھ چکا ہی کہ وہ قران جو جلائی گئی اونمین آیات منسوخہ اور تفسیر بھی آیات محکمہ کی ساتھ مخلوط تھی پہر بہ [illegible] القران محض کہانسی ہو گئی و حاصل اس تقریر مجیب کا یہہ ہوا کہ محرق القران نی اون قرانون منزل من اللہ کو جلایا جنمین آیات محکمہ اور آیات منسوخہ اور الفاظ تفسیر کو چھانٹکر اور علیحدہ نکال کر جلا دیا اور اوسمین جو قران مخلوط تھا اوسکو چھانٹکر اور علیحدہ نکال کر رہنی دیا اور نجلایا کچھ بھی ثابت ہوا کہ اوس مجموع مخلوط قران اور تفسیر اور آیات منسوخہ اور آیات محکمہ کو سب کو جلا دیا باز ہمان آتش در گرفتہ ہوا اور مجیب ظریف اور اوسکی پیر محرق القران کو کسیطرح چھٹکارا اس عذاب و نکال سی نہین ہوا

قال المجیب العلام الظریف بلکہ فخر رازی نی نہایۃ العقول مین لکھا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت نہایت تعظیم تھی کہ مبادا الٹ پلٹ ہو جاوین اور کہین سی زمین پر گر پڑی تو باعث اہانت اوسکی اور سبکی کا ہو گا سبحان اللہ جلانا قرانکا تو تعظیم ٹہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حالانکہ جلال الدین سیوطی نی کتاب اتقان مین قاضی حسین سی نقل کیا ہی کہ اوسنی کہا کہ جلانا قرانکا خلاف احترام ہی اور جو چیز کہ خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام جس مصحف

مین نسخ منصور ہوا اوسکی اضاعت مین علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ جلا دینا چاہی اور بعضو نکی نزدیک دہو ڈالنا چاہیئی لاکن محققین تفصیل کرتی ہین کہ جو قران من حیث انہ قران ہی جیسی یہہ قران مروج الان اسکا جلانا بہتر نہین کیونکہ اسمین گونہ اہانت ہی بلکہ دہو کر اوسکی غسالہ کو کسی مکان طاہر مین ڈال دین یا پی لین کہ یہہ ہر مرض کی دوا ہی اور ہر درد کی شفا اور جو قران من حیث انہ قران نہین جیسی مصاحف محرقہ جناب عثمان اوسکا دہونا بہتر نہین کیونکہ احتمال حرفونکی رہ جانیکا ہی بلکہ اوسکو جلا ڈالنا چاہیئی تا اثر اختلاف کا باقی نرہی جیسا کہ جناب عثمان نے کیا پس قول رازی کا ناظر ہی اس معنی کی طرف اور قول قاضی کا ناظر ہی اوس معنی کی طرف اس تقدیر پر تعارض بین القولین دفع ہو گیا اور رازی سی قاضی راضی ہوا **قول** بفضل العلی القوی اللطیف ولا مجیب ظریف کہ مادی تحکمات اور دعووان بلا دلیل کا ہی اوسنی قران من حیث انہ قران کہا اور مصاحف محرقہ عثمانکو قران من حیث انہ قران ہونیکا انکار کیا یہہ سب دعوی بلا دلیل ہین اوسکو لازم تہا کہ پہلی قران من حیث انہ قرانکی تعریف بیان کرتا تا کہ معلوم ہوتا کہ مصحف مروج پر وہ تعریف صادق آتی ہی اور مصاحف محرقہ محرق القران پر صادق نہین آتی ظاہرا وہ تعریف قران من حیث انہ قرانسی جاہل ہوگا مگر اوسکو چونکہ دہوکا دینا عوام کو منظور ہی اور اپنا مدار کار مغالطہ پر رکہا ہے اسواسطی تعریف قران من حیث انہ قرانکی نہ لکہی اب ارباب عقل و شعور حقیقت اور تعریف قرانکی سنین کہ قران من حیث انہ قران تو اوسی کو کہتی ہین جو کلام خدا بواسطہ حامل التنزیل حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کی خدای تبارک و تعالی کا بہیجا ہوا مشتمل اوامر و نواہی وغیرہ احکام شرعیہ و قصص انبیا و امم سابقہ پیغمبر خدا پر بتدریج نازل ہوا اور ہر آیت اوسکی معجز ہی اور یہہ تعریف مصاحف محرقہ عثمان پر بہی صادق آتی ہی مجیب ظریف نی جو مصاحف محرقہ عثمان کو کہا کہ وہ قران من حیث انہ قران نہ تہی مغالطہ بحت یا سوفسطائیت محض ہی ورای آن اگر مصاحف محرقہ محرق القران بقول باطل مجیب کی قران من حیث انہ قران نہون تو ابن مسعود اور ابی بن کعب و شیخین سینونکی شیخی کرکری ہوتی ہی کہ انہون نی اون قرانونکو جو قران من حیث انہ قران نتہی قران من حیث انہ قران ٹہرایا اور علی ہذا القیاس جب بقول مجیب ظریف کی مصحف زید مین نسخ منصور تہا تو خلیفہ اول اور ثانی اور حفصہ نی اوسکی اضاعت بحرق یا غسل کیون نکی اور اوسکو اپنی پاس کیون رکہا اور تراویح وغیرہ مین اوسکو کیون پڑہا اور ابن مسعود نی اپنی جمع کئی ہوئی قرانکی دینی مین کہ بقول مجیب ظریف کی لغو و بیجا نسخ تہا کیون انکار کیا اور ضرب و شلاق اوٹہانا

شاید مدانست مجیب لبیب کی شیخین اور حفصہ اور ابن مسعود وغیرہ اصحاب حبیب کی بھی عقل و بی تمیز تھی کہ جس قرآن
مین نفع مقصود تھا اوسکو نافع سمجھتی تھی اور لغو و نافع مین انکو تمیز نہ تھی وجب الاطاعت کی اطاعت
نکی اور اوسکو اپنا معمول ہے رکھا حاصل کلام یہ تطویل بلا طائل مجیب غطریف کی لغو اور تفصیل محققین کی خالی
از تحقیق ہے مصاحف محرقہ اور مصحف عثمانی مروج سب کی سب قرآن من حیث انہ قرآن ہین اور سب مین
نفع مقصود ہی اور تعظیم سب کی واجب اور جلانا سب کا گناہ کبیرہ ہی اور جلانی والا جہنمی ہی اور مجیب غطریف نے
پہلی قول مین تو انکار جلانی قرآنکا کیا اور کہا پہلی تو حضرت عثمان کا قرآنکو جلانا ثابت نہین جیسا مذکور ہوگا
اور بعد ازان کہا کہ عثمان نے ماسوے القرآن کو جلایا اور اب یہان کھلم کھلا اقرار جلانیکا کیا اور کہا جو قرآن
من حیث انہ قرآن نہین جیسی مصاحف محرقہ جناب عثمان کی اوسکا رہنا معتبر نہین بلکہ اوسکو جلا ڈالنا چاہیئے
تا اثر اختلاف کا باقی نرہی جیسا جناب عثمان نے کیا منصف لوگ اس تہافت اور تناقض کلام مجیب کو
دیکہین اور مثل مشہور حافظہ نباشد کو خیال مین رکہین بالجملہ جلانا عثمان محرق القرآن کا قرآنون من حیث انہ
قرآن کو ثابت ہی اور طعن امامیہ کا محرق القرآن پر جلانی قرآنون منزل من اللہ کا خوب جما ہوا ہے
اور فخر رازی نے جلانی قرآنکو جو تعظیم کہا اور قاضی حسین نے اوسکو اہانت و استخفاف کہا حسن ظن
امامیہ سے دونون نے انکار نہین کیا ہمارا مطلب بخوبی ثابت ہی قاضی اور رازی تسنین دونو جانب
ڈہول دہتیا ڈہین چاہین پتا ڈکی کرین وہ جانین اونکا کام جانی ہمکو کیا ضرور ہی کہ اونکی بہنی مین ہم
پانو ڈالین ہمکو کسی نی قاضی نہین کیا جو ہم قاضی اور رازی کا انصاف کرین کہ کون خطا پر ہی اور کون
صواب پر مجیب غطریف جو رفع تعارض اونکی قولون مین چاہتا ہی اوس سے کیا ہوتا ہی ہمارا اصل طعن
جلانی قرآن من حیث انہ قرآنکا محرق القرآن پر بحالہ موجود ہے اوسکا رفع ممکن نہین قال المجیب الغطریف
اب حقیقت مین جلانا ایسی قرآنکا جس سے اختلاف اور تکفیر فیما بینہم ہو باعث بڑی تعظیم کا ہوا اقول
بفضل العلی القوی اللطیف مصاحف محرقہ کی منزل من اللہ اور قرآن من حیث انہ قرآن ہونے
مین تو کسیطرح کا شبہہ نہین اور خدای تبارک و تعالی قرآنکی شان مین فرماتا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ اور فرماتا ہی قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
ان آیتون اور آیات دیگر سے ثابت ہی کہ قرآن شریف مومنین کی لئی رحمت اور شفا اور سبب ہدایت
کا ہی تو مجیب غطریف جو قرآنکو سبب اختلاف اور تکفیر فیما بینہم کا کہتا ہی العیاذ باللہ تکذیب خدا ہے

تبارک و تعالی کی کرتا ہی اور تکذیب خدا و رسول اور قرآن کی کفری و رای آن اگر مصاحف محرقہ عثمان باعث اختلاف اور تکفیر فیما بینہم کی ہوتی تو خدای تبارک و تعالی کہ عالم الغیب و الشہادہ ہی خود حکم اونکی جلانیکا کرتا اور پیغمبر خدا صلعم اونکو جلا دیتی و ادلیس فلیس و مجیب عظریف قرآنکی جلانیکو جو باعث بربادی تعظیم کا کہتا ہی اوسکو چاہیی کہ پہلی اپنا بچھا قاضی حسین چھوڑ الی من بعد اگر اوسکو خواہش باقی رہیگی تو محول ماصبہ اوسکی بچارتی اور زیر کرینکو حاضر ہین قال المجیب الغطریف اگر یہہ امر باعث اہانت کا ہوتا توکوئی صحابی جلانی نہ دیتا اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف کیا نہین جانتا کہ محرق القرآن تو بامامان تہا کسی صحابی کا کب سنتا تہا اگر کسی صحابی کی سنتا ہوتا تو کیون مرتا اور خاص مدینہ مین حیوانات اوسکی جنازیکو کیون کہاتی اجلہ صحابہ کی عزل ظلمہ بنی امیہ مین اور ترفیہ رعایا اور برایا مین کیسی کیسی اوسی حق ناشنوکو نصیحتین لین اوسنی کسیکی ایک نہ سنی کما فی کتب التاریخ و علی ہذا القیاس الثراہا سینونکا بھی حال تہا کہ کسیکی سنتی نہ تہی اپنی خود رائی پر عمل کیا کرتی تہی خلیفہ ثانی نی بہی توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیای سابق کو کہ غنایم مین دیار مصر اور اسکندریہ وغیرہ سی ہاتہ آئی تہی خود رائی سی جلوا دیا اور ممانعت جناب امیر علیہ السلام پر کہ جلانا کتابون نوامیس و شرایع سابقہ کا ہرگز جائز نہین التفات نکیا کما مر فی حاشیۃ تاریخ الاسلامی و طبقات الامم مجیب غطریف نی جو کہا اگر یہہ امر باعث اہانت کا ہوتا توکوئی صحابی جلانی نہ دیتا یہہ اوسکی سخن سازی ہی قال المجیب الغطریف جناب عثمان نی جیسی مشورہ صحابہ سزا رہے ہوئکی کہ بہتر ہیں اونمین جناب امیر المؤمنین بہی تہی قرآن صحیح کو جمع کیا ویسا ہی بصواب دید اونہین لوگونکی جلوایا تو اسصورتمین اگر جناب عثمان مورد طعن رکیک ہین تو جناب امیر اور دوسری اصحاب بہی اسمین شریک ہین اقول بفضل العلی القوی اللطیف یک نشد دو شد ابہی تک بہتان شرکت جناب امیر علیہ السلام کا عثمانکی ساتھہ جمع کرنی قرآن مروج مین کرتا تہا اب دوسرا افترا شرکت جناب امیر علیہ السلام کا جلانی قرآن مین ہموداای زاد علی الطنبور نغمۃ اور جہیز امعا ذ اللہ کہ جناب امیر علیہ السلام شریک مشورہ عثمانکی جمع کرنی اور جلانی قرآنمین ہون لا حول و لا قوۃ الا باللہ مجیب غطریف بمفاد مصراع مشہور ؎ گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد عجیب ہیرنا بالغ ہی کہ ابتک طریقہ استدلال سی واقف نہین ثبت العرش ثم النقش پہلی شرکت جناب امیر علیہ السلام جامع القرآن و محرق القرآن کی ساتھہ جمع کرنی اور جلانی قرآنمین کتب امامیہ سی ثابت کرلیتا پہر متصدی اوسکی لکہنی کا ہوتا اور مثل مشہور ہی کہ لاکھہ لکھیرہ کی یہان یا جھوٹی کی زبان مین مجیب غطریف کو لازم ہے

کینام بچاس ہزار صحابہ کی جو شریک مشورہ عثمانی جمع کرنے اور جلانے قرآنون تھی بیان کری اور شرکت اونکے
موجب داب مناظرہ کی ثابت کری والی لہ ذلک بالجملہ مجیب نے بنا اس رسالہ کی تحکمات اور دعوون بلا
دلیل اور بہتانون اور خیانتون پر نقل عبائر کتب فرقہ حقہ امامیہ کی اور مغلطون پر رکھی ہی اور یہہ امور خلاف
شان و شایان علما و فضلا ہین **قال المجیب الغطریف** اور یہہ جو فرمایا کہ سبحان اللہ جلانا قرآنکا تو
تعظیم ٹھہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا یہہ بات شان اجتہاد اور شایان داد سے نہایت دور ہے
کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ گرنا اوسکا زمین پر اور لگدکوب ہونا آپکی استنباط مین باعث تحقیر کا نہین جالانکہ
جلانا اور پیر کی نیچے لانا صورت تحقیر مین دو نو برابر ہین کوئی امین ما بہ الامتیاز نہین اور سلمنا کہ جلانا باعث
تحقیر اور اہانت کا ہی لاکن اور کی پہلی پر ہنسنا اور اپنا شیشہ نہ دیکھنا صاف انصاف کی گلی پر چہری چلانا ہے کلینے
بروایت زید بن جہم ہلالی امام جعفر صادق سے لکہا ہی کہ انہ قرأ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ
بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ يَكُونُوا أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكَى مِنْ أَئِمَّتِكُمْ
فقلت جعلت فداك ائمة قال ای واللہ قلت انما یقرء اربی قال وما اربی وأومی
بیدہ فطرحها اہانۃ فرمائی کہ قرآن صحیح کو باعتراف ملا زمان کی قابل التعظیم اور وجب العمل ہی اوسکا زمین
پر دی مارنا اور اہانت سے اوٹھا پہینکنا اہانت ہی یا ماسوی القرآن کا جلانا **قول بعضی العلی الغوی**
اللطیف اگرچہ یہہ رسالہ مجیب غطریف کا علاوہ مغلطون و خیانتون اور دعوون بلا دلیل وغیرہ کے
ضعف تالیف اور سستی عبارات اور وہن مضامین سے بہی مملو ہی لکن اس خادم الطلبہ نے اس خیال سے
کہ نزاع لفظی شان محصلین سے دور ہی ان امور کا تعرض نہین کیا مگر سمجہہ کہ مشار الیہ لفظ اس سنے کا اور مآل
لفظ کیونکہ کا این عبارت مجیب مین کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ گرنا اوسکا زمین پر آہ سمجہہ مین نہین آتا
لہذا استفسار کیا جاتا ہی کہ مشار الیہ سے اوس لفظ کی اور مآل سے اس لفظ کی مطلع کیجئی آمدم بمطلب کہ خود
مجیب غطریف نے اسجگہہ صاف انصاف کی گلی پر چہری چلائے ہی کہ باتباع صاحب تحفہ مسروقہ کے
نقل روایت زید بن جہم ہلالی مین داد تحریف کی دی اور خیانت عجیب کے بہلا صاحب تحفہ کی تو یہی سے
بہی ہوئی نہین شاید مجیب غطریف کی بہی انکہو نمین بہلی یا شیشہ ہی کہ کلینی مین اوسکو نہ دیکہہ لیا اور
اوس خائن کذاب بادکار مسیلمہ کذاب کی قول پر اعتماد کر کی بے تامل اوس حدیث صحیح کو غلط لکہدیا کتاب
مستطاب کلینی نایاب نہین جسکا جی چاہی دیکہہ لی کہ حدیث مذکور مین لفظ اہانۃ کا نہین ہی صاحب تحفہ

مسروقہ یادگار ہیو دلی یا اور کسی نے لفظ مذکور اپنی طرف سے تغلیط عوام کی واسطے بڑہا دیا ہی فویل لهم
مما کتبت ایدیهم وویل لهم مما یکسبون ورای ان روایت مذکور ہی جو دہلوی اور مجیب
عظریف نے نسبت جناب صادق علیہ السلام کی قرانکا زمین پر دے مارنا اور اہانت سے اوٹہا پہیکنا العیاذ
باللہ منہ طرفہ استنباط اور عجب خبط واختلاط ہی اور بکمال تعجب و فراوان حیرت ہی کہ مجیب عظریف اور
صاحب تحفہ مسروقہ ضمیر مونث بارز متصل کو جو لفظ فطرحها مین ہے راجع طرف قرانکی کہ لفظ مذکر ہی کرتے
ہین اور ہرگز یقین نہین آتا کہ صاحب تحفہ مسروقہ اور مجیب عظریف ایسی امر واضح سی کہ اطفال ضرب
خوان پر بہی مخفی نہین اندہی ہون بلکہ بلاشبہہ اونہون نے دیدہ ودانستہ اپنی آنکہہ پر پٹی باندہ لی اور حیا کی
آنکہہ بند کر لی اور ضلال عوام کا چاہا ورنہ ظاہر ہے کہ اولا لفظ اہانتًا کا اصل حدیث مذکور مین مذکور نہین اور
ثانیًا لفظ قرانکا بہی اوسمین مذکور نہین اور ثالثًا حضرت کی ہاتہہ مین ہونا قرانکا بہی اوسوقت کہین سے مستفاد نہین
ہوتا اور رابعًا پہر ضمیر مونث بارز کا جو فطرحها مین متصل ہے طرف لفظ قرانکی کہ مذکر ہی ممکن نہین پہر صاحب
تحفہ اور مجیب عظریف نے کسطرح اور کہانسے نکالا کہ براہ اہانت حضرت نے قران کو زمین پر پہینک مارا اور کسطرح
تجویز کیا کہ ضمیر مونث فطرحها کی قرانکی طرف راجع ہوسکتی ہے کیا آیہ وقرانا فرقناہ لتقراہ علی
الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا اونہون نے نہین دیکہی بالجملہ ضمیر فطرحها کی راجع ید کی طرف ہے
کہ مونث سماعی ہے اور خلاصہ اس فقرہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب یزید بن جہم نے کہا کہ لوگ رلی پڑہتی ہین تو حضرت
نے ہاتہہ اوٹہا کر اور جنبش دیکر جیسا یہان بہی استفسار کی وقت ہاتہہ کا اوٹہانا اور ہلانا دستور ہی فرمایا
وما ادری پہر ہاتہہ کو گرایا فذلکہ کلام اس روایت مین طرح کرنا اور گرانا ہاتہہ کا مصرح ہی گرانا قرانکا
اور پہینک دینا اوسکا اور لگد کوب کرنا کسطرح پایا نہین جاتا مجیب عظریف اور اوسکی پیرو کو نے قرانکا پہینک
دینا اور لگد کوب کرنا کہانسے نکالا اسطرحکا کذب وافترا اور مغلطہ عوام بہی نہین کرتی اور نہین دیتی ہین جو جاکہ وہ
لوگ جو اپنی کو سلک علما مین منسلک کرتی ہین وامصیبتا زمانہ نا پرسان نے نوبت مناظرہ کی ایسی ازکیا سی پہونچائی
کہ ضمیر مونث کی لفظ مذکر کے طرف راجع کرتی ہین اور حدیث مین اپنی طرف سے لفظ اہانت کا کہ اصل حدیث مین
نہین ہے بڑہاتی ہین فالی اللہ المشتکی من الدهر اذا احسن ندم من صناعتہ واذا اساء
اصر علی اساءتہ الحاصل مجیب عظریف پر واور بجہ لکہو عمر کا ہی اوس بی ادب نے براہ نفاق او خبث باطنی
کی جو نسبت ہجر و ہذیان کیطرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مصداق وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی

کی کی تو مجیب غطریف ارشاد سیفین بنیاد انی تارک فیکم الثقلین کو بھی ہیچ و ہذیان جانتا ہی اور گستاخی اور
بی ادبی ثقلین کے جناب مین کر رہا ہی قرآنکو تو مشکوک القرآن اور ماسوی القرآن کہکر لایق جلانی کے کہتا ہے
اور جناب صادق علیہ السلام پر کہ عترت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ثقل ثانی اور شفیق قرآن ہین افترا ہینک دینی اور
لکدکوب کرنی قرآنکا کرتا ہی اعوذ برب الناس ملک الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس ۔ مذہب حق امامیہ ہین تو ثقلین واجب التعظیم بلکہ تمسک
بثقلین کے کون کر رہا ہی اور تحقیر و اہانت کون و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور مخفی نر ہی
کہ مجیب غطریف بار بار جو لفظ مشکوک القرآن اور ماسوی القرآن لکھتا ہی مغالطہ بحت ہی سب کو معلوم ہی کہ مصحف
القرآن فی قرآن منزل من اللہ جمع کئی ہوئی اجلہ اصحاب سنیونکی کہ بقول اونکی عدول ہین جلائی ہین اور وہ سب
قرآن من حیث انہ قرآن تہی کما مر مرارا قال المجیب الغطریف اور علاوہ اسکی عظمت قرآنکی تو یہہ ہی کہ اسکو بلا
لوگونسی دور رکہی اور قاذورات کی جگہ نہ پڑہیں اور اوسکی تلاوت کو زندگی مین باعث برکت اور مرنی کی
بعد سبب مغفرت کا سمجھی سو یہہ شیعونکو کہان نصیب صاحب استبصار فرما رہی ہین کہ لا باس ان یتلو الحائض
والجنب القرآن اور من لا یحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرآنکا جای ضرور مین بقدر آیة الکرسی کی جائز رکہا اقول
بفضل القوی اللطیف تعظیم قرآن مجید کی دل اور زبانسی نصیب شیعیان ائمہ اطہار ہی ہی کہ اوسکو منزل
من اللہ اور واجب التعظیم اور واجب العمل اور اوسکی اہانت اور استخفاف کو گناہ کبیرہ اور اوسکی جلانی کو باعث
احتراق بنار جحیم اور اوسکی جلانی والی کو جہنمی جانتی ہین اور بموجب وصیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قرآن
اور اہلبیت سی تمسک کرتی ہین بخلاف سنیونکی کہ وہ قرآنون منزل من اللہ جمع کی ہوئی زید اعلم بالقرآن کو
کہ معمول بہ اونکی شیخین کا تہا اور قرآن جمع کئی ہوئی ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سب قرآنون منزل من اللہ
جمع کئی ہوئی اپنی اصحابون عدول کو مشکوک القرآن اور لایق جلانیکی کہتی ہین اور اونکی جلانیکو بڑی تعظیم اور
بہترین حسنات جانتی ہین اور مقام ہیرپہنی کا یہہ ہی کہ لکھنا اس قرآن مروج عثمانیکا پیشاب سی اور جلد میتہ
پر بناہ بخدا جائز جانتی ہین سبحان اللہ کیا عظمت قرآن مجید کی ان ناپاکوں کی نزدیک ہی کہ سنی والون کے
رونگٹی کہڑی ہوتی ہین بعید نہین کہ آسمان ان پر گری اور صاعقہ غضب الہی ان پر ٹوٹی اور لطف یہہ ہے
کہ باینہمہ اقوال سخیفہ اور عقاید فاسدہ مجیب غطریف یادگار سوفسطائیہ انکو اور اپنی اہل نحلہ کو تعظیم کرنیوالا
قرآن مجید کا کہتا ہی اگر تعظیم یہی ہی تو معلوم نہین کہ تحقیر اور اہانت کیا ہی فی شرح مختصر الوقایہ للفقیہ الفاضل

بو الکلام المختصر میں لکھا ہی کہ لکن علی لغیرہ ان یکتب معلی جبہۃ شیئا من القرآن قال ابو بکر الاسکاف
انہ یجوز فقیل لو کتب بالبول قال و علی جلد المیتۃ قال لو کان فیہ شفاء فلا باس بہ کذا فی
فتاوی قاضیخان خلاصہ یہہ ہی کہ لکہنا قرانکا پیشاب سی اور جلد میتہ پر شفا کی واسطی جائز ہی اور متعصبان تعظیم کو دین
اہدا یسی تعظیم کرتی والونکو منہہ مین پیشاب کرین باقی رہا یہہ کہ حائض اور جنب کو پڑہنا قران مجید کا سو استبصار مین
وا باس لکہا ہی اور من لا یحضرہ الفقیہ مین لقعدہ آیۃ الکرسی کی جای ضرور مین پڑہنا جائز لکہا ہی سو یہہ مسئلہ خلافی ہی
بعض علما کی نزدیک جنب و حائض کو پڑہنا قران مجید کا مطلقا حرام ہی اور بعض کی نزدیک مطلقا مکروہ اور ایک
جماعت کی نزدیک سات آیتہ سی زیادہ پڑہنا مکروہ ہی بہرحال یہہ امر قابل طعن و تعریض کی نہین ہو سکتا ابسا ہی
کچہہ سنیونکی مذہب مین بہی ہی خزانۃ الروایات مین کہتا ہی کہ خوارزمی اور سغناقی نی بیان کیا ہی کہ ابی حنیفہ کی نزدیک
باک نہین کہ جنب سورہ فاتحہ کو بسبیل دعا کی پڑہی اور میزان شعرانی اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین لکہا ہی کہ
ابی حنیفہ کی نزدیک جنب و حائض کو پڑہنا بعض آیہ کا اور مالک کی نزدیک پڑہنا ایک دو آیہ کا جایز ہی اور داود
کہتا ہی کہ جنب کو پڑہنا ساری قرانکا جایز ہی جیسی چاہی ویسی پڑہی اور تفسیر فتح العزیز تالیف عزیزی دہلوی
مین پڑہنا دعاؤنکا جای ضرور مین جایز لکہا ہے بالجملہ جو امور کہ مجیب کی مذہب مین بہی جایز ہین تعریض
و تعرض اونکا بیجا ہی ہے **قال المجیب الظریف** و رعوامیکہ اکثر خواص شیعون کی موت و حیات مین قران کے
بدلی ضمیر اور دبیر کی مرثیہ پر اکتفا کیا اب کہین منہہ سی ہوتی کہ تعظیم کون کر رہا ہی اور تحقیر کون وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ نازم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی * گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد
اقول بفضل العلی القوی اللطیف اولا قران کی بدلی کوئی اثنا عشری مرثیہ پر اکتفا نہین کرتا نہ موت مین
نہ حیات مین یہہ تو افترای محض ہی مجیب ظریف کا بلکہ تلاوت قرانکی وقت تلاوت کرتی ہین اور مجالس عزای
امام حسین علیہ السلام مین البتہ مرثیہ اور احادیث مصائب بہی پڑہتی پڑہاتی ہین اور بیکسی گریہ و بکا کرتی
ہین اور مستحق مثوبات جزیلہ ہوتی ہین کسو اسطی رونا مصائب اہلبیت علیہم السلام پر اقتدا اور پیروی
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہی جیسا کہ حدیث ام سلمہ اور ابن عباس سی کہ صواعق محرقہ ابن حجر
اور صحیح ترمذی اور شرح برزخ وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین ہی معلوم ہوتا ہی اور مجیب ظریف نی ذکر
مرثیہ کا بطور تعریض کی جو کیا اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ مرثیون مین ذکر ظلم یزید و شمر وغیرہ کا اہلبیت پیغمبر پر
ہوتا ہی اور اس سی تفضیح یزید امام ششم مجیب کی اور تفضیح شمر وغیرہ پیشواؤن مجیب کی ہوتی ہی سو وہ

اوسکو ناگوار ہی اور یہ جو کہا کہ امام مستتم سیبویہ کا ہونا صواعق محرقہ ابن حجر مین کہ کتب معتمدہ سنیہ سی ہی ثابت ہی
اور شعر بلغون او یون اور محدثون سی شیعون کی ہی چنانچہ ابو اسحاق سبیعی کہ اعاظم محدثین سنیہ سی ہی اوسکا شیعہ
ہونا اوسکا شعر سی لکہا ہی کتاب الاستیعاب اور عمدۃ معرون ہی اور جن لوگون نے اوسکو ثقہ کہا ہی احمد بن حنبل سنیونکی نزدیک
ہی کتاب تہذیب الکمال فی علم الرجال اور ثانیا عجب عجیب کہ مشایخ کی جو صوت اور حالت بین قرآن کی پڑہتے
گاتی اور ناچتی اور دف و طنبور کی گت پر حال کہیلتی پر اکتفا کیا ہی عجیب ظریف اس علت المشایخ کو کیون
بہول گیا جو اپنے پیرون پر تعریض کیون نہین کرتا یا آنکہ سنیونکی کتب فقہ مین لکہا ہی کہ شیطان اونکی دبر مین انگلی
کرتا ہی وہ اوس سی متلذذ ہوکر وجد اور حال مین آتی ہین اور ناچتی ہین بالجملہ جو کوئی انصاف کریگا وہ کہیگا کہ
عجب عجیب اور اوسکی اہل کلام ہی تعظیم قرآن کی کرتی ہین کہ اس قرآن مروج کا لکہنا پیشاب سی جائز اور درست
جانتی ہین اور قرآنون منزل من اللہ جمع کیے ہوئے یعنی اصحاب صدر اول کا جلانا ثواب او بہترین حسنات سمجھتی ہین
وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار **قال المجتہد العلام الطریف** اب ہم پوچہتی ہین کہ کیا اعتقاد ہی حضرت
سنیہ کا اس مقدمہ مین کہ جو مصاحف عہد ابوبکر و عمر مین لکہی گئی تہی اور وہ قرآن جو ابن مسعود وغیرہ صحابہ نے
جمع کیے تہی اور عثمان نے اونکو جلا دیا منزل من اللہ تہی اگر کہو منزل من اللہ اور واجب العمل تہی تو پہر کیون جلا دیے
گئے اور اوس مین کتنی سنتین نہین اعدا و تمین کیا مذکور تہا اور اون مصاحف محرقہ میں اور اس قرآن مروج مین
کتنا ایر پہیر تہا اسکا بتانا تمکو لازم ہی آپسی کیا پوچہتی ہو یہہ طرفہ ماجرا ہی کہ تم جلاؤ اور ہمسی پوچہو کہ کیا ایر پہیر تہا
اگر کہو کہ ایسا اختلاف تہا کہ جیسا اختلاف قرا تو یعنی قرا سبعہ یا عشرہ کی ہی تو یہہ نہین ہو سکتا اسواسطی کہ ایسا
اختلاف تو اب بہی موجود ہی پہر اسکو کیون نہ جلا دیا اور اونکو جلایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف بہت
تہا اور بڑا ایر پہیر تہا پہر بتاؤ کہ وہ قرآن کہان گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین ہے اور کوئی نقل او
کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمائی کہان ہے اور اگر موجود نہین ہی تو آیہ و انا لہ لحافظون
کسطرح صادق ہوگا و لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید بنا بر مذہب
اہلسنت کی کیونکر صحیح ہوگا **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام جب حقیقت حال قرآن کی کہل گئی
اور منشا مغالطہ کی مٹ گئی تو مستفتی کی ساری سوال آپ پر آتی ہی اور آپ کی ساری جواب جاتی رہی بیان اسکا
یہہ ہی کہ مصاحف محرقہ گرچہ منزل من اللہ تہی لکن بسبب بی ترتیبی اور انتشار او خلط قراءت شاذہ اور آیات
منسوخہ اور بعض الفاظ تفاسیر کے علی الخصوص بجہت داخل ہونی دعای قنوت اور خارج ہونی معوذتین کی کہ

خروج بعض سور انکا ہین کہ تمام اونکمال و بعض انکا تھا سو سطی جلا دی گئی کہ بعید و خطا اور یہ جمع مصحف
اطیوحی آیات متفرقہ ملتا تہی ہی تہین جنسی ہی یا وہ مذکور اونہین ہی تہا جو اب ہی اور مصاحف محرق
ابن مسعود وحہ جن سوا یہ ہوون مصحفون کی جنکا باتفاق فریقین ذکر ہوچکا کچھ بہ ہیہ نہین اختلاف بہت کم تہا اور اور بہ
کان لم یکن و ہ مرتب تہی یہ مرتب ہی **اقول** بفضل العلی العوی المصنف عجیب عظیم ریب نے فہمات از
اکاذیب و مغالطہ دیکہا بہکر اپنا مستحکم مذہب ہی کس عقلا کی تو دیکہ یہ کار ستانی او سکی کارآمد ہین او سنی جو
کہا کہ جب حقیقت حال قرانکی کہل گئی آہ یہ قول اوسکا دال ہے اس پر کہ وہ اس سے پہلے حقیقت ما ہیت قرآن
بیان کر چکا ہی حال انکہ اوسنی حقیقت و ما ہیت قرآنکی بیان نہین کی ہے اب جیسی حقیقت قرآن سننی کہ جسکو سب اہل
اسلام بلکہ خاص و عام جانتی ہین کہ حقیقت قرآن مجید کی تو یہی ہی کہ وہ کلام خدای تبارک و تعالی کا ہی مشتمل اوپر اوامر
و نواہی اور حکم اور قصص انبیا و امم سابقہ کی کہ بوساطت حامل التنزیل حضرت جبرئیل کے پیغمبر خدا پر تدریج
نازل ہوا ہی اور یہ حقیقت اور تعریف مصاحف محرقہ پر بلاشبہ صادق ہی تو مصاحف محرقہ بلاشبہ قرآن منزل
من اللہ تہی پہر جلانا قرآن منزل من اللہ کا کسیطرح جایز نہین جلانا والا اوسکا مستحق نار جحیم ہی بالجملہ جب یہ حقیقت آشکار
ہو گئی تو بنا مغالطہ بی ترتیبی وغیرہ کی جو مجیب عظیم ریب نی عوام کالانعام کی دہوکا دینی کو ڈالی تہی جل گئی بلکہ
گر گئی اور طعن احراق قرآن منزل من اللہ کا عثمان محرق القرآن پر بحالہ باقی رہا اور سب عذار مار دہ اولیای عثمان
سرد ہو گئی اور ساری سوال جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی وبال عثمان پر آتی رہی اور ساری جواب
جاتی رہی بیان اسکا یہ ہی کہ مجیب عظیم ریب نی باوصف اعتراف منزل من اللہ ہونی مصاحف محرقہ کی جو وجہ
بی ترتیبی اور انتشار اور خلط قراءت شاذہ اور آیات منسوخہ اور بعض الفاظ تفاسیر کا عموماً اور دخل ہونی دعا
قنوت اور خارج ہونی معوذتین کا قرآن ابن مسعود مین خصوصاً کیا اول ہونا بی ترتیبی اور انتشار وغیرہ کا قرآن
جمع کی ہوئی صحابہ سینون مین کہ جمع کرنی والی اونکی باعتقاد سینیون کی عدول تہی احتمال دور از کار ہی صحابہ
عدول کا یہ کام نہین ہی کہ قرآن مین دخل و تصرف کرین اور اوسکو بی ترتیب و منتشر کر دین قراءت شاذہ اور آیات
منسوخہ اور الفاظ تفسیر کے اوسمین ملا دین اور ثالثاً قرآن معمول شیخین سینیون کا کہ خلیفہ ثانی اور زید کاتب
اور اعلم بالقراءت تہی شہی تحقیقات سی جمع کیا تہا اور بعیر کو ہی گو اونکی آتی کو لوگو سی بہ بیہ صاحب کہ استیعاب
اور روضۃ الاحباب وغیرہ سب معتمد دین موجود ہی اگر وہ بی ترتیب اور منتشر تہا اور قراءت شاذہ اور آیات منسوخہ
اوسمین مخلوط تہین تو شیخین نی اوسکو کیون نہ جلایا اگر اوسمین انتشار و بی ترتیبی نہ تہی اور قراءت شاذہ اور آیات

منسوخہ اوسمین مفقود نتھی تو عثمان نی اوسکو کیون جاری نکیا اور مجرق لعز نکو نہ رہنا کہ اوسکی نقلین کھنے
مین بہیجدیتا اور شاکہ اگر خلط ایات منسوخہ کا قبول عجیب غریب کی باعث جلانی قرانکا ہی تو عجیب غریب
کو لازم ہی کہ اس قران مروج عثمانی کو بہی جلادی کہ آیات منسوخہ اسمین اسوقت تک مخلوط ہین مثلاً آیہ کتب علیکم
اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف اور آیہ فاصفح
الصفح الجمیل منسوخ باآیہ میراث اور باآیہ سیف ہین و علی ہذا القیاس کما بینا سابقا اور رآنکا عجیب غریب
جو کہتا ہی کہ داخل ہونا دعای قنوت اور خارج ہونا معوذتین کا قران ابن مسعود مین باعث اوسکی جلانیکا ہوا
یہہ بہی مغالطہ بحث ہی کسو سطی کہ جب قران ابن مسعود کی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل کے
روبرو کمر رہو چکی اور پیغمبر خدا اور حامل التنزیل نے اوسکو قبول کیا اور ردکیا تو وہ قران تو مطابق لوح
محفوظ کی اور مقبول پیغمبر بلکہ مقبول خدای پیغمبر ہوا ہی اور اوسمین اولیای عثمان کو جگہہ گفتگو کی کسیطرح باقی نرہی
اور بعد مقبول ہونی اوس قرانکی حضور پیغمبر اور خدای پیغمبر مین کسیطرح وہ لائق جلانی کی نہین ہوسکتا بلکہ بنابر روایات
معتمدہ سنیونکی قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر سال رحلت مین دو
مرتبہ عرض ہوئی تہی اور آنحضرت نی اوس قرات کی ستایش کی تہی اور موافق اوس قرات کی پڑہنی کا حکم
کیا تہا اسصورت مین بجبر و تعدی لینا اور جلانا اوس قرانکا کہ موافق قرات منصوصہ کی تہا سوای کفر و نفاق اور
مشاقت خدا و رسول کے کوئی محمل صحیح نہیں رکہتا اور داخل ہونا قنوت اور خارج ہونا معوذتین کا جب
پیغمبر خدا اوسکو قبول کر چکی بلکہ اوسیطرح پر پڑہنی کو حکم فرما چکی سبب احراق قران عبد اللہ بن مسعود کا نہین
ہوسکتا البتہ سبب احراق اوسکی مخرف کا سبب محجم ہوسکتا ہے استیعاب مین کہ کتب معتمدہ سنیون سی ہی مذکور
ہی کہ قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نی اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کی
تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی منسوخ اور مبدل اونکو معلوم ہوا تہا اور یہی استیعاب مین ہی کہ فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو کوئی چاہی کہ قرانکو تر و تازہ پڑہی جیسا کہ نازل ہوا ہی تو چاہیی کہ قرات ابن
ام عبد پر پڑہی اور عجیب غریب نی یہہ جو کہا کہ مصاحف محرقہ مین آیات متفق علیہا اتنی ہی تہین جتنی قران
مروج مین ہین اور مذکور اوسمین یہی تہا جو اسمین ہی اور اختلاف و رای پیغمبر کا ان لم یکن تہا یہہ تکذیب عایشہ
اور ابن عمر کی ہے کہ وہ دونون آیات متفق علیہا مثل آیہ رجم وغیرہ کی مصاحف محرقہ مین اس قران مروج سے
زیادہ بیان کرتے ہین اور یہی اقوال منکرہ عجیب کی نکالنے بحث اور وضو کی دلیل مین بغیر شبہ و شبہات کی قابل اعتنا کے

سینیکو لازم ہی کہ اپنی ان دعووں کو دلیل معقول الخصم ثابت کری ۔ ہیچ و لوچ باتین بنانی سے کیا ہوتا ہی **قال**

المجیب الغطریف بموجب آیہ کریمہ انا لہ لحافظون کے دنیا مین اوسکی ہزارون حافظ موجود اور موافق آیہ لا یاتیہ

الباطل کے ہر ملکون کیا ہر قریون مین نقلین اوسکی مشہور متواتر ہیں کروڑون پیر و جوان شاہ و گدا کہوان

ابجد خوانکو جا بجا سی زبانی یاد ہے کہولکر آنکہہ دیکہہ لو صاحب ❋ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی **اقول** بفضل

العلی القوی اللطیف سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان اسکا پہچو جوب بلبتہ ہوا ہے چو خوش گفتہ است

سعدی در زلیخا ❋ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ❋ خدای عام ہی خاص و عام کو ہی مغلطی مجیب غطریف

کو دکہین کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی تو یہ فرمایا تہا تا کہ وہ مصحف جو عہد ابوبکر و عمر مین لکہے

گئی تہی اور وہ قران جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نی جمع کئی تہی کہان گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین

الی آخر ما افاد و مجیب غطریف نی اوسکی جواب مین براہ مغالطہ اس قران مروج کا حال تایا اور جنکا حال پوچہا تہا

اوسکو بتا سکا مجیب غطریف کو جواب استفسار جناب مستطاب کا لکہنا تہا نہ غلطی کے جال جلنا بالجملہ ہر پیر و

جوان بلکہ ہر خاص و عام جانتا ہی کہ مصاحف محرقہ کا کوئی حافظ موجود نہین اور نہ کسی ملک و قریہ مین نقلین

اونکی مشہور اور نہ کسی ابجد خوان بلکہ کسی حافظ و عالم سنی کو مصاحف محرقہ زبانی یاد ہے کہولکر آنکہہ دیکہہ

لو صاحب ❋ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی ❋ مجیب غطریف کو باعتقاد جنبیت عقل و فہم سی تسوید کا زندکیا

ضرور تہا **قال المجیب الغطریف** قران مجید صحیفہ تہی یا مصحف فاطمہ نہین کہ خلاف لطف و اصلح غار سر من رای

مین مستور ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مستور ہونا قران مجید کا غار سر من رای مین کسنی کہا اور کسکا

عقیدہ ہی حقیقت حال تو اسقدر ہی کہ جب عمر نی مصحف جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کو رد کیا اور کہا

ہمکو تمہاری قران کی احتیاج نہین تو جناب امیر علیہ السلام اوسکی رواج سی مایوس ہوئی اور ملجا ہو کر اوسکو اپنے

پاس اور اپنی اہلبیت مین رکہا کہ اولاد امجاد آنجناب مین نسلا بعد نسل امام ثانی عشر تک پہونچا اور اونکی پاس

سی جہان وہ جناب بحکم خدای تبارک و تعالی تشریف رکہتی ہین در سر من رای تو مقام غیبت کا ہے

نہ مقام اونکی رہنی کا ہے ابتک نہوی مغز سخن سے آگاہ ❋ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ❋ اور بعثت انبیا اور

رسل کے اور انزال کتب کا اور تقرر اوصیا کا خدا کی طرف سی لطف و اصلح بحال خلق ہی مگر خلق کا نفع اوٹہانا

اوسکی لطف و اصلح ہونی مین نہین ہو سکتا ہاں بلکہ ضرر دکرنیکا اور نفع نہ اوٹہانی کا خلق کیطرف عاید ہوتا ہی جناب امیر علیہ السلام

نی بمقتضای لطف و اصلح بحال خلق کی کلام اللہ کو جمع کیا اور اظہار اوسکی جمع کرنیکا ہم کیا پہر جو اور ادنی تا

نے جو رد کیا اور اوسکو نہ لیا تو لطف و اصلح مین کچھہ خلل نہ ہوا بلکہ اصرار منع کرنے لطف و اصلح کا عاید حال
منکران قرآن خلیفہ کے اور اونکی اذناب کی ہوا اور جناب امیر علیہ السلام اوسکی چھپانی والی نہوئی اور وہ قرآن
چھپنے والا نہ تھا چنانچہ ظاہر ہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ جن و انس پر مبعوث ہین اور مومن و کافر
سب کی سب امت آنحضرت مین اور قرآن سب کی ہدایت کی لئی براہ لطف و اصلح نازل ہوا ہی پھر جو کفار اس
قرآن مروج کو نہین لیتی اور نہین پڑہتی اور اوسپر عمل نہین کرتی تو لطف و اصلح ہو لی قرآن مین کیا خلل ہے
بلکہ ضرر رد کرنی اور عمل نکرنیکا کفار پر ہی اور جب کفار قرآن کو نہین لیتی تو خواہ مخواہ اونپر پہنچنیکا نہین جاتا اور اس
صورتمین نبی اور وصی اور مسلمان لوگ چھپانی والی قرآنکی نہین ٹھہرتی تعریض مجیب عظریف کی بیجا ہی اور مجیب عظریف نے
ذکر مصحف فاطمہ علیہا السلام کا جو تعریضاً کیا اور حاشیہ منہ مین خلاصہ عبارت جلاء العیون کا لکہا سو خلاصہ غلط اور بیجا ہے
جلاء العیون مین یہہ نہین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام جناب سیدہ علیہا السلام پر وحی لاتی تہی اوسکی عبارت سے تو ظاہر
ہوتا ہی کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد رحلت جناب سرور کائنات علیہ وآلہ افضل الصلوٰت کی مفارقت مین اوس
جناب عالی قباب کی نہایت ملول و محزون رہتی تہین حضرت جبرئیل علیہ السلام بطور تعزیت کی تشریف لاتی تہی
اور جناب سیدہ علیہا السلام کو تسلی دیتی تہی اور اونکی والد ماجد کی مراتب رفیعہ کی خبر دیتی تہی اور اونکی بعد جو اونکے
اولاد پر واقع ہونی والا تہا اوسکی بہی خبر دیتی تہی اور جناب امیر علیہ السلام اوسکو تحریر فرماتی تہی مخفی نرہی کہ اس عبارت
مین لفظ وحی کا نہ بصراحت ہی نہ کنایۃً سو مجیب عظریف نی اپنی طرف سی بڑہایا ہی اور داد تحریف کی اوس یاد کا بہود
دی ہی اور آنی حضرت جبرئیل علیہ السلام مین تعزیت و تسلیہ جناب سیدہ علیہا السلام کی واسطی کچھہ استبعاد نہین
ہی کسواسطی کہ احادیث سنیہ سی ثابت ہی کہ جناب سیدہ علیہا السلام اور حضرت مریم علیہا السلام سنیونکی نزدیک
ہمرتبہ ہین اگرچہ حقیقت مین جناب سیدہ علیہا السلام افضل ہین تفسیر بیضاوی مین ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ مرد بہت سی کامل ہوئی ہین اور عورتونسی نہین کامل ہوئی مین مگر چار عورتین مریم بنت عمران اور آسیہ
بنت مزاحم اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور جبانا حضرت جبرئیل کا حضرت مریم کی پاس اونی اور کلام
کرنا اوسنی قرآن مجید مین مصرح ہی تو جناب سیدہ کی پاس تعزیت مین آنی اور کلام کرنی مین کیا مقام استبعاد
کا ہی خدای تبارک و تعالی فرماتا ہی اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ اصطفیک و طہرک و
اصطفیک علی نساء العالمین اور فرمایا ہی اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ
منہ اسمہ المسیح ابن مریم اور تفسیر جلالین مین تفسیر ملائکہ مین حضرت جبرئیل اور تفسیر نساء العالمین مین نسوانہا

رنا نہ میں لکھا ہی **قال المجیب الغطریف** وزنہ تہذیب طوسی یا کافی کلینی ہی کہ برعکس ہدایت وارشاد صندوق

تقیہ مین محجور رہی کہ مبادا کوئی تورانی دیکہکر دو ایک اعتراضین جڑ دی ہیرا وس سی چہپا جہرانا مشکل پڑی **اقول**

بفضل العلی القوی اللطیف تہذیب و کافی وغیرہ ہدایت وارشاد کی وسطی موجود ہین جسکا جی چاہی دیکہی اور

مہتدی ہو مگر وہ لوگ جو صراط مستقیم علی سے کہ حقیت اوسکی صراط علی حق نمسکہ سی ثابت ہی اعراض کہتی

ہین اور مورد ان الذین لا یؤمنون بالاخرة عن الصراط لناکبون ہین وہ کب حق کیطرف مائل ہوتے

ہین وہ تو مصداق ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوة ولہم

عذاب عظیم کی ہین اور کسی تورانی کا کیا جلٹ جانہ ہی جو تہذیب و کافی پر اعتراض کرسکی مجیب غطریف شاید

اونکو مثل اپنی مذہب کی کتب احادیث وغیرہ کی سمجہا ہی کہ جب کوئی منصف اونکو دیکہتا ہی ایک نہ ایک اعتراض

جڑ دیتا ہی عجب عجب احادیث و مسائل اونمین مذکور ہین صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا قیامت کی دن

بعضی رجال میری امت کو دوزخ کیطرف لیجائینگی مین کہونگا میری اصحاب میری اصحاب ملائکہ کہینگی یہہ مرتد ہوگئے

تمہاری بعد اور یہی صحیح بخاری اور تفاسیر سنیہ معتمدہ مین ہے کہ عایشہ اور حفصہ نی قریب گانٹہ کر پیغمبر خدا سی کہا

تمہاری منہہ سی بو بدآتی ہی اور صحیح ترمذی مین ہی کہ عایشہ کو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اپنی کاندہے

پر جہڑہا کی ناچ مردونکا دکہایا العیاذ باللہ منہ اور لکہا ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی روبرو توغنا

اور دف نوازی ہوتی رہی جب عمر آئی توغنا اور دف نوازی موقوف ہوئی اور حضرت نی فرمایا شیطان عمر کے

سایہ سی بہاگتا ہی سبحان اللہ عجب عقیدہ سنیونکا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تو امور شیطانی مین مصروف

ہون نعوذ باللہ منہ اور عمر کی آنے کی ساتہہ وہ شیطانی امور موقوف ہوجاوین اور صحیحین وغیرہ مین ہی کہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ میری بعد بارہ خلیفہ ہونگی کہ دین جنکو قائم کرینگی اور اکابر سنیونکی نزدیک ایک

خلیفہ رسول اون بارہ خلیفونمین یزید پلید ہی کہ باعث اقامت دین کا ہی اور امام حسین خلیفہ نہین ہین اور

صحیحین مین ہی کہ جناب سالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ نی مرض موت مین قرطاس مانگا کہ وصیت نامہ لکہتی اور امت ضلالت

سی محفوظ رہتی عمر مانع ہوا اور کہا پیغمبر کو ہذیان ہی اور صحیحین اور اونکی شرحونمین ہی کہ ابوبکر و عمر نی جناب سیدہ

علیہا السلام کو ایسا آزردہ کیا کہ وہ تا دم مرگ اونسی نہ بولین اور یہہ دونو شریک فی جناب معصومہ نہوئی اور لطف یہہ ہے

و من اغضبہا فقد اغضبنی یوذینی ما اذاہا بہی صحیحین مین موجود ہی یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا

کہ جسنی اوسکو آزردہ کیا مجہکو آزردہ کیا اور صحیحین مین ہی کہ عباس عم رسول اور جناب امیر علیہ السلام ابوبکر و عمر کو کاذب

(۵۹)

حسرت ورزند بلکہ ہمیں غنیمت است * لاریب انہی سبب سی ابوبکر و عمر کو کہ سرگروہ منافقان تہی یاد ہنوا اگر یاد ہوتا
تو زید سی قرآن بشن جمع کرنیکی کیونکر کہتے اپنی یاد پہر آپ جمع کرلیتی اور ابوبکر نے تو زید سی قرآن کی جمع کروایا پہر تعجب
عجیب غطریف کی اوسکو دیکہا ہی نہیں کہ بلا ترتیب و منتشر ہوا رہا پڑہنا اور یاد کرنا کیسا ان عمر نے بارہ برس مین صرف
ایک سورہ بقر تو یاد کی تہی کما فی الدر المنثور للسیوطی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ اگر عمر کو قرآن یاد ہوتا تو آیہ قنطارا کیون نہ یاد ہوتی
اور زنان پردہ نشین سی کیون الزام کہاتا اور کیون کہتا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال
کما فی الکشاف وغیرہ من التفاسیر اور ہی اوسکو آیہ تیمم کیون یاد ہوتی اور فاقد الماء کو حکم بسقوط نماز کیون
کرتا کما فی المشکوۃ ونعم ما قیل ع جمال شاہد قرآن نقاب انگاہ بکشاید * کہ دار الملک ایمان را بیابد خالی از
غوغا * بالجملہ مجیب غطریف کو ذکر کرنا اس خاصہ قرآن کا مناسب نہ تہا کہ اوسکی شیخین ہدف سہام طعن و ملام
ہوئی قال المجتہد العلام العریف اور اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز منزل من اللہ نہ تہی اور یہی قرآن مروج منزل من اللہ
ہی تو عہد شیخین مین اور اوائل عہد عثمان مین کونسا قرآن تہا اور کسپر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین کیا پڑہا جاتا تہا
اور تالیف کرنی والی اون مصاحف کی باعتقاد حضرات سنیہ مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا کام یہہ
نہین ہی کہ کوئی نیا قرآن بنا لیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہوں نی پہلی قرآن جمع کیا تہا
وہ منافق تہی اور اونکا جمع کیا ہوا غلط تہا تو مقام تعجب ہی کہ شیخین نی اپنی وقت مین اون منافقوں سی لیکی نہ جلوا دیا
اور اوسکو مقبول کہا اور احکام شرع کی اوس سی نکالی اور نمازوں مین اوسی پڑہا اور وہ لوگ بہی اصحاب تہی بہر حدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تمکو یاد ہی یا بالکل فراموش ہوگئی قال المجیب الغطریف اقول المفضل العزیز العلام
عہد شیخین اور اوائل عہد جناب عثمان مین اوس قرآن محرق کی پڑہنی کی کیا حاجت تہی اقول المفضل العلی
القوی اللطیف مجیب غطریف نی یہہ جو کہا عہد شیخین مین اور اوائل عہد عثمان مین اوس قرآن محرق کی پڑہنی
کی کیا حاجت تہی اولاً مشار الیہ اوس قرآن محرق کا معلوم نہین ہوتا کون ہے اور ثانیاً ہم کہتی ہین اگر حاجت
قرانوں محرق کی اوسوقت مین نہ تہی تو خلیفہ ثانی نی خلیفہ اول سی جمع کروانی قرآن محرق کا کیون اصرار کیا اور
اس فعل عبث پر مصر کیون ہوا اور خلیفہ اول نے اس فعل لغو اور عبث مین زید سی کیون مبالغہ کیا اور زید نے
کہ کاتب وحی تہا اور علم قرآن مین سب لوگون پر غالب تہا کما فی الاستیعاب اس فعل عبث مین کیون اہتمام
بلیغ کیا امر لغو اور فعل عبث مین اسقدر شد و مد و اصرار و مبالغہ مجانین کا کام ہے نہ خلفای و اصحاب
پیغمبر کا ع دشمن دانا کہ بلای جان بود * بہتر از ان دوست کہ نادان بود * مجیب غطریف نی ایہی شیخین کو

تھی اور لاہی اور غایت تک بنا دیا فالحمد للہ قال المجیب الظریف ہزار ونکو قران اسی ترتیب سی یاد تھی جو آج
ہی اور حضرت نی جبرئیل سے دورہ کیا تھا اور اوسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح مین پڑہا جاتا تھا اقول
بفضل العلی القوی اللطیف اولاً یہہ دعوی بلا دلیل قابل اصغا کی نہین اور اسی ترتیب پر کہ عہد عثمان مین ہوئے
ہزار ونکو یاد ہونا قطع وجود اس ترتیب کی محال اور خلاف عقل اور غیر ممکن ہے اور سابق مین ہم اس مضمون کو بسط
و توضیح سی لکہہ چکی ہین فتذکر اور دورہ کرنا حضرت کا جبرئیل سے قرات ابن مسعود پر تہا نہ اس ترتیب غیر موجود پر کما
بیظہر من الاستیعاب اور ثانیاً اگر زعم باطل مجیب غطریف کی ہزار ونکو قران اسی ترتیب سی یاد تہا تو اون ہزار ون
نی شیخین کو کیون نہ لکہوا دیا اور جب زید نی دوسری ترتیب پر شیخین کو جمع کر دیا تو اون ہزار ون نی شیخین اور
زید سی کیون نہ کہا کہ یہہ ترتیب تمہاری غلط و بیکار ہی ہمکو جو ترتیب حضرت کی تعلیم سی یاد ہی وہ صحیح ہی بڑے
افسوس کے بات ہی کہ اصحاب عدول سنیون نی باوصف یاد ہونی اس ترتیب کی شیخین سنیونکو قران
غلط کا قاری اور عامل رہنی دیا اور اونکو متنبہ نکیا اور ترتیب صحیح نہ بتائی اور اونکی خلافت اور اپنی عدالت
مین بٹا لگایا اسصورت مین مجیب غطریف یا تو اون ہزار ون اصحاب کی عدالت سی ہاتہہ اوٹہائی یا اپنی شیخین کے
جہالت اور بعقلی کا قائل ہووی کہ اونہون نی باوصفیکہ ہزار ون اصحاب کو قران صحیح یاد تہا زید سے
قران غلط بنوایا اسجگہہ یہہ شعر حسب حال مجیب غطریف کی ہوتی ہی ﴿ دلکو روؤن یا جگر کو حسن * مجھکو دونو نسے
آشنائی تہی * اور ثالثاً بر تقدیر فرض محال قرانکا اس ترتیب پر یاد ہونا ہزار ونکو اگر تسلیم بہی کیا جاوے
تو ہزار ونکی یاد سی کیا کام خلیفہ اول اور ثانی کو کہ باعتقاد سنیونکی خلیفہ وقت اور امام جمعہ و جماعت و تراویح
تہی ہرگز اس ترتیب سی یاد نتہا اگر یاد ہوتا تو زید سی کیون جمع اور ترتیب کرواتی پہر مجیب غطریف اسکا جواب
دی کہ یہہ دونو بزرگ ذات اپنی عہد خلافت مین کس قرانکی تلاوت کرتی تہی اور تراویح مین کونسا قران
پڑہتی تہی اور احکام شرعیہ کس قرانسی نکالتی تہی یہہ قران نہ اونکو یاد تہا نہ اونکی پاس تہا اور اونکا جمع کروایا
ہوا قران بقول مجیب کی غلط اور غیر مرتب اور منتشر تہا اور جن ہزار ونکو بقول مجیب کے یاد تہا وہ تو مقتدی
تہی امام جمعہ و جماعت و تراویح نتہی اونکی زبان تو امام صاحب کی منہہ مین نہین آجاتی ہوگی اور اونکی یاد امام صاحب
کی پیٹ مین نہ گہس جاتی ہوگی بالجملہ کسیطرح یاد مقتدیونکی امام کے کام نہین آتی اور احکام شرعیہ تو خلفائے
وقت کہ سنیونکی مجتہد تہی نکالتی ہونگی سوا ونکو قران مروج یاد نتہا اور جن ہزار ونکو بزعم باطل مجیب غطریف
کی یاد تہا وہ ماموم اور رعایا تہی احکام شرعی نہین نکالتی تہی اسصورتمین اس بیان سی مجیب کو ... شرایع

کرنی روشناسی اور کاغذکی کچھ حاصل نہوا اور مجیب جیب سوالات جناب مجتہد العصر دام ظلہ کا جواب نہ دیسکا
تو مغلطہ کی راہ چلا اور کہا کہ عہد شیخین اور اوائل عہد عثمان مین ہزارونکو قران اسی ترتیب سی یاد تہا اور اسیے
یاد پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویحونمین پڑہا جاتا تہا اری عقل کے دشمن اگر شیخین اون ہزارونکی یاد پر جنکو اسی ترتیب
سی یاد تہا عمل کرتی ہوتی تو زید سی دوسری ترتیب پر قران کیون جمع کرواتی یارب مگر یہہ کہ شیخین نی زید سے
قران جلوانی کیواسطی جمع کروایا تہا نہ اوسپر عمل کرنیکی لئے **قال المجیب الغطریف** اور جمع کرنی والی اون
مصحفونکی بیشک مومن تہی اگر کسیکو کچہہ شبہہ قرات شاذہ وغیرہ مین پڑا تو عند الاجماع وہ ہرگز ایسی شبہہ پر
نہ اڑا کیونکہ مومن کا یہہ کام نہین کہ نیا قران بناوی **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** مجیب غطریف کو
سوای نکار بدیہیات اور دعوون بلا دلیل کے کچھ کام نہین آری پہلی ابن مسعود تو اپنی قرارت پر ایسی اڑے
کہ اپنی جان کہوئی مجیب نی جو کہا مومن کا یہہ کام نہین کہ نیا قران بناوی شاید شیخین وابن مسعود اور زید مجیب کے
نزدیک مومن نہ تہی کہ اونہون نی نیا قران بنایا تہا **قال المجیب الغطریف** اور شیخین نے جو اپنی عہد مین جمع کروایا
بسبب محاربات کفار اور دفع خصوم اور مشاغل بسیار کی فرصت ترتیب کے نملی اس باعث نامرتب جمع رہا
اور احکام شرع کی نکالنی اور نمازونمین پڑہنی کچھ اوسپر موقوف نتہی بلکہ ہزارونکو یاد تہا اوس موجب نمازون
مین پڑہی جاتی تہی اور احکام شرعی نکالتی تہی **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** تعرض سقم عبارت کا
کہ نزاع لفظی ہے ہمنی تکفلم نہین کیا سقم مضامین مجیب کی طرف البتہ دیکہا جاتا ہی بڑی حیرت اور نہایت
افسوس کا مقام ہی کہ شیخین سنیون نی زید سی کہ سبہونکی نزدیک علم قران مین سب پر غالب تہا اور کاتب
وحی بہی تہا اور بڑی صحابیونمین تہا جیسا کہ مجیب نے سابق ازین حاشیہ منہ مین لکہا ہی نہایت اصرار و تاکید سے
قران جمع کروایا پہلی تو اوس اعلم بالقران نی بی ترتیب جمع کیا پہر اوسپر طرفہ یہہ ہی کہ اون خلفای وقت
نی اوسکو صحیح نکیا اور غلط اور بی ترتیب رکہا وہ دونو خلیفہ بارہ برس سی زیادہ خلیفہ رہی لاکن صحت قران کہ
کہ اصل اصول ملت اسلامیہ ہی ہرگز متوجہ نہوئی اگر ایک ایک آیہ ہر روز دیکہتی تو مرتب اور صحیح ہو جاتا اور
لا اقل اتنا تو کرتے کہ اٹہہ پہر دن اور رات مین ایک ہی گہڑی قرانکی صحت کی واسطی مقرر کرکی ایک ایک آیہ ہر روز
صحیح اور مرتب کر لیا کرتی آخر کہانا بہی کہاتی ہونگی رات کو سوتی بہی ہونگی عجب بات ہی کہ محاربات کفار اور دفع
خصوم اور مشاغل بسیار نی فرصت کہانی اور سونی کی دی قرانکی صحت کی واسطی ایک گہڑی
کی آٹہہ پہر مین فرصت نہ دی اور ہم اس سی بہی درگذری ور بفرض محال تسلیم کیا کہ اون حکام و فقتو فرصت صحت

قرانکی عملی ولکن کیا اگرچہ زبانی ہاتی کی ہی وصیت کی جیسا اصحابکو کہ سبکی سب سنیونکی ترتیب مدون
قرانکی صحت پر مقرر کردیا ہوتا حاصل کلام اس سے صاف ظاہر ہی کہ اون خلفای وقت کو ثقلین جنسی متمسک
کو پیغمبر خدا نی وصیت کی تہی کچہ کام نتہا جیسا اونکو اہلبیت پیغمبر سی خلاف تہا ویسا ہی قرانسی اعراض وانکار تہا
اور ہزارون کو یاد ہونا جیسا کہ مدعی کہتا ہی قطع نظر اس امر کہ یہہ ادعای محض بلا دلیل بیکار آمد شیخین کی نماز پڑہنی کو
اور استنباط مسائل کو نہین ہوسکتا اسمین جو امام نماز تہی انکو یاد نتہا ہزارون جو ماموم تہی اگر اونکو یاد ہونا تسلیم کیا جاے
تو بیفایدہ ہی نماز مین امام قرات کرتا ہی نہ ماموم بالجملہ مجیب عطریف نی جو استفسار آخباب مجتہد العصر دام ظلہ کا
مدبیانال تول کرگیا منصف لوگ دیکہین کہ جناب موصوف نی استفسار فرمایا تہا کہ تالیف کرنیوالی مصاحف محرقہ کے
مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہہ کام نہین کہ کوئی نیا قران بنالیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ ہی اور اگر منافق
تہی اور اونکا قران جمع کیا ہوا غلط تہا تو شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقونسے لیکی کیون نہ جلوادیا مجیب عطریف اولیاے
مجیب پر اسکا جواب قرض رہا **قال المجیب الغطریف** ہمکو بیشک حدیث اصحابی کالنجوم یاد ہی جیسا کہ اونہون نے
کیا اور کہا ہم اونکی اقتدا کرتی ہین **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ بہی مجیب کا ادعای لیا سے
اور دعوی بلادلیل ہے اگر یہہ حدیث اوسکو یاد ہی اور اقتدا سب اصحاب کے کرتا ہی تو قران جمع کیے ہوئی اصحاب پر
اعتراض کرتا ہی اگر اقتدا ابن مسعود کی مثلا کرتا تو اونکی قراتکو کہ موجب روایت استیعاب کی منصوص بہی تہا تلاش کرتا اور
اونکی قراوت منصوصہ پر عمل کرتا علاوہ برآن مطلب مجیب غطریف کا اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب اصحاب
کی اقتدا کرتا ہے اور یہہ امر غیر ممکن ہے کسواسطی کہ اکثر اصحاب باہم متباغض اور آرای اونکی آپسمین متناقض ہین اور
اقتدا متضادین کی محال ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ مجیب غطریف نی قران کی بارہ مین اقتدا اپنی شیخین کے نکی کہ
اونہون نی قرات زید کو مسلم و مقبول کہا تہا اور مجیب غطریف اوسکو مشکوک القرات و بی ترتیب اور قابل جلانیکے
کہتا ہی بلکہ مجیب نے بارہ قرانمین اقتدا عثمان کی بہی نکی اگر اوس محرق القران کی اقتدا کرتا تو اس قران مروج کو بہی
مجیب غطریف مثل عثمان محرق القران کی رد نہ جوش کرتا کسواسطی کہ خلط آیات منسوخہ وغیرہ جو اسباب
جلانیکی مصاحف محرقہ مین باعتقاد مجیب کی تہی اس قران مروج مین بہی موجود ہین کما مر بلکہ اس قران مروج
مین علاوہ خلط آیات منسوخہ کی لحن اور غلطی بہی بقول عثمان و عایشہ کی تا ہنوز باقی ہے جب بقول مجیب کے
خلط آیات منسوخہ وغیرہ موجب احراق ہوا تو لحن و غلطی تو بطریق اولی باعث احراق کا ہوگا تفسیر کبیر مین
ذیل مین تفسیر آیہ **والمقیمین الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ** کی ہے کہ عثمان و عایشہ نی کہا تحقیق قران

یہ لحن اور غلطی سے ہے اور اتقان مین ہے کہ عایشہ نے کہا کہ ان ہذان لساحران اور والمقیمین الصلوٰۃ والمؤتون الزکوٰۃ اور ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون خطای کاتبون سے ہی **قال** العجیب الغطریف تمکو البتہ یہ حدیث فراموش ہے کہ اونکی اقتدا سے دور ہوا اور سوا ہو چار صحابیونکی سب سے لغو ہے ع ایہا ز تو آید و چنین ہا تو کنی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف شیعیان علی ابن ابیطالب کہ مبشر باولیت دخول بہشت عنبر سرشت ہین کچہ مجنون نہین کہ نیک و بد کو نہ پہچانین اور سوفسطائی بہی نہین کہ انکار بدیہیات کا کرین یہ صفات سنیونکو مبارک رہین بالجملہ الحق تو تابع حق کی ہین امتثال امر خدا و رسول کرتی ہین احکام قران مجید پر چلتی ہین جنہون نی خدا و رسول کے اطاعت کی اور ثقلین سے بموجب وصیت پیغمبر خدا کی تمسک کیا اور محبت رکہتی ہین ہان ون لوگونسی البتہ نفور ہین جنہون نی خدا و رسول کے اطاعت نکی پیغمبر خدا کی فرمان واجب الاذعان کو نمانا جنگ احد اور ہوازن و حنین وغیرہ مین پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنو مین چہوڑ کر جہاد سے بہاگی اور جیش اسامہ سے تخلف کیا اور پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کیطرف نسبت ہجر و ہذیان کی العیاذ باللہ منہ کی اور آنحضرت کو وصیت نامہ کہ سبب نجات خلق کا ضلالت سے تہا نہ لکہنی دیا اور بعد انتقال اوس جناب پاک کے خاندان نبوت کو کورنمکی سے پامال ظلم و ستم کیا فدک مفوض جناب سیدہ علیہا السلام کو کہ پیغمبر خدا نی بحکم خدا ہنگام نزول آیہ وافی ہدایہ وآت ذی القربیٰ حقہ کی دیا تہا کما فی الدر المنثور وغیرہ غصب کیا اور بیت اہلبیت کو کہ اوسمین اصحاب عبا تہی جلایا جیسا کہ جمع الجوامع سیوطی اور عقد ابن عبد ربہ اور استیعاب مین تخویف باحراق بیت مصرح ہی بجاے ارشاد فیض بنیاد فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور من اغضبہا فقد اغضبنی کو پس پشت پہینکا مروان طرید رسول منان کو علی الرغم پیغمبر خدا کی وزیر بنایا اور اکی ہزارون نامحرونمین لی گئی اور ہتک ناموس پیغمبر خدا کیا اور اوس کو نفس رسول سی لڑوایا اور گواہی در و غکی پانی ہوی بہلا الحق ایسی ناکسونسی کیونکر نفور نہون کہ مقتضای اسلام وایمان یہی ہی کہ ایسی لوگونسی نفرت کرین ولنعم ما قیل ہ فدک زہرا کا جس باغی نی چہینا * اوسی بوبکر سی ہم رکہتی ہین کینا * جلایا جسنی گہر بنت نبی کا * جہنم ہو نشیمن اوس شقی کا * جلائی جس شقی نی مصحف پاک * فرو رینہ ہو وزخ کا وہ بیباک * عجیب غطریف ہی کو اقتدا ایسی ناکسونکی مبارک رہی ہ ایہا ز تو آید و چنین ہا تو کنی * اور ہمنی جو کچہ اصحاب سنیونکی خوارق عادات لکہی ہین سب صحاح ستہ اور کتب معتمدہ سنیو مین موجود ہی جسکا جی چاہی دیکہ لی اور ہمنی شیعیان علی علیہ السلام کو جو مبشر باولیت دخول بہشت عنبر سرشت

اور ملاحظہ کرو

لکھا ہی سو وجہ نہیں لکھا ہی کتب معتمدہ سنیوں میں مانند صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ میں موجود ہی کہ اخرج احمد

فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین

وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وعن شمائلنا

اور اسی کتاب میں ہی اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمہ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فمحبونا قال من

ورائکم یعنی ابن سعد نی جناب امیر سی روایت کی کہ حضرت امیر کہتی ہین کہ خبر دی مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ

نی کہ تحقیق پہلی بہشت عدن مین داخل ہونگا اور فاطمہ اور حسن اور حسین جناب امیر کہتی ہین کہ مینی عرض کیا یا رسول اللہ

پہر دوست اور شیعہ ہماری فرمایا پیغمبر خدا نی تمہاری پیچھی پیچھی بہشت مین داخل ہونگی **قال المجتہد العلام العریف** اور

فرمائی کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو اپنی امت کو وصیت کی تہی کہ مین تم مین چہوڑتا ہون کتاب اللہ

اور اہلبیت اپنی کو کہ یہہ دونو جدا ہونگی تا وقتیکہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر پر مراد اوس سی کونسا کلام اللہ

تہا اگر یہی قران مروج تہا تو یہہ عہد عثمان مین مروج ہوا اوسوقت کہان تہا اور وہ قران جو جلائی گئی وہ تو منزل

من اللہ تہی تو پہر اہلبیت اور قران مین عہد عثمان تک جدائی لازم آئی شاید اس حدیث وصیت مین اتنا فقرہ

رہگیا کہ عہد عثمان سی ان مین آپس مین جدائی نہوگی تا ورود حوض کوثر مگر توجیہہ اس فقرہ شریفہ کی کہ مین چہوڑتا ہون تم مین

کتاب اللہ اور اہلبیت کو کسطرح کروگی **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام سبحان اللہ حدیث وصیت کو

خوب سمجہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غظریف کو ماشاء اللہ چشم بددور مغلطہ بازیمین بڑا دخل ہی

جس جگہ سمند طبع بلید حضرت کا چل نہین سکتا وہان راہ سیدہی مناظرہ کی چہوڑکر اولٹی راہ مغلطی کی پکڑتی ہین

جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی استفسار فرمایا تہا کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو اپنی امت کو

وصیت کی تہی کہ مین تم مین کتاب اللہ اور اپنی اہلبیت کو چہوڑتا ہون مراد آنحضرت کی کونسا کلام اللہ تہا سو

مجیب غظریف کی سمند طبع بلید نی یہان کندہا ڈال دیا کچہہ جواب بن نہ آیا اوسکی جواب کو قلم انداز کرکی

اور طرف کا رستہ لیا الحق سی کہتی ہین حدیث وصیت مین مراد آنحضرت کی کونسا قران تہا اسکا جواب ہی

مجیب اور اولیای مجیب پر قرض رہا **قال المجیب الغظریف** اگر اسکی یہی معنی ہین تو نسبت مذہب شیعہ نقصان

عظیم پیدا ہوگا کیونکہ باعتراف علماء مین اور بنابر تصریح صاحب حق الیقین کی ثابت ہی کہ قران کامل جسکو جناب

امیر نی جمع کیا تہا امام غائب کی پاس غائب ہی جب وہ ظہور فرمائین گی تو یہہ ہی نکلی گا۔ بمصور حین

ہین ابوبکر وعمر ... ابوحنیفہ ... امام شافعی وغیرہ کی ... قران مجید کو ...

جبتک جناب امیر نے جمع نکیا تھا اور جبکہ جمع کر کر غائب کر دیا تو اس بابین مین اور بعد غائب کر دینے کی ایام تک بہی جدائی لازم آئی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف حدیث وصیت کی یہی معنی ہین کہ کتاب اللہ اور عترت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تا ورود حوض کوثر جدا ہونگی اور اس معنی سے کسیطرح کا انقلاب مذہب حق شیعہ نہین ہوسکتا اور جدائی ثقلین مین نہین ہوتی کسو سطے کہ ظاہر ہی کہ مراد آنحضرت کی کتاب اللہ سے حدیث وصیت مین وہی قران ہی جو آپکی عہد کرامت مہد مین جناب امیر علیہ السلام کی پاس موجود تہا تو یہہ قران مروج کہ عہد عثمان مین جمع اور مرتب اور موجود اور مروج ہوا مراد آنحضرت کی نہین ہوسکتا کہ پیغمبر خدا کی عہد مین اس ترتیب کا وجود ہی نہ تہا اگر اسکا وجود ہوتا تو شیخین سنیونکی زید سے کیون جمع کرواتی اسصورتمین ثابت ہوا کہ مراد آنحضرت کی وہی قران کامل ہی جسکو قران ناطق نے جمع کیا ہی اور استیعاب وغیرہ کتب معتبرہ سنیہ سے واضح ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے ایام حیات پیغمبر خدا مین بترتیب نزول جمع کیا ہی اور وہ قران باعتراف ابن سیرین وغیرہ اکابر سنیونکی بہت علم کثیر ہی تو جسوقت پیغمبر خدا نے فرمایا تہا کہ مین دو چیز بہاری کا تم مین چہوڑتا ہون اوسوقت کتاب خدا مجموع اور مرتب جناب امیر علیہ السلام کی پاس کہ باب علم پیغمبر تہی موجود تہی اور جب بعد رحلت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور غصب خلافت کی باوصفیکہ جناب امیر نے مجمع صحابہ مین باواز بلند فرمایا کہ مینے قران کو جمع کیا ہی عمر نے اوس کتاب خدا کو رد کیا اور نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین تو ناچار ہوکر جناب امیر نے اوسکو اپنے پاس و اپنی اولاد امجاد مین رکہا کہ درجہ بدرجہ جناب صاحب الامر علیہ السلام تک پہونچا اور اب ونکی پاس موجود ہے اور ورود حوض کوثر تک عترت پیغمبر خدا سے جدا نہوگا تو کسی وقتمین تفرقہ ثقلین مین نہین ہوا کسواسطے کہ وہ قران کامل تو وقت وصیت پیغمبر خدا کی بہی موجود تہا اور ابتک آنحضرت کی عترت کی پاس بہی موجود ہی مجیب عظیم نعف نتاوے کہ انقلاب عظیم مذہب حقمین اور تفرقہ ثقلین مین کسوقت ہوا اور کیونکر لازم آیا اور مجیب ظریف اپنی بیدینی سے جو بار بار نسبت قرانکی غائب کرنیکی جناب امیر علیہ السلام کیطرف کرتا ہی غلط محض ہے جناب امیر اگر اوسکی جمع اور ترتیب کی اطلاع کسیکو نکرتے اور مجمع اصحاب مین کہ مسجد مین تہا اوسکو نہ لاتے اور باواز بلند نفرماتے کہ مینے قران جمیع کیا ہے اور پیغمبر خدا نے سب قران مجہکو سکہایا ہی اور تاویل اوسکی بتائی ہی قیامت مین نکہنا کہ ہم اوس سے غافل تہے تو مجیب عظیم نعف کا کہنا اور نسبت غائب کرنیکی اوس باب مدینہ علم کیطرف ہوسکتی تہی مجیب ظریف عجب بیدین ہی کہ جس مردود نے اوس قران کامل کو رد کیا اور کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین اور اوس قرانکو نہ لیا اور نہ کسیکو لینی دیا اور اوس قران کامل کے غائب ہونیکا باعث ہوا اور اوسکو چہپوایا اوسکا ذکر نہین کرتا اور ناحق افترا نفس رسول پر کرتا ہے

ضعف وقوت مین برابر ہون اقول بعون العلی القوی اللطیف قطع نظر اس امر کی کہ روایت استیعاب
اور مرقات کی دونو روایات عامیہ ہین اور حقیقت مین دونو وضعی ہین ضعیف کہنا ملا قاری کا خبر محمد بن سیرین
کو اور قوی کہنا روایت اعظم الناس آہ کو تحکم محض اور دعوی بلا دلیل ہی بلکہ نسبت کرنا روایت اعظم الناس آہ
کا طرف جناب امیر علیہ السلام کی افترای محض اور روایت وضعی صرف ہی آثار وضع اور افترا کی ناصیہ الفاظ اور
معانی روایت مذکور پر موجود اور ظاہر ہین کئی وجہ سی اولا یہہ کہ روایت زید بن ثابت سی جو صحیحین اور مشکوۃ
اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب معتدہ سنیو نمین ہی ثابت ہی کہ بعد جنگ یمامہ کی عمر کی یہہ رای ہوی کہ قران کو
جمع کروا ئی ابوبکر نی پہلی تو اوس سی عذر کی کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ یعنی کیونکر وہ کام کرون
مین جو پیغمبر خدا نی نہین کیا بالاخر عمر نی بڑی اصرار و الحاح سی ابوبکر کو راضی کیا تب ابوبکر نی زید بن ثابت کو حکم جمع
کرنیکا دیا چنانچہ زید اور عمر نی جمع کیا اور ابوبکر نی تو کوئی قران جمع نہین کیا بلکہ اوسنی بقول مجیب عظمت
کی جمع کی ہوئی زید کو کبھی پڑہا دیکھا بھی نہین غیر مرتب و منتشر اور غلط رہنی دیا اسصورت مین اعظم الناس
فی المصاحف اجرا و اول من جمع کتاب اللہ زید بن ثابت یا زید و عمر ہوئی ابوبکر کہنا انسی کو دیڑا اور اگر اس
امر کا خیال کیا جاوی کہ اصرار عمر نی کیا اور حکم ابوبکر نی دیا اور جمع زید نی کیا تو یہہ تینون مصداق اعظم الناس آہ
کی ہوتی ہین ابوبکر اکیلا تو اسصورت سی مصداق اوسکا نہین ہوسکتا پہر جناب امیر کہ درحقیقت معصوم اور بقول
عبد العزیز دہلوی کی تحفہ مسردقہ مین سنیو نکی نزدیک بہی صغایر و کبایر سی محفوظ ہین کذب و غلط کیون فرمانے
اور اجر زید و عمر کا ابوبکر کیطرف کیون نسبت کرتی اگر فرماتی تو یون فرماتی اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر و عمر
و زید بن ثابت ہم اول من جمع کتاب اللہ اس بیان سی کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوا کہ روایت اعظم
الناس آہ جو جناب علی سے مرقات مین لکہی ہی وضعی محض ہے شایبہ صحت کا نہین رکہتی اور ثانیا اول من جمع
کتاب اللہ تو ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ اصحاب ہین جنہون نی حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین قرآن
جمع کئی تہی اور آنحضرت سی دور ہی اپنی قرانو نکی کئی تہی ابوبکر نی کہ بعد وفات جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کی اپنی عہد خلافت مین زید سی قران جمع کروایا تو وہ اول من جمع کتاب اللہ نہین ہوسکتا اور کوئی عنوان
بہی ایسی صورت مین ابوبکر کو اول من جمع کتاب اللہ نہین کہسکا یہہ جا کہ جناب امیر علیہ السلام اور ثالثا کتاب مجیب
غطریف نی مکرر لکہا ہی کہ وہ قران زید بن ثابت کا غیر مرتب و منتشر رہا کہ شیخین کو اوسکی ترتیب و صحت
کی فرصت نملی اور وہ قران مشکوک التعداد اور قابل ردا نکی تہا اسی واسطی جلا یا گیا جو کہ تصحیح نکرنا کتاب اللہ

اور غلط چھوڑنا اوسکا گناہ عظیم ہی تو ابوبکر تو اعظم الناس فی المصاحف اجرا تھا نہ اعظم الناس اجرا اسصورت مین کچھ
نہین کہ جناب امیر ایسی بڑی گنہگار اور زیانکار کو ماجور اور مثاب اور بڑا نیکوکار فرماوین بالجملہ وضعی ہونا روایت
اعظم الناس اجرا کا اظہر من الشمس ہے اور رابعاً بر تقدیر فرض محال اگر روایت اعظم الناس اجرا کو صحیح فرض کیا جاوے
تو مجیب غطریف اور علی قاری اور سب سنی جس بلای ناگہانی اور آفت ارضی و سماوی سی بھاگتی ہین اوسی مین اوندہی
گرینگی کیونکہ اسلئے کہ اس تقدیر پر ہم پوچھتی ہین کہ وہ قرآن جمع کیا ہوا ابوبکر کا کہ بقول مجیب کی قول آئندہ مین اچھا
ہی اور پسندیدہ جناب امیر علیہ السلام بھی ہی کہان ہی اور اگر نہین ہی تو کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کیون غائب
ہوا اور کونسا اوسکا حافظ ہی یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی غرض کہ جتنی سوال
کہ مستفتی سنی نی ہمسی کئی تھی وہی سب سوال ہم سنیون سی کرتی ہین اور ظاہر اجواب اسکا سنیون سی بجز اسکے
کہ عثمان یا مروان سنگ رزدنی اوسکو جلا یا کچھ بن نہ آویگا اور اسصورت مین طعن جلانی قرآن منزل من اللہ کا محرق القرآن
پر ثابت اور مستحکم ہو جائیگا اور مجیب غطریف اور اوسکی اولیا خائب خاسر ہونگی بیچارہ ولی کی جناب امیر علیہ السلام
پر افترا کیا تھا اور اپنی سمجھی بچاؤ کی لئی ایک روایت مصنوعی اوس جناب کیطرف نسبت کی تھی سو سمجھا اور بیچارہ
تو معلوم اور زیادہ تر اوسی بلای مین جو زمان مین پھنس گئی ولنعم ما قیل ۵ بیچارہ خر آرزوی دم کرد *
نایافتہ دم دو گوش گم کرد قال المجیب الغطریف پھر اوسی کتاب مذکور مین ہی کہ بر تقدیر صحت مراد جمع سے
حفظ بر ہی یا جمع بالانفراد لیکن جمع ابوبکر کا اجماعی ہی کہ احتمال زیادتی و نقصان معتدین کا نہین رکھتا اور
اسی جہت سی جناب امیر نی حضرت ابوبکر کے جمع کو پسند کیا اور کلمہ دعا سی خود پسند کیا اقول بفضل اللہ
العلی اللطیف اولاً اجماعی ہونا جمع ابوبکر کا اور اوسمین زیادتی اور نقصان معتدین کا احتمال نہونا اور جناب امیر
کا اوسکو پسند کرنا یہ سب کی سب دعوی بلا دلیل ہین موجب مذہب مناظرہ کی اثبات انکا بدلائل معقولہ خصم پر چاہیئے
ورنہ ذکر اوسکا مغلطہ بحث ہی اور ثانیاً مجیب غطریف عجب چیز ہی وہ عجب متناقض کلام کرتا ہی ایکطرف تو زید کو
جسکو جمع ابوبکر کا کہا اجماعی ہی کہتا ہی اور زیادتی اور نقصان معتدین سی اوسکو پاک بتاتا ہی اور پسندیدہ جناب
امیر بھی اوسکو کہتا ہی اور رسالہ سابق مین اوسکو مشکوک القرآن اور منتشر اور غیر مرتب اور غلط اور قابل جلانی کی ہی کہہ
چکا ہی بلکہ جلانا اوسکا بجا اور بہتر سمجھتا ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قال المجتہد المتبحر العلامہ الفہامہ
ہم پوچھتی ہین کہ وہ قرآن کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کون ہی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا عالم
یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی الغرض جتنی سوال کہ تم ہمسی کئی تھی سنی

ہی بہی جاتی ہین اوسکا جواب ہم پر لازم ہی قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ سوال فرع ہی
صحت ابن سیرین کا حال آنکہ جب وہ روایت مخدوش ٹہری تو اب اس سوال کی گنجایش نرہی اقول بفضل العلی
القوی اللطیف بحمد اللہ تعالی شانہ روشن ہو نا روایت اعلم الناس اجرا ابوبکر کا قول سابق مین بوجوہ وجیہہ
بعد مدینہ ثابت ہوچکا تو روایت ابن سیرین کی اور اوسکی نسبت صحیح ٹہری اور جب وہ صحیح ٹہری تو وہ سوال
جو جناب مجتہد العصر دام ظلہ نے کیے ہین بحالہ بحال و باقی ہین مجیب غطریف اور اوسکی ذناب پر جواب اونکا فرض
رہا قال المجیب الغطریف جبکہ بنا بر زعم علامہ زمان والا کی مستفتی کا سوال ادہر چلا یا گیا کہ وہ یہ سمجہی گا کہ یہہ قرآن
حاضر اوس غائب کا عین ہے یا غیر اگر عین ہی تو پہر ناقص ہو سکی کیا وجہ اور امام جعفر صادق نے کیون اوسکو زمین
پر پہینک دیا اور جدائی سے عین اور اہلبیت مین کہان لازم آتی اور اگر غیر ہی تو کیون نماز ہمین پڑہتی ہو اور اوسپر عمل
کرتی ہو اوس قرآن کو کیون نہین ڈہونڈتی اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف نے یہہ جو پوچہا کہ
یہہ قرآن حاضر اوس قرآن غائب کا عین ہی یا غیر اس امر کا ہمسے پوچہنا کیا ضرور ہی مجیب نے اپنی مذہب کی کتابین کیا
نہین دیکہین یا تجاہل کرتا ہی اوسکی مذہب کی علمانے تصریح کی ہی کہ قرآن کامل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا
بترتیب نزول اور منبع علوم کثیرہ ہی لکہا ہے اور یہہ قرآن حاضر بترتیب نزول نہین ہی تو غیریت از روے ترتیب
کی اوسکی علما کی اقوال سے ثابت ہی اور علی ہذا القیاس رواتین نقصان آیات وحروف کی ہیں اس قرآن حاضر مین
بقول عائشہ اور ابن عمر وغیرہ کی صحاح اور کتب معتمدہ سنیہ سے گذر چکین تو قرآن حاضر کا نقول اونکی خلیفہ زاد ہی اور
خلیفہ زادہ واقعہ اور اوروں وغیرہ کی ہی سنیونکی کتب معتمدہ سے ثابت ہی تہا اس صورتمین ناقص ہوئیگی وجہ مجیب کو
اپنے معتقدین و علما سے پوچہنا چاہیے نہ ہمسے دوسری آن یہہ امر تو مجمع علیہ سنیونکا ہی کہ قرآن حاضر کو عثمان نے
لغت قریش پر جمع کروایا ہی اور باقی لغات کو ترک کروایا ہی حالانکہ قرآن مجید سات لغت پر نازل ہوا ہی اونمین
سے ایک لغت کا رکہنا اور چہہ کا ساقط کرنا صریح منزل من اللہ سے نقصان کرنا ہی اور مجیب غطریف بار بار جو افترا
امام معصوم جناب صادق علیہ السلام پر کرتا ہی کہ قرآن کو زمین پر پہینکا قبا ہی وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو
بہنتا ہی معاذ اللہ کہ معصوم سے ایسا امر صادر ہو ہم اوپر مفصل لکہہ چکی ہین کہ کسیکو بہی ایمان لی اور اوسکی
تقلید سے مجیب غطریف نے سنت یہود پر چلکر حدیث زید بن جہم مین تحریف معنوی کی اور برخلاف قواعد نحو کے
ضمیر مونث کی قرآنکی طرف کہ لفظ مذکر ہی پہیر کر معصوم پر قرآن کی پہینکنے کا افترا کیا ہی حالانکہ عبارت حدیث مذکورہ
سے قرآنکا پہینکنا نہ بصراحت نکلتا ہی نہ بکنایہ تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون فانظرنہ وامکن من الجاہلین

(۷۲)

مفقود ہو گیا۔ ثانی انکہ سنت رسول و اہلبیت میں مصروف تھی وہ قران کامل کو کیونکر ظاہر اور رایج ہونی دیتی تھی اور ایمہ
علیہم السلام کیونکر اوسکو ظاہر کر سکتی تھی بالجملہ ایمہ علیہم السلام نی قران کامل کو ہرگز نہین چھپایا بلکہ بی ایمان لوگ اوسکی
چھپانی کی باعث ہوئی اور اونہون نی چھپوایا اور ایمہ نی جانا کہ لوگ اوسکو نہ پڑھین لوگون نی اوسکو نہ پڑھا اسمین تعین
نہ پڑھنی اور چھپوانی کا قصور خلق کیطرف عاید ہی نہ ایمہ علیہم السلام کیطرف تو اس چھپنی کو کہ بدولت بی ایمان لوگون کی
ظاہر ہو اوسکا جلانیکی برابر جاننا نہ عاقلی کی پرچھیڑنی چھیڑنا ہی **قال** المجیب الظریف ہمپر جو سوال وارد تھی لفظ بلفظ
ہمنی دفع کئی آپ پر جو عاید ہی مع سوالات مستفتی کے حرف بحرف دفع کیجیے نری تقیہ کی نہ لیجیے ہر شقونکا جواب
سمجھکر لکھیے بات تہکانے کی کہیے دیر کا مضایقہ نہین کہ عقلانی کہا ہی • مزن بی تامل بگفتار دم * نکو گوی
گر دیر گوئی چہ غم * اسکی بعد کا شعر کسی اور سی پڑھوا لیجیے کا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غیر ظریف
جو کہتا ہی ہمپر جو سوال وارد تھی لفظ بلفظ ہمنی دفع کئی غلط محض کہتا ہی البتہ ہر جگہ نری مغالطہ کی لی ہی مثلاً جناب مستطاب
مجتہد العصر نی سوال کیا تہا کہ جو مصحف عہد ابوبکر و عمر مین لکہی گئی تہی اور وہ قران جو ابن مسعود نی جمع کیا تہا تلف ہو گیا ان
کسی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اونکی موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمایئے کہان ہی
اور اگر موجود نہین تو آیہ انا لہ لحافظون کسطرح صادق ہوگا و لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من
خلفہ تنزیل من حکیم حمید بنابر مزعوم اہلسنت کی کیونکر صحیح ہوگا مجیب ظریف نی اسکی جواب مین نری
مغالطی کی لی اور کہا کہ بموجب کریمہ انا لہ لحافظون کی دنیا مین اوسکی ہزارون حافظ موجود اور موافق آیہ لا
یاتیہ الباطل کے ہر ملکون کیا ہر قریون مین نقلین اوسکی مشہود تہ ونسی کرورون بیرو جوان شاد لاکھون بجد
خوان کو جا بجا سی زبانی یاد انتہی منصف لوگ دیکہین یہہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہوا جناب مجتہد العصر
دام ظلہ نی حال مصحفون عہد شیخین کا اور قران ابن مسعود وغیرہ کا پوچہا کہ کوئی انکا حافظ جہان مین ہی یا نہین ہی
اور اگر ہی تو کہان ہی اسکی آخر تا آخر مجیب غیر ظریف اوسکا جواب نہ دی سکا اور مصحف مستفسرہ کا حال بیان نکر سکا
نری مغالطہ کی راہ چلا اور براہ مغالطہ حال قران مروج کا جسکا استفسار نہ تہا بیان کیا جناب مستطاب تو حال قران ابن
مسعود وغیرہ قران شیخین کا پوچہتی ہین مجیب حال قران مروج کا کہتا ہی سایل حال نماز کا پوچہتا ہی مجیب حال روزہ
کا اوسکی جواب مین بیان کرتا ہی اور پہر شوخ چشمی سی کہتا ہی کہ ہمپر جو سوال وارد تھی لفظ بلفظ ہمنی دفع کئی اور جناب مجتہد
العصر دام ظلہ نی استفسار فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی جو اپنی اصحاب و امت کو وصیت کی کہ مین تم مین چہوڑتا ہون
قران اور اہلبیت کو مراد کونسا قران تہا یہہ قران مروج تو عثمان کی عہد مین جمع ہوا وصیت کی وقت موجود نہ تہا مجیب غیر ظریف

اسکا بہی جواب نہدی سکا اور وہ نہ بتایا کہ مراد آنحضرت کی حدیث وصیت مین کونسا کلام اللہ ہی اور یہی جناب
مجتہد العصر دام ظلہ نی فرمایا کہ استیعاب مین روایت محمد بن سیرین اور روایت عبد الرزاق کی جو موجود ہی اوس سی ثابت ہی
کہ جناب امیر علیہ السلام نی قرآنکو جمع کیا ہی تہا وہ قران کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور او سکے
علم کثیر کا عالم ہی یا نہین اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی آگی تحریر ما اتاد مجیب غطریف اسکا بہی جواب
نہ دی سکا روایت موضوعہ اعلم الناس احرا ابو بکر کہ وضعی ہونا اسکا ادنی الرای مین ظاہر ہی جیسا کہ اسم اوپر بوجوہ عدیدہ
وضعی ہونا روایت مذکورہ کا ثابت کر چکی ہین تضعیف روایت محمد بن سیرین اور روایت عبد الرزاق کنیو سطی لکھے ہیں
اور ذہبی کا سا سوا رکہا اور علی ہذا القیاس ہر جگہ مدار اپنی جوابونکا دعوون بلا دلیل اور مغالطون پر اور اپنی خیالی
روایتون پر کہ قطعا خلاف داب مناظرہ ہی رکہا ہی بالجملہ سوالات جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی سب کے
سب بحالہا باقی ہین مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ ہمنی لفظ بلفظ سب دفع کئی یہہ ہی مغالطہ بلکہ کذب محض ہے
جو لوگ کہ ادعا علم کا کرتی ہون اونکو کذب اور مغالطہ بازی نامناسب ہی جواب فاصلانہ لکھنا چاہئی نہ کلام جاہلانہ
مرزان بی تامل بگفتار دم * نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم * نطق آدمی بہتر است از دواب * دواب از تو بہ گر نگوئی
صواب * قال المجتہد العلام الغریف اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ قران مروج اور جتنی قران کہ محرق ہوئی ہم سبکو
من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتی ہین اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہی اور حراق اونکا
باعث احتراق بنار جحیم ہی قال المجیب الغطریف اقول بعضل العزیز العلام نام خدا اتنی عرصی کی بعد اتنا فقرہ
جو زبان مبارک سی نکلا تو وہ بہی بنای تشیعت کو برہم کر رہا ہی اقول بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب
مجتہد العصر دام ظلہ نی جو ارقام فرمایا ہی پہلی سی کہی فرما رہی ہین مجیب غطریف نے جو کہا اتنی عرصی کی بعد اتنا فقرہ زبان
مبارک سی نکلا یہہ بہی مغالطہ بلکہ کذب صریح ہی او جناب مستطاب مجتہد العصر نی جو کچہہ ارشاد فرمایا ہی حق حقیق بلا کلام ہی
اور مجتہد عقاید حقہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ ہی اور اوس سے بنای تشیعت کا برہم ہونا یعنی یہ عقیدہ فرقہ حقہ کا ہی جسے
اور نام خدا زبان سی الحق کے ہی نکلتا ہی ہان برہمی بنا سے ہونی کے البتہ اوس سی ہوتی ہی کہ استحقاق جلانے
والی قرآنونکا بنار جحیم اور کبیرہ ہونا استخفاف قران مجید کا خلاف عقاید سنیہ ہی کسواسطی کہ سنیونکی نزدیک عثمان
بسبب جلانی قرآنکی مستحق مثوبات اخرویہ کا ہوا اور مجیب کے نزدیک جلانا قران منزل من اللہ کا بہترین حسنات عثمان
کا تہا اور آی آن لکھنا قران مجید کا پیشاب سی معاذ اللہ سنیونکی مذہب مین صحیح ہی کما مر من فتاوی
قاضیخان اور ما ہنیہ اور ما تعظیم قرآنکا کرتی ہین شرماتی نہین سبحان اللہ کیا خوب تعظیم قرآنکی سنیونکی مذہب مین

(۷۵)

ہی قالی تعد استنکی وہو سبنا و ہم الوتبل معسور ہین قول مجیب کا کہ یہہ فقرہ بنای شیعیت کو برہم کر رہا ہی کذب
محض ہے اگر یون کہتا کہ یہہ فقرہ بنای سنیت کو برہم کر رہا ہی تو راست و درست ہوتا **قال المجیب الغطریف** قرانکو
پاخانہ مین پڑہنا اور حایض کو حکم تلاوت کا دینا کیا خوب تعظیم ہی ع بر رغم ہند نام زنگی کافورا **قول المفضل**
العلی القوی اللطیف جواب اسکا کتب معتمدہ سنیہ سے مفصل گذرا کہ داؤدی کے نزدیک سارا قران پڑہنا اور بانی
علمای سنیہ کے نزدیک کچہہ آیات پڑہنا جنب و حایض کو صحیح ہی اور تفسیر فتح العزیز مین ہی کہ پاخانہ مین دعاؤنکا
پڑہنا جایز اور مسنون ہی فالظر ثمہ بالجملہ تعریض کرنا ہیں امور کا کہ مذہب سنیو مین بہی جایز ہی بیجا ہی
قال المجیب الغطریف ابہی گذر چکا کہ حضرت امام جعفر صادق ع نی قران مرتب و صحیح کو اہانت کی راہ سے
زمین پر پہینک مارا **قول المفضل العلی القوی اللطیف** بہی اوپر تفصیل تمام لکہا ہی کہ یہہ افترای بحت ہی کہ
کلینی وغیرہ کتب امامیہ مین اسکا اثر اور نشان بہی پایا نہین جاتا ممکن نہین کہ امام معصوم اہانت قران کرین مجیب غطریف
اور اسکی اضراب پر لازم و واجب ہی کہ دیدہ و دانستہ اندہی نہ بنین اور گمراہی کی کنوین مین نہ گرین کافی
کلینی مین حدیث زید بن جہم کو دیکہین کہ اوسمین قرانکا زمین پر پہینکنا بصراحت ہی نہ بکنایت کما فعلہ
فتدبر ولا تکن من الجاہلین **قال المجیب الغطریف** اور خواجہ طوسی نی سنیونکا مدرسہ جلوا یا کہ جا
قران متعدد وہ سبی تہا اور اوسکی معرکہ مین خدام والانی جو عظمت قرانکی کی اور وہ باعث برہمی ریاست مغضوبہ
ہوئی کالشمس علے رابعۃ النہار ہی **قول المفضل العلی القوی اللطیف** ان امور کا بہی جواب مفصل اوپر گذرا
اور معرکہ اودہ مین بہی باعث اہانت قران اور قتل امیر علی کے سنیونکی علما ہوی ہین اور جب سنیونکی مذہب مین
قران مجید کا العیاذ باللہ منہ پیشاب سے لکہنا جائز ہی تو اور اہانت کس شمار مین شاید سنیونکی نزدیک قرانکا
بناہ بچانا اسباب سے نکلسا تری تعظیم اور تکریم ہی اور سہل انگاری احکام شرع شریف کی اور شیوع فسق و فجور کا جیسا
باعث برہمی ریاست مغضوبہ دہلی کا ہوا تہا ویسا ہی یہان بہی ہوا اور قتل امیر علی کا علت برہمی ریاست کا
نہین ہوسکتا جیسا کہ زعم باطل مجیب غطریف وغیرہ کا ہی کما مر مشروحا **قال المجیب الغطریف** اگر یہہ باتین موجب
اہانت اور استخفاف کی ہین تو اب کون مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی اور نار جہنم کسکا حصہ اور اگر یہہ باتین اہانت اور
استخفاف کے نہین تو قران غیر مرتب اور مشکوک کو منظر رفع فساد کی جلانا اور یہود و نصارا کا اختلاف مٹانا باوجود حکم
اہانت اور استخفاف کا نام نہو کیا مقام الزام ہی سہ ابتک نہوئی مغز سخن سے آگاہ * لاحول ولا قوۃ الا باللہ
قول المفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف بار بار مکرر ان خرافات کی کرتا ہی ہمکو بہی جواب مکرر لکہنا

پڑتا ہی مجیب نی جو کہا اگر یہہ باتین موجب اہانت کی ہین تو کون مرتکب کبیرہ کا ہی مشار الیہ لفظ یہہ کا نہین معلوم ہوتا
کون ہی بہرحال حقیقت حال لکہی جاتی ہی کہ قرانکا پڑہنا جنب اور حائض کو سنیونکی یہان بہی جائز ہی اور پڑہنا وجانا انکا
پاخانہ مین بہی انکی یہان درست ہی کما مر مرارا تو جو ان امور کا مشترک بین الفریقین ہو مجیب کو اعتراض کرنا ان امور کا
شیعہ اپنی پانو پر مارنا ہی رہا جلانا قرانون منزل من اللہ کا اور اوسکا پیشاب سی لکہنا کہ موجب اہانت اور استخفاف
کا ہی مختص ہے سنیون اور انکی اماموں سی تو وہ ہی مرتکب گناہ کبیرہ کی ہین اور نار جہیم اونہین کا خلیو ہی اور الحمد للہ
کہ امیہ الحق اور الہحق ان امور سی پاک و بری ہین اور قرانکی پہینکنی کا زمین پر افترای محض ہی امام معصوم پر اور مشکوک جلانا
قرانون اصحاب عدول سنیونکا یعنی جو اور غیر مرتب کہنا قرانون محرقہ کو تحکم بحت ہی اور بلا بینہ معقولہ یہہ دعوے
مجیب کا غیر معقول ہی اور حق یہہ ہی کہ جلانا قران مرتب اور غیر مرتب کا اہانت اور استخفاف اور باعث احتراق بنار
جہیم ہی جیسا کہ قاضی حسین نی بہی کہا اور رفع فساد اور اختلاف کا جو مجیب بہانہ پکڑتا ہی وہ ہی محض ہے جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی کہ آنحضرت کی سامنی قران ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ موجود تہی فساد اور اختلاف کا خوف نکیا عثمان
محرق القران کو کیا منصب تہا مجیب غطریف نی کیا حدیث مشکوۃ کی جو جناب مستطاب مجتہد العصر نی اسی جگہ لکہی کہ عمر ہشام
بن حکیم اور عمر مین اختلاف سورہ قران کی پڑہنی مین ہوا عمر ہشام کو کہینچکر پیغمبر خدا کی خدمت مین لی گیا اور ماجرا بیان کیا
کہ آنحضرت نی فرمایا کہ یہہ قران نازل کیا گیا سات حرفون پر پڑہو جسطرح کہ میسر ہو قال المجتہد العلام الطریف اور بنا بر
روایات سبعہ احرف کی جو اختلاف وہین تہی وہ از جملہ ساتون حرفونکی تہی کہ قران مجید اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ
مین لکہا ہے کہ خلیفہ ثانی نے خود فرمایا ہی کہ سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقانکو برخلاف
اوسکی جو مین پڑہتا تہا اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجہکو پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ مین اوس سے
اوسیوقت بہڑجاون لاکن مینی اوسکو چہوڑ دیا یہان تک کہ قرات کو تمام کیا پہر تو مین نے رداء اوسکی گلی مین ڈالکے
کہینچلا اور گہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ کی پاس لے گیا اور کہا کہ سنا مینی اس سی پڑہتا ہی سورہ فرقانکو بر
خلاف اوسکی کہ مجہکو آپ نی تعلیم کیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجہسی کہ چہوڑ دی اسکو بعد ازان ہشام
سی فرمایا پڑہ تو کسطرح سی پڑہتا ہی اوسنی پڑہا اوسی طور سی کہ پہلی مینی اوس سی سنا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا اسی طور سی یہہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر مجہسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مینی بہی پڑہا فرمایا کہ اسیطرح سی نازل کیا
گیا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونونکو فرمایا کہ اسیطرح نازل ہوا پہر حضرت نی فرمایا کہ یہہ قران نازل کیا گیا ہے
سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام سبعہ احرف کی تفسیر مین

عمل کا حال ہی بعضی کہتی ہین کہ سات لغت مراد ہی کہ وہ قریش اور ہوازن اور ہذیل اور یمن اور ثقیف اور بنی تمیم ہی لیکن
قریش نسبت اور زبانون کے فصیح ہے اسواسطی اول قران اسی زبان پر نازل ہوا پہر توسع کی لئی چند دن تک
اور زبانون مین بہی اجازت رہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے سات قرات مشہورہ ہی کہ سب متواتر ہین اور اوا
سبعہ مین جو علم قرات انکا ثابت کیا او نپر صحت نماز اور حرمت مس جنب و حائض وغیرہ مرتب ہی اور بعضی کچہہ اور بہی مراد
لیتی ہین لیکن انکا صحت کا نہین دونو مین سے اور یہہ اختلاف لغت سبعہ کا نہین قرات سبعہ کیطرف رجوع
کرتا ہی جسکی تفصیل مشکوۃ مین روایت ابن شہاب کے موجود ہی کہ اوسنی کہا کہ بلغنی ان تلك السبعة الاحرف
انما هي في الامر يكون واحدا لا يختلف في حلال ولا حرام ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق اسکی تحت مین
افادہ فرماتی ہین کہ یعنی مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہو کسواسطی کہ لغات سبعہ اور اسیطرح قرات
سبعہ مین اختلاف نہین ہوتا اور اگر اختلاف ہو اسطرح پر کہ مثبت منفی ہوجاوی اور حلال حرام یا بالعکس تو یہہ قرائین
درست نہین کہ یہہ موجب اختلاف کثیر کا ہی حالانکہ خداوند پاک فرماتا ہی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا اور ہرگاہ یہہ قران من عند اللہ ہی تو اختلاف کثیر کو اسمین راہ نہین اب تقریب ملازمان
والا کی ناتمام رہی اور دامن جناب عثمان کا نہان نقصان سی پاک ہوا ۵ تو پاک باش برادر مدار از کس باک *
زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف نی یہہ تطویل لاطائل
کہ کہ مقدمات اوسکی منقوض اور مدخول ہین واسطی انتشار اذہان سامعین کے کی ہی حقیر نی جواب تفصیلی اسکا بخوف
تطویل نہ لکہا اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون کہ اولا مجیب عطریف یہہ بتاوی کہ عمر تو بقول سنیونکی مصاحب اول
بلکہ اتالیق پیغمبر کا اور اعلم اصحاب تہا کہ اکثر وحی اوسکی رای کی موافق نازل ہوتی تہی کیا نجانتا تہا کہ قران سات لغت
پر نازل ہوا اور مرجع لغات سبعہ کا قرات سبعہ کیطرف رجوع کرتا ہی اور مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہی اگرچہ
لفظ مین اختلاف ہو پہر اوسکو ہشام بن حکیم سی بہڑنی کی کیا وجہ کہ پڑہنا ہشام کا موافق تعلیم جناب رسالتپناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ کی تہا اور قرات ہشام اور قرات عمر مین اختلاف کثیر یعنی تبدیل مثبت بمنفی اور انقلاب حلال بحرام یا بالعکس
نہ تہا اور علی القیاس عثمان کو بہی معلوم ہوگا کہ قران سات لغت پر نازل ہوا ہی اور مرجع لغات سبعہ کا قرات سبعہ
کیطرف رجوع کرتا ہی اور مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کے ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہووے اور آن یہہ بہی دیکہ چکا تہا
کہ پیغمبر خدا نی قران ابن مسعود اور ابی بن کعب کو کہ باہم ترتیب مین مختلف تہے رہنی دیا تہا اور عمر اور ہشام کی اختلاف
پر جو سورہ فرقان کی پڑہنی مین تہا آنحضرت نی دونو کو رہنی دیا تہا اور فرمایا تہا کہ قران سات حرفو نپر نازل ہوا

پڑہ

پر بہ جسطرحسی کہ میسر ہو مطلع ہوگا پہر اس عثمان محرق القران کو کیا امر باعث جلانی قرانون منزل من اللہ کا ہوا اور ثانیا
جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی طعن نقصان کرنی کا قران عثمان پر نہین کیا ہی جناب مستطاب موصوف تو طعن جلانی
قرانونکا اوس محرق القران پر کر رہی ہین مجیب عطر یف اپنی ذہن و قادسی طعن نقصان قرانکا عثمان پر جمان لگاتا ہے
اور اس طعن کے جواب دہی شروع کی ہے اور جلانی کی جواب کو تمام چہوڑ ا جہنی سکے لئی گوشی ڈہونڈتا ہی گوشہ تو
ملتا نہین خندق مین گرتا ہی گیا تہا نماز بخشوانی روزی گلی پڑی مسعود بھین جتیر کہتا ہی کہ جب قران نازل ہوا سات حرفو نپر
اور وہ ساتون حرف منزل من اللہ خواہ مراد اوس سی سات لغت مذکورہ ہون خواہ سات قرات مشہورہ قران مروج
مین نہین ہین تو تقریب جناب مستطاب کے تمام ہی ور دین عثمان محرق القران کا علاوہ احراق قرانکی جرم نقصان
قرانمین بہی الودہ ہی اور نہونا ساتون لغت کا قران مروج مین باعتراف مجیب عطر یف کی ثابت ہی کہ وہ سابق ازین
لکہہ چکا ہی کہ عثمان نی زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر او سعید بن عاص و عبد اللہ بن حارث جمع کرنیوالون
قران مروج کو حکم دیا تہا کہ عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم کہو کہ قران اونکی زبان پر اوترا ہی چنانچہ اون لوگون
نی کہ متصدی جمع کرنی قران کی تہی اسیطرح کیا اور علی ہذا القیاس ساتون قرات بہی اسمین نہین ہین **قال المجیب** العفیف
مین بعد اگر کہہ شبہ رہی تو مجمع البیان کی عبارت ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسکی تائید کر رہی ہی **اقول** بفضل العلی
القوی اللطیف جہل مرکب سی خدا ہی علام سبکو محفوظ رکہی عبارت مجمع البیان مین تائید برارت عثمان کی احراق
او نقصان قرانسی کہ مجیب کا مطلب ہے نہ بہ صراحت پائی جاتی ہی نہ کنایت بلکہ مطلب سعدی دیگر ہست اوس
سی تو تائید مقبول خدا و رسول ہونے اور باقی رکہنی قران ابن مسعود او ابی بن کعب کے ظاہر ہی وہ عبارت
یہہ ہی **وان جماعة من الصحابة کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما ختموا القران علی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ عدة ختمات وکل ذلک یدل بادنی تامل علی انہ کان مجموعا مرتبا
غیر مبتور ولا مبثوث** یعنی عبد اللہ بن مسعود او ابی بن کعب وغیرہما ایک جماعت اصحاب نی قران مجید کو
کئی مرتبہ پیغمبر خدا کی حضور مین ختم کیا تہا اور یہہ دلیل ہے اس امر کے کہ قران مجید پیغمبر خدا کی عہد کرامت عہد مین مجموع
و مرتب تہا منتشر اور پراگندہ نہ تہا انتہی اس عبارت مین قران مروج عثمانی کا ذکر او اوسکی کمال و نقصان کا بیان
بتصریح نہی لکہا یا اوسکی جمع اور ترتیب تو عہد ضلالت مہد خلیفہ ثالث بالجبر مین ہوئی ہے پیغمبر خدا کی عہد
مین اسکا وجود بہی نہ تہا اور نہ حضور مین اوس و الاجناب کے ختم کیا گیا اب عقلا سمجہہ لین کہ عبارت مذکور اسکی تائید
کر رہی ہے المحق امامیہ کی یا مجیب عطر یف کی اور مبلغ فہم مجیب کا بہی پرکہہ لین اور یہہ امر ہر کسیکو معلوم ہی کہ

قران عبداللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ جلکی لکہی ختم پیغمبر خدا کی حضور میں ہوی تہی سب کی سب عثمان محرق
القران نے جلا دئی اور اپنی جمع کئی ہوی قرانسی ساتون حرف ہی جن پر قران نازل ہوا تہا اوڑا دئی تو طعن احراق
قران منزل اللہ او نقصان قران منزل من اللہ دونو ہر ثالث بالخبر کی رہتی مین بندہی اور اوسکی گلوی و گردن
مین آویزان ہین اور رسالہ او ر ما علیہ عبارت مجمع البیان کا او پر بہم مفصل لکہہ چکی فانظر ثمہ قال المجتہد العلام
العریف او ر مخفی نر ہے کہ یہہ سات حرف غیر قراتون قراء سبعہ کی تہی کہ وہ حرف باقی رہی اور یہہ باقی ہین مانند
قرات ابی بن کعب اور ابن عباس کے کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہا ہی فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی
فاتوہن اجورہن فریضۃ جنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن اثیر جزری نی بہی اسکا اقرار کیا ہی کہ سبعہ
حرف سوای قرات سبعہ کے ہین قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام جو لوگ قائل ہین کہ
سبعہ حرف غیر قرات سبعہ ہی مراد اونکی غیر لغات سبعہ نہین ورنہ لغات متناقضہ اقول بفضل العلی الغفور
اللطیف اسجگہہ کلام مجیب غطریف کا خالی تعقید لفظی او ر معنوی سی نہین ہے ظاہرا یہہ الجہانا مطلب کا عمدا ہے
تاکہ ہر کوئی غیر مجیب پر مطلع نہو اسواسطی حقیر کو ضرور ہوا کہ تار و پود اولجہا ہوا مجیب غطریف کا سلجہا دون اور
خلاصہ ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کا اور جواب باصواب مجیب غطریف کا کہول
تاکہ عام و خواص آگاہ ہون کہ یہان مجیب نی اپنی ہاتہہ پانو گم کئی ہین اور کار گہ اپنی سوال مغالطہ پر چہائی ہے
خلاصہ تر ہے کہ جناب مستطاب نی ارشاد فرمایا ہی کہ بنا بر روایات سنیہ کی قران مجید سات حرفو نپر نازل ہوا ہی اور بنا بر اعتراف
ابن اثیر وغیرہ علماء سنیہ کی سات حرف غیر قرات سبعہ کے ہین اور وہ ساتون حرف اس قران مروج عثمانی مین باقی
نہین اور وہ قرات سبعہ باقی ہین مانند قرات الی اجل مسمی کے تو موجب روایات سنیو نکی قران مین نقصان
فی الجملہ ثابت ہوتا ہی فقط اسکی جواب مین مجیب غطریف کو لازم تہا کہ باقی رہنا ساتون حرفو نکا اس قران مروج مین ثابت
کرتا سوا اسکا ثابت کرنا تو اوسکو ممکن نہوا نا چار اوسنی الجہانا مطلب کا اور مغالطی مین ڈالنا سامعین کا جاہا بہتر
بمقتضای الحق یعلو ولا یعلی کے ایسی تحریر و تقریر اوسکی زبان قلم سی نکلی کہ ایراد جناب مستطاب دام ظلہ کا
خوب جم گیا کسواسطی کہ اوسنی کہا کہ جن لوگونکی نزدیک سبعہ حرف غیر قرات سبعہ ہی مراد اونکی سبعہ حرف سے
لغات سبعہ ہی کہ وہ قریش و طی اور ہوازن او ر ہذیل او ر یمن او ر ثقیف او ر بنی تمیم ہی فقط اس تقریر مجیب سے
اعتراض نقصان فی الجملہ قران کا منزل من اللہ سی نہ اوٹہا اگر لغات سبعہ قران مروج مین باقی ہوتی تو البتہ اعتراض مذکور
دفع ہو جاتا اور باقی نہ رہنا لغات سبعہ کا قران مروج مین باعتراف مجیب غطریف کی ثابت ہی کما اشرنا الیہ سابقا

قال المجیب الغطریف کیونکہ تقدیر اول پر عدم اتمام کلمۃ اللہ لازم آتا ہی اور یہہ بدلیل کریمہ وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَعَدْلًا جایز نہیں **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** اس مقام مین مجیب غطریف عجب کلام مخبط کر رہا ہی نشہ محبت عثمان مین جو ہی بوقت کی خبر ہی ہی کلام مستانہ کر رہا ہی اوسکو تو لازم ہی کہ باقی رہنا لغات سبعہ کا اس قران مروج مین ثابت کری اور بجای عثمانکا تفتیش قرانسی چہوڑا ہی سو وہ اوس سی ہو نہین سکتا ناچار مغلطی کی چال چلتا ہی اور کہتا ہی کہ سبعہ احرفسی لغات سبعہ مراد ہین اور اوسکو اپنی دانست مین مدلل کرتا ہی حالانکہ اس استدلال کی کہ فضول محض ہے کچہ حاجت نہین مسلما کہ سبعہ حرفسی لغات سبعہ ہی مراد ہین پہر وہ لغات ہی تو عثمان نی اس قران مروج سی اوڑا دی تو طعن نقصان کرنی عثمانکا سبعہ احرف کو قرا مین جیسا تہا ویسا ہی رہا اور یا یہہ کہ کلام بی محل کر رہا ہی الطف یہہ ہی کہ دعوی کچہ کرتا ہی اور دلیل کچہ لاتا ہی صاحبان عقل سلیم پر دعوی مجیب کا یہہ ہی کہ مراد سات حرفونسی جن پر قران نازل ہوا ہی لغات سبعہ مذکورہ ہین اور دلیل اس دعوے پر یہہ لاتا ہی کہ اگر لغات سبعہ اوس سی مراد نہون تو ناتمام ہونا کلمۃ اللہ کا لازم آتا ہی اور یہہ دلیل اوسکی دعوے پر منطبق نہین ہوتی بلکہ اس دلیل کو مدعای مجیب غطریف سی کچہ مساس نہین **اولا** اگر سات حرفونسی لغات سبعہ مراد نہ لئی جاوین تو ناتمام ہونا کلمۃ اللہ کا غیر مسلم ہی عدم اتمام ہرگز لازم نہین آتا مجیب غطریف کو لازم ہے کہ وجہ ملازمہ کی بیان کری اور **ثانیا** لو فرضنا کہ عدم اتمام کلمۃ اللہ لازم آتا ہی تو یہہ ایراد مجیب کا اون علماسے سنیونپر ہوگا جو سبعہ احرف سی قرأت سبعہ یا اور کچہ مراد لیتی ہین یہان مثل مشہور صادق آئی نامرد ہاتہی گہر سکے فوج کو مارے اور **ثالثا** مجیب غطریف کو معنی کلمۃ اللہ کی نہین معلوم اور مطلب آیہ وافی ہدایہ وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَعَدْلًا کا نہین جانتا اوسکو لازم تہا کہ اپنی مذہب کی کتابین پہلی دیکہہ لیتا بعد ازان متصدی استدلال کا اس آیہ سی ہوتا خلاصہ آیہ شریفہ کا جیسا کہ جلالین وغیرہ تفاسیر سنیہ مین ہی یہہ ہی کہ احکام و مواعید خدای تبارک و تعالی کی تمام ہین اونمین نقض و خلف کو راہ نہین بہلا اس مضمون کو مدعای مجیب غطریف سے کیا علاقہ کہ اوسکا مدعا تو یہی ہی کہ سات حرفونسی لغات سبعہ مراد ہین اوری ہبلی مانس اگر سبعہ احرفسی لغات سبعہ مراد نہ لیے جاوین تو احکام اور مواعید خدا تعالی مین کیا نقض و خلف ہوگا یہہ تو وہی مثل ہوئی ماری گہٹنا پہوٹی آنکہہ **قال المجیب الغطریف** اور بر تقدیر ثانی تبدیل مثبت بمنفی و منفی بمثبت یا استحالہ حلال بحرام اور حرام بحلال ناگزیر ہی اور یہہ موجب اختلاف کثیر ہے **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** مجیب غطریف سی جواب تو سرانجام ہو نہین سکتا تو اپنی مغلطی کے راہ پکڑ لی باتین خارج از مطلب بنا رہا ہی اسکا جواب نہین دیتا کہتا تو

حرف اور لغات سبعہ کو عثمان نے ذا انہین سے کیون اوٹھا دیا مجیب لکھتا ہی تو گویا کہا ہی کہ سبعہ حرف سی لغات متناقضہ
مراد نہین سوال فضول ہی نہ سنی کیا ہوئی کہ ہم کہتی ہین کہ لغات متناقضہ اوس سی مراد ہین کہ تبدیل مثبت بمنفی
اور منفی بمثبت یا انقلاب حلال بحرام و حرام بحلال ہی جسکا مدعی ہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور مجیب غطریف
یہ بہی سمجھے کہ آیہ فما استمتعتم بہ منهن ساتھ قید الی اجل مسمی کی متناقض آیہ مذکورہ بلا قید کا نہین
ہی اگر متناقض ہوتا تو ابن عباس و ابی بن کعب و عمران بن حصین اجلہ اصحاب جو اول معنی کی اس قرأت کو کیون
اختیار کرتی **قال المجیب الغطریف** قطع نظر از لغت کی سبعہ بہی اسکو روا نہین رکھتی چنانچہ صاحب منہج شرح
کریمہ لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم کے لکھرہا ہی سبکس نسبت کہ تبدیل و سہو و باشد مر خدا و حکام
او را جائیکہ تبدیل واقع شود نیست زیرا کہ حقتعالی محافظت قران فرمودہ است **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف
فی الواقع الحق کی نزدیک بہی تبدیل مثبت بمنفی اور انقلاب حلال بحرام اور بالعکس روا نہین ہی اور جاری کسی کلام
جاء اسکا نہین نکلتا پہر مجیب غطریف کو استدلال کی آیہ مذکورہ سی کیا حاجت تہی **قال المجیب الغطریف** پس معلوم
ہوا کہ سبعہ حرف سی وہی لغات سبعہ مراد ہین جنکا مذکور ہو چکا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف جب سبعہ احرف
سی لغات سبعہ مراد ہوی تو نقصان قران مروج کا منزل من اللہ سی ظاہر ہی کہ جامع القران نی سوای لغت قریش
کی باقی لغات نکلوا ڈالی ہین کما اقر بہ المجیب سابقا **قال المجیب الغطریف** اب انکا باقی رہنا ممنوع ہی **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف یہ دعوی مجیب غطریف کا ممنوع ہی اور سند منع کی وہی ہی جو مجیب لکھ چکا ہی کہ عثمان
نی مقصدیان جمع قرانکو حکم دیا کہ عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم رکہو کما مر مرارا **قال المجیب الغطریف** کیونکہ
مرجع کل لغات کا وہ ہی جیسی مرجع ہر قرأت کا واحد **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف واحد ہونا مرجع
لغات اور ہر قرأت کا کام نہین آتا اگر کار آمد ہوتا تو عمر ہشام سی کیون جہگڑتا کما مر من المشکوۃ اور ظاہر ہی کہ جب
قران سبعہ احرف پر نازل ہوا تو جمع اور ترتیب اوسکی بطور نزول کی چاہئی نہ رای عثمان کی موافق وہ کون سی کہ قرآن
مجید مین اوسنی دخل دیا اور اون حرفونکو جن پر قران نازل ہوا تہا اوڑا دیا شاید اوسنی اپنی دانست مین کلام
خدای جلیل کو اصلاح دی لا حول ولا قوۃ الا باللہ **قال المجیب الغطریف** بلکہ یہ لغات سبعہ ضمن مین
قرأت سبعہ کی ہین چنانچہ بعض شراح مشکوۃ نی جا بجا تصریح کی ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف
یہان تو مانحن فیہ باشد کی مثل ٹہیک ہوتی ہے کس واسطی کہ مجیب غطریف نی قول سابق مین لکھا ہی کہ سبعہ حرف
کی تفسیر مین علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ سات لغت مراد ہی ما سوی قریش و غیرہ بعضی کہتی ہین کہ مراد او

ثبات قرات مشہور ہی اور یہ قول مجیب کا صریح ہی اسمین کہ وہ دونو ایک سی چیزین ہین اور بیان کرتا ہی کہ یہ لغات
سبعہ ضمن مین انہین قرات سبعہ کی ہین بالجملہ اولاً کلام مجیب کا متناقض ہی اور ثانیاً دعوی بے دلیل ہے اوسکو لازم
ہی کہ جو منقول ہی اپنی دعوی کو ثابت کری اور تسبیح کی وجہ ہی **قال المجیب الظریف** لغات اور قرات متواترہ
یہی ہین جو اس قرآن مین موجود ہین **اقول بفضل الملک العلی القوی اللطیف** یہ قول بھی مجیب ظریف کا اولاً دعوی بے
دلیل ہے ثبات اسکا بروایات معتبرہ خصم چاہتی ورنہ لغو و باطل ہے اور ثانیاً مجیب کی جنسے سینہ سی تواتر سب
قرآن مروجہ کا وقت نزول سے تا عہد عثمان ثابت نہین ہوتا کیونکہ یہ قرآن مروج باجماع سنیان بلکہ باتفاق بعض
عہد عثمانین جمع اور مشہور و مروج ہوا ہی پہر اون لغات اور قرات کا جو اوسمین موجود ہین تواتر از وقت نزول
کس طرح ثابت ہو الحاصل یہ قول مجیب کا از قبیل ہذیان ہی کچھ معنی نہین رکھتا یا از قبیل المعنی فی بطن الشاعر ہی
یہ تو ہر کس و ناکس پر ظاہر ہی کہ بیان مجیب کی ذمہ پر اثبات اس امر کا لازم ہی کہ وہ لغات سبعہ جن پر قرآن نازل ہوا
سب کی سب اس قرآن مروج مین موجود ہین اور ثانیاً یہ اس مطلب کا یا اسکی دلیل کا اس عبارت مجیب مین نہین پایا جاتا
پہر یہ تفسیح ما دام قرطاس بلکہ تضییع اوقات کسیلی عدا جانے دیجئے اون لغات سبعہ کا جن پر قرآن نازل ہوا ہی
مجیب خود سابق مین لکہہ چکا ہی کما اشرنا الیہ سابقا **قال المجیب الظریف** اور جو انکی سوا ہی وہ شاذ یا منسوخ ہے
اقول بفضل الملک العلی القوی اللطیف اولاً یہ دعوی مجیب کا تحکم بحت اور غلط محض ہے موافق آداب مناظرہ کے
اثبات اسکا ضروری ہی اور ثانیاً بموجب ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی کما افاد فی جواب
الاستفتا وہ لغات اور قرات جو اس قرآن مروج مین نہین ہین نفس الامر مین شاذ نہین ہین عثمان محرق قرآن
نے سب قرآنون منزل من اللہ کو جلا کر انکو شاذ بنا دیا ہی اگر سب قرآن موجود ہوتی تو یہہ لغات اور قرات کاہیکو
شاذ ہوتی اور ثالثاً فرضا کہ بقول مجیب کی جو انکی سوا ہی وہ شاذ ہی پہر بہی مجیب ظریف کو شاذ و ذاد سکا معنی
اور انکو معمر مجیب کہ باد عمائی علم اپنی مذہب کے خبر نہین مسلم الثبوت بہاری اور شرح مسلم مولوی عبد العلی
ہی قرات شاذہ یعنی وہ قرات جو سوای قرات مشہورہ کی ہے حنفیہ کے نزدیک واجب العمل ہے اور شافعیہ نے اسمین
خلاف کیا ہی اور ابو حنیفہ نے بنا بر قرات ابن مسعود کی کہ فصیام ثلثة ایام متتابعات ہی کفارہ قسم مین تتابع یعنی
پیہم بے فصل روزی رکہنا واجب جانا ہی اور اصحاب اور قاضی ابو الطیب اور قاضی حسین نے کہا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا عمل قراءت
شاذہ پر ہی امام مجمع الجوامع اور شرح مختصر مین اسکی تصحیح ہوئی ہی اور اجماع کیا ہی صحابہ نے کاٹنی دست بریدن سارق پر
بنا بر قرات ابن مسعود کی با انکہ وہ قرات شاذہ ہی انتہی پس ابو حنیفہ کے نزدیک قرات شاذہ واجب العمل ہے

(۸۳)

فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن کہ صریح ہے حلت متعہ مشروعہ مین گو

قرات شاذہ ہی سہی واجب العمل ہوئی اور متعہ حنفیہ کی نزدیک ہی حلال ہوا اور مجیب غطریف کو اسکلام لغو سی کچہ فایدہ

حاصل ہوا قال المجیب الغطریف خصوصا وہ قرات کہ جسمین اختلاف کثیر اور حرمت اور حلت کا تفاوت ہی تو وہ مردود

ہی جیسی قرات الی اجل مسمی بعد فما استمتعتم کی کہ شیعہ اس سی اباحت متعہ کی نکالتی ہین اقول

بفضل العلی القوی اللطیف اولاً مجیب غطریف نی لفظ اختلاف کثیر اور تفاوت حلت اور حرمت کا بیان بی محل اور بطور

مغالطہ کے لکہا ہی قرات فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی مین نہ اختلاف کثیر ہی اور نہ تفاوت حلت

وحرمت کا غالبا مجیب غطریف نی معنی اختلاف کثیر فی القران کی اپنی تفاسیر مین نہین دیکہی تفسیر جلالین مین ہے

افلا یتدبرون یتاملون القران وما فیه من المعانی البدیعة ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه

اختلافا کثیرا تناقضا فی معانیه وتباینا فی نظمه انتہی ہس عبارت تفسیر سی ظاہر ہے کہ معنی اختلاف کثیر فی القران

کی ہونا تناقض کے معانی قران مین اور تباین کا اوسکی نظم مین ہے یعنی خدای عز اسمه فرماتا ہی اگر قران مجید بنایا ہوا

مخلوقات کا ہوتا تو اوسکی معانی مین تناقض اور اوسکی نظم مین تباین ہوتا کہ بعض آیہ مناقض بعض کے اور بعض آیہ

فصیح اور بعض آیہ غیر فصیح ہوتی اور یہ تو ظاہر ہی کہ آیہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی نہ تناقض

کسی آیہ کا ہی نہ غیر فصیح ہے تو قرات مذکورہ مین اختلاف کثیر نہین ہے اور علی ہذا القیاس قرات مذکورہ مین تفاوت

حلت وحرمت کا بہی نہین ہے اگر بغیر قید الی اجل مسمی کے کسینی اس آیہ سی حرمت متعہ کے نکالی ہوتی تو البتہ تفاوت

حلت وحرمت کا ہوتا متاخرین سنیو نکی ہی کہ براہ تعصب وعناد کی متعہ مشروعہ کو حرام ٹہراتی ہین آیہ مذکورہ غیر مقید

بقید الی اجل مسمی سے بہی حرمت متعہ کی نہین نکالتی بلکہ آیہ مذکورہ کو نکاح دایم مین کہتی ہین تو قرات مذکورہ مین تفاوت

حلت وحرمت کا بہی نہین ہی یہ سب نافہمی اور ڈہکوسلا مجیب غطریف کا ہی اور ثانیاً قرات الی اجل مسمی کو بعد فما استمتعتم کے

کہ قرات ابی بن کعب اور ابن مسعود کی ہے کما فی التفسیر الکبیر وغیرہ من تفاسیر السنیہ اور مقبول پیغمبر خدا صلی الله علیه

وآله بہی ہے مردود کہنا مردودان درگاہ خدا ورسول کا کام ہی مجیب غطریف خود صدر رسالہ مین جو عبارت

مجمع البیان کی بطور ردو نکیر ذکر کر چکا ہی اسمین مصرح ہے کہ عبد الله ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہما نی کئی ختم قرانکی پیغمبر خدا

کی حضور مین کئی اور انہین سے استیعاب سے لکہہ چکی ہین کہ قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ ہی کہ سال حلت پیغمبر خدا مین دو مرتبہ

آنحضرت کے حضور مین پڑہی گئی اور آنحضرت نی فرمایا جو کوئی چاہی قرانکو تر و تازہ پڑہی تو قرات ابن مسعود پر پڑہی تو ایسی

قرات کو مردود کہنا مشاقت خدا ورسول خدا ہی ومن یشاقق الله ورسوله فان الله شدید العقاب ما شا

انکار سیونکی بھی آیہ مذکورہ سے اباحت متعہ کی نکالتی ہین کچھہ شیعہ اس امر مین متفرد نہین ہین مجیب عظرلیف مرا اہل
تجاہل کے شیعونکو اس امر مین متفرد کہتا ہی بلکہ لطف یہہ ہی کہ عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد [illegible] مجیب
آیہ مذکورہ سے بغیر قید الی اجل مسمی کے بھی وہی متعہ سمجھی ہین تفصیل اسکی اپنی مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی عطر
اصحوت مین مجیب عظرلیف کو لازم ہے کہ آیہ مذکورہ کو بغیر قید مذکور کے بھی مردود کہی اور جزا اسکی روز جزا کو مالک
جزا سے مانگی **قال المجیب الغطریف** حالانکہ قیود ثلثہ تکذیب اس قرات کی ہین پہر متعہ کو کیا کہی **اقول بفضل العلی اللطیف**
قیود ثلثہ ہرگز تکذیب اس قرات کی نہین ہو سکتی اگر تکذیب ہوتی تو ابن عباس اور ابی بن کعب اس قرات کو کیون اختیار
کرتی اور دونون صحابیون عمدہ [illegible] اسی قرات کو [illegible] قیود ثلثہ کو مکذب [illegible] متعہ کو بحکم خدا
تبارک و تعالی کہی اور ایسا کہی مجیب [illegible] ابن عباس اور ابی بن کعب سی اعلم سمجھتا ہی اور انکی
اجلہ صحابہ کو جاہل جہوٹا [illegible] تفسیر ثعلبی و نیشاپوری اور فخر رازی وغیرہ
مین دیکھی کہ یہہ قرات ابن عباس و ابی بن کعب کی ہی اور تفسیر [illegible] زمخشری مین دیکھی کہ وہ تصریح کرتی ہین کہ یہہ آیہ
ابن عباس کے نزدیک محکمہ ہے منسوخ نہین اور ابن عباس نکاح متعہ کی رخصت دیتی ہین **قال المجیب الغطریف** بیان ویسہ
یہہ ہی کہ حق تعالی نے پہلی ان عورتون کا مذکور فرمایا جنسی نکاح حرام ہی اسطرح پر کہ حرمت علیکم امہاتکم تا والمحصنات
من النساء الا ما ملکت [illegible] کتاب اللہ علیکم بعد اسکی ان عورتونکا ذکر جنسی نکاح حلال ہے اسطرح پر کہ
واحل لکم ما وراء ذلکم [illegible] ان تبتغوا باموالکم یعنی مال دیکر [illegible] دوسری محصنین
غیر مسافحین یعنی قید [illegible]
اسکی چھوڑی بغیر [illegible] مدت [illegible] سورہ [illegible] اور بیان
بہی [illegible] نکاح مین [illegible] مجموع ان شرطونکا
غیر منکوحہ آثار مین معقود ہے **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** قطع نظر اس امر کے کہ عثمانی تیسری قید کو بیانسی اوٹھا کر سورہ مائدہ مین
پہینک دیا ہی ولا [illegible] قید اول ابتغا بمال ہے تکذیب قرات ابن عباس اور ابی بن کعب کے او مبطل متعہ کی نہین ہوسکتی
کسلئی کہ ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ متعہ بہی بی مہر اور بغیر ابتغا بمال کے نہین ہوتا اور رہا قید ثالث سو یہہ کہ احصان
بہی مکذب قرات مذکور او مبطل متعہ کے نہین ہے کیونکہ احصان بمعنی قید مین لانی کے طرح پر بہی بمعنی [illegible]
مجیب عظرلیف کے ہی متعہ مین بہی ویسا ہے ہوتا ہی جیسا نکاح دائم مین ہوتا ہے بلا تفاوت جیسا کہ
ستر پردہ اجانب و غیر محارم سے اور منع مجالست و مخالطت اغیار سے متمتع بہا مثل منکوحہ کی [illegible]

(۸۵)

محصنین غیر مسافحین کے معنی جو مجیب ظریف نے مثل معنی ناہر بہا کی اپنی جودت طبع سے لکہی ہین کتب لغت و تفاسیر
سے علیحدہ ہین تفسیر جلالین مین اوسکے معنی متزوجین غیر زانین لکہی ہین اور تفسیر بیضاوی مین الاحصان العفاف
والسفاح الزنا اور کشاف مین الاحصان العفة وتحصین النفس عن الوقوع فی الحرام والمسافح
الزانی من السفح وهو صب المنی اور تفسیر زاہدی مین ہے پارسایان شدہ نازنا کنندگان اور قاموس مین ہے
واحصنها البعل وحصنها واحصنت هي فهي محصِنة ومحصَنة عفت وتزوجت او
حملت اور صراح مین ہے احصان زن خویشتن را و حصنت المراة ای عفت اور قاموس و صراح مین عفت کی معنی
پارسائی کے اور باز رہنا حرام سے ہے، بالجملہ احصان کے معنی از روی تفاسیر او لغت کی نگاہ رکہنا نفس کا ہی حرام سے قید
کرنا اور نگاہ رکہنا کسیکا اپنی گہر مین اور نہ یہہ کہ وہ عورت ہمیشہ اوس مرد کی ہو جاوی اور اوسکی بغیر چہوڑی نہ چہوٹے
مدت کا ذکر نہ آوے صاحبان عقل و انصاف دیکہین کہ معنی طبع زاد مجیب ظریف کی لغت اور تفسیر مین کہین پائی
نہین جاتی اور نگاہ رکہنا نفس کا حرام سے کہ معنی احصان کی لغت اور تفاسیر مین ہین متعہ مین مثل نکاح کی متحقق ہے اور ثالثاً
مجیب ظریف نے محصنین غیر مسافحین کے معنی مین یہہ جو لکہا ہے کہ ہمیشہ وہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے اوسکی چہوڑے
بغیر چہوٹے قطع نظر اسکی کہ یہہ معنی نہ لغت سے مستفاد ہوتی ہین نہ تفسیر سے مین اوس سے یہ پوچہتا ہون کہ اوسنے ہمیشہ سے
کیا مراد لی ہے اگر زندگی بہر زن و مرد کا مراد ہے تو یہہ معنی ٹہیک نہین بیٹہی کیونکہ اس تقدیر پر چاہیے کہ عورت کسیطرح پر
بغیر چہوڑی مرد کے زندگی مین نہ چہوٹے حالانکہ سنیونکے یہان بغیر چہوڑی مرد کے چہوٹ جاتی ہے مثلاً جسوقت مرد صحیح العقل ایسے
حالت صحت نفس و ثبات حواس مین براہ ہزل کے لفظ طلاق کا زبان پر لاوے اور نیت اور ارادہ طلاق دینے کا نہو
تو بہی ابو حنیفہ کے نزدیک جورو اوسکی مطلقہ ہو جاتی ہے اور وہ عورت بغیر چہوڑی مرد کی چہوٹ جاتی ہے اور علی ہذا
القیاس سکران یعنی مست اور مکرہ یعنی مجبور کے طلاق بہی واقع ہو جاتی ہے اور عورت بغیر چہوڑی مرد کے
چہوٹ جاتی ہے حالانکہ سکران و مجبور کا ارادہ اور نیت طلاق کے نہین ہوتی چنانچہ رحمة الامة فی اختلاف الائمة
وغیرہ کتب فقہ سنیون مین مصرح ہے، اور اگر مجیب نے ہمیشہ کی معنی یہہ لئی ہین کہ جب تک عقد باقی ہو تب تک
عورت اوس مرد کی ہو جاوے بغیر چہوڑی مرد کی نچہوٹے تو یہہ معنی صحیح ہین لیکن مجیب ظریف کو کچہہ مفید نہین بلکہ اوسکو
سراسر مضر ہین کسواسطے کہ منافی متعہ مشروعہ کی نہین کہ مدت عقد تک متعہ مین بہی عورت مرد کی ہو جاتی ہے اور مدت
متعہ مین بغیر چہوڑی مرد کی نہین چہوٹتی اور رابعاً تیسری قید جو مجیب نے سورہ مائدہ مین بتائی یعنی قولہ تعالی
وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ اور خلاصہ اوسکا یہہ لکہا کہ لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایکمرد دو عورت سو جاننا چاہیے

کہ یہ معنی بھی قطع نزاع مجیب کی ہین تفاسیر مشہورہ سنیونمین بھی نظر سی نہین گذری جدا اس اگر آیہ مذکورہ سی ثابت
زعم باطل مجیب غلط لیف کی نفس ہے اس امر پر کہ نکاح مین شاہدونکا ہونا شرط ہی تو اوسکا امام محمد وزیر اعظم اوسکے
امام اعظم کا اور اوسکا امام مالک کہ یہ دونو شہادکو شرط نکاح نہین کرتی جاہل یا بغراین اور امام المجاہین
شہری خزانۃ الروایات مین ہے فی الکافی والشہادۃ شرط فی النکاح وقال مالک لیس بشرط وفی معدن الکفر نزدیک امام
محمد شہاد شرط نیست انتہی اور امام اعظم سنیونکی نزدیک اگرچہ بظاہر شہاد شرط ہی لاکن عند التامل شہاد حنفی لغو
اور نامعقول ہے کسواسطی کہ ابوحنیفہ کے نزدیک موجود ہونا دو شاہد کا اگرچہ سوتی ہون شرط ہی اور یہی وجہی ابوحنیفہ
کی نزدیک صحت نکاح مین علم عاقدین اور شاہدین کا ضرور نہین کما فی الدر المختار اور یہی اوسکی مذہب مین دوگونگونکے
سامنی نکاح پڑھنا صحیح ہے اگرچہ وہ سنین کسواسطی کہ موجود ہونا گواہونکا شرط ہی سننا شرط نہین ہے کما فی فتاوی
قاضیخان بالجملہ مجیب اپنی مذہب سی بھی بے خبر محض ہے اوسکی امام مالک اور امام محمد کی نزدیک تو گواہ نکاح مطلق
شرط نہین اور اوسکی امام اعظم کی نزدیک گواہ اوس خوبی کے گونگی اور سوتی اور نکاح کے ہونی سے جاہل شرط ہی کہ ایسے
گواہون کا ہونا عند العقل نہونی سی بدتر ہی بلکہ درحقیقت شاہدون کا نہونا ہی اور جب نہونا شاہدونکا مبطل نکاح کا
نہین مبطل متعہ کا کیونکر ہوگا علاوہ برایں آیہ سورہ مائدہ کی جسمین مجیب نے تیسری قید بتائی ہی یہ ہی اذا آتیتموھن
اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان اور تفسیر جلالین مین اجورہن کے تفسیر مین مہورہن
اور محصنین کے معنی متزوجین اور غیر مسافحین کے معنی غیر معلنین بالزنا بہن ولا متخذی اخدان کی معنی اخلاء تسرون
بالزنا بہن لکھا ہے اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ خداوند کریم مومنون کو فرماتا ہی کہ حلال ہین تمہاری واسطی حرائر مومنات
اور حرائر اہل کتاب جب تم انکی ساتھہ مہر دیکر تزوج کرو اور حلال نہین تمکو زنا نہ باعلان نہ بکتمان اور تفسیر
بیضاوی مین غیر مسافحین کے معنی غیر مجاہرین بالزنا و لا متخذی اخدان کے معنی غیر مسترین بالزنا لکھی ہین اور ایسا ہی
کچھہ تفسیر مدارک اور تفسیر کشاف مین ہے اور تفسیر کبیر مین ہے کہ شعبی نے کہا زنا دو قسم ہے ایک سفاح کہ وہ زنا ہے
علی طریق الاعلان دوسرا اتخاذ الاخدان کہ وہ زنا کرنا ہی چھپ کر اور اللہ تعالی نے اس آیہ مین دونو قسم زنا کو حرام کیا اور
تزوج کو حلال کیا کہ وہ تمتع عورتونکا بسبیل احصان ہے بالجملہ قید ولا متخذی اخدان سی جو مجیب غلط لیف نی شرط ہونا شاہدونکا
نکاح مین نکالا تفاسیر سنیہ مین بھی اوسکا اثر نہین مجیب غلط لیفکا ڈھکوسلا ہی اور خامساً اگر گواہونکا ہونا نکاح
مین بحکم آیہ قران کی شرط ہوا تو چاہیئے کہ نکاح اون حنفی سنیونکی جو تقلید امام محمد کی کرتی ہین اور نکاح اور بعض حنفی
سنیون کی باطل اور انسبکی اولاد کو مادہ نکاح باطل ٹھہرا دیا ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود * بہتر از ان دوست

(۸۷)

کرنا وان بود و عذاب باد مین کبھی ایسی گزرہ اور جو وقت طلوع ہو گا وہ سا دہ ہنگا اگر زعم باطل مجیب ظریف کی یہہ قیود ثلثہ مبطل
متعہ ہین تو عبد اللہ بن زبیر کی جہالت ثابت ہوتی ہے کہ جب ابن عباس نے ہنگام مناظرہ حرمت متعہ کی دو حیاد
عوسجہ کا ذکر کرکے ابن زبیر کو نادم اور محجوج کیا تھا ابن زبیر نے ان قیود ثلثہ سے بطلان متعہ کا ذکر کیوں نہ کیا مدت او
خفت کیون نہ مثاہی وادلیس قلیس اور سالغاً اگر قیود ثلثہ کو بقول مجیب ظریف کے مبطل متعہ تسلیم کیا جاوے تو جاہل ہونا
یا شہوت پرست اور بدین ہونا ایک لاکھ کئی ہزار اصحاب پیغمبر کا لازم آتا ہی کہ نصف خلافت خلیفہ ثانی تک
کرنا اونہین پر ایسا ہی معمول تھا اگر وہ لوگ ان قیود کو مبطل نہ سمجھے تو جاہل ٹھہرے اور اگر مبطل سمجھے اور متعہ کو باطل اور
حرام بھی جان چکے پہر بہی اوسکی مرتکب ہے تو شہوت پرست اور بدین ٹھہرے معصوت مین زبان حال مجیب کی یہ مصرع
با این سخن ہے ؎ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ؎ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد اور ثالثاً اگر قیود
ثلثہ متعہ کے مبطل تھین تو خلیفہ جی نے منبر پر چڑہ کر وبال ناحق مہا کا اپنے سر پر کیون لیا لازم تھا کہ ان اپنے
انہین قیود ثلثہ کو منبر پر لوگونکو منع کرتے یار مگر یہہ کہ جاہی استا ۰ خالی مجیب ظریف او سوقت نہ تھے جو خلیفہ
ہدایت کرتے ورنا ستعا سب سے بڑہ کر یہہ بات ہے کہ جو شخص بزرگ قیود ثلثہ موجب علم بالا مجیب کے مبطل متعہ ہین تو ہری
شیخ جی کے سمجھی تو کر کری ہو گئی اور جہالت اسکی بخوبی ثابت ہوئی کہ اوسکی عہد حکومت میں متعہ بین الاصحاب جاری
رہا اور وہ مدعی خلافت نبی تھا مگر ان قیود ثلثہ سے بطلان متعہ نہ سمجھا تو لوگونکو مجیب مضمون ان قیود کے
حرمت متعہ کے سمجھا کر نہی عن المنکر کرتا اور سیر وجب ہی یار مگر یہہ ہی جب قول مجیب غلط ہے سے
قرآن صحیح اوسکی پاس تھا اور اوسکو قرآن پڑہنے کے اور صحیح کرنیکی فرصت کبھی نہ ملی اور عاشراً ان سب وجوہ سے قطع نظر یہہ بات بہی ہے کہ
قرآن کی چہہ صحابی جلیل القدر سنیونکی کہ نام نامی و تذکرہ انکی بہی سم سے خلیفہ ثانی ہی بالقہ موجود ہیں ماخوذ از تفسیر علم
بحری القواسی و تذکرہ صحابات مین اونکو بقول محمد بن سیرین کے افضل من نزل البصرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکھا ہے آیہ فما استمتعتم کو بغیر قرأت الی اجل مسمی کے ہی نص محکم غیر منسوخ حلت متعہ مین جانتے ہین اور کہتے ہین کہ
نازل ہوئی ہے آیت متعہ کے قرآن مین اور بعد اوسکی کوئی آیت ناسخ اوسکی نازل نہین ہوئی اور ہمکو حکم متعہ کرنیکا
دیا رسول خدا نے اور ہمنی متعہ کیا اور نہی نہین کی آنحضرت نے متعہ سے تادم وفات اپنی بعد اوسکی کہا ایک مرد نے اپنی رائے سے
جو چاہا جیسا کہ تفسیر کبیر اور تفسیر غنیا پوری اور حلیہ ابو نعیم اور مسند احمد بن حنبل مین تفاوت یسیر مذکور ہے اور ہتعاقل
بہی اس آیہ سے متعہ سے مراد لیتے ہین کما فی تفسیر القرطبی اور مجاہد اور سدی بہی آیہ مذکورہ سے متعہ سے مراد لیتے ہین کما
فی الدر المنثور سیوطی تو نازل ہونا آیہ مذکورہ کا حلت متعہ میں باتفاق ان اکابر سنیونکی اور بشہادت الشہود عدول ثابت

نفقات

ہی بصورت

ہی اسصورتین اگر قیود ثلثہ مذکورہ موافق زعم باطل مجیب غطریف کی مبطل متعہ فرض کی جاوین تو اختلاف کثیر
قرآن مجید مین اور تناقض وعکس معانی مین اور تباین اوسکی نظم مین ثابت ہوتا ہی اور قرآن مجید بدولت سوء
فہمی مجیب غطریف کی کلام خدا کا ٹہرتا ہی کہ سیاق آیہ مذکورہ مین قیدین مبطل متعہ کی ہین ان تبتغوا باموالکم
محصنین غیر مسافحین اور سیاق آیہ مذکورہ کہ فما استمتعتم بہ منہن الایہ ہی مثبت متعہ مین ہی سبحانک
ہذا بہتان عظیم فتلک عشرۃ کاملۃ ہادمۃ لبنیان ما اسسہ المجیب الغطریف تبعا لبعض
اسلافہ فی اختراع معانی العقود الثلثۃ بالآراء الفاسدۃ الناقصۃ بالجملہ مجیب غطریف نے
جو معنی آیہ کی اپنی رای سی لکہی ہین قطع نظر اسکی کہ تفسیر کرنا قرآن کا اپنی رای سی ممنوع ہی کما فی فردوس الاخبار
للدیلمی برخلاف لغت اور مخالف تفاسیر سنیونکی بہی ہین اور وہ قیود ثلثہ ہرگز مکذب قرات ابن عباس و ابی
بن کعب کے اور مبطل متعہ مشروعہ کی نہین ہین اور آیہ اذا اتیتموہن اجورہن محصنین غیر
مسافحین ولا متخذی اخدان اور آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین
غیر مسافحین جیسی نکاح اور ملک یمین پر صادق آتی ہے ویسی ہی متعہ پر صادق ہے بلا تفاوت بینہما اور
مجموع قیود مذکورہ کا جیسا نکاح اور ملک یمین مین پایا جاتا ہے ویسا ہی متعہ مین پایا جاتا ہی پایان
نہین حد انکا انصاف شرط ہی * بی صلوات اشتر گرگین کا شرط ہی قال المجیب الغطریف کیونکہ تحلیل الفروج
سودای مفت ہین یا حلوای بی دودا اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہ کلام مجیب غطریف کا مسروق
تحفہ مسروقہ سی ہے جو رکی گہر جہوڑ اسوجواب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ فی مارقہ ضیغمیہ مین اسکی جواب مین
افادہ فرمایا ہی کہ تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج اکابر سنیونکی نزدیک جائز تہا اونکا معمول ہے اور یہہ سودای
مفت اور حلوای بی دودا اونکی یہان بہت پسند واز بس مقبول ہے ولا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ
من الزجاجۃ اسصورتمین سنیونکو ایسی تعریض کرنا بیجا ہی ہے عطا ابن ابی رباح کہ امام اعظم سنیونکی ابو حنیفہ
نی اوسکی شان مین کہا ہی کہ مینی اپنی ملاقاتیونمین عطا سی افضل کسیکو نہین پایا جیسا کہ شیخ عبد الحق
دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہی سو وہ عطا ابن ابی رباح تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج کو جائز کہتا تہا
اور اوسکا معمول تہا چنانچہ ابن خلکان نے کہا کہ ہمارے اصحاب نے اوسکی مذہب کو یون نقل کیا ہی کہ وہ واسطے
لونڈیونکی اونکی مالکونکی اذن سے جائز جانتا تہا اور ابو الفرج محلی نے نقل کیا کہ عطا اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون
کی پاس بہیجتا تہا انتہی مجیب غطریف اور پلید دہلوی اس اپنی حلوای [illegible] کو کیون یاد نہین کرتی و علی ہذا القیاس

(۸۹)

اور اعارۃ الفروج

مسائل عجیبہ سنیہ

بیہودہ دعوی عفت ہیا خانگی کیون نہین دیکھتی کہ فتاوی قاضیخان کافوری اور رحمۃ الامۃ اور میزان شعرانی مین کہ یہہ سب کتب معتمدہ سنیون
سے ہین مرقوم ہی کہ اگر کوئی مرد سفر کو جاوی اور اپنی زوجہ سی دس برس غائب ہی اور اوسکی زوجہ دوسری مرد کی ساتھہ
نکاح کر لی اور ہر سال اس دوسری شوہر کے نطفہ سی ایک بچہ جنی تو یہہ سب بچے جو دوسری مرد کی نطفہ سی پیدا ہوتی ہین لڑکا
پہلی ہے شوہر کی جو غائب ہے ہونگی ابوحنیفہ کے نزدیک اور اسی پر فتوی ہے اور تفسیر کبیر اور رحمۃ الامۃ مین ہے کہ مرد
مشرق مین ہو اور نکاح کری اوس عورت سی کہ مغرب مین ہو اور وہ عورت بغیر ملاقات ہمبستری کی بچہ جنی تو ابوحنیفہ
کی نزدیک وہ بچہ اوسی مرد مشرقی کا ہی باوصفیکہ بالیقین معلوم ہے کہ اوس مرد مشرقی کی نطفہ سی نہین ہی اور میزان
شعرانی اور رحمۃ الامۃ مین ہے کہ اگر کسی مرد نی نکاح ایک عورت کی ساتھہ کیا اور اوسی مجلس نکاح مین قبل خلوت و ملاقات کے
اوسکو طلاق دی اور بعد چہ مہینے کے اوس عورت مطلقہ کی بچہ پیدا ہو وہ بچہ تو ابوحنیفہ کی نزدیک وسی مرد کا ہوگا
جسنی نکاح کرنی کی وقت فوراً بغیر کرنی جماع کی طلاق دی تہی تاآنکہ اوسنی جماع اوس عورت سی نہین کیا اور علمای
ہند و سندہ مین اسکا ایک حال ہے سو ایسکی بعمر والی آدمی کو اعتبار شادی تو ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ دعوی اوسکا مقبول ہی کما قرہ
و نفش عن ... الحملہ ایسی خرافات عجیب غطریف کی مذہب مین بالابدا ... پھر وہ ایسا جلوہ گاہی بی و دو اور بیہودہ
عفت کو کیون بہول گیا **قال المجیب الغطریف** و متعہ مین احصان نہین **اقول** بفضل العلی العفو اللطیف یہہ کلام
بہی مجیب کا مسترق تحفہ مسروقہ سے ہے اور دعوی منعہ مین احصان نہونی کا جو مجیب نے باقتدای سارق دہلوی کے
کیا دعوی بلا دلیل و تحکم بحت ہے ہم اوپر تفاسیر سنیہ اور کتب لغت سی بشرح و بسط لکہ چکی ہین کہ آیہ ان تبتغوا
باموالکم محصنین غیر مسافحین مین احصان بمعنی عفت و پارسائی کا حال متعہ مین ویسا ہی ہے جیسا
نکاح مین ہی بلا تفاوت بہیہ اور اگر علی سبیل التنزل بخاطر مجیب غطریف کی معنی احصان کے قید مین لانی ہی ہم مان لین
تو بہی مخفی نہین کہ قید مین لانا متمتع بہا کا بلا تفاوت مثل قید مین لانی منکوحہ کی ہوتا ہی بالجملہ متعہ مین احصان معدوم
اور جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین یہہ افادہ فرمایا ہی کہ فخر رازی نی تفسیر کبیر مین اعتراف کیا اور
کہا ابوبکر رازی نی جو کہا کہ احصان نہین پایا جاتا مگر نکاح مین یہہ دعوی اوسکا بلا دلیل ہے بالجملہ جب امام رازی نی سنیونکی
ابوبکر رازی کے دعوی کو دعوی بلا دلیل کہا تو یہہ دعوی ملحد دہلوی کا کہ اس دعوی مین مقلد ابوبکر رازی کا ہے
اور دعوی مجیب غطریف کا کہ مناسی ملحد دہلوی کا اس دعوی مین بقول امام فخر رازی امام سنیونکی غلط اور دعوی
بلا دلیل ہوا **قال المجیب الغطریف** متعہ کا بہی معمول ہے کہ ہر ماہ یاری و ہر سال در کنار رہا کرتی ہے **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف یہہ کلام بہی ماخوذ تحفہ مسروقہ ملحد دہلوی کا ہی اور سرقہ در سرقہ ہی جناب مستطاب مجتہد العصر

دام ظلہ

دوم ناظرہ تارہ ضمیمہ مین اسکا جواب یون رقم فرمایا ہی کہ یہہ کلمہ حقیقت مین سوء ادب اور گستاخی ہے حق مین اون
اصحاب کی جنہون نے عہد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین بحکم خدا و پیغمبر خدا متعہ کیا تہا کسواسطی کہ قول مذکور مین
تشنیع صریح ہے زن متعہ کی اور تشنیع زن متعہ کی عین اہانت و تشنیع اونکی شوہرون کی ہی جو اصحاب رسولخدا کی تہی اور یہی بنابر
روایت جو اہلسنت کے اسماء بنت ابوبکر خلیفہ اول نے زبیر کے ساتہہ متعہ کیا تہا تو یہہ کلام بی ادبی خلیفہ کی بیٹی کے اور زبیر کے
جورو کی ہوئے بلکہ زبیر اور خلیفہ اول تک پہونچی اور حقیقت مین یہہ کلام مجیب غطریف و پلید دہلوی کا کہ راجع طرف
اسماء بنت ابوبکر اور ازواج دیگر اصحاب کے ہونا ہی قذف محصنہ اور قائل اوسکا مستحق حد قذف ہی اور حقیر یہہ کہتا ہے
کہ عرب مین دستور قدیم اور یہی امر مشروع ہی کہ جب شوہر کسی عفیفہ کا مرجاتا ہی یا طلاق دیتا ہی تو وہ عفیفہ دوسرے
مرد سے نکاح شرعی کرلیتی ہی اور جب وہ بہی مرجاتا ہی یا طلاق دیتا ہی تو تیسرے مرد سے نکاح شرعی کرتی ہی و علی ہذا
تو مجیب غطریف کو لازم ہی کہ ایسی عفائف کی حق مین بہی کہی کہ ہر سہ بار ہر سال در کنار ہی رہا کرتی ہین یہہ تو
حقیقت مین طعن اسلام اور اہل اسلام پر ہوا نعوذ باللہ من سوء فہمہم بالجملہ جو کلام شرعیہ اور [illegible] یہہ مین اونکی
مین ایسی کلمات نسبت کرنا برہم کرنا اسلام و ایمان کا اور تمہید شریعت کا ہی **قال المجیب الغطریف** بلکہ اگر اسی آیۃ
مین غور کیا جاوی تو صاف متعہ حرام ٹہرتا ہی اسواسطی کہ اگر وہ مباح رہتا تو لونڈی کی نکاح کو بعد نکاح حرہ کے
معلق ومن لم یستطع منکم طولا با این تشدد اور تقید اور الزام قیود کیون ارشاد فرماتی **اقول** بفضل [illegible]
اللطیف یہہ کلام بہی ماخوذ تحفہ مسروقہ سی ہے جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی نازلہ ضمیمہ مین کلام صاحب
دہلوی کے کئی جواب دندان شکن رقم فرماتی ہین حقیر یہان اونکو ذکر نہین کرتا مگر ایک جواب جو میری خیال شریف
آیا اوسی پر اکتفا کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ مرجع اس قول مجیب غطریف اور پلید دہلوی کا طرف اس قیاس شرطیہ
کی ہے یعنی اگر متعہ ماذون و مباح ہوتا تو نکاح لونڈیونکا ماذون و مباح ہوتا لاکن نکاح لونڈیونکا تو ماذون
و مباح ہے تو متعہ ماذون و مباح نہین ہے اور یہہ قیاس مثل اسکی ہو اگر آفتاب طالع ہوتا تو رات موجود ہوتی لاکن رات
تو موجود ہی تو آفتاب طالع نہین ہی اور اسصورت مین درمیان اباحت متعہ اور حرمت نکاح لونڈیونکے یا اور [illegible]
حلت نکاح لونڈیون اور حرمت متعہ کی ملازمہ ٹہرتا ہی حالانکہ اونمین ملازمہ نہین ہوسکتی کسواسطی کہ ملازمہ مین ضرور ہے
سبب ہونا ایک کا دوسری کی لئی اور یہان ایک بہی سبب دوسری کا نہین نہ اباحت متعہ کی سبب ہی حرمت نکاح لونڈیون
کا اور نہ حلت نکاح لونڈیون کی سبب ہی حرمت متعہ کی تو یہہ قیاس فاسد الاساس مثل قیاس اول مین قیاس
کسیطرح مفید مطلب پلید دہلوی اور مجیب غطریف کی نہین ہوسکتا کلام مجیب غطریف اور پلید دہلوی کا سراسر باطل

علیہ محیت سے عاطل ہے **قال المجیب الظریف** اور معہذا کریمہ **الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم**
فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون کہ صاف دو قسم کی مباشرت
پر ناطق ہی ایک بی بی سے ایک لونڈی سے اور جو سوا ان دو قسمون کی ہی اوسکو موجب نافرمانی کا فرمایا حرمت متعہ پر اولی
دلیل ہے **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** یہہ کلام بہی ماخوذ تحفہ مسروقہ سے ہی جناب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین اسکی دس جواب کلہ شکن تحریر فرمائی ہین مین اونمین سے ایک جواب پر اکتفا کرتا ہون
کہ آیہ **الا علی ازواجھم** الایہ سورہ مومنون اور سورہ معارج مین ہے کہ یہہ دونون مکی ہین واقع ہی اور آیہ
فما استمتعتم الایہ سورہ نسا مین کہ مدنی ہے واقع ہی اور بہر حال و فاضل کو معلوم ہے کہ حکم آیہ موخر مدنی
کا آیہ مقدم مکی سے منسوخ نہین ہوسکتا بلکہ دہلوی اور مجیب ظریف کا یاد دہانی علم سے قدر جنبیت کلام اللہ سے
کمال مستبعد ہی ع گر تو قران برین نمط خوانی * ببری رونق مسلمانی **قال المجیب الظریف** کیونکہ ظاہر ہے
کہ ممنوع ان دونون قسمون سے یا زائد ہوسکتی ہے نہ کم ہین **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** ایہ
مضمون بہی مسترق تحفہ مسروقہ سے ہے جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین اسکا جواب یون
رقم فرمایا ہی کہ زن متمتع بہا داخل ازواج ہے شہادت علامہ زمخشری کی کہ وہ بھی کشاف مین متمتع بہا
زوجہ لکہا ہے اور یہی طلاق زوج کا متمتع بہا پر شرعا اور لغۃ اور کتب سنیون مین موجود ہی چنانچہ صحیح بخاری
سنیون مین موجود ہے - خص لنا ان نتزوج المرأۃ بالثوب **الی اجل مسمی** اور تاریخ طبری سنی مین ہے
تزوج زبیر اسماء بنکاح المتعۃ اور مین یہہ کہتا ہون کہ وہ اصحاب اور وہ تابعین جو بقول ابن حزم کہ کما فی
فتح الباری حلت متعہ پر بعد پیغمبر خدا کی قایم رہی ہین اور ابن جریج شیخ امام مالک کا اور امام مالک سنیون کا اور سایر
فقہای مکہ جو اباحت متعہ کی قائل ہین ان سب کی نگاہ مین بہی متمتع بہا داخل ازواج ہی کسو واسطی کہ جب انکے
آیہ وافی ہدایہ **الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم** الایہ کی حصر مباشرت کا بی بی اور لونڈی
مین ہوا اور زنان متمتع بہا ملک یمین اور لونڈی مین تو داخل نہین ہوسکتی تو اون اصحاب و تابعین و غیرہم کے
نزدیک بہی جو حلت متعہ پر قایم ہین داخل ازواج مین ہین اور اسماء اون اصحاب کی جو حلت متعہ پر قایم رہی ہی کما
فی فتح الباری یہہ ہین ابن مسعود اور ابو سعید خدری اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن امیہ بن خلف اور معبد بن
امیہ بن خلف اور عمرو بن حریث اور معاویہ اور اسماء اور اون تابعین کے جو حلت متعہ پر قایم ہین کما فی فتح الباری
یہہ ہین طاؤس اور سعید بن جبیر اور عطا اور سایر فقہای مکہ کی اور کلام شیخ عبد الحق دہلوی سے رجال مشکوۃ مین ثابت

ہوتا ہی کہ ابن جریج شیخ مالک ہی اباحت متعہ کا قائل ہے اور ہدایہ اور شرح مقاصد اور قاضیخان اور کنز الدقائق
اور خزانۃ الروایات اور تاتار خانی اور جامع الرموز مین مصرح ہی کہ امام مالک کے نزدیک بہی متعہ حلال ہے **قال المجیب**
الغطریف اسوسطی کہ لوازم زوجیت کی مثل طلاق و ایلا وغیرہا متعہ مین کیطرح نہین جیسا مفصل آئیگا حالانکہ
یہہ مقررات فن سی ہے کہ الشئ اذا ثبت ثبت بلوازمہ **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ مقدمات سے
مسروق تحفہ مسروقہ سی ہین اور جواب شافی مسکت جو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین ارقام فرمائے
ہی آگی جلکی مفصل لکھے جاوینگے یہان اوسکی خلاصہ پر اکتفا کرتا ہون کہ طلاق وغیرہ لوازم ذاتیہ زوجیت سی نہین
ہین بلکہ عوارض مفارقہ مشروطہ بشروط زائدہ سی ہین اگر لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کبہی زوجیت سے
منفک نہوتی حالانکہ وہ زوجیت دائمیہ سی منفک ہوجاتی ہین چہ جاکہ زوجیت منقطعہ سی مثلا اگر زوجہ مرتدہ ہوجاے
تو بغیر طلاق تیکے چھوٹ جاتی ہے اگر طلاق لوازم زوجیت سی ہوتا تو بغیر طلاق کے افتراق بین الزوجین یہان بہی نہوتا
اور بہی اگر طلاق و ایلا وغیرہا لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کوئی نکاح قطعا طلاق وغیرہ سے
خالی نہوتا اور ہر نکاح کے ساتھہ طلاق و ایلا وغیرہا ضرور ہوا کرتی اور مخفی نہین کہ طلاق وغیرہ کبہی کبہی کسی نکاح مین
ہوا کرتا ہے نہ ہر نکاح مین و علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر تسلیم کیا جاوی کہ یہہ امور لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہین
تو ہم تسلیم نہین کرتی کہ لوازم ذاتیہ مطلق زوجیت سی ہین بلکہ اگر ہون تو لوازم ذاتیہ زوجیت دائمیہ سی ہون اور ان
صورتمین انفکاک اونکا متعہ سی کچہہ مضرت حلت متعہ اور زوجیت متمتع بہا مین نہین پہونچاتا **قال المجیب** الغطریف
اسی وسطی امام رازی نی بطریق تنزل کے فرمایا کہ وہذہ القراءۃ علی تقدیر ثبوتہا لا تدل الا علی
ان المتعۃ کانت مشروعۃ ونحن لا ننازع فیہ انما الذی نقولہ ان النسخ طرء علیہ **اقول** بفضل
العلی القوی اللطیف مجیب غطریف تو درپی تکذیب اس قراۃ کی ہی اور اپنی زعم باطل مین قیود ثلثہ مذکورہ کو مبطل
متعہ اور مکذب اس قرارۃ کا ٹہراتا ہی اور امام رازی نہ تکذیب اس قرارۃ کی کرتا ہی نہ قیود ثلثہ کو مکذب اونکا
کہتا ہی نہ مبطل متعہ کا بتاتا ہی بلکہ وہ امام سنیونکا تکذیب مجیب غطریف کی کرتا ہی کس واسطی کہ وہ کہتا ہی کہ دلالت
کرتی اس قرارۃ منکرہ بر تقدیر ثبوت آن مشروع ہونی متعہ پر ہمکو نزاع نہین ہم تو یہی کہتی ہین کہ نسخ اوسپر طاری ہوا ہے
اور یہہ ظاہر ہی کہ طاری ہونا نسخ کا فرع ہی ثبوت منسوخ کا اہل مذاق سمجھین کہ قلم رازی سی پہلی جو لفظ علی
تقدیر ثبوتہا کا نکل گیا تہا اور اس سے ایہام تردد کا ہوتا تہا اوسکو کلمہ انما لفظ حصر سی رفع کر دیا یعنی کہ سوا
اسکی کہ نسخ اوسپر طاری ہوا ہی ہم اور کچہہ نہین کہتی اور مخفی نہین کہ لفظ انما سی قید علی تقدیر ثبوتہا کی لغو ہوگئے

مجیب غطریف طرفہ معجون ہی کہ نافع کو ضار سمجہا قال المجیب الغطریف اور اوسکو طا زمان مٹا لانی اپنی بچاؤ کی واسطی مطلقاً بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا اور غلط اس فقرہ کو قرآن مین پڑہا ھ گر تو قرآن ہدین غلط خوانی * ببری رونق مسلمانی

اقول بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو ارشاد فرمایا ہی کہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمّی قراۃ ابن عباس اور ابی بن کعب کی ہی ماخذ اوسکا یہہ عبارت تفسیر مذکور کی ہے روی ان ابی بن کعب کان یقرا فما استمتعتم بہ الی اجل مسمّی وہذا ایضا قراۃ ابن عباس والامۃ ما انکروا علیہما فی ہذہ القراۃ انتہی الصوتمین مجیب غطریف نی جو عوام کی دہوکا دینی کو کہا کہ ملا زمان والا نی اپنی بچاؤ کی واسطی بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا دلیل اوسکی اجنبیت کی ہی اپنی کتب سی مجیب غطریف بتا ہی کہ اس عبارت تفسیر کبیر مین کونسی قید ہی جسکو جناب مستطاب نی فرو گذاشت کیا اور غلط پڑہنا قرآنکا سمجہہ غیر رضیہ شیخین کا ہی کہ بقول مجیب کی قرآنکو صحیح نکیا غلط اور منتشر اور غیر مرتب ہی رکہا اور غلط ہی پڑہا اور معاذ اللہ کہ اہل حق امامیہ قرآنکو غلط پڑہین اور شعر سعدی شیرازی کے جو مجیب غطریف نی لکہی اپنی اصحاب عدول کی خدمت مین ہے اور وہ فقرہ ہرگز غلط نہین ہے ابن عباس اور ابی بن کعب جو مجیب کے اصحاب عدول مین ہین انہون نی اوسیطرح پڑہا ہی قال المجیب الغطریف

بس معلوم ہوا کہ متعہ حرام ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف جب ہم ثابت کر چکی کہ قیود ثلثہ مکذب قراۃ الی اجل مسمّی کی اور مبطل متعہ کی نہین ہین اور متعہ بحکم خدا اور اذن پیغمبر خدا کی اصحاب عدول سنیونمین حیات پیغمبر خدا سی لیکر نصف خلافت خلیفہ ثانی تک رائج رہا اور عمر نی اپنی نصف خلافت کی ایام گذرنی کی بعد باجرای عمرو بن حریث مین متعہ کی نہی کی اور سر منبر کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما کما فی التفسیر الکبیر وغیرہ من کتب السنیۃ اور عمران بن حصین نی کہ اصحاب عدول سنیون سی ہین کہا نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم تنزل بعدہا آیۃ تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ وتمتعنا ومات ولم ینہنا عنہا ثم قال رجل برایہ ما شاء کما مر من کتب السنیۃ تو بخوبی ثابت و متحقق ہوا کہ متعہ حلال ہی اگر حرام ہوتا تو نصف عہد خلیفہ ثانی تک بین الاصحاب کیون جاری رہتا عمر کا حرام کرنا اور مجیب کا اوسکو حرام کہنا بی قدر ہی اب مجیب غطریف کو بجز اسکی چارہ نہین کہ یا متعہ مشروعہ کی حلت کا قائل ہو اور محرم کو اوسکی نفرین کری یا اپنی اصحاب عدول کو جو نصف خلافت تک اوس حرام کرنی والی کے متعہ کرتی رہی بی دین اور شہوت پرست کہی ھ ہم خدا خواہی و ہم دنیائی دون * این خیالست و محالست و جنون قال المجیب الغطریف اور یہہ قراۃ الی اجل مسمّی نہ ہرگز ابن عباس نہ غیرہ سی ثابت نہین شہوت پرستون نی اپنی لذت نفسانی کیواسطی بنا لی ہی اقول

۹۴

بفضل العلی

بفضل العلی القوی اللطیف قراءۃ الی اجل مسمی کی تو ہرگز غلط نہین مجیب ظریف البتہ خود غلط انشا غلط
املا غلط ہی جم غفیر و جمع کثیر صنادید سنیہ کو جو راوی اس قراءۃ کی ابن عباس و ابی بن کعب سی ہین اونکو مجیب جامی
شہوت پرست کہی جاہی منہمک لذت نفسانی مین کہکر مستحق حد قذف ہوی اور مجیب ظریف نی جو کہا کہ یہہ قراۃ
ہرگز ابن عباس وغیرہ سی ثابت نہین یہہ انکار بدیہی و سوفسطائیت ہی امام سنیون کا فخر رازی کہتا ہی کہ یہہ قراءۃ
مین اون دونون پر انکار و اعتراض نہین کیا جیسا کہ ہمنی قول سابق مین وہ عبارت عربیہ بعینہا نقل کے ہی اور یہی
تفسیر کشاف مین ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے کہ وہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی پڑہتی تہی اور ثعلبی
نی کہ اکابر مفسرین اہلسنت سی ہی اپنی تفسیر مین حبیب بن ثابت سی روایت کی ہی کہ اونسی کہا مجکو ابن عباس نے
مصحف دیا اور کہا کہ یہہ موافق قراءۃ ابی بن کعب کے ہی وس مصحف مین لفظ الی اجل مسمی اس آیہ مین تہا اور یہی
تفسیر مین ہی ابونضرہ نی کہا مین نے ابن عباس سے متعہ کو پوچہا ابن عباس نے کہا تو سورہ نون کو کیا نہین پڑہتا مین
نی کہا پڑہتا ہون پہر ابن عباس نے کہا تو فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی نہین پڑہتا مین نی کہا مین
اسطرح نہین پڑہتا ہون ابن عباس نے تین مرتبہ کہا قسم خدا کی خدا نی اس آیہ کو اسیطرح پر نازل کیا ہی اور یہہ روایت
تفسیر معالم التنزیل میں ہی موجود ہے اور یہی ثعلبی نے اپنی سند سے کہا کہ ابن جبیر نے فما استمتعتم بہ منہن الی
اجل مسمی پڑہا اور حاکم نی مستدرک مین اپنی سند سی ابو سلمہ سی روایت ابونضرہ کی جو ثعلبی سی مذکور ہوئی
روایت کی ہے اور تفسیر نیشاپوری اور حلیہ ابو نعیم اور مسند احمد حنبل سی ثابت ہوتا ہی کہ ابن عباس کا مذہب حلت متعہ
اور یہہ قرارت اونکی قراۃ ہی اور یہی تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر کشاف مین مصرح ہی کہ آیہ مذکورہ ابن عباس کے
نزدیک محکمہ ہے منسوخہ نہین اور ابن عباس نکاح متعہ کی رخصت دیتی تہی اور علی ہذا القیاس اور بہی روایات کثیرہ ثبوت
قراۃ مذکورہ مین ابن عباس سے کتب معتمدہ سنیون مین موجود ہین اسصورت مین انکار اس قراءۃ کا سوفسطائیت اور
انکار صحت اعتماد اپنی کتب معتمدہ کا کرنا اور اپنی اکابر او علما کو شہوت پرست کہنا اپنی پانو پر تیشہ مارنا ہے
قال المجیب الظریف او خلاف سیاق او سباق قرانی کی اوسکو دلیل متعہ کے ٹہرائی ہے **اقول** بفضل
العلی القوی اللطیف **اولاً** بر تقدیر فرض محال اگر خلاف سباق و سیاق قرانی ہے تو ابن عباس و ابی بن
کعب او عمران بن حصین و مقاتل او مجاہد او سدی وغیرہ اپنی اصحاب و تابعین سے کہی کہ تمنی خلاف سباق
و سیاق قرانی کے کیون آیہ مذکورہ دلیل متعہ کی ٹہرائی ہے وہ لوگ مجیب اور اولیای مجیب کو جواب دے
لین گے ہمکو جواب دینے کی حاجت نہین اور **ثانیاً** قراۃ مذکورہ ہرگز خلاف سباق و سیاق قرانی نہین ہے

بجز اسکے وہ تین قران مجید بنسق انتظم ہی کہ سباق آیہ فما استمتعتم مین کہ آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم
ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ہے ذکر نکاح دائم کا حرائر کی ساتھہ ہی اور آیہ فما استمتعتم
بہ منہن الی اجل مسمی مین ذکر متعہ کا ہی کہ نکاح منقطع ہی اور سیاق مین اسکی کہ آیہ فمن لم یستطع منکم
طولا ان ینکح المحصنات فمما ملکت ایمانکم الآیہ ہی ذکر نکاح دائم کا لونڈیون کے ساتھہ ہی خدا تعالی نے
نکاح دائم باحرائر اور نکاح دائم باماء اور نکاح منقطع یعنی نکاح متعہ کو ان آیہ مین بکمال اتساق و انتظام مذکور فرمایا
اسمین کچھہ خلاف و اختلاف سباق و سیاق کا کسیطرح نہین ہے مجیب غطریف کی سوء فہمی ہے جناب مستطاب دام ظلہ
بارقہ ضیغمیہ مین ایسا ہی افادہ فرمایا ہی **قال المجتہد الامام العلیف** اگر تم کہو کہ قراۃ الی اجل مسمی کی قرارت شاذہ
ہی اسکا اعتبار نہین تو ہم کہین گے کہ یہہ قراۃ شاذہ نہین ہی بلکہ تمنی اسکو شاذ بنا دیا ہی اس لئی کہ بہت سی قرائتون کو
جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی رکھا پر جو قرارت اوسکی سوا ہوگی وہ تو شاذ کہی جاوی گی اگر وہ سب قران موجود ہوتے
تو کا ہیکو شاذ ہوتی اور یہہ قراۃ تو تفسیر اہلبیت سے ثابت ہی اور موافق حدیث ثقلین کے بعد انکی قرانکی اونسی محالت
قال المجیب الغطریف اقول العضل العزیز العلام صد حیف کہ ارباب کونسل کو نظر اپنی کتب پر او خیال اپنی بات کا
نہین رہتا تھا نہین سمجھتی کہ اگر یہہ قراۃ شاذ نہو تو اہلبیت اور قران مین حد ہی لازم آتی ہی اور یہہ جناب کے زعم ملازمان
والا کی محال ہے شاید ابھی وسطی ما نسخ آلمد تفسیر منہج الصادقین مین تحت کریمہ فما استمتعتم کی شاذ ہونیکا
انکار نہین کیا بلکہ یون لمعہ سی نقل کرتا ہی کہ گفتہ است وہ در قراۃ شاذہ نقل از عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مسعود
و ابی بن کعب و غیر ایشان چنین وارد است کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی **اقول العضل العلی**
القوی اللطیف اولاً مجیب غطریف نی اہلحق امامیہ کو جو ارباب کونسل کہا صریح غلط فہمی اوسکی ہی اہلحق تو کونسل
اور ارباب کونسل سے بیزار ہین اور اون پر تبرا کرتے ہین کسواسطی کہ ارباب کونسل تو اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ تھی کہ
کونسل کرکی خاندان نبوت کو برباد کیا او حقوق ایسی ولی نعمت کی کہ جسکی بدولت شرف بنی عزت اور دولت دنیا
و دین پائی تھی تلف کئی اور احسانات اوسکی فراموش کئی اوسکی کفن و دفن مین شریک نہوئی اور بلا وجہ شرعی اور
بلا استحقاق عرفی باوصف موجود ہونی اولاد و اقارب وصی اوس جناب کے خلیفہ اوسکی بجبر بن بیٹھی اور حکم اسکی
کو کہ شعار جلاف ناہنجار کا ہی کاربند ہوئی خاص و عام کا دستور ہی کہ اگر کسی کا عزیز و قریب یا ادنی دوست بھی
مرتا ہی تو سب کام چھوڑ دیتی ہین اور بہر حال مشغول اوسکی کفن و دفن کے ہوتی ہین مشایعت اوسکی جنازہ کی کرتے
ہین جیسی کہ نہکی اور چہائی اور بی اعتنائی اصحاب سقیفہ نی کی ویسی تو کوئی شریف تو کیا کوئی رذیل بھی نہین کرتا

کوئی عنہ

ہوئی غنیم اوسوقت مدینہ منورہ پر مشرف تہا کہ دفع کرنا اوسکا واجب فوری تہا اور بغیر تعرض خلیفہ خلافت سکی دفع کرنا اوسکا ممکن تہا اور اگر ایسا ہی ہوتا تو بہی مقتضای شرافت اہلبیت اور دینداری اور نمکخواری اور اسلام کا یہی تہا کہ خاندان نبوت کو آباد رکہتی اور آنحضرت کی اولاد کو خلیفہ ظاہری بنا کر ہند و بست دفع اور قمع غنیم کا کرتی اور ظاہر میں اونکی اطاعت کرتی اور وزیر و مشیر و مشار الیہ بن کر جہین کرتی اور طوق لعنت کا اپنی گردن مین نہ ڈالتی ونعم ما قیل

گویند کہ پیغمبر ما رفت ز دنیا | میراث بہ بوبکر و عمر داد نہ بما
نی نی غلطان ملک بہ بیگانہ نداد | ور دختر شاہان جہان جملہ تو بر خوان
با ابن عم و دختر و داماد و دو فرزند | میراث بہ بیگانہ دہد ہیچ مسلمان
سعدی روش و قاعدہ دین تو نیست | رحمت با بوبکر و عمر باد و بعثمان

اور حقیقت حال تو یہہ ہی کہ ارباب کونسل نے اظہار اپنی نفاق مضمر کا ایام مرض رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین شروع کر دیا تہا کہ مانع تحریر ایسی وصیت کی ہوئی کہ باعث نجات امت کی ضلالت سی تہی تہمت ہذیان کی پیغمبر خدا مصداق وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى پر کی اور قوموا عنی کا خطاب اور نکال دینی جانی کا خلعت بارگاہ رسولخدا سی پایا کما فی صحاح السنۃ اور جیش اسامہ سی تخلف کرکی مورد ای لَعَنَ اللهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ کی ملعون ابدی ہوئی کما فی کتبہم اور وقت وفات آنحضرت کی فرصت کو غنیمت جانکر اعراض تجہیز و تکفین اور مشایعت جنازہ اور دفن اوس والا جناب سی کرکی غصب خلافت کیا اور خلیفہ بنکر غصب فدک موہوب و مقبوض جناب سیدہ بضعہ رسولخدا علیہا السلام کا کیا کہ پیغمبر خدا نے بعد نزول آیہ وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ کی بحکم رب جلیل و اشارہ حضرت جبرئیل کے جناب سیدہ علیہا السلام کو ہبہ مع القابض کیا تہا کما فی الدر المنثور للسیوطی و روضۃ الصفا و معارج النبوۃ وغیرہا من کتب السنیۃ المعتمدۃ اور احراق بیت اہلبیت علیہم السلام کا کہ تخویف باحراق اور آگ کے لانی کا اقرار کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور ملل و نحل اور عقد ابن عبد ربہ اور کنز العمال اور تحفہ مسروقہ وغیرہا مین موجود ہی اور غضاب بضعہ رسول کا کیا کہ باعث اغضاب رسولخدا او خدای رسول ہے کما فی کتبہم المعتمدۃ اور اہلبیت پیغمبر خدا کو عشی تمسک کرنیکے پیغمبر خدا نی وصیت کی تہی اسقدر عاجز و مضطر و ملجا کیا کہ نوبت شہادت جناب امام حسین علیہ السلام جگر گوشہ سید المرسلین کے بظلم و ستم پہونچا دی کیا خوب کہا ہی کسی نے رحمہ اللہ

کرد شخصی سوال از دانا ۰ کہ بگو کشتہ شد حسین کجا ۰ گفت اندر سقیفہ اش کشتند ۰ بہر دنیای جیفہ اش کشتند

فعلیہم ما علیہم اللّٰہم العن اول ظالم ظلم حق محمد وآل محمد وآخر تابع لہ علی ذلک

اسعد تمعین الحق امامیہ کونسل وارباب کونسل سے بیزار ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین کیون ارباب کونسل نے ہو اگلی کونسل کرنا سنیون کو مبارک رہی کہ صاحبان کونسل شوری کی پیرو ہین اور ثانیاً عجب ظریف نی یہہ جو کہا کہ اگر

ہوئی ... اہلبیت ... لازم آتی تہی یہہ تو ہذیان محض ہی نہیں معلوم کہ اسکی شاذ ہونی میں
... لازم آتی ہے ... صحیح جمع کیا ہوا حضرت امیر علیہ السلام کا بقول کاتب سینوں کی منبع علوم کثیرہ اور
... والاستیعاب اور وہ صاحب رد کرایا ہے جسکی بنا بہی شیطان ہی ہے اگر
مروج ... سلام ... موافقت میں ... اہلبیت میں ہوتی
[illegible] اور تا لکتا ہے تب مطابق نقل بالاصل کہا جاتا ہی کہ ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ
نی اگر شاذ ہونی قراءۃ مذکورہ کا انکار نہیں کیا اور عبارت لمعہ کی یہہ معنی نہیں ہیں کہ قراءۃ مذکورہ بہی بالفعل ہے تو شاذ
اوسکا بسبب ... مروج کی ... اس قران مروج کی نسبت شاذ ہونی سی حقیقت میں شاذ ہونا ثابت نہیں
ہوتا اگر محرق القران سب قرانوں منزل من اللہ جمع کئی ہوئی اصحاب عدول سینوں کو علی الخصوص قرات حبر مقصود
عبداللہ بن مسعود کو نجلاتا تو حال شذوذ اور تواتر حقیقی آیات قران کا کہلتا اور قلعی محرق القران کی بہی کہلتی اور تصحیح
النقل عبارت منہج الصادقین کے بسبب موجود نہونی تعبیر مذکور کی نہوسکی اور رابعاً فتح اللہ علیہ الرحمہ نی اگر
انکار شاذ ہونی قراءۃ مذکورہ کا کیا مسلما کہ وہ قراۃ شاذ ہی سہی یہہ مجیب ظریف کو اوسکی شذوذ سی کیا فائدہ ہوا
امام اعظم ابوحنیفہ کی نزدیک تو قراءۃ شاذہ بہی واجب العمل ہے جیسا کہ کتاب مسلم الثبوت اور اوسکی شرح سی جو مولوی
عبدالعلی نے لکہی ہے سابق میں مذکور ہوچکا اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بہی مسطور ہے کہ قراءۃ شاذہ ابوحنیفہ کی نزدیک
حجت ہے **قال** المجیب الظریف و معصوم مقصر نے صاحب مجمع البیان و ملا صادق شارح کلینی سے نقل کیا ہی کہ یہہ قرات
... ابی ... وہی قران ہے جو حضرت ... وقت میں تہا اور امام مہدی کی عہد میں ہوگا یہ نہیں کہا ہے کہ فقط الی اجل مسمی
کا تہا کہ جو ... کی نسبت شاذ ہو لیا **اقول** ... العلی القوی اللطیف جواب اسکا ہم مکرر لکہ چکی ہیں مجیب ظریف جو ...
... ابی ... ہی ... ہم بہی مکرر جواب اجمال کرتی ہیں کہ عبارت مجمع البیان میں تو موجود ہونا قرات ابن مسعود
اور ابی بن کعب کا پیغمبر خدا کی عہد کرامت مہد میں اور مدارست انہیں قرانوں کی مصرح ہے قران موجود و مروج مدارست کا
ذکر نہیں اصلا و مطلقا نہیں ہے بہلا اسکی اس قران مروج کی مدارست کا ذکر عہد کرامت مہد پیغمبر خدا میں کیونکر ہوتا ہے
قران مروج کا تو اوسوقت میں وجود ہی نہ تہا اسکو تو عثمان نی اپنی عہد حکومت میں باعتراف مجیب ظریف بلکہ باتفاق
سب سنیوں کی جمع اور مرتب کروایا ہی اگر مجیب ظریف یہہ کہتا ہی کہ عہد پیغمبر خدا میں یہہ قران مروج موجود تہا تو اولا
مجیب اسکا جواب دے کہ ابوبکر و عمر نی زید غبی دوسرا قران باوجود موجود ہونی اس قران مروج کہ باظہار مجیب کے اسکی عہد
پیغمبر خدا اور جبرئیل امین علیہم السلام کی روبرو ہوچکی تہی کیوں جمع کروایا اور **ثانیاً** اگر قران موجود کا موجود ہونا

بعد پیغمبر خدا کی وقت میں تسلیم کیا جاوے تو مجیب غطریف یہہ بتاوی کہ عثمان نے کیا جمع کیا مجموع و مرتب کا جمع کرنا یعنی جو اوس تالیف و
شارح کلینی نے اگرچہ تجمیع لنقل اونکی عبارت کی تعیین کی گئی وتطہیر القرآن وتشہیرہ علی الترتیب کہا ہی اور ظاہر ہے کہ لانا ہونا
غائب چیز کے لیے لایا جاتا ہی نہ حاضر و موجود کی لیئے اور علی ید الغائب مشہور ہونا غیر مشہور کے لیے کہنا ہی نہ مشہور کے لیے
ظاہر کا ظاہر ہونا اور مستور ہونا یعنی جو تو ہین قرآن موجود کہ ظاہر و مشہور رہی قول ملا صادق کا صادق نہین آتا ملا اوس
قرآن پر جو غائب اور مستور اور غیر مشہور ہے کہ وہ قرآن کامل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا ہی جسکو عمر نے رد کیا اور نزدیک
اور دو جناب صاحب الامر علیہ السلام کی پاس موجود ہی اور خلق سی مستور اور غائب اور غیر مشہور ہی بالجملہ مجیب غطریف
عبارت مجمع البیان اور ملا صادق کو یا تو سمجھا نہین یا تجاہل عارفانہ کرتا ہے **قال المجیب الغطریف** اسکو شاذ نہ کہنی کے
یہ معنی بالتفاق شیعہ وجب العمل تو یہی قرآن موجود ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف عجب بے ربط
کلام کرتا ہی وجب العمل ہونا قرآن موجود کا بسبب رواج پانی قرآن کامل صحیح بدولت عمر کی تا ظہور موفور السرور کے
جناب صاحب الامر علیہ السلام کی مستلزم شاذ ہونی قراءة **الی اجل مسمی** کا ہرگز نہین ہوسکتا کیونکہ احدہما علت دوسری
کی نہین اگر مجیب غطریف یہہ کہتا کہ یہہ قرآن موجود بالتفاق شیعہ کی متواتر ہی تو کلام اوسکا بے ربط ہوتا اور برتقدیر ثبوت
تواتر قرآن موجود کی اور ثبوت شذوذ قراءة مذکور کی ہی کہ یہہ دونون امر غیر ثابت ہین مجیب غطریف جائب و خاسر ہے
اوسکا مطلب حاصل نہین ہوتا کسو سطی کہ اوسکی امام ابوحنیفہ کی نزدیک قراءة شاذہ ہی واجب العمل احکام مین المسلم
ومنہ جو مجیب کو یہہ سیاہ کرنا کاغذ کا اور تضییع اوقات کیاہ ضرور تہی **قال المجیب الغطریف** اور جو خبر اسکی ظاہر
کی مخالف ہی شاذ ہی اور متروک ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف کہان مخالفت خبر کی ظاہر قرآن سی اور
کہان اختلاف قراءة کا اور گھٹنا بہونی انپہ قیاس کرنا جدہما کا دوسرے پر قیاس مع الفارق ہی ہے اگر خبر مخالف
ظاہر قرآن موجود کی شاذ و متروک ہی تو صدہا خبر ناموث ما کناہ صدقہ کہ خلاف ظاہر [illegible]
ورای آن اگر خبر مخالف ظاہر قرآن شاذ و متروک ہو تو ہو اگرچہ قراءة شاذہ تو ابوحنیفہ کی نزدیک متروک العمل نہین
ہی بلکہ واجب العمل ہے وہ امام مجیب کا تابع یعنی پیہم رکہنا روزونکا کفارہ قسم مین بموجب قرارت شاذہ **فصیام
ثلثة ایام متتابعات** کی واجب جانتا ہی اور کاٹنا سیدہے ہاتہہ چور کا موجب قراءة شاذہ ابن مسعود کے **فاقطعوا
ایمانہما** کی مجمع علیہ صحابہ کا ہے کلام مرا المجیب غطریف کو ہقدر بی خبری اپنی مذہب سی خوب نہین
گرچہ بی خبر سے حضرت والا ہو گی ٭ نار و لبود حنفی سب تہ و بالا ہو گی ٭ **قال المجیب الغطریف** صاحب تہذیب
باب من احل اللہ نکاحہ مین بعد ذکر حدیث جمیل بن دراج اور حماد بن عثمان و منصور بن حازم کی جو ابی عبداللہ

ایسی مروی ہی چکا ہی کہہ رہا ہی کہ ھذا ان المخبران تقدموہ لشاذین مخالفین ظاھر کتاب اللہ عزّ
وجل وکل ما ورد ھذا المورد فانه لا یجوز العمل علیه اقول بعفضل العلی القوی اللطیف مجیب معترض
فصول باتین خارج از مطلب عوام کی دہوکا دینےکو ناحق بنا رہا ہی اصل مطلب مجیب کا تو یہی ہی کہ قرارة الی اجل مسمّی
کی شاذ ہی اور جب شاذ ہوئی تو متروک العمل ہوئی اسصورت مین اوسکو لازم ہی کہ متروک العمل ہونا قرارة شاذ کا ثابت
کری اور یہہ ثبوت اوسکو ممکن نہین تو مغلطی کے چال چلا اور عبارت تہذیب کی یہان بے محل لکہی کس واسطے کہ یہان بحث فیه مین
تو ذکر اس امر کا ہی کہ قرارت شاذہ واجب العمل ہے یا متروک العمل اور عبارت تہذیب کے اس امر کے ذکر سے خالی ہے
اوسمین تو ذکر مخالف ہونی خبر کا ظاہر قران سے ہی اور وہ امر تو ہی کچہہ متنازع فیه ۔ نہ متنازع فیه کی محل
قال المجیب اللطیف چنانچہ بنا بر اسی تحقیق کے والد ماجد جناب نے اپنی کتاب صوارم مین ہشامین وغیرہ کی طرف سے
بنا جواب کی رکہی ہے اقول بعفضل العلی القوی اللطیف یہہ امر مذہب حق مین البتہ محقق ہے کہ جو خبر مخالف ظاہر
قران کی ہوگی متروک العمل ہوگی اگر جناب مستطاب غفران مآب علیہ الرحمہ نے بنا جواب کی ہشامین وغیرہ کے طرف سے اسی
تحقیق پر رکہی ہو تو وہ منشاء استدلال مجیب کا شذوذ قرارة الی اجل مسمّی پر اور متروک العمل ہونی قرارة شاذہ
نہین ہوسکتا مجیب کو ان امور خارج از بحث کا ذکر کرنا بنای مغلطہ درست کرنا ہی یہان تو مجیب کی ذمہ پر اوّلًا اثبات
شذوذ قرارة مذکورہ کا اور ثانیًا اثبات متروک العمل ہونی قرارة شاذہ کا واجب ہے سو ہو نہین سکتا اوسکو لازم ہے
کہ وہ کتابین اپنی مذہب کے اصول فقہ کی مسلم وغیرہ دیکہی کہ قرارة شاذہ اوسکی بڑی امام کے نزدیک واجب العمل ہے
نہ متروک العمل قال المجیب اللطیف اب فرماتی کہ یہہ قرارة شاذہ اور متروک العمل ٹہری یا نہین اقول بعفضل
العلی القوی اللطیف ہم مکرر فرما چکی ہین اور اب پہر حسب استدعای مجیب کے فرماتی ہین کہ یہہ قرارة شاذ نہ ٹہری
اور اگر بالفرض بخاطر مجیب کے شاذ بہی ٹہرائی جاوی تو بہی مجیب کو کچہہ مفید نہین اوسکی امام اعظم کی مذہب مین قرارة
شاذہ واجب العمل ہے نہ متروک العمل کما مر مرارًا من المسلم وشرحه اب مجیب لطیف فرماتی کہ اس قرارة کی شاذ ٹہرنی
مین آپکا کیا مطلب حاصل ہوا ہوتی سو ہنہ سی کچہہ تو بولو کیا مرغی کے ایک ہی ٹانگ کہی جاوگی قال المجیب اللطیف
اگر نہین تو شیخ الطائفه اور صاحب مجمع البیان اور صادق کو جواب دیجئی اقول بعفضل العلی اللطیف
جواب ان امور کے ہم مکرر لکہہ چکی ہین اور اب پہر بخاطر مجیب کے تکرار و مکرر کرتی ہین کہ اگر شیخ الطائفه علیه الرحمه نے
عبارت تبیان کی جو متضمن لفظ شذوذ ہی نقل کی اوس سے حقیقت مین شاذ ہونا قرارة مذکورہ کا ثابت نہین ہوتا
مدعی غرض کیا ہمعنی شاذ ہی سہی پہر بہی موافق مذہب مجیب کے واجب العمل ہوتی اور عبارت مجمع البیان مین مراد

قرأت ابن مسعود و ابی جو اس سے کہ نہیں یہہ قراءۃ بقول کا بر مفسرین شیعہ کی موجود ہی مذکور ہی مدار ستم
عثمانی امرہ صادق کی نظیر و شتہرا اس قرآن عثمانی ظاہر و مشہور کو نہیں کہا ہی اور تفصیل ان جوابون سکے کہ
فانظر ثمہ **قال المجیب الظریف** اور اگر ہی تو کتاب صوارم کی سیر کیجیے کہ حکم شاذ کا معلوم ہو **اقول** بفضل العلی
اللطیف کتاب صوارم کی سیر کے ہمکو کیا حاجت ہی حکم صرف شاذ مخالف ظاہر قرآن کا ہمکو معلوم ہے اب مجیب ظریف
کو لازم ہی کہ مسلم محب اللہ بہاری اور شرح مسلم مولوی عبد العلی اور دیگر کتب اصول فقہ کی سیر کری کہ حکم قراءۃ شاذہ کا
اوسکو معلوم ہوا اور ان کتب کے سیر کے یہہ حضرت مجیب فرماوین کہ مذہب حنفی مین قرأت شاذہ واجب العمل ہے
یا نہیں اگر ہی تو آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى پر عمل کرین اور اگر نہیں تو صاحب مسلم
اور شارح مسلم وغیرہ پر تبرا کرین ما علینا الا البلاغ ؎ من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم * تو خواہ از
سخنم پند گیر و خواہ ملال * الغرض ہمنی مجیب کو ہدایت کر دی چاہیے ہدایت ہو جاے اپنی جہالت پر
اڑ رہی اور مضمون ہدایت مشحون وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ کو ورد زبان
رکہی **قال المجیب الظریف** مخالفت باپ کی بی شرمی ہی اور انکار اوسکا ہٹ دہرمی ؎ کچھ ہی تو جبین شو
انصاف کیجیے * زنگ کجی سے شیشہ دل صاف کیجیے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اس کلام بی محل
خارج از مطلب کا مطلب نہیں کہلتا کہ اس کلام کو کہ بیکار اور کلام مارا ریونکا ہی شاذ ہونی اور شاذ ہونی قراءۃ
مذکورہ سی اور واجب العمل یا متروک العمل ہونی قراءۃ شاذہ سی کیا سمجھہ مبحوث عنہ اور مطلب اصلی ہی کیا علاقہ اور
کونسا ربط ہی مجیب ظریف بی شرم اور ہٹ دہرمی کو کام فرماتا ہی اور دلیل کچھہ نہیں سوجہتا ہی شیشہ دلکو زنگ کجی
سی صاف نہین کرتا و لنعم ما قیل ؎ آب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد * گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ *
حقیقت حال یہہ ہی کہ وہ مغلطہ دہی سکے لیی تطویل لاطائل برخلاف مقتضاے مقام کی کرتا ہی اگرچہ یہہ کلام اوسکا
کہ لغو محض ہے بمودا مصرع مشہور قابل جواب کے نہ تہا مگر چونکہ قلم انداز کرنا اوسکی جواب کا حمقا اور سفہا کی نزدیک دلیل عجز
کی ٹہرتا تہا چار بمودای كَلِّمُوا النَّاسَ عَلَىٰ قَدْرِ عُقُولِهِمْ کے موافق مثل مشہور جواب ترکی بترکی بندہ عرض
کرتا ہی کہ بیان تحقیق کی نہ مخالفت باپ کی بی شرمی سکے مجیب ظریف اپنی خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ سکے
لی شرمی اور ہٹ دہرمی کے جرم العصیان عائشہ نی اپنی باپ کی مخالفت کی کہ باپ نی اوسکی اپنی عہد خلافت میں عرض
مین کہا اقیلونی اقیلونی وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ وَعَلِيٌّ فِيكُمْ یعنی مجکو خلافت سی معزول کرو کہ علی کے ہوتی ہوی میں
لائق خلافت نہین یعنی کما فی تاریخ الطبری وغیرہ و عائشہ ہنگام خلافت ظاہرے اوس جناب کے برہم کرنے

خلافت حقہ حقیقیہ اوس جناب مین سرگرم رہے اور شق عصای مسلمانان جانا اور اوس جناب سے لڑے کہ بمودای کلام حرب
حربی کے وہ حرب عین حرب پیغمبر خدا کی سانتہ تہی مجیب کو لازم ہے کہ حال جنگ جمل کا تاریخ اعثم کوفی وغیرہ مین اور
فریاد سکان حباب کی اور ارشاد فیض بنیاد ایاک ان تکونی یا حمیرا کا یاد کرے اور مخالفت وس بیبی بی شرم کے
جو باپ سے کی دیکہا اور سوچے کہ یہہ مخالفت باپ کے بی شرمی ہے اور بہی مخالفت باپ کے
بی شرمی وہ ہے جو عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کی کہ باپ نے اوسکی روز غدیر خم بیعت خلیفہ برحق جناب امیر
کی کے اور بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ کہا کما فی کتاب ابن مغازلی
شافعی اور بموجب روایت مشکوۃ کے هنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ
کہا اور ابن عمر نے ہنگام خلافت ظاہری اوس خلیفہ برحق کے اوس جناب سے بیعت نہ کی کما فی الاستیعاب وغیرہ اور
بہی بی شرمی وہ ہے جو ابو بکر نے اپنے باپ ابو قحافہ کی مخالفت کی کہ جب ابوبکر بغیر استحقاق شرعی و عرفی کے خلیفہ بنکے
بجبر بن بیٹہا تو ابو قحافہ نے اوس سے کہا کہ اگر زاہو ناس مین باعث خلافت کا ہے تو مین تجہسے زیادہ تر سزاوار خلافت
ہون ابوبکر نے بجای اسکے اپنے باپ کی نہ سنی کما فی شرح ابن الحدید المعتزلی علی نہج البلاغۃ مجیب عظریف اگر حشم
بنیاد رکہتا ہوتا تو ان بی شرمیون کو یاد کرکے کہتا کہ مخالفت باپ کی بی شرمی ہے مجیب عظریف کو اپنی خانگی امور سے
کیون چشم پوشی ہے بالجملہ ہم ہرچند چاہتے ہین کہ اپنا قلم کو حتی الوسع تحریر فضایح اصحاب سینہ سینی روکین لاکن
مجیب عظریف نہین مانتا اور ہماری قلم کو رکنی نہین دیتا ہم ناچار و معذور ہوے اور ہجگہہ جودت کمیت قلم سے
کہ مجیب نے ہماری توسن طبع کو ناحق چہیڑ دیا مجبور ہوے ارباب انصاف سے انصاف طلب ہون والسلام علی من
اتبع الہدی **قال المجیب العظریف** اور حق تو یہہ ہے کہ اسکو حضرت امیر نے شادنیا دیا کہ چہپا رکہا اگر ظاہر کرتے
تو کاہیکو یہہ شاد کہلاتی یہہ کشتی خضر ہی کے زبانی سے ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف کبرت کلمۃ تخرج (۱)
من افواہہم مجیب عظریف کمال بی ادب و بی دیانت او عمل بیابان ضلالت ہے کہ ایسی کلمات غوایت سمات
مونہہ سے نکالتا ہے فض اللہ فاہ ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب * بی ادب محروم ماند از فضل رب *
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد * بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد * جناب امیر علیہ السلام مذہب تسنن مین خلیفہ چارم
اور بموجب حدیث وصیت کی منجملہ ثقلین اور موافق حدیث سفینہ کی سفینہ نجات و خضر راہ ہدایت ہین اور علی
جناب نبی کی وصی رحمۃ للعالمین تہی بمقتضای عموم رحمت کے بہت چاہا کہ اصحاب اہلسنت اوسکی شقاوت امت دریای
شقاوت سے نکلین اور ساحل نجات بسعادت برآوین لاکن بمفاد شعر مشہور ؎ تہیدستان قسمت را چہ سود

اور پہر کامل * کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را * مرتقبان بحجۃ صلالت مائل مرتبت بہا نا حق ترتیب
سیغبرِ خدا کو تعلیں کے بارہ مین ان سنا کر دیا حقوق عترت طاہرہ صاحب معجزات باہرہ کی غصب کی جان تک
ہو سکا اونکو ایذا دین ہو پہنچائین قران مجید کو کہ جناب امیر نے علی ترتیب التنزول جمع کیا تہا رد کیا اور نہ لیا اور
بہی ادب عجب فرعون آل محمد نے اوس قران کو نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قران کی حاجت نہیں تو کشتی ڈوبا سکے
بہی اوس غریق دریای شقاوت کی سببے نہ ڈوبائی ہوئی خضر راہ ہدایت کی اوس عالیجناب نے تو قران کو علی
الاشہاد مجمع صحابہ مین حاضر اور ظاہر کیا اور نہ چہپایا عمر نے جسکی سایہ سی شیطان بہاگتا ہی اوس قران کو نہ
لیا اور ظاہر ہونے نہ دیا اور چہپوایا اگر جناب امیر علیہ السلام اوسکو مجمع اصحاب مین نہ لاتی اور ظاہر کرتی یا کوئی
مانگتا اور طلب کرتا اوسکو نہ دیتی تو اطلاق چہپانی کا ہو سکتا تہا و اذ لیس فلیس و رشاد ہونا اور رشاد کہلایا جانا
قراءۃ مذکورہ کا صرف بسبب جلانی سب قرانونکی منزل من اللہ کی سببے تہا و رکنسخ جب سی اور ہم سابق مین مکرر
لکہ چکی ہین کہ قراءۃ شاذہ ہی سہی پہر بہی مجیب کے امام اعظم کے نزدیک واجب العمل ہے بصورتیکہ شذوذ فرضی
اوسکا ہباءً منثوراً ہے **قال المجتہد العلام العریف** خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قران مروج بلاشبہ منزل من اللہ اور واجب
العمل ہے **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام بلاشبہ یہہ بات حق ہے اور انکار اسکا کفر اور ضلال
ملازمان والا سے سہواً یا عمداً الطور تقیہ یا اجتہاد جدید کی یہہ کلام یہان سرزد ہوا ورنہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ میں کہ تصنیف خاص جناب
ہی اسکی خلاف ارشاد ہو رہا ہے کہ چون این نظم قران نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج بآن نشاید ظاہر تو
یہہ بات اختلاط سی خالے نہیں ہا **اقول بفضل العلی اللطیف** سے مردم اند حسرت فہم درست * عجب ہی
سمجہہ سے کام پڑا ہی ایسی واضح بات بہی نہین سمجہا کہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ کے عبارتیں جو مجیب نے نقل کی ہے اوس
عبارتیں اطفال ابجد خوان بہی سمجہہ لین گے کہ اوسکی معنی یہہ ہین کہ نظم اور ترتیب اس قران مروج کی عثمانی ہے
اور ترتیب و نظم عثمانی لایق احتجاج کی شیعون پر نہین ہی اور عبارت مذکور سی قران کی منزل من اللہ ہونی کا انکار
کسطرح نہین نکلتا اور عبارت مذکور انکار منزل من اللہ ہونی پر قرانکی ہرگز دلالت نہین کرتی نہ مطابقۃً نہ تضمناً
نہ التزاماً اور نہ صراحۃً نہ کنایۃً ہر کوئی جانتا ہے کہ قران فی نفسہ اور چیز ہے اور نظم و ترتیب اوسکی دوسری چیز
بصورتیکہ ان دونوں کو مخالف کیونکر سمجہا اور متناقض کہنا مجیب ظریف کی سمجہہ کا پہیر ہے اور اختلاط سی خالی
نہیں **قال المجتہد الہمام العریف** مگر یہہ جو بوجہتی ہو کہ کچہہ کم و کاست اسمین ہوا یا نہین سور و آیات و احادیث
شیعہ اور سنی سی قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع ہو منافی عمل کا اس قران موجود

ہے یہہ وہی اسی کا شاخ حضرت اہلبیت علیہم السلام کا بھی حق اس قرآن مروج پر تھا اور علم علی کا کی نا اسپر بھلو جھپنا
ہان بعض فقرہ ای حق کا صحیح بخاری کا بیرون کیا نقصان قرآن کا بھی کیا ہے مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچھہ اسمین نہین
ہوا ایک مشکل ہے لیکن ارادہ صحیح کسی آیت کا قطعا ثبت نہین ہوئی **قال المجیب الظریف** اجمل المفضل الغفر العلام
حال روایات معتبرہ اور احادیث صحیحہ اہلسنت کا مفصل معلوم ہو چکا کہ شائبہ نقصان قرآن کا انکی کتب سی ثابت
نہین نہ صراحۃً نہ اشارۃً اب اسکو روز ابکی سرمایہ بنا کو گویا اس پردی مین اپنا عیب چھپایا ہی کیا یہہ بھی اجتہاد مین
داخل ہے کہ جو چیز ثابت نہو خواہ مخواہ ہے اوسکو ناحق ثابت کیجی غیر کے مذہب مین اجتہاد جناب کا کیا عجب
ہی **اقول** مفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی حیا کو جواب صاف دیا ہی اور خوگر انکار بدیہیات کا ہو گئی
صحیح بخاری مین کہ باعتقاد سنیونکی اصح الکتب بعد کتاب الباری ہی اور مقدم سب کتابون پر اور ثانی قرآن ہی اور
صحیح مسلم مین اور اتقان سیوطی وغیرہ کتب معتمدہ سنیون مین روایات نقصان قرآن کی حد سی زیادہ موجود ہین
انکار کو کرکے با این شد و مد کیا کہ شائبہ نقصان قرآن کا کتب سنیہ سی ثابت نہین سوای بیحیائی اور بی شرمی اور
دہرمی کی کیا کہیی حقیر اس رسالہ مین اگرچہ چند روایات سنیہ نقصان قرآن کی بطور مشتی نمونہ از خرواری سابق مین لکہ
چکا ہی اور آگی چلکی انمین کی از بسیاری محل اور موقع پر اور بھی لکھونکا کہ مجیب غطریف تکراری سو دکرتا ہی ہمکو بھی ناچار
تکرار کرنی پڑتی ہے لیکن یہان اکتفا دو روایت پر کرتا ہون کتاب اتقان سیوطی مین کہ معتمد اور مصنف دونو
معتمدین سنیونکی ہین عائشہ ام المومنین بنت ابوبکر سی کہ فقاہت اور علم اور اجتہاد اوس بیچاری کا سنیونکی
نزدیک سب اصحاب سے بڑھا ہوا ہے مروی ہی کہ سورۂ احزاب مین زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین دوسو آیتین
تہین عثمان نی اتنی ہی رہنی دین جتنی اب ہین اور تفسیر در منثور سیوطی مین عبد اللہ بن عمر سی کہ اورع اور افقہ
اصحاب سنیونکا ہے مروی ہے کہ کوئی یہہ نہ کہی کہ مین نی سارا قرآن پڑھا وہ کیا جانتا ہی کہ قرآن کتنا ہی بہت
قرآن جاتا رہا ہی اب مجیب غطریف خواب غفلت سی چونکی اور آنکھین بی شرمی کی ملکر دیکھی کیہہ دونون شاہد
عدلین اوسکی شیخین کی بیٹی بیٹا کیا بصراحت نقصان قرآن کا بیان کر رہی ہین اور مجیب ظریف کو کیا جھوٹا
اور بی اعتبار کر رہی ہین اب عیب کنکا کھل گیا اور جواب مجوزہ ہے حق کسطرح پر ثابت اور واضح ہو گیا منصف لوگ
مجیب غطریف کی انکار بدیہیات اور سوفسطائیت کو دیکھین اور اوس سے پوچھین مردو غیرت والی جو کہا کہ شائبہ نقصان
قرآن کا کتب سنیہ مین نہین نہ صراحۃً نہ اشارۃً یہہ کیا خرافات ہی کیا صحیح بخاری اور صحیح مسلم تیری کہ اوس مین ہے
روایات کثیرہ مشعر نقصان قرآن موجود ہین کتب سنیہ کرامہ اور اتقان سیوطی اور در منثور سیوطی کتب سنیہ سی نہین ہین

بالجملہ

باعث انسان کو انجام مینی اور عاقبت اندیشی اور دست کشی ایسی امر کی اصل سے واجب ہی
آدمی را آدمیت لازم است * عود را گر بو نباشد ہیزم است **قال** المجیب الغطریف آپ اپنی نقصان
پر رہتی محققین امامیہ کیوں فرماتی ہیں اونکو جو چاہی سو کہی شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات میں لکھتی
ومن نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلك فهو کاذب ور مصائب النواصب میں ہے
وما نسبه الی الشیعة من قولهم بوقوع التغییر فی القرآن لیس مما قال به جمهور
الامامیة وانما قال به شرذمة قلیلة لا اعتداد لهم فیما بینهم فرمای کہ ان دونو
نسابہ میں مدلین کی شہادت سی کون جھوٹا اور بی اعتبار اور موجب تصریح صاحب مجمع البیان کے جسکا ذکر
گذرا کون حشویہ نا لکار ٹہرتا ہی **اقول** بفضل العلی العوی الاطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ
تو خود فرمایا ہی کہ ہان بعض قدمای علمای ہماری بالمرة انکار نقصان قرآن کا ہی کیا ہی پہر مجیب غطریف کو ذکر
عبارتون کتاب الاعتقادات اور مصائب النواصب سے بجز تحصیل حاصل کے کیا حاصل ہوا اور جب اختلاف علما
کا اپنی سنیونکی مذہب میں رحمت ہی اور باعث ثبوت کذب و بی اعتباری احد ہم کا نہیں ہوتا تو اختلاف علمای
اہل حق کا اپنی اگر کہیں ہو تو کیوں باعث ثبوت کذب و بی اعتباری احد ہم کا ہوگا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہے کہ
خدا تعالی جسم و جسمانی نہیں ہے مکان اور حیز میں نہیں ہے اور امام احمد حنبل کہتا ہی نعوذ باللہ منہ کہ خدا جسم جسمانی
اور ہوتا ہی اور عرش پر بیٹہا ہی کہ عرش چرچراتا ہی یا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہی کہ سگ ابی نجس و حرام ہی اور امام
مالک کہتا ہی کہ سگ ابی طاہر اور حلال ہے یا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہی کہ منی انسان کے نجس ہے اور امام شافعی کہتا ہے
کہ منی انسان کی طاہر ہی اور با وجود ایسی اختلاف فاحش کے سنیون کی نزدیک ان ایمہ سنیون سی کوئی جھوٹا او
بی اعتبار نہیں ٹہرتا تو علمای امامیہ اختلاف مسائل اجتہادیہ سی کیون جھوٹی اور بی اعتبار ہونی لگی اور ہم موجب
استفسار مجیب غطریف کی بتاتی ہین کہ عائشہ اور ابن عمر کی شہادت کو اہی سی جو اتقان و در منثور سی مذکور ہوئی
مجیب غطریف جھوٹا اور بی اعتبار ٹہرا اور بموجب تصریح صاحب مجمع البیان کی ابن عمر اور عائشہ حشویہ نا لکار
ٹہرتی ہین **قال** المجیب الغطریف شاید اسی ڈر سی خواجہ طوسی نے الزام نقصان قرآن سی اپنی تجرید کو
مجرد کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف علما کو مسائل اختلافیہ مین ذکر کیسا نہیں ہوتا ہر کوئی اپنی تحقیق
کا موافق کہتا ہی اسکو تعبیر بتحریف کرنا بیجا دفیقہ ہے **قال** المجیب الغطریف طرفہ یہ ہی کہ اس قرآن کو ناقص
بہی بتاتی ہین اور عمل کرنی کو بہی بتائی جاتی ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف جو ...

عمر نے ظلم قطعی و حتمی نقصان قرآن کا کیا ہی ویسا حکم قطعی النقصان کا جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے
نہین فرمایا کسو سطی جناب مستطاب کی عبارت تو یہی ہے کہ روایات اور احادیث شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان
فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لاکن نہ ایسا نقصان کہ مانع ومنافی عمل کا ہووی اور ظاہر ہے کہ نقصان فی الجملہ مانع عمل کا
اوس وقت تک کہ کامل نہ میسر ہو نہین ہوسکتا اور حقیقت حال یہہ ہی کہ جبکہ قرآن صحیح کامل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام
کا کہ اس قرآن مروج پر مشتمل تھا اور بقول اکابر سنیونکی علی ترتیب التنزول اور منبع علوم کثیرہ ہی اور ناسخ و منسوخ
اوس سے معلوم ہوتا ہی کما یظہر من فتح الباری والاستیعاب حضرت عمر کی بدولت جنکی سایہ سی شیطان بھاگتا ہی
رواج نہ پاسکا ناچار ایمہ علیہم السلام نے شیعون کو پڑہنی اور عمل کرنی کا اسی قرآن مروج پر ایام غیبت مین تا ظہور صاحب
الامر علیہ السلام کی حکم فرمایا ہے کما مر غیر مرۃ اور یہہ امر کچہ طرفہ نہین ہے بلکہ طرفہ تر سنیون کا عمل کرنا اس قرآن مروج
پر ہی جب بنت ابوبکر عایشہ مجتہدہ اور ابن عمر اورع وافقہ اس قرآن مروج کی نقصان سکے گواہی با آن رشد و فہم دین
تو سنیون کو ایسی ناقص قرآن پر عمل کرنیکے کونسی صورت ہی **قال المجیب الغطریف** ہرگز دریافت نہین ہوتا
کہ اوسکو ناقص بتانا کس راہ سی ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف طرفہ غبی ہے کہ اوسکو وجہ ناقص
ہونیکے دریافت نہین ہوتی حالانکہ اوسکی عایشہ اور ابن عمر نے اس مطلب کو خوب واضح کردیا ہی اور ابنا دکھلا
ہوا تا یاسہ ہے کہ سورہ احزاب بہت کم ہوگئی اور قرآن بہت جاتا رہا کما مر فتذکر **قال المجیب الغطریف** اگر یہہ
سبب ہے کہ فضایل امیر المومنین اور مناقب اہلبیت طاہرین اسمین نہین تو سورہ ہل اتی اور آیہ تطہیر کس کی حق مین
نازل ہوا **اقول** بفضل العلی اللطیف الحمد للہ کہ مجیب غطریف کی ہونی مونہہ سے اتنا تو نکلا کہ سورہ
ہل اتی اور آیہ تطہیر فضایل امیر المومنین او مناقب اہلبیت طاہرین مین ہے حالانکہ صاحب تحفہ نی انکار کیا ہی
درخصوص آیہ تطہیر اور سورہ ہل اتی کی باب مین فخر رازی اور کفش دوز کا قول نہین مانتا کہ جناب امیر کے
شان مین تہا و ں **قال المجیب الغطریف** ہاں اخبار خلافت خلفاء راشدین اور فضایل ازواج مطہرات سید
المرسلین خصوصاً فضیلت جناب صدیقہ اور تاییدات مذہب اہلسنت کی بہی اسمین مذکور ہین **اقول** و
بفضل العلی اللطیف اگرچہ اسلاف مجیب نے احادیث وضعی ابو ہریرہ وغیرہ سی اپنی مطلب کے ہوا لی ہین
اور قراینین بہی فی الجملہ دخل کرلیا ہے جیسا کہ مثلاً در منثور سیوطی مین ابن مردویہ اور ابن عساکر سی مروی ہے
کہ ابن مسعود اس آیہ کو یون پڑہتی تہی وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابیطالب اور قرآن مروج
مین لفظ بعلی ابن ابیطالب نہین ہے اور مثلاً تفسیر کبیر و تفسیر ثعلبی وغیرہ مین ہی کہ مصحف ابن عباس و ابی بن کعب

مین یون تھا اور وہ آیہ کو اسطرح پڑہتی ہی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی اور قران مجید

مین لفظ الی اجل مسمی کا نہین وعلی ہذا القیاس اور مواضع مین بہی قرائن قطع وبرید صحاح ستہ سنیہ سنی ثابت

ہوتی ہی لاکن تعجب معلوم کہ اسلاف مجیب نے قرائن اخبار خلافت خلفای ثلثہ کی کیون دخل نکی حقیر مجیب عطریف کے

خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ ایسی امور بی اصل مزخرفات بعیری کا جنکی اصل تمہاری کتابو نمین بہی نہین کتاب

مین لکھنا کیا ضرور تھا اسقدر تو خیال کیا ہوتا کہ اگر اخبار خلافت خلفای جور کی قرائن ہوتی تو نہ ہوتی خلافت بکری

شورای سقیفہ بنی ساعدہ پر کیون ہوتی اور ابوبکر عمر کا استخلاف کیون کرتا اور عمر اپنی بعد خلافت کو چھہ شخصون مین

کیون دائر کرتا ورای آن اگر اخبار حقیت خلافت خلفای راشدین سنیونکی قرائن ہوتی تو ابوبکر ہنگام

نزع کی کیون حسرت وافسوس کرتا کہ مین نی ہای پیغمبر سی کیون نہ پوچہا کہ اپ کی بعد خلافت کسکا حق ہی کما فی

کنز العمال و مروج الذہب للمسعودی وکتاب السیاسۃ والامامۃ لابن قتیبہ وغیرہا من الکتب بہرحال مجیب عطریف

بتاوی تو اخبار حقیت خلافت خلفای راشدین سینو نمین کونسی آیہ ہی آیا آیہ تریدون عرض الدنیا واللہ

یرید الاخرۃ ہی یا آیہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم ہی یا آیہ ان الذین تولوا منکم

یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا ہے یا آیہ ویوم حنین

اذ اعجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم

ولیتم مدبرین ہے یا آیہ ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا

الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماویہ جہنم وبئس المصیر ہے اور علی ہذا القیاس

مجیب عطریف یہہ بہی بتاوی کہ فضایل عایشہ او حفصہ مین کونسی آیہ ہے کیا آیہ ان تتوبا الی اللہ فقد

صغت قلوبکما بلکہ تمام سورہ تحریم کیا ان دونون کی فضایل کے بیانمین ہی شاید مجیب عطریف نے

آیہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات

عابدات سائحات ثیبات وابکارا مین جو لفظ خیرا منکن مسلمات مومنات واقع ہی کبہی نہین دیکھا خدا

غیرہمہ فرماتا ہی اگر پیغمبر خدا تمکو طلاق دیگا تو خدای تعالی تمسی بہتر ازواج مسلمات مومنات اسکو بدل دیگا یہہ لفظ

خیرا منکن مسلمات مومنات ایا بلکہ تصریح ہی اون دونون کی نفاق پر کس واسطی کہ جب خدای تعالی کہیں بہتر کا اور فضیلت

کا یہہ کیا کہ وہ مومنات اور مسلمات ہون کی تو اس سی بخوبی واضح ہوا کہ جنکی طرف خطاب ہی وہ مومنات اور

مسلمات نہین ہین اور نفاق مخاطبات کا تو ظاہر ہی کہ عایشہ او حفصہ نی پیغمبر خدا کی طرف اوس امر کی نسبت

اور احتمال کیا کہ اوسکی تہمل ہی اور اپکو اوس مری کا تکلف ہی یعنی کہا مغافیر کا کہ مدبو ہوتا ہی ان
دونون ذات شریف نی باہم مشورہ کیا اور ہہلی کہا کہ پیغمبر خدا جو مری یہان اونگی تو مین کہونگی تمہاری منہہ
سی بو آتی ہی تمنی مغافیر کہایا ہی اور تمہاری یہان آوین تو تم بہی یہی کہنا چنانچہ ان دونون ریج دینی لیئی
پیغمبر خدا کی ایسا ہی کیا اور اوس محبوب خدا کو رنج دیا اور یہی آنحضرت نی کوئی بات راز کی ونسی کہی اور تاکید [illegible]
کتمان کی کی اونہون نی علی الرغم اوس عالیجناب کی اوس راز مین کہ امانت تہا خیانت کی اور باوصف تاکید [illegible]
کی کتمان اوس راز کو افشا کیا جیسا کہ تفاسیر سنیہ مین یہہ قصہ بشرح و بسط مذکور ہی ورائی ان پیغمبر خدا حضرت صفیہ
پر کہ ازواج آنحضرت سی تہین عنایت اور رعایت بہت فرماتی تہی عایشہ نی مذمت صفیہ مین پیغمبر خدا سی کلام [illegible]
کیا اور حضرت کو رنج دیا کما فی مدارج النبوۃ سوا اسکی اسما کو کہ حضرت نی اوسکی ساتہہ بکمال اشتیاق و رغبت [illegible]
ازدواج کیا تہا عایشہ اور حفصہ نی باہم متفق ہوکر اسما کو فریب مین لیکر عایشہ نی اوسکی خاشندی کی اور حفصہ نی اوسکی
موی سر کو شانہ کیا اور اظہار کمال محبت اور شفقت اوس سی کرکی پیغمبر خدا کی رنج دینی کو اوس بیچاری کو سکہلایا کہ
جب حضرت تجہسی خلوت کرین تو حضرت سی کہنا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ کہ حضرت بسبب اس کہنی کی تجہسی بہت خوش
ہونگی چنانچہ اوس بیچاری نی ویسا ہی کیا جیسا ان ذلت شریفون نی اوسکو تعلیم کیا تہا حضرت نی اوسی وقت اوس
سی افتراق کیا اور بہت رنج اوٹہایا اور تفصیل اسکی ہی مدارج النبوۃ مین ہی علاوہ بران عایشہ نی ایکدفعہ خشمناک
ہوکر پیغمبر خدا کی سینہ کی کینہ پر گستاخانہ ہاتہہ مارا اور براہ گستاخی و بی ادبی کی کہا تو ہی دعوی کرتا ہی کہ مین پیغمبر خدا
کا ہون کما فی کتاب ذخیرۃ الملوک للسید علی الہمدانی اور علی ہذا القیاس بہت سی امور کتب سنیہ مین مذکور ہین
نفاق دونون منافقات پر خوفاً عن الاطناب اسیقدر پر اکتفا کیا گیا عاقل کو اشارہ کافی ہے جاہل کو ہزار تصریح
غیر وافی اگر کسی کو شبہ پڑی کہ پیغمبر خدا کی ازواج منافقات کیونکر ہوسکتی ہین تو دفع اس شبہ کا خود خدای
عزاسمہ نی اسی سورہ تحریم مین کردیا ہی کہ ازواج حضرت نوح اور حضرت لوط علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کی کافرہ
تہین حضرت نوح کی زوجہ کا نام واہلہ تہا اور حضرت لوط کی زوجہ کا نام واعلہ تہا خدای عزاسمہ نی فرمایا
ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَأَتَ نُوْحٍ وَّامْرَأَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا
صَالِحَیْنِ فَخَانَتَاهُمَا الآیہ پہر اگر پیغمبر خدا کی بعضی ازواج ہی منافقہ ہوئین تو کیا قباحت لازم آتی ہی [illegible]
اخبار حقیت خلافت خلفای سنیان قرار نہین جو خلفای سنیون کو لوٹا کہ عرب عربا تہی تہی مجیب [illegible]
معلوم ہوتی شاید مجیب اپنی دہشت مین انکو خلفا سی علم وفضل جانتا ہی قَالَ المُجِیْبُ النظر بعد اور ذکر [illegible]

اور ماجرای غصب کلثوم اور قصہ آزردگی جناب زہرا اور رسن بگلو ہونا شیر خدا کا اور جلیسی اہلبیت کی اور مضامین
حق الیقین کے کہ حضرت پیغمبر نے جناب زہرا اور علیِ مرتضیٰ کو فرمایا کہ پدرت فدای تو باد و برادر عمت قربان تو باد
اور سید شہیدین مرثیہ ضمیر اور دبیر کی اوسمین نہین یہہ اسباب ان کی البتہ ہو سکتی ہین ۱ **اقول** بفضل اللہ العلی
القوی اللطیف مجیب غطریف کو لازم ہی کہ اسباب نقصان قرآن کی پہلی اپنی عایشہ اور اپنی عبداللہ بن عمر سی پوچھی کہ
وہ دونو بشد ومد نقصان کی قائل ہین من بعد اگر ہم سے استفادہ کریگا تو ہم صحاح ستہ اور کتب معتبرہ
اوسکی مذہب کی دکھادینگی اور بدانست حقیر عایشہ کی نزدیک ظاہرا اسباب نقصان قرآن کی یہہ ہونگی کہ ذکر جنگ جمل کا
اور جانا اوسی سوارہ جمل کا ہزارہا نامحرم مومنین ور لڑنا اوسکا جناب امیر سی برخلاف فرمان واجب الاذعان نبوی
کہ حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي اور زبیر علی الرغم ارشاد فیض بنیاد نبوی کہ انا حرب لمن حاربتم و
سلم لمن سالمتم کما فی صحیح الترمذی اور باعث قتل ہزارہا مومنین کی ہونا اور آیات ان تکونی یا حمیرا
کو خس کے برابر نسمجھنا قرآن مین نہین ہی اور اسباب نقصان قرآن کی ابن عمر کے نزدیک یہہ ہونگی کہ اوس اورع وافقہ
اصحاب سنیون نی جو بکمال تورع بیعت امام بحق جناب امیر علیہ السلام کی نکی اور بکمال شوق وعقیدت اپنی بیعت امام اشنم
یزید پلید کی کی کما فی الاستیعاب اور جب اہل مدینہ یزید کی ظلم و بیدینی دیکھہ کر خلع بیعت پر اوس پلید کی مستعد
ہوئی تو انکو ممانعت خلع سی بشد ومد کی اور اپنی خدم وحشم کو جمعکر کی کہ اونسی احتمال تقیہ کا نہین ہوسکتا
انکو مواعظ ونصایح کہی کہ ہمنی بیعت یزید سے علی بیعۃ اللہ ورسولہ کے کی ہے خلع اوس سے نکرنا چاہئی بموجب
حدیث نبوی کے کما فی جامع الاصول وغیرہ مفصلا اور یہی وہ اورع صحابہ جو حجاج بن یوسف سی باشتیاق
تمام بیعت کرنے کو گیا حجاج نی پانون اپنا پھیلا کر کہا کہ ہاتھہ میرا خالی نہین ہے میری پانو سی بیعت کرلے
کما فی کتب السیر والتواریخ قرآن مین مذکور نہین تو یہہ امور عایشہ وابن عمر کی نزدیک اسباب نقصان قرآن کی ہین سبحان اللہ
نقصان انکی ہین اور اور انکولی رین آمدم بر اینکہ مجیب غطریف نی جو بطور تعریض کے کہا کہ یدا کا ذکر قرآن مین نہین
یہہ دلیل اوسکی جہالت کی آیات قرآنی سی ہی غالبا جیسی بقول مجیب غطریف کی اوسکی شیخین کو کثرت حروب
وتجہیز جیوش نی فرصت قرآن کی تصحیح کی نہ دی ویسی ہی مجیب کو بسبب کثرت انہماک کی مغلطہ بازی اور تحکمات
سازی مین فرصت قرآن کی پڑہنی کی نہین ملتی ورنہ وافی ہدایہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر
منہا او مثلہا اور یہی آیہ ہدایت سرمایہ لکل اجل کتاب یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت و
عندہ ام الکتاب کو کبہی تو دیکھتا اور اوسکی معانی سمجھتا ارباب انصاف دیکھین کہ نسخ کرنا اور بھولانا آیات کا

اور بتانا اوسنی بہتر آیات کا یا اونکی مماثل آیات کا اونکی عوض ہین اور محو و اثبات احکام وغیرہ کا بدا نہین

ہی تو کیا ہی کسواسطی کہ بدا کی معنی اصطلاح علما مین یہی ہین کہ تبدل و تغیر احکام مین باعتبار اختلاف وقات

مصالح کی واقع ہوا اور تغیر عالم کون و ایجاد مین باحداث و اعدام و احیا و اماتت واقع ہو جناب قادر مطلق

عظم سلطانہ مصالح اپنی عباد کی خوب جانتا ہی جو کچھہ مقتضائے وقت و صلح بحال مخلوقات ہوتا ہی اوسکی موافق

کام کرتا ہی کبھی پیدا کرتا ہی کبھی مارتا ہی کبھی صحیح کرتا کبھی مریض اور یہہ تبدیل و تغیر بکمال وضوح و ظہور ظاہر ہے

انکار اسکا غالب کہ سوفسطائی بھی نکرین اور جاننا چاہی کہ خدای تعالی نے دو لوح پیدا کی ہین اور اونمین جمیع

کائنات و جملہ حوادث ثبت فرمائی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ جو کچھہ اوسمین لکھا ہی اوسمین اصلا مطلقا تغیر

و تبدیل واقع نہین ہوتی اور وہ لوح مطابق علم الہی کے ہے اور دوسری لوح کا نام لوح محو و اثبات ہی کہ اوسمین

بحسب مصلحتون اور حکمتون کی بامر و حکم قادر مطلق کے کچھہ چیزین اوس سی محو کیجاتی ہین اور کچھہ چیزین اوسمین

لکھی جاتی ہین مثلا اول اوسمین لکھا ہی کہ عمر زید کی پچاس برس کی ہے یعنی مقتضائے حکمت یہہ ہی کہ عمر اوسکی

پچاس برس کی ہو اگر کوئی سبب زیادہ ہونی یا کم ہونی عمر کا اوس سے عمل مین نہ آوی پھر اگر زید نی صلہ رحم یا تصدق

مثلا کیا پچاس سال کی اوسکی محو ہو کر شصت سال کی اوسکی لکھدی اور اگر قطع رحم مثلا اوسنی کیا پچاس سال کی اوسکے

محو کی اور چہل سال کی لکھدی یہہ حال ہے لوح محو و اثبات کا اور لوح محفوظ مین اول سے لکھا جاتا ہی کہ زید صلہ رحم

کریگا اور اس سبب سے اوسکی عمر ساٹھہ برس کے مقرر ہے یا وہ قطع رحم کریگا بسبب اسکی اسکی عمر چالیس برس کے

ہی تو بدا عبارت ہو اسی تغیر تبدل سی لوح محو و اثبات مین کہ خدا تعالی نے خود فرمایا ہی آیہ شریفہ مع عبارت تفسیر

جلالین کی لکھتا ہون لکل اجل مدۃ کتاب مکتوب فیہ تحدیدہ یمحو اللہ منہ ما یشاء و یثبت بالتخفیف و التشدید

منہ ما یشاء من الاحکام وغیرہا وعندہ ام الکتاب اصلہ الذی لا یتغیر منہ شئ وھو ما کتبہ فی الازل انتہی بالجملہ بدا صفات

صفات کمالیہ خدا تعالی سی ہے کہ مثبت اوسکی عظمت و جلال و کمال قدرت و اختیار کے ہی و اللہ علی کل شئ قدیر

اور آیہ قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز

من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر کا مظہر بدا ہی منکر بدا

مقلد یہود کی ہین یہود کہتی تہی ید اللہ مغلولۃ خدا کو جو کچھہ کرنا تہا کر چکا اب اوسکو تغیر و تبدیل کا کسیطرح

اختیار باقی نرہا اوسکی ہاتھہ بندہ گئی اور وہ معطل ہو گیا نعوذ باللہ منہ خدا تعالی نی عقیدہ یہود کو رد فرمایا

اور ارشاد کیا غلت ایدیھم و لعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہہ ہی

مختصر و مجمل حال بدا کہ اگر سبب اس سماحب مجیب لبیب کی فرصت عطا فرمائی تو رسالہ جدا مین بشرح و بسط لکھہ
بپیش احباب کے کرونگا واللہ غالب علی امرہ وھو حسبی ونعم الوکیل ور مجیب ظریف نی یہہ جو
کہا ذکر تقیہ کا قران مین نہین یہہ بہی لیسل وسکی اجنبیت کے ہی قرانسی الحق مجیب نے لا یتخذ المومنون
الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیٔ
الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور آیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اور آیہ وقال
رجل من آل فرعون یکتم ایمانہ کبہی دیکہی پڑہی نہین تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر آیہ لا یتخذ المومنون
الکافرین اولیاء الایہ مین مسطور ہی الحکم الرابع التقیۃ جائزۃ لصون النفس وھل
یجوز لصون المال یحتمل ان یکون فیھما بالجواز لقولہ علیہ السلام حرمۃ مال المسلم کحرمۃ
دمہ ولقولہ علیہ السلام من قتل دون مالہ فھو شھید ولان الحاجۃ الی المال شدیدۃ
والماء ان بیع بالغبن سقط فرض الوضوء وجاز الاقتصار علی التیمم دفعا لذلک
القدر من نقصان المال فکیف لا یجوز ھھنا واللہ اعلم الحکم الخامس قال مجاھد ھذا
الحکم کان ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المؤمنین فاما بعد قوۃ الاسلام
فلا وروی عوف عن الحسن انہ قال التقیۃ جائزۃ للمؤمنین الی یوم القیامۃ وھذا
القول اولی لان دفع الضرر عن النفس واجب بقدر الامکان انتہی اور صحیح بخاری
مین باب الاکراہ مین مسطور ہے باب قول اللہ تعالی الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان وقال
ان تتقوا منھم تقاۃ وھی تقیۃ وقال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ انتہی اور تفسیر
بیضاوی مین ذیل تفسیر آیہ طیبہ ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی
فعلت وانت من الکافرین مین لکہا ہی فانہ یعنی موسی علیہ السلام کان یعاشرھم بالتقیۃ انتہی اور
یہی خدا تعالی نے مومن آل فرعون کی جو تقیہ کرتا تہا اور اپنی ایمان کو چہپاتا تہا مدح کے ہی بالجملہ ذکر تقیہ
کا قرا مین موجود ہی دل وانا اور چشم بینا چاہی اور مجیب ظریف لی تقلید اپنی اسلاف کی جو ذکر عقد
ام کلثوم کا بطور تعریض کے کیا حقیر کو لازم ہوا کہ حقیقت حال اسکی کتب معتمدہ سنیوں سی لکہون اور جواب دندان
شکن ایسا رقم کرون کہ دندان سنیوں کی کہٹی ہو جائین اور کذب و غدر اونکا اونہین کی کتب معتمدہ سی واضح اور ظاہر
ہو جاوی تا کہ آیندہ کو مجیب ظریف اور اوسکی اصحاب کو یارا گفتگو کا اس امر خاص مین نرہی اب ارباب انصاف

(۱۱۱)

و تارکان اعتساف بگوش حق نیوش سنین کہ جناب امیر علیہ السلام کی ایک بیٹی بنام ام کلثوم بطن جناب سیدہ
علیہا السلام سے تھین اور ایک ربیبہ بھی بنام ام کلثوم بنت ابوبکر بطن اسما بنت عمیس سے ظل ترتیب مین آنحضرت
کی تھی اور تزویج عمر کی بعد اصرار بسیار کے کہ غصب عبارت اوس سے ہی ساتھ اوسی ربیبہ کی ہوئی ہی راویون
نے جو تزویج ام کلثوم کو خلیفہ جی کے ساتھ لکھا ہے اسی ام کلثوم ربیبہ کو لکھا ہی اسلاف و خلاف سنیون
کی غلط مبحث کر کے جو تزویج کذائی سے استدلال کرتی ہین ایمان عمر اور مصافات اہلبیت علیہم السلام پر
اوس فرعون آل محمد سے وہ مغلطہ بحث ہی کسو سطی کہ عند التامل روایات کثیرہ سنیونکی جو مدار تزویج مذکور
اونکی نزدیک ہین باعلی صوت پکارتے ہین کہ تزویج اوس کے ساتھ بیٹی جناب امیر علیہ السلام کی جو بطن
جناب سیدہ علیہا السلام سے تھین ہرگز نہین ہوئی کما ستفصلہ ورای آن بعض روایات سنیہ بھی جو بتصریح وارد
ہی کہ تزویج عمر کی ساتھ ام کلثوم بنت ابوبکر کی کہ ربیبہ جناب امیر علیہ السلام کی تھی ہوئی ہی کما سیاتی معاضد قول حق
کی ہے اور یہہ امر تو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے بلکہ متفق علیہ صنادید سنیہ کا ہی اور کتب معتمدہ اور
صحاح ستہ سنیونکی اس سے مملو ہین کہ جناب سیدہ بضعہ رسولخدا اوس فرعون آل محمد سے ایسی آزردہ تھین
کہ بعد غصب خلافت و فدک کی اور ایذا دہی اوس کے اوس محبوبہ محبوب رب ودود کو کہ موذی من اذاها
فقد اذانی کی عین ایذای رسول مقبول تھے وہ معصومہ مدت العمر اوس سے ہمکلام نہوئین اور اوس پر ایسی غضبناک
رہین کہ اوسکا آنا اپنی جنازہ پر بعد اپنی مرنے کے بھی گوارا نکیا اور وصیت کی کہ وہ دشمن خدا و رسول بلکہ موذی
من اذاها فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ کی وہ موذی خدا و رسول میری جنازہ پر نہ اوی کما ہو مصرح
فی کتاب السقیفہ لابی بکر الجوہری و کما یستفاد من صحیحی البخاری و المسلم و شروح المشکوۃ سیما الشرح الفارسی
للشیخ عبدالحق الدہلوی و غیرہا من کتب الحدیث و ایسی ایسی صورتمین عقل کسی عاقل کے کیونکر تجویز کر سکتی
ہی کہ جناب امیر علیہ السلام اوس مہجور فاطمہ زہرا اور اوس موذی خدا و رسولخدا سے وصلت کرین اور جناب سیدہ
علیہا السلام کی بیٹی کا ازدواج اوس فرعون آل محمد سے کر کی روح مقدس اوس معصومہ کو ایذا دین لا حول
و لا قوۃ الا باللہ جب جناب سیدہ علیہا السلام کو اوسکا آنا اپنی جنازہ پر گوارا نہوا تو تزویج اپنی پارہ
جگر کی اوسکی ساتھ ممکن نہین کہ کس طرح پر گوارا ہوسکی اور یہہ بھی ممکن نہین کہ جناب امیر علیہ السلام باعث
ایذای روح مطہر اوس طاہرہ کی ہون اور اب حقیر پہلی روایات سنیونکی جو اونکی نزدیک مدار تزویج اور
درحقیقت مبنای و دلیل عدم تزویج اوسکی بنت جناب سیدہ کی ساتھ ہین لکھتا ہی ارباب انصاف گوش

۱)

آسایش اینند شیخ سعد الدین حموی در حق صاحب الزمان کتابها ساخته است و شیخ حموی را پسندیده گفته انتهی و در لطائف
اشرفی از حضرت گنجشکر قدس سره نقل میکند که جمیع انبیا و اخص الاولیا در مقام تحیر بوده اند سلطان حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وآله وسلم این مقام را خود ساخته بود اللهم زدنی تحیرا البته این مرتبه وراثت خاص صاحب الزمان است
چنانکه فرموده لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل باید دانست که العلماء ورثة الانبیاء این
مقام است در مرآة الاسرار گفته اند که یکی از طائفه بهترین حالات تحیر است که عارف کامل را فنا در حقیقت
دست میدهد یعنی در ذات مطلق چنان محو میگردد که هر چند خود را می جوید نمی یابد حرکات و سکنات وی مثل
چنانچه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم اکثر فرمودی اللهم زدنی تحیرا یعنی ای پروردگار من زیاده کن
تحیر را انتهی از روی تنصیص سعد الدین حموی بثبوت پیوست که صاحب الزمان علیه السلام بنیابت حضرت رسالتمآب
علیه وآله الصلوة والسلام مشغول ارشاد و هدایت طوائف انام بودند چون بامر الهی غیبت اختیار فرمودند از
اختلاط خلائق اعراض فرموده بفراغ بال مشغول سیر الی الله گردیده در ذات حقیقة الحقائق محو و فانی شدند
بمرتبه فنا فی الله رسیدند و صوفیه میگویند که حرکات و سکنات صاحب این مرتبه مثل نائم میگردد و از روی
نص بطلیموس واضح گردیده که منجم فرق در نائم و میت نمیتواند کرد و هر که لوحا ... این امر بکند در حقیقت از این علم
بهره ندارد پس محتمل است که آنچه دلیل قصر عمر تصور کرده دلیل سرعت طول زمان غیبت و اختفا و انقطاع ظاهری
از تدابیر امور دنیا باشد و حصول بعضی دلائل خفا نیز موید اختفا است و این معنی عین دعوای ملیه است اختفای
این احتمال را دلیلی که موجب وثوق نفس باشد در کار است بر تقدیر تنزل و تسلیم مناقشه کاملین که قهرمانان
دلیل و مرکز دائره آسمان و زمین اند و سید لای عالم محکوم حکم قضا جریان ایشان است بر کافه ناس قیاس مع
الفارق است چه جائیست که منع تاثیر نحوست نحوس و متاثر نشدن از نکایت آن و ازدیاد سعادت
سعود از خواص نفوس قدسیه ایشان بوده باشد لاجرم موت و حیات اولیای عظام باختیار ایشان میباشد
در مرآة الاسرار در ضمن احوال شیخ احمد عبد الحق نوشته که آنحضرت بعضی اوقات میفرمود که من مالک
جان خودم ملک الموت نتواند که بی رخصت من جان من قبض کند موت من باختیار من است اگر نخواهم
نمیرم و اگر خواهم تا ابد الآباد بر همین هیئت بمانم مگر آنکه باختیار خود بروم و او را خبر نباشد. در کوی
عاشقان چنان جانی بدهند کانجا ملک الموت نگنجد هرگز + انتهی بر منصف خبیر مخفی نیست که حضرت
صاحب الزمان علیه السلام اکمل اولیای کرام اند پس موت و حیات ایشان بطریق اولی باختیار

ایشان خواهد بود و تخویف نمودن بآنحضرت اثری نخواهد داشت دلائلی که در زایچهٔ جمهور انام دال بر قصر عمر بود
دلالت آن بر قصر عمر اولیا نمی کامل عمیر مسلم است چه در کتب نجوم اهل هند غیر تصریح آن واقع شده بود در دیوان
منسوب بحضرت امیر المومنین علیه السلام مر دعیا فته تخوفنی بنجم اخو خبل تراجع المریخ فی بیت الحمل فقلت دعنی
من الاکاذیب الحیل المشتری عندی سواء والاصل ادفع عن نفسی افانین الدول خالقی ورازقی یعنی ترسانید مرا ستاره شناسی صاحب تلبیس خبر داد از رجعت مریخ در خانه حمل پس گفتم بگذار مرا از دروغهای
حیلها مشتری و مریخ نزد یک من یکسان است و دفع میکنم از نفس خود انواع گردشها با فریننده و روزی دهنده
که حالی است و بزرگ است قاضی میبذی در فواتح فرموده و وجه تخویف منجم آنکه طالع مرتضی علیه السلام بوده
در جه عقرب بوده و صاحب طالع مریخ و رجعت صاحب طالع دلیل ضعف و مصراع خامس مشعر بعلو مرتبه
ناظم علیه السلام چه تاثیر نجوم در ما تحت اوست نه در مافوق و موید اینست بازگشتن آفتاب برای ناظم و دوران
افلاک بانفاس تحمل انتهی کلامه در بعضی کتب معتبره آمده که چون بر مامون خبر عالم حکیم ایزد خواه در علم نجوم
ظاهر شد روزی باو گفت تو با این علم و زیرکی چرا ایمان نمی آری بر پیغمبر ما گفت چگونه ایمان بیاورم باو
حال آنکه دروغ او بر من ظاهر شده زیرا که گفته است من خاتم پیغمبرانم و این را دروغ میدانم زیرا که در طالعی متولد
شده است که هر که در آن متولد شود می باید که پیغمبر باشد پس یکی از حکما حاضر بود جواب گفت که ما از طالع او چنین
که او راست گوست زیرا که حکما اتفاق کرده اند که طالع مشتری و زهره و عطارد و مریخ است و هر فرزندی که
بآن طالع متولد شود می باید که همان ساعت بمیرد و اگر نماند البته پیش از روز هفتم میرد و آن پیغمبر باین طالع متولد
شده و شصت و سه سال زندگانی کرد و این علاوه سایر معجزات اوست پس او اقرار کرد و مسلمان شد و مامون او را
ایزد خواه و ماشاء الله نام کرد انتهی با آنکه از دلائل فلکیه بنا بر زایچه طول عمر استنباط میتوان نمود چه سعادت
و قوت حال هیلاج و تعدد آن و سعادت کدخدا و نظر کواکب بنظر مودت بسوی آنها و اتصال نتایج بعضی از
کواکب ثوابت که در عظم اول و دوم اند چنانچه درین زایچه واقع است دلیل طول عمر می تواند شد قال محی الدین
المغربی فی الغنیة ناقلا عن الحکیم اوطوفیوس من کثرت هیالجه طال عمره و سرع فهمه متی
اتفق قوة الهیلاج مع قوة الکدخدا دل علی قوة النفس و طول العمر و شجره و ثمره آورده چون شمس
هیلاج بود یا در خانه یا شرف خود بود و هم کدخدا عطیه کبری خود دهد و آن یکصد و بیست سال باشد الهو محی الدین
مغربی در غنیه فرموده اتصال الهیالج باحد الکواکب الثابتة التی فی العظم الاول و الثانی یعظم دلالة

دلالات الکواکب الثابتة فی المولود وطبق قول بطلمیوس انفاق اند و بهمان الغایة که از کتب معتبره نجوم است
مستفهم که دلیل ابو بکر قمر بود و دلیل عمر زحل و دلیل عثمان مشتری و دلیل علی مریخ بود و در عهد سعادت عهد
آنحضرت علیه السلام بر حسب عادی المیه ضعف و هزیمت ماند و حال بقاء مقیان و عثمانیان خواهد شد و درین زایچه
از علی که دلیل عمر و مشتری که دلیل عثمان است هر دو راجع و ساقط اند اگرچه دلیل ابو بکر قوت بیلاجیه دارد لیکن نفعی
نمی بخشد زیرا که او در عداوت استقلال و استبداد نداشت و درین امر تابع متبوع خود است و دلیل حضرت
اسد الله الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیه الصلوة والسلام که مریخ است در نهایت قوت است و در خانه
خود و در وسط السماء حیث السلطنت واقع است دلیل قوت دولت خاندان عالیشان آنحضرت است و مولود
امام اوصاف چنانکه در باشد و نظر زهره و آفتاب بمریخ دلیل عدم صدور ظلم از آنحضرت است بل عدل پس آنحضرت
نیز از این زایچه باثبات میرسد و نظر مریخ دلالت می کند بر شجاعت و جلادت و قتال و قهر و محاربه آنحضرت
و امور دیگر نیز ازین زایچه استنباط میتوان نمود از آنجا که فاضل ناصب درین مقام نهایت اختصار بکار برده
بود لاجرم در جواب آن بطریق اجمال بهمین قدر اکتفا رفت هر که طالب مزید تفصیل و توضیح دلائل نجومیه بوده
باشد بحواشی ابن عجاله که مسمی بشهب ثواقب و مشتمل بر اجوبه شکوکی است که فاضل ناصب و ناصرین او برین رساله نموده اند
رجوع نماید دوم آنکه دلالت زایچه دوم بر قصر عمر آنحضرت محذوری ندارد زیرا که زایچه مذکور غلط محض است یا
غلط بودن احکام آن نیز مضائقه ندارد و غلط بودن زایچه مذکور کالشمس فی وسط السماء بر خواص و عوام روشن است ا
چه از مقولات است که در وقت طلوع صبح هر برجی که آفتاب در آن برج است طلوع میکند و این معنی از شدت
ظهور باستشهاد و دلیل احتیاج ندارد و بمنزله مثل سایر گردیده و بعضی از فضلای شعرا چنین بقید نظم آورده اند
از قول حکیمان جهان و رسم سهاست بنگر که بود طالع اندر سحر است این کار جهان از آن سبب باخطر است کاندر برج
طالع هر روزه خور است پس فرض تولد آنحضرت علیه السلام در وقت صبح و بودن طالع سرطان و بودن شمس
در آن وقت در اسد در نهایت غرابت است و وقوع استقبال و مقابله شمس و قمر در بیست و سوم ماه چنانچه درین
زایچه واقع است نیز از قبیل ممتنعات عادیه و مماثل طلوع شمس از مغرب است از همه غریب تر آنکه مخدوم ما با وجود
ادعای تبحر در جمیع فنون متنبه بر آن نشدیم آنچه گفته که لازم نیست که هر خرق عادت که از پیغمبر یا دیگر مسلمانی
بظهور آمده باشد از پیغمبر ما نیز یا از ائمه این امت هم بظهور رسد الخ مجرد منع است و مخالف روایات و احادیث
که در کتب فریقین مذکور است پس از حیز سداد خارج باشد بغوی در معالم التنزیل فرموده قال الشیخ الامام

وما اوتی اية الا واوتی نبینا صلی الله علیه وسلم مثل تلک الایة وفضل من غیر مبالغات کل
انشقاق القمر باشارته وحنین الجذع علی مفارقته وتسلیم الحجر والشجر علیه وکلام البهائم
والشهادة برسالته ونبع الماء من بین اصابعه وغیر ذلک من المعجزات والایات التی لا تحصی
واظهرها القرآن الذی عجز اهل السماء والارض عن اتیان مثله انتهی یعنی داده نشده است هیچ کس هیچ
مگر آنکه داده شده است پیغمبر ما را صلی الله علیه وآله وسلم مانند آن یا فضیلت داده شده است بچند معجزه مانند
شق شدن قمر باشاره او و ناله کردن شاخ خرما بمفارقت او و سلام کردن سنگ و درخت بروی و سخن گفتن بهائم
و گواهی دادن به پیغمبری او و جاری شدن آب در میان انگشتان او و غیر اینها از معجزات و آیات که باحصا نمی آید
و ظاهر ترین آنها قرآن است که اهل آسمان و زمین از آوردن مثل آن عاجز شده اند و آنچه در مقام سند گفته و الا هم
پیغمبر ما از عمر نوح و لقمان بن عاد یا کم نیست از ما نحن فیه خارج است چه طول عمر حضرت نوح بر طبق عادت اهل آن
زمان بوده نه خارق عادت که کلام دران است آری آنحضرت را مماثلت با حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام
درین باب ثابت نیست چه طول عمر حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام باتفاق ثابت است و در بعضی روایات
اهل سنت واقع است که آنحضرت را موت طاری شده باز زنده شدند تا وقت موعود زنده خواهند ماند
بغوی در معالم التنزیل در ضمن اثنای تفسیر کریمه اذ قال الله یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی
قال بعضهم المراد بالتوفی الموت وروی علی بن ابی طلحة عن ابن عباس ان معناه انی ممیتک
یدل علیه قوله تعالی قل یتوفیکم ملک الموت الایة فعلی هذا له تاویلان احدهما ما قال
وهب توفی الله عیسی ثلث ساعات من النهار ثم رفعه الله تعالی الیه وقال محمد بن اسحق ان النصاری
یزعمون ان الله توفاه سبع ساعات من النهار ثم احیاه ورفعه الیه انتهی جناب سرور کائنات
علیه وآله الصلوة والسلام نیز بعد طریان موت باز زنده شده حی باقی اند الی ما شاء الله شیخ عبد الحق دهلوی
در مدارج النبوة بعد ذکر اخباری که دلالت بر حیات انبیا دارد میفرماید ازینجا معلوم میشود که حیات انبیا
حیات ظاهری دنیاوی است نه مجرد باقی بودن ارواح چنانکه شهیدان را ارواح شهیدان نیز عند ربهم یرزقون
می اندازند و صاحب تلخیص از شافعیه گفته است مالی که از آنحضرت مانده بر ملک او باقی است چنانکه در حالت
حیات او بود و انتقال نمیکند بملک ورثه چنانکه اموات را میباشد و امام الحرمین این قول را تصحیح نموده فرموده است
که این موافق سیر صدیق است رضی الله تعالی عنه در آنچه از مال آنحضرت گذاشته بود انتهی و گفته اند بعضی از علما که خود

مردم میگویند مات رسول الله عن عشرة و هو بالغ من العشرة پس نسبت موت بآنحضرت صلی الله علیه وسلم
میکنند بنا بر اثبات حیات چه گوهرست زر کشتی میکرده که هیچ مقام تعجب نیست مات فاحیاه الله تعالی بسیکی هر شعار حقائق
می آرد که بار آفتاب عیسی و روح در بدن ثابت است مرجع اموات را چنانکه در قبر لیکن سخن در استقرار روح است و تعلقات روح است
در بدن چنانکه بوی نسبت میگردد در بدن چنانکه در دنیا بود انتهی الی آخره قال و طول عمر امام علیه السلام هم از معجزات
آنحضرت است علیه و آله الصلوة والسلام و آنچه در حاشیه این مقام گفته اکثر تواریخ خروج امام مهدی که
از آیات و آثار بر آورده اند غیر مطابق افتاده و از آن جمله ضرب جواحتی یاتی الله بامره بلفظ حتی یاتی سیصد و سی و شش
و کذلک از بیت لغة او تحول تجربیا من ظهرهم حتی یاتی امر الله ان الله لا یخلف المیعاد و از آن جمله انقول امیر المؤمنین
علیه السلام کم من مؤمن یفنی اذا ما جاشت الترک فانتظر ولایة المهدی یقوم و یعدل و ذل ملوك
الارض من آل هاشم و بویع منهم من یلذ و یهزل صبی من الصبیان لا رای عنده و لا عنده جد
و لا هو یعقل فثم یقوم القائم الحق منکم و بالحق یاتیکم و بالحق یعمل سمی نبی الله نفسی فداه
فلا تخذلوه یا بنی و عجلوا مشعوق از لفظ لوالجباب جمل تفصیل جمل و دو بیرون آورده اند و از آن جمله عبارت

۲۶۳

مکتوبه حضرت امام حسن عسکری را باستشهاد می آرد که فرموده و ینفجر لهم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران تمام
الم و الطواسین من السنین هذه ذرة من جبل الرحمة و قطرة من بحر الحکمة کتبه الحسن بن
علی العسکری سنة اربع و خمسین و مائتین گویند که الم در بطن ثانی در لفظ طه و الفاظ طواسین که سه است
در بطن اول جمله با پانصد و هفتاد و سه باشد چون با تاریخ کتابت کتاب که دویست و پنجاه و چهار است جمع
کنند ششصد و بیست و هفت گردد و آنچه مشهور است اذا صار الزمان عقیب صوم با بسم الله فالمهدی علما
باسم صوم بصاد معجمه و عدد لفظ بسم الله گیرند بهر دو صورت غلط شده است و همچنین لفظ چراغ که تاریخ
خروج ایشان مشهور است غلط بر آمده اگر تاریخ تولد ایشان باشد هنوز احتمال باقی است انتهی بالحواشی
نیز محل تامل است زیرا که توقیت خروج آنحضرت علیه الصلوة والسلام در هیچ حدیثی از احادیث ائمه بنص
تعیین نه شده و نیافته بلکه بمضمون کذب الوقاتون منع از توقیت و تعیین شده است و ابیاتی که از دیوان حضرت امیر المؤمنین
علیه السلام نقل نموده اولا در صحت انتساب آن بآنحضرت علیه السلام کلام است و بر تقدیر تنزل دلالت
بر توقیت ندارد و ظاهرا در ابیات تقدیم و تاخیر واقع شده و بعضی ابیات از میان افتاده باشد و اذا نقح
الزمان الخ از اشعار سعد الدین حموی است چنانچه قاضی میبدی در فواتح تصریح بآن فرموده و قبل

رسوده است بالجمله عبارتی که ذکر کرده است با آنکه در کتب معتبره ازان اثری نیست از قبیل متشابهات اند اول معانی آنرا
باید فهمید و باید فهمانید بعد ازان از مدلول آن خصم را الزام باید داد و آنچه گفته است لفظ چراغ که تاریخ مشهور
ایشان است غلط برآمده از عجائب افادات است و در هیچ کتابی از کتب امامیه کرمی اثری ازان نیست و نه از محصلین
امامیه مسموع شده نوشتن این چنین مزخرفات بعید از فضل و کمال اوست و بر تقدیر تسلیم میگوییم وجود و خروج
و ظهور حضرت امام علیه الصلوة والسلام بر وقت موعود باخبار حضرت مخبر صادق علیه و آله الصلوة و ائمه اهل بیت
علیهم السلام که وارثان علم آنحضرت اند باخبار متواتره بثبوت پیوسته و از توقیت و تعیین وقت خروج منع نموده اند
با این همه اگر متجاسری از راه ظن و تخمین از بعضی امارات ظنیه استنباط تعیین وقتی بکند و ثانی الحال ظن او مطابق
واقع نیفتد این معنی بهیچ وجه شکی در یقین با ثبت بالتواتر نخواهد رسانید نظیرش آنست که حدوث قیامت و وقوع
بعث و نشر از کتاب و سنت بتواتر ثابت گردیده و یقین بوقوع آن حاصل است و بمفاد ما عنده علم الساعة تعیین وقت
آن از امارات ظنیه استنباط بکند و تخمین او مطابق واقع نیفتد غلط استنباط و اجتهاد او در یقین آنچه بتواتر ثابت شده
نقصی نخواهد رسانید چنانچه بعضی از علمای اهل سنت زعم نموده بود که قیامت قبل از تمام الف برپا خواهد شد
شیخ جلال الدین سیوطی در رد آن کتاب الکشف عن مجاوزة هذه الامة الالف تالیف نموده و از تخمین او دو صد
و بیست سال دیگر گذشته از قیامت اثری پیدا نیست دغدغه با آنکه درین رساله فرموده که مدت این امت
از یک هزار سال زیاده میشود و زیادت بپانصد سال نمیرسد در بعضی نسخ این رساله افاده فرموده بود
که حدوث قیامت در سال هزار و دو و بیست هجری مقدسه خواهد شد ازان باز هم بیست سال منقضی شده
از قیام قیامت نشانی نیست چنانچه مطابق نیفتادن این تخمینات خللی در یقین بوقوع قیامت نمیکند از
مطابق نشدن تخمیناتی که بعضی متجاسرین در تعیین وقت خروج و ظهور حضرة امام صاحب العصر والزمان
نموده باشند یقینی که از اخبار متواتره از مخبر صادق و ورثه علم او علیه و علیهم الف الف تحیة و سلام حاصل شده
بهیچ نوع منتقض نمیشود درین مقام نقل عبارت این رساله اطمینان قلوب مستفیدان را مناسب نمود شیخ
جلال الدین سیوطی میفرماید و بعد فقد کثر السوال عن الحدیث المشهور علی السنة الناس ان
النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لا یمکث فی قبره الف سنة وانا اجیب بانه باطل لا اصل له ثم جاء
رجل فی شهر ربیع من سنة ۸۹۸ معه ورقة بخطه ذکر انه نقلها من فتیا افتی لها بعض
اکابر العلماء ممن ادرکته فیها انه اعتمد مقتضی هذا الحدیث وانه یقع فی المایة العاشرة

العاشرة خروج المهدی والدجال ونزول عیسی وسائر الاشراط والنفخ فی الصور النفخة الاولی ومضی
الاربعون سنة التی بین النفختین وینفخ نفخة البعث قبل تمام الالف فاستبعدت حدوث
هذا الکلام من هذا العالم المشار الیه وکرهت ان اصرح برده تادبا منه فقلت
هذا شیء لا اعرفه فحاولنی السائل تحریر المقال فی ذلک فلم ابلغه مقصوده الی ان قال فاجبت
الی ما سالوا او شرعت لهم منهلا فان شاؤا اعلوا وان شاؤا امهلوا وسمیته الکشف عن
مجاوزة هذه الامة الالف فاقول اولا الذی دلت علیه الاثار ان هذه الامة تزید
علی الف سنة ولا یبلغ الزیادة علیها خمسمائة سنة الی اخر ما قال فی تلک الرسالة ودر
تصانیف او در آخر این رساله نوشته رایت فی اخر بعض النسخ ما صورته وحکی بعض اهل التاریخ
ان تاریخ الدنیا من لدن آدم علیه السلام حین اهبط من الجنة الی طوفان نوح علیه السلام
الفی عام ومایتی عام ومن طوفان نوح الی زمن ابراهیم علیه السلام الف عام ومایة عام ومن زمن
ابراهیم علیه السلام الی زمن موسی علیه السلام الف عام ومن زمن موسی علیه السلام
الی زمن عیسی علیه السلام الف عام ومن زمن عیسی علیه السلام الی زمن نبینا محمد صلی الله
علیه وسلم خمسمایة عام ومن الهجرة الی الان تسعمایة عام واربعة وعشرون سنة فمجموع ذلک
ستة الاف وسبعمایة سنة واربعة وعشرون سنة وعلی هذا یقال الباقی لقیام الساعة
من یومنا هذا وهو سنة اربعة وعشرین وتسعمایة مایتا سنة وستة وسبعون سنة بلا
قوله صلی الله علیه وآله وسلم عمر الدنیا سبعة ایام من ایام الاخرة وبعثت فی آخر الیوم
السادس قال الله تعالی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون والله اعلم بحقیقة ذلک
تم الکتاب بعون الله وحسن توفیقه انتهی دهم آنکه قول او نیز دلایل قطعیه عقلیه خصوصا بر اصول شیعه
قائم‌اند بر بطلان اعتقاد طول بقای ایشان الخ قیام دلایل او بر بطلان اعتقاد طول بقای آنحضرت ادعای
محض است بیان آن بر ذمه‌اش لازم است تا نظر در آن نموده اید و آنچه درین مقام ذکر کرده باطل و مردود است
و دلیل عدم تحصیل او ست اصول امامیه را چه موافق اصول اثنا عشریه وجود امام بجهت نظام عالم اصلح و واجب
است ... و امکان اشرف مقتضی آنست زیرا که امام بجهت آنکه اشرف اکوان ارضیه است سبب وجود و بقای
ارض و اکوان ارضیه و غایت ذاتیه خلق او است پس وجود و بقای او سبب وجود و بقای آن و ارتفاع او سبب

ارتفاع ارض و سایر اکوان است چنانچه مشروحا انشاء الله تعالی در باب امامت بمعرض بیان آید و تصرف امام
و تسلط او به حیثیه لطف است لیکن در نظام عالم واجب نیست بلکه نظام عالم گاهی مقتضی ظهور و تسلط او میباشد
و در این هنگام عالم نورانی میباشد و گاهی مقتضی عدم تسلط و کمون و خفای او در این اوان عالم ظلمانی باشد
از حضرت امیر المومنین علیه السلام مروی است ملا علی قوشجی در شرح تجرید چنین آورده لا یخلو الارض
عن حجة اما ظاهر مشهور او خائف مغمور لئلا یبطل حجج الله و بیناته و عدم تصرف او راجع برعیت است
که بسبب غلبه هوا و هوس طبایع و نفوس آنها طاعت و انقیاد او را ترک نموده از برکات لطف الهی
محروم ماندند محقق طوسی در تجرید میفرماید وجود الامام لطف و تصرفه لطف آخر و عدمه منا انتهی فائده وجود امام
چنانکه سبق ذکر یافت تجهیز جیوش و عساکر و تقسیم غنائم و فتح بلدان و جنگ و صلح و اقامت جمعه و جماعات
و اقامت حدود و تعزیرات نیست چه فائده وجود او بقای زمین و زمان و سایر اکوان است و این امر بر وجود
و ظهور او مترتب نیست و صدر المتالهین در شرح کافی میفرماید و مما یجب ان یعلم ان الغایة و الغرض
من وجود الامام لیس مجرد حصول الایمام حتی لو فرض امام لم یرجع الیه احد من الناس
فات الغرض من وجوده و کذا لو کان خاملا مستورا غیر ظاهر و قد اشرنا الی ان السبب و العلة

۲۶۶

فی کون الارض لا یخلو عن حجة ما ذا هو فبذلک یندفع طعن جماعة من المخالفین علی الامامیة
بانهم قائلون بوجود امام قائم مدة مدیدة من غیر ان یعرف احد شخصه حتی یهتدی بنوره
و استرشاده فما الفائدة فی وجوده و هذا الطعن غیر وارد اصلا فان الغایة الحقیقیة فی
وجوده شیء اعلی و ارفع من تعلم الناس منه و مع ذلک یلزم کونه بحیث یکون هدی للناس
ان اهتدوا و اما عدم اهتدائهم بنوره و استضائتهم بضوئه فلیس من جهته علیه السلام
بل جهة الناس لاحتجابهم عن الحق بالظلمة الغاشیة لنفوسهم بظلمة الهوی و الشهوات علی نفوسهم
الی ان یفتح الله من رحمة من عنده و یهب لهم عاطفة بکشف عنهم حجاب الظلمة و الهوی فیهتدوا
بنور الهدی و المحجة البیضاء انشاء الله تعالی و نیز ثمره مشاهده امام اخذ مسائل از وی منحصر نیست بلکه نفس
تصدیق بوجود آنحضرت و باینکه خلیفه خدا است بر روی زمین امری است مطلوب لذاته و رأسی است از ارکان
ایمان مانند تصدیق معاصرین حضرت رسالت پناه علیه السلام که در بادیه دور دست واقع شده
بوجود و نبوت آنحضرت پس شبهه شده که بودن وجود امام است شبه عبث بدون تکلیف مندفع شد

نیز بمثال تمیز انچه بمعرض بیان آمد اندفاع قول او اگر فرقه خود را عقائیه لقب کنند و با مامت عقا قائل شوند بظهور سهویست چه ابتدای خلق ایشان عقلو لوازم وجود او نیست بخلاف امام علیه السلام که ابتدای خلق بر افعال آنحضرت مترتب میشود • قال الفاضل الناصب بگو نیست که بعضی رواة ایشان چیز روایت کرده اند که براهین عقلیه و نقلیه بر استحاله آن قائم اند و این قسم راوی قدح میکنند بلکه روایات او را مقبول میدانند مثل ابو بصیر که از حضرت صادق دعوی الوهیت روایت میکند انتهی کلامه اقول و به نستعین انچه درین مقام افاده کرده کذب محض است و بهتان بحت لزا ابو بصیر بطریق امامیه روایتی که مشعر از دعوی الوهیت حضرت صادق علیه السلام باشد مروی نیست مجرد قول مدعی خصوصا در اکثر مواقع نقل خیانت و کذب و افترا از دموقوع آمده باشد معتبر و مقبول نیست بالجمله ذکر روایتی که مشعر بدعوی الوهیت آنحضرت است بر ذمه ایشان واجب است تا نظر در ان نموده آید و بر تقدیر تنزل و تسلیم این طعن از جمله طعنهایی که صلاحیت جرح راوی و قابلیت قدح در قبول روایتش یکند نیست چه احتمال تاویل و عذر قائم است پس جائز است راوی اینچنین روایت بنابر تاویل روایت نموده باشد یا قائل را عذری دران ظاهر شده باشد در بزدوی و شرح ان تنصیص فرموده که انا الحق که از منصور حلاج و سبحانی ما اعظم شانی و لیس فی الجبة سوی الله از ابا یزید بسطامی صدور یافته از اسباب قادح در روایت و از طعن صالح جرح نیست و هذا عبارته و من ذلک ای من الطعن مما لا یصلح به الطعن مما لا یعد ذنبا فی الشریعة و لا یوجب قدحا فی المروة لانه ای محمدا قیل له ای لعبد الله فیه ای فی ابائه عن الاستماع قیل له لما لا تجیبه الی استماع الاحادیث لان اخلاق الفقهاء تخالف اخلاق الزهاد و اعتبر هذا بموسی و العبد الصالح من خرق السفینة و قتل النفس و اقامة الجدار حتی انکرها علیه مع انه قد وعد له الصبر و قد یحسن فی منزلة القدوة ما یقبح فی منزلة العزلة حتی یستحب للمفتی الاخذ بالرخص تیسیرا علی العوام مثل التوضی بماء الحمام و الصلوة فی الارض الطاهرة ظاهرا بدون المصلی و عدم الاحتراز عن طین الشوارع فی مواضع حکموا بطهارته فیها و لا یلیق ذلک باهل العزلة بل الاخذ بالاحتیاط و العمل بالعزیمة اولی بهم و ینعکس ذلک مرة ای یحسن فی منزلة العزلة ما یقبح فی منزل القدوة مثل ما یحکی عن مشایخ العزلة من امور ظاهرة تخالف الشریعة صدرت ذلک عنهم بناء علی تاویل و عذر لا

٢٤٧

ظهر لهم مثل ما حکی عن منصور الحلاج من قوله انا الحق و ما حکی عن ابی یزید البسطامی من
قوله لیس فی الجبة سوی الله و قوله سبحانی ما اعظم شانی و ما حکی عن الشبلی من اتلاف
المال و القائه فی البحر انتهی قال الفاضل الناصب تتمة الباب در دلائل شیعه باید دانست که اقسام دلیل نزد
ایشان چهار است کتاب و خبر و اجماع و عقل کتاب که قرآن مجید است بزعم ایشان قابل استدلال نیست زیرا که اعتماد
بر قرانیت او حاصل نمی شود مگر وقتی که ماخوذ باشد بواسطه امام معصوم و قرآنی که ماخوذ از ائمه است در دست
ایشان موجود نیست و این قرآن را ائمه بزعم ایشان معتبر نداشته اند و قابل استدلال و تمسک نشمرده اند چنانچه
از کلینی و غیره کتب معتبره ایشان منقول خواهد شد و این مطلب بچند وجه ثابت است اول آنکه جماعت کثیر از امامیه
از ائمه خود روایت کرده اند که قرآن منزل را تحریف کلمات از مواضع آن و اسقاط آیات بلکه سور نیز بوقوع آمده
و ترتیب هم متغیر شده و حالا آنچه موجود است مصحف عثمان است که هفت نسخه آنرا نوشته باکناف عالم شهرت
داد و کسی را که قرآن منزل بر اصل ترتیب و وضع می خواند ضرب و شلاق می نمود تا آنکه طوعا و کرها همه آفاق برین
مصحف اجماع کردند پس این مصحف قابل تمسک و استدلال نباشد و نظم و الفاظ او و عام و خاص او محل اعتماد
نباشد چه جائز است که این احکام که درین قرآن موجودند همه اینها یا اکثر اینها منسوخ باشند بآیاتی و سوری که
اسقاط کرده اند یا مخصوص باشند بآیات و سور مسقطه وجه دوم آنکه ناقلان این قرآن بلا تشبیه مثل ناقلان توریت
و انجیل اند که بعضی از ایشان اهل نفاق بودند مثل عظمای صحابه و کبرای ایشان و بعضی از ایشان مداهن و دنیا طلب و دین
فروش مثل عوام صحابه که بطمع مال و مناصب اتباع ایشان خود کردند و از دین مرتد شدند مگر چهار کس
یا شش کس سنت پیغمبر خود را جواب دادند و با خاندان او دشمنی و عداوت پیش گرفتند کتاب او را تحریف
و خطاب او را تغییر کردند مثلا بجای من المرافق الی المرافق ساختند و بجای آیة هی ازکی من ائمتکم امة هی اربی من
امة نوشتند و علی هذا القیاس چنانچه در دعای صنمی قریش که او را قنوت امیر المومنین و متواتر انگارند
مذکور است و بعض آن جا در باب ثانی گذشت پس چنانکه بر توریت و انجیل اعتماد نتوان کرد و عقیده و
عمل را از آن نمی توان گرفت همچنین باین قرآن موجود تمسک نباید کرد و هم چنانکه احکام آنها منسوخ شد بقرآن مجید
همچنین ازین قرآن هم چیزی بسیار منسوخ شده و ناسخ را غیر از ائمه کسی نمیداند سوم آنکه ثبوت نزول قرآن و اعجاز
بلکه ثبوت نبوت پیغمبر موقوف است بر ثبوت صدق ناقلین و چون ناقلین نبوت پیغمبر این جماعه باشند که بسبب
غرض فاسد خود نصی را که بحضور یک لک و بیست و چهار کس پیغمبر فرموده بودند اخفا و کتمان نمودند و هیچ کس

جهت الحاجت اظهار نساخت تا انکه حق خاندان نبوت تلف شد و اصل عظیم دین که هم جنب نبوت است یعنی امامت
بهم گشت بر نقل اینها چه اعتماد شاید که بنا بر غرض فاسدی این همه تو طیه بر بسته باشند که فلانی نبی بود و معجزه ها
آورد و قران بر و نازل شد همه بلغا از معارضه او عاجز شدند و در واقع هیچ نباشد انتهی کلامه **اقول** و بستعین
انچه درین مقام افاده نموده است بچند وجه مردود است **اول** انکه قول او کتاب که قرآن مجید است بر هم ایشان قابل
استدلال نیست الخ در حیز منع است و خبطی است ناشی از جهل و عدم اطلاع او بر عقیده امامیه درین مسئله چه علمای
امامیه بعد اجماع و اتفاق آنها بر اینکه در کلام الله زیادتی و تبدیل کلمه بکلمه دیگر واقع نشده اختلاف نموده اند
که آیا نقصانی دران واقع شده است یا نه صناد ید علمای امامیه از متقدمین و متاخرین مانند شیخ صدوق محمد بن
بابویه قمی و شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضی علم الهدی و ملا محسن کاشی صاحب وافی و شیخ حر عاملی و غیر اینها قول ثانی
اختیار نموده قایل شده اند که در کتاب الله اصلا تغییری و تحریفی و نقصانی واقع نشده است بنا بر این قول
قابل استدلال و صالح احتجاج بودن کلام الله از واضحات جلیه است که قابل تشکیک نیست و جمعی که قایل اند
باین که در کلام الله نقصانی وقوع یافته میگویند که سور و آیاتی که در قران مجید حذف و اسقاط شده است
در بین از منه منسوخ التلاوت است و قرآنی که حضرت امیر المومنین علیه السلام ترتیب داده بود اگر چه نزد ما
موجود نیست لیکن تا درین زمان مامور بتمسک بهمین قران مجیدیم که در اصول و فروع تمسک باین نمائیم و استدلال
و احتجاج بآن بکنیم و از انجا که امر بتمسک بان و احتجاج و استدلال بان و حض و ترغیب بتلاوت و قرارت آن در نماز
از ایمه معصومین علیهم الصلوة والسلام ورود یافته در ماخوذ بودن ان باین لحاظ و اعتبار از ایمه هدی
علیهم السلام شکی نیست و در قابلیت آن باستدلال ریبی نه هر چند این معنی بر ناظران کتب امامیه وضوح تام دارد
بنا بر اطمینان قلب عوام بنقل اقوال علمای اعلام و تفصیل مقام مبادرت نموده میشود پس میگوئیم که از جمله مشایخ
ثلاثه رضوان الله علیهم که مولف کتب اربعه اند که درین اعصار غالبا مدار عمل بر مؤلفات ایشان است ثقة الاسلام
شیخ محمد بن یعقوب کلینی رحمه الله تعالی نصی درین باب واقع نیست مگر انکه بعضی از روایات که ظاهر انها موهم وقوع
امثال این امور است در کافی آورده از اینجا است که بعضی گمان برده انکه او رحمه الله تعالی نیز قائل بوقوع نقصان
در این قران مجید است و حق این است که مطلق روایت دلالت بر اعتقاد راوی بظاهر مضمون آن روایت ندارد
چه شیخ صدوق ابن بابویه نیز در کتب خود امثال این روایات ایراد نموده با اینکه مذهب و معتقد شش عدم
وقوع نقصان است نیز محدثین اهل سنت مانند بخاری و مسلم و دیگران نیز مثل این روایات در کتابهای خود آورده اند

وشیخ محمد ابن بابویه در کتاب اعتقادات بر عدم وقوع نقصان در کلام الله تصریح فرموده و نیز کلام او نص است بر آنکه

که اعتقاد جمیع فرقه امامیه همین است و تصریح فرموده که هر که بما نسبت میکند که ما قائل بوقوع نقصان در قرآن هستیم

کاذب است وهذه عبارته اعتقادنا ان القران الذی انزله علی محمد صلی الله علیه واله هو ما بین

الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ومبلغ سوره عند الناس مایة واربع

عشرة سورة وعندنا الضحی والم نشرح سورة واحدة وکذلک الفیل ولایلاف سورة واحدة

ومن نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلک فهو کاذب وما روی من ثواب قراءة کل سورة

من القران وثواب من ختم القران کله وجواز قراءة سورتین فی نافلة والنهی عن قراءة سورتین

فی فریضة تصدیق لما قلناه فی امر القران وان مبلغه ما فی ایدی الناس وکذلک ما روی

من النهی عن قراءة القران کله فی لیلة واحدة وانه لا یجوز ان یختم فی اقل من ثلاثة ایام

تصدیق لما قلناه ایضا بل نقول انه قد نزل من الوحی الذی لیس بقران ما لو جمع الی القران

لکان مبلغه مقدار سبع عشرة الف اية وذلک مثل قول جبرئیل علیه السلام للنبی صلی الله

علیه واله ان الله یقول لک یا محمد دار خلقی مثل ما اداری ومثل قوله اتق شحناء الناس

وعداوتهم ومثل قوله عش ما شئت فانک میت واحبب ما شئت فانک مفارقه واعمل

ما شئت فانک ملاقیه وشرف المومن صلوته باللیل وعزه کف الاذی عن الناس

ومثل قول النبی صلی الله علیه واله ما زال جبرئیل یوصینی بالسواک حتی خفت ان احفی وادرد

وما زال یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه وما زال یوصینی بالمراة حتی ظننت انه

لا ینبغی طلاقها وما زال یوصینی بالمملوک حتی ظننت انه سیضرب له اجلا یعتق فیه

ومثل قول جبرئیل علیه السلام للنبی صلی الله علیه واله حین فرغ من غزوة الخندق یا محمد صلی الله

علیه وسلم ان الله تبارک وتعالی یامرک ان لا تصلی العصر الا ببنی قریظة ومثل قوله صلی الله

علیه واله امرنی ربی بمداراة الناس کما امرنی باداء الفرائض ومثل قوله علیه السلام انا

معاشر الانبیاء امرنا ان لا نکلم الناس الا بمقدار عقولهم ومثل قوله صلی الله علیه واله

ان جبرئیل اتانی من قبل ربی بامر قرت به عینی وفرح به صدری وقلبی قال ان الله عز وجل یقول

ان علیا امیر المومنین وقائد الغر المحجلین ومثل قوله علیه السلام نزل علی جبرئیل علیه السلام

۲۷۰

علیه السلام فقال یا محمد صلی الله علیه واله ان الله تبارک وتعالی قد زوج فاطمة علیا علیهما السلام من فوق عرشه واشهد علی ذلک خیار ملائکته ومثل هذا کثیر کله وحی لیس بقران ولو کان قرانا لکان مقرونا به وموصولا الیه غیر مفصول عنه کما کان امیر المومنین علیه السلام جمعه فلما جاءهم به قال هذا کتاب ربکم کما انزل علی نبیکم لم یزد فیه حرف ولم ینقص منه حرف فقالوا لا حاجة لنا فیه عندنا مثل الذی عندک فانصرف وهو یقول فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون وقال الصادق علیه السلام القران واحد نزل من عند واحد علی نبی واحد وانما الاختلاف من جهة الرواة انتهی یعنی اعتقاد ما انست که قرانی که فرستاده است خدای تعالی بر پیغمبر صلی الله علیه وآله همین است که در میان دو جلد مصحفها است و او همانست که الان در دست مردم است بیشتر از ان نیست وعدد سورهای قران نزد مردم صد و چهارده است و نزد علمای امامیه الضحی و الم نشرح یک سوره است و لایلاف و الم ترکیف یک سوره و هرکس که نسبت بکند بفرقه حقه امامیه اینکه میگویند قران بیشتر ازین است آنکس کاذب و دروغگوی است وانچه مروی است از ثواب قرات هر سوره قرآن و ثواب ختم تمامی قران و جواز خواندن دو سوره در رکعت نافله و نهی از جمع دو سوره در یک رکعت فریضه و هم چنین انچه مرویست از نهی قرارت تمام قران در یک شب و انکه جائز نیست ختم قران در کمتر از سه روز هویدا قول ما است که قرآن همین قدر است که در دست مردم است بیشتر ازین نیست بلکه میگوئیم که نازل شده است بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم از وحی غیر قرآن که انرا حدیث قدسی گویند انقدر که اگر آنرا با قران جمع کنند هر آئینه مقدار هفده هزار ایه شود مثل قول جبرئیل مر پیغمبر را صلی الله علیه وآله وسلم که خدای تعالی ترا میفرماید یا محمد دار خلقی مثل مداراتی خلقی یعنی ای محمد مدارا بکن با خلق من چنانچه من مدارا میکنم با خلق خود تا آخر انچه فرموده است شیخ حر عاملی در رسالهٔ تواتر قران میفرماید وهو ظاهر بل نص فی نقل الاجماع علی ذلک من الامامیة من غیر اشارة الی نقل خلاف بل صرح بتکذیب من نسب الیهم غیر ذلک الاعتقاد وقد صرح فی اول کتابه بان ما فیه هو اعتقاد الامامیة واورده فی اول باب واجال ما فی الابواب علیه والعبارة واحدة فی الجمیع من غیر تغییر وایضا فالحمل علی ان قوله اعتقادنا من صیغة المتکلم لتعظیم نفسه لا وجه له ولا مناسبة بالمقام اصلا وکذا القول بان معه غیره لا جمیع الامامیة اذ لا مخصص فلا تخصیص بغیر دلیل ولا یفهم ذلک من هذه العبارة مع انه قد صرح لولا یما صرح وتمام اطلاعه علی مذهب المتقدمین لا شک فیه والتقیة

ملحق است از اصل کتاب نیست همچنین است قول در کتاب مازنی که معلوم است که عنایت بنقل قرآن و ضبط آن چه اوثق است از
عنایت بضبط کتاب سیبویه و دیوان های شعر نیز میفرماید که قرآن در عهد کرامت مهد حضرت رسول خدا صلی الله علیه
و آله مجموع و مؤلف بود بر طبق آنچه این ملحق است و در معرض استدلال براین امر میفرماید ان القرآن کان یدرس
ویحفظ جمیعه فی ذلک الزمان حتی عین جماعة من الصحابة فی حفظهم له وانه کان یعرض علی النبی
صلی الله علیه واله ویتلی علیه وان جماعة من الصحابة مثل عبد الله بن مسعود وابی بن کعب وغیرهما
ختموا القرآن علی النبی صلی الله علیه واله ختمات وکل ذلک یدل بادنی تامل علی انه کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وان من خالف فی ذلک من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافهم
فان الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع بمثلها عن المعلوم
المقطوع علی صحته انتهی بدرستیکه قرآن در زمان سعادت نشان آنحضرت صلی الله علیه واله همه اش درس داده
میشد و حفظ نموده میشد تا آنکه جماعت از صحابه را برای حفظ او تعیین فرموده بود و بران جناب عرض نموده میشد.
و بحضور فائض النور آنحضرت تلاوت کرده میشد و جماعة از صحابه مانند عبد الله بن مسعود و ابی بن کعب و غیر آنها ختم
کردند قرآن را بحضور آنسرور صلی الله علیه واله همه این امور دلالت میکند برانکه قرآن در عهد کرامت مهد آنحضرت
مجموع و مرتب بود و ناقص و پراکنده نبود و هر که درین قول مخالفت نموده است از امامیه و حشویه یعنی محدثین اهل سنت
اعتدادی بخلاف اینها نیست چه خلاف آنها درین امر منسوب است بقومی از اصحاب حدیث که اخبار ضعیفه را نقل کردند
و گمان بردند صحت آنها را با مثل این روایات ضعیفه از احادیثی که صحت آنها یقینی قطعی است اعراض و رجوع نموده
نمیشود و شیخ امین الاسلام ابو علی طبرسی در تفسیر مجمع البیان فرموده است ومن ذلک الکلام فی زیادة القرآن
ونقصانه فاما الزیادة فیه فمجمع علی بطلانه واما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا
وقوم من حشویة العامة ان فی القرآن تغیرا ونقصانا والصحیح من مذهب اصحابنا خلافه
وهو الذی نصره المرتضی قدس الله روحه واستوفی الکلام فیه غایة الاستیفاء فی جواب
المسائل الطرابلسیات انتهی ملا محسن کاشی در رساله منهاج النجاة میفرماید هدایة القرآن کلام الله ووحیه
وقوله وکتابه لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید وانه لقصص
الحق وانه قول فصل ما هو بالهزل وان الله تبارک وتعالی محدثه ومنزله وربه وحافظه
وهو المهیمن علی الکتب کلها وانه حق من فاتحته الی خاتمته نؤمن بمحکمه ومتشابهه وخاصه

وخاصه وعامه وعده ووعیده وناسخه ومنسوخه وقصصه واخباره لایقدر احد من
المخلوقین ان یاتی بمثله انه بعینه ما هو بین الدفتین فی ایدی الناس الیوم ولیس باکثر من ذلک
وما فی بعض الاخبار عن اهل البیت علیهم السلام ما یدل علی خلافه فهو ماول کما ذکرناه فی
کتابه المسمی بعلم الیقین انتهی کلامه یعنی قران کلام خدا و وحی او و کتاب اوست ونگاهبان کتب است از تبدیل
وتحریف واو قول جدا کننده میان حق و باطل است هزل نیست وخدای تعالی آفریننده او و فرو فرستنده او
و پرورده گار و نگاهدارنده اوست ازینکه تبدیل و تحریف بآن راه بیابد واو از فاتحه تا خاتمه اش حق است ایمان
میآریم بمحکم او و متشابه او و خاص او و عام او و وعد او و وعید او و ناسخ او و منسوخ او و قصه های او و اخبار او
وقدرت ندارد یکی از مخلوق که بیارد مانند آنرا او بعینه همان قدر است که در میان جلد مصحفها الیوم در دست مردم است
و زیاده و بیشتر از آن نیست وانچه در بعضی اخبار اهلبیت علیهم السلام خبری است که دلالت میکند بر خلاف آن
پس آن ماول است چنانچه ذکر کرده ایم ما آنرا در کتاب خود که مسمی است بعلم الیقین واحادیثی که در باب عرض
احادیث بر کلام الله واقع است که حضرت ائمه معصومین علیهم السلام فرموده اند اذا جاءکم حدیث
فاعرضوه علی کتاب الله فما وافق کتاب الله فخذوه وما خالف کتاب الله فدعوه نیز دلالت
دارد براینکه در قران متداول تحریفی و تبدیلی و زیادتی واقع نشده بجمیع اجزائه کلام الهی معتمد و موثوق است
والا عرض حدیث بران فائده نداشتی بلکه عرض در صورت وقوع تحریف تبدیل و زیادتی موجب خرابی قبیح
وباعث ایقاع مردم در تشویش و تحیر صریح می بود بالجمله قول راجح و مذهب اکثر محققین علمای امامیه آنست
که در کتاب الهی اصلا تغیری و تحریفی و زیادتی و نقصانی واقع نشده و روایاتیکه دلالت بر وقوع آن وارد
باوجود بودن انها از قبیل اخبار احاد ماول اند بتاویلات سدیده و محمول اند بر محامل
سدیده مثل آنکه محمول اند بر وقوع تحریف در معنی و بر آنکه منقوص جزء قرآن متلو نبود بلکه تاویلی بود که با تنزیل
نازل شده بود یا آیاتی بودند که تلاوت آنها منسوخ شده حکمش باقی است یا تلاوت و حکم آنها هردو منسوخ شده اند
یا وحی بود غیر قرآن و نیز نقصان در بعضی از آن قبیل بود که بحذف آن خللی در نظم قرآن راه نمی یابد مانند
نامهای اشخاصی که آیات در شان آنها نازل شده مانند اسامی مبارک علی و آل محمد علیهم السلام و اسامی
منافقین و اکثر آن از قبیل اختلاف قرائت است در بعضی مواضع مثل آن در روایات اهل سنت نیز واقع
است چنانچه عنقریب انشاء الله تعالی بمعرض بیان می آید و بعضی علما قائل شده اند بوقوع نقصان

در قرآن مجید مجید این قول مرجوح است لیکن قائلین این قول میگویند که تجویز این معنی محذوری ندارد و زیرا که
مخالفت سوالف بالاتفاق تصحیح نموده اند که در صدر اسلام بعضی از آیات بجهت آنکه تلاوت آنها فقط
یا تلاوت و احکام آنها منسوخ گردیده محذوف شده اند در شرح بزدوی که از مشاهیر کتب اصول فقه
حنفیه است میگوید وهو ای نسخ التلاوة والحکم جمیعا بصرف القلوب عنهما جائز فی القران فی حیات
النبی صلی الله علیه وسلم للاستثناء فی قوله تعالی سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء الله اذ لو لم یتصور
النسیان لخلا ذکر الاستثناء عن الفائدة وقوله تعالی او ننسها یدل علی الجواز ایضا وذلك مثل
ما روی عن عائشة رضی الله عنها انها قالت کان فیما انزل عشر رضعات محرمات فنسخت بخمس
وروی ان سورة الاحزاب کانت تعدل سورة البقرة وقال الحسن ان النبی صلی الله علیه وسلم
اوتی قرانا ثم نسیه فلم یکن شیئا ای فلم یبق منه شیء لما رفع الله تعالی عن قلبه ذلك یعنی نسخ و
تلاوت حکم هر دو جائز است در قران بصرف قلوب از آن در حیات آنحضرت علیه السلام بجهت استثنا در
قول او تعالی سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء الله چه اگر نسیان متصور نبودی استثنا بیفائده بودی و قول او تعالی
او ننسها نیز دلالت بر جواز میکند و این مانند آنست که مروی است از عائشه رضی الله عنها که او

۲۷۶

گفت بود در آنچه نازل شده است ده رضعه محرمه این منسوخ شد به پنج رضعه و مروی است که سوره احزاب برابر
سوره بقره بود و گفته است حسن داده شد حضرت رسول خدا را صلی الله علیه وسلم قرآنی پس فراموش کرد آنرا
پس نبود چیزی یعنی باقی نماند از آن چیزی بجهت آنکه برداشت خدا تعالی از دل مبارک آن آنرا انتهی در شرح بزدوی گفته
واما القسم الثانی وهو نسخ التلاوة دون الحکم فتمسکوا بالمعقول والمنقول ایضا اما المنقول فمثل
قراءة عبد الله بن مسعود رضی الله عنه فی کفارة الیمین فصیام ثلاثة ایام متتابعات فقد
کانت هذه القراءة مشهورة الی زمن ابی حنیفة ولکن لم یوجد فیها النقل المتواتر الذی
یثبت بمثلها القران ومثل قراءة ابن عباس رضی الله عنه فافطر فعدة من ایام اخر ومثل
قراءة سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه وله اخ او اخت فلکل واحد منهما السدس وکروایة
عمر الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم ثم لا یظن بهولاء
انهم اخترعوا ما رووا من انفسهم فیحمل علی انه کان مما یتلی ثم انتسخت تلاوته فی حیوة رسول الله
صلی الله علیه وسلم بصرف القلوب عن حفظها الا قلوب هولاء لیبقی الحکم بنقلهم فان

فان خبر الواحد موجب للعمل به فكان بقاء الحكم بعد نسخ التلاوة بهذا الطريق لا ان يكون
نسخ التلاوة بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قيل لا يتصور نسخ التلاوة مع
بقاء الحكم لان القران لا يثبت الا بالنقل المتواتر ولم يثبت بالنقل المتواتر ان ما رووا كان قرانا
ثم نسخت تلاوته وبقي حكمه والدليل عليه ان الحكم الباقي ليس بقطعي ولو كان حكم القران لكان
قطعيا قلنا القران يثبت بالسماع من رسول الله صلى الله عليه وسلم واخباره انه من عند الله
تعالى وقد ثبت ذلك في حق هؤلاء الرواة وغيرهم الا ان تصرف قلوب غيرهم عنه لم يثبت
القرانية في حقنا فلا يخرج به من انه كان قرانا حقيقة غاية ما فيه انه يلزم كونه قرانا
في الزمان الماضي بالظن وهو ليس بقادح فيما نحن فيه لان الثبوت بطريق القطع مشروط
فيما بقي بين الخلق من القران لا فيما نسخ در مسلم و عضدیه و دیگر کتب اصول فقه نسخ تلاوت فقط و نسخ تلاوت
و حکم معا بامثال این آیات اثبات نموده اند بدانکه فاصله انشاء الله تعالی در موضع مناسب مذکور خواهد شد بالجمله از
تقریر این علمای اعلام و روایاتی که بعد ازین از صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر صحاح ستة و کتب احادیث اهل سنت مذکور
خواهد شد بوضوح پیوست که بسیاری از آیات در ابتدای تنزیل قران متلو بودند هم در زمان سعادت نشان آنحضرت
صلی الله علیه و آله منسوخ گردیده در دلهای بعضی روات برای ابقای حکم محفوظ مانده آیات مذکور در حق آن اشخاص قرآن
هستند و در ثبوت وقوع این معنی در عهد کرامت مهد آنحضرت صلی الله علیه و آله خلافی و شبهه نیست اما اینکه بعد از آنحضرت
صلی الله علیه و آله نیز مثل آن واقع شده است یا نه اختلاف است هر چند شارح بزدوی و دیگران انکار آن نموده اند لیکن
حق اینست که انکار بعید از صواب است و روایات بسیار از طرق اهل سنت و جماعت دلالت بر وقوع آن دارد از انجمله
در شرح بزدوی آورده قال عمر رضی الله عنه قرأنا آية الرجم ووعيناها وروى في حديث عائشة
رضي الله عنها ان ذلك كان مما يتلى بعد وفات رسول الله عليه السلام یعنی خواندیم ما آیه رجم را و حفظ
کردیم آنرا و روایت کرده شده است در حدیث عائشه رضی الله عنها که این از انجمله بود که تلاوت کرده میشد بعد وفات
رسول خدا صلی الله علیه و سلم شیخ والد فاضل صاحب کتاب مسعودی من احادیث موطا آورده و مالك عن يحيى بن سعيد
عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب قال اياكم ان تهلكوا عن آية الرجم ان يقول قائل لا نجد
حدين في كتاب الله فقد رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا والذي نفسي بيده لولا ان يقول الناس
زاد عمر بن الخطاب في كتاب الله لكتبتها الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها

نیز در کتاب موطأ روایت کرده مالک عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم عن ابی یونس مولی عائشة ام المؤمنین انه قال
امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه الایة فآذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی روایت است
از مالک از زید بن اسلم از قعقاع بن حکیم از ابو یونس مولای عائشه ام المؤمنین گفت امر کرد مرا عائشه که بنویسم برای او مصحفی پس
گفت هرگاه برسی این آیه را پس خبر کن مرا حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین پس هرگاه
رسیدم این آیه را خبر کردم او را پس املا کرد بر من حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله
قانتین پس گفت شنیدم این آیه را از حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم نیز در کتاب مذکور آورده مالک عن زید
بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المؤمنین فقالت اذا بلغت هذه الایة
فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر حافظ ابن مردویه از زر از عبد الله بن مسعود روایت کرده
قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان

۲۷۸

علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس یعنی ای پیغمبر خدا برسان
بمردم آنچه فرستاده شده است بسوی تو از پروردگار تو بدرستیکه علی مولای مومنان است و اگر نرسانیدی این را
نرسانیدی رسالت او را و خدا نگاه میدارد ترا از مردم نیز ابن مردویه از عبد الله بن مسعود روایت کرده انه
کان یقرء هذا الحرف وکفی الله المؤمنین القتال بعلی بن ابی طالب وکان الله قویا عزیزا حاکم در مستدرک
روایت کرده عن ابن ادریس عن ابی بن کعب انه کان یقرأ اذ جعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة حمیة
الجاهلیة ولو حمیتم کما حموا لفسد المسجد الحرام فانزل الله سکینته علی رسوله فبلغ ذلک عمر
فاشتد علیه فبعث الیه وهو یهنأ ناقة له فدخل علیه فدعا ناسا من اصحابه فیهم زید بن
ثابت فقال من یقرأ منکم سورة الفتح فقرأ زید علی قراءتنا الیوم فغلظ له عمر فقال له انی لا تکلم
فقال تکلم فقال لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی صلی الله علیه وسلم ویقرئنی وانتم علی الباب فان
احببت ان اقرئ الناس علی ما اقرأنی اقرأت والا لم اقرأ حرفا حییت قال بل اقرئ الناس مسلم
در صحیح خود روایت کرده عن عائشه قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن

ثم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی فیما یقرأ من القرآن یعنی بود
ازانچه نازل شده بود از قرآن عشر رضعات معلومات یحرمن پس منسوخ شد به خمس معلومات فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی فیما یقرأ من القرآن یعنی بوده
در چیزی که فرود فرستاده شده است از قرآن این کلام عشر رضعات معلومات یحرمن یعنی ده رضعه که بیقین معلوم شده
باشند وجود آن حرام میکرداند پس منسوخ کرده شدند ده رضعات معلومات به پنج رضعه معلومه یعنی این فرود آمد
که خمس رضعات معلومات یحرمن پس وفات یافت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم حال آنکه این کلام که خمس رضعات
معلومات یحرمن ثابت بود در چیزی که خوانده میشد از قرآن مجید و روایات همین مضمون بسیار اند برخی از ایشان
انشاء الله تعالی بعد مذکور شود بالجمله این روایات و روایات دیگر که بعد بعرض بیان آید صحیح الدلالة اند بر آنکه
بعد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نیز اکثر ایات منسوخ التلاوت شدند و انکار بر دوی ناشی از قلت
تتبع است و حمل بر جهل و عدم علم این صحابه عظام از منسوخ التلاوت شدن امثال این ایات در کمال بعد است
واز اینجا است که مذهب بعضی صحابه آنست کتابت و نوشتن کل قرآن در مصحف واجب و لازم نیست و از اینجا است
که ابن مسعود معوذتین را که بالاجماع داخل کتاب الهی است در مصحف خود نانوشته اسقاط نموده بود چنانچه نووی در شرح
صحیح مسلم از قاضی عیاض نقل کرده باندک فاصله سبق ذکر یافت نیز مختار در احادیث تجویز اقتصار بر نقل بعض
وحذف بعض متن است بشرط عدم اخلال در معنی اگر بعضی صحابه کتاب را بر سنت قیاس نموده بنابرین وجه
یا وجه اول و بنابر مصلحت وقت اجتهاد ایشان مقتضی حذف و اسقاط بعضی ایات و سور بنهجی که بسبب آن
خللی در نظم قرآن واقع نشود شده باشد امتناعی و استبعادی ندارد از بعضی صحابه نسخ بعضی احکام در حین حیات
آنحضرت صلی الله علیه واله نیز بوقوع می آمد و آنحضرت صلواة الله و سلامه علیه واله بعفو و صفح میگذرانیدند
ازانجمله مسلم در صحیح خود روایت کرده است از ابو هریره انه قال کنا قعودا حول رسول الله صلی الله
علیه وسلم ومعنا ابو بکر وعمر فی نفر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین اظهرنا فابطاء
علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول الله صلی الله
علیه وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربیع
یدخل من جوف حائط من بئر خارجة قال فاحتفزت فدخلت علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال ابو هریرة فقال نعم یا رسول الله قال ما شانک قلت کنت بین اظهرنا فقمت فابطات علینا
فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وهؤلاء
الناس ورائی فقال یا ابا هریرة واعطانی نعلیه فقال اذهب بنعلی هاتین فمن لقیک من وراء هذا

۲۷۹

ه

احتفزت ای اجتمعت وانزویت المجتمع بینهم
الفاء قبلها الفاء والثلاثات من فوق
یعنی تمام ای کرد آمد و جمع کرد
اعضای خود را ۱۲

الحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان
النعلان یا ابا هریرة قلت هاتان نعلا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثنی بهما من لقیت یشهد ان
لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی فقال ارجع
یا ابا هریرة فرجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجهشت بالبکاء ورکبنی عمر فاذا هو علی
اثری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لك یا ابا هریرة قلت لقیت عمر فاخبرته بالذی بعثتنی
به فضرب بین ثدیی ضربة خررت لاستی فقال ارجع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عمر
ما حملك علی ما فعلت قال یا رسول الله بابی انت وامی ابعثت ابا هریرة بنعلیك من لقی یشهد
ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس
علیها فخلهم یعملون قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فخلهم گفت ابو هریرة بودیم ما نشسته گرد پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم در حالتی که بودند با ما ابو بکر و عمر در ضمن جماعتی که بودند پس ایستاد و بیرون رفت پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم از میان ما پس درنگ کرد آنحضرت بر ما و بازآمدن زمانی بگذشت که باز نیامد و ترسیدیم ما که تنها یافته
شود آنحضرت و گرفته شود و از جانب دشمنی مکروهی باو برسد و اثر ترس و خوف ما را یافت پس برخاستیم و بودم
من نخستین کسی که ترسید و بایستاد پس بیرون آمدم در حالی که میجستم پیغمبر خدا را صلی الله علیه وسلم تا آنکه آمدم بستانی را
که از یکی از انصار بود مر بنی نجار را که قبیله ایست از انصار پس گرد آن بستان گردیدم شاید بیابم مر آن را دری
پس نیافتم در مر آن بستان را پس ناگاه دیدم جدولی صغیر که در می آید در میان دیوار از چاهی که بیرون آن
بستان بود گفت ابو هریره پس گرد آوردم دست و پای خود را تا بگنجانم خود را در آن جدول و در آیم پیش
آمدم به پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم پس فرمود آنحضرت بطریق تعجب و استفهام ابو هریره گفتم آری منم ابو هریره یا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فرمود چیست حال تو چه کار میکنی و چون آمدی گفتم بودی تو یا رسول الله صلی الله علیه وسلم
میان ما پس برخاستی و درنگ کردی بر ما پس ترسیدیم که مکروهی رسانیده شود ترا پس برخاستیم ما و بودم من نخستین
کسی که ترسید پس آمدم این بستان را و در آمدم در جدول چنانکه در می آید روباه در سوراخ خود و این مردم می آیند
در پس من پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم ای ابو هریره و داد مرا نعلین خود تا نشان آن باشد که از پیش حضرت
دی می آیم پس فرمود ببر این نعلین مرا پس هر که پیش آید ترا از پس این بستان در حالی که گواهی میدهد بالوهیت حق
و نبوت پیغمبر در حالی که یقین کننده باشد باین شهادت دل او پس بشارت بده او را به بهشت و بود نخستین

۲۸۰

۲۵۱

نخستین کسیکه پیش آمدم او را عمر پس گفت چیست این نعلین ای ابو هریره گفتم این نعلین پیغمبر خدا اند صلی الله علیه وسلم
فرستاده است مرا باینها برای اینکه هر کرا ملاقات کنم که گواهی میدهد باین کلمه بیقین دل خود بشارت دهم او را به بهشت
پس زد عمر میان دو پستان من پس بر زمین افتادم پس گفت عمر باز برگرد ای ابو هریره پس باز برگشتم بسوی پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم پس زاری کردم و پناه جستم بآنحضرت در رسیده آمد بالای من عمر پس نگاه کردم ناگاه وی در عقب من است
پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وسلم چیست ترا ای ابو هریره و چرا می گریی گفتم که ملاقات کردم عمر را پس خبر دادم
او را بآن حکم که فرستاده بودی مرا بدان حکم پس زد عمر میان دو پستان من زدنی سخت که افتادم بر مقعد خود پس گفت عمر
باز گرد پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم ای عمر چه داشت ترا بر آنچه کردی و باز گردانیدی ابو هریره را گفت پدر
و مادر من فدای تو باد آیا برانگیختی و فرستادی ابو هریره را با نعلین خود و حکم کردی که هر کرا ملاقی شود یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها
قلبه بشره بالجنة فرمود آری او را فرستاده ام که این بشارت بدهد گفت عمر پس مکن این حکم را زیرا که من میترسم که تکیه کنند
مردم برین بشارت یا برین کلمه مجرد و عمل نکنند پس بگذار مردم را که عمل کنند پس فرمود حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
فخلهم انتهی ترجمة الحدیث پس اگر بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه و آله بنا بر آنکه نوشتن کل قرآن در مصحف مجید نزد بعضی
صحابه واجب نبود اگر بعضی آیات و سور را ننوشته باشند بعد از آن باجماع منسوخ التلاوت شده باشد محل استبعاد نیست
و بالجمله بعضی از علمای امامیه که قائل شده اند بوقوع نقصان در کلام الهی آیات و سور محذوفه ساقطه را در زمان قبل اکمل
منسوخ التلاوت میدانند که در ابتدا متلو بودند بعد از آن منسوخ التلاوت گردیدند اعم از آنکه نسخ تلاوت در حیات
حضرت سرور کائنات علیه و آله افضل التسلیمات وقوع یافته باشد بعد ارتحال آنحضرت صلی الله علیه و آله بعالم عقبی
بعد نسخ تلاوت آن اجماع شده باشد و دلیل بر آنکه حروف و کلمات و آیات محذوفه ساقطه درین ازمنه منسوخ التلاوت نام
آنست که کلینی در کتاب کافی در آخر باب فضل القرآن از سالم بن سلمه روایت کرده قال قرأ رجل علی ابی عبد الله
علیه السلام حروفا من القرآن لیس علی ما یقرأ الناس فقال له ابو عبد الله علیه السلام کف عن
هذه القراءة اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم علیه السلام فاذا قام القائم قرأ کتاب الله علی حده
گفت سالم خواند مردی بر حضرت ابو عبد الله علیه السلام چند حرف از قرآن که نبود بر طبق آنچه مردم می خوانند پس فرمود
آنحضرت او را باز بمان ازین قرائت و بخوان چنانکه مردم می خوانند تا آنکه قائم علیه السلام ظاهر شود و هرگاه قائم
علیه السلام ظاهر شود خواهد خواند کتاب خدا را بر حد خود پس بعضی از آن حروف و آیات محذوفه جزو قرآن متلو نبود بلکه تاویلی بود که با او
نازل شده بود یا وحی بود غیر قرآن که در صدر اسلام با قرآن در یک کتاب می نوشتند و درین ازمنه امیه هم

علیهم السلام بتلاوت وتعلم وتعلیم ودرس وتدریس وتمسک وعمل باین قرآن شده اول امر فرموده اند پس این قرآن بهم وحقیقت وربیت
ملحوظ ائمه معصومین است علیهم السلام که تمسک بآن وعمل بآن از لواجبات است ودلائل وشواهد این معنی در احادیث امامیه بکثرت
است دربن مقام بذکر چند حدیث اکتفا کرده میشود ازانجمله شیخ طبرسی در کتاب احتجاج حدیث طویلی روایت کرده بموضع حاجت
اقتصار نموده شد فقال له علی علیه السلام یا طلحة ان کل ایة انزلها الله علی محمد عندی باملاء رسول الله
صلی الله علیه واله وخط یدی وتاویل کل ایة انزلها الله وکل حلال وحرام او حد او حکم او شیء یحتاج
الیه الامة الی ان قال طلحة لا اراك یا ابا الحسن اجبتنی عما سألتك عنه من القران الا یظهره للناس فقال
یا طلحة عمدا کففت عن جوابك فاخبرنی عما کتب عمر وعثمن اقران کله ام فیه ما لیس بقران فقال طلحة بل
قران کله قال نعم ثم قال ان اخذتم بما فیه نجوتم من النار ودخلتم الجنة فان فیه حجتنا وبیان حقنا
وفرض طاعتنا الحدیث بطوله ثقة الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی باسناد خود از حضرت ابی عبد الله علیه السلام روایت کرده
قال ان هذا القران فیه منار الهدی ومصابیح الدجی فلیجل جال بصره ویفتح للضیاء نظره فان التفکر
حیوة قلب البصیر واز حضرت ابو جعفر علیه السلام روایت کرده تعلموا القران فان القران یاتی یوم القیامة فی
احسن صورة الحدیث واز حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله روایت کرده اذا التبست علیکم الفتن کقطع

۲۸۲

اللیل المظلم فعلیکم بالقران فانه شافع مشفع من جعله امامه قاده الی الجنة الحدیث واز حضرت امیر المومنین
علیه السلام روایت کرده قال ان القران هدی النهار ونور اللیل المظلم الحدیث واز حضرت علی بن الحسین علیه السلام
روایت کرده انه سئل ای الاعمال افضل قال الحال المرتحل قیل وما الحال المرتحل قال فتح القران وختمه
کلما حل باوله ارتحل فی اخره واز حضرت ابو عبد الله علیه السلام مروی است که فرمود من قرء القران فهو غنی لا
بعده غنی نیز از آنحضرت علیه السلام روایت کرده قال القران عهد الله الی خلقه فقد ینبغی للمرء المسلم ان ینظر
فی عهده وان یقرء منه فی کل یوم خمسین ایة نیز از حضرت علی بن الحسین علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود
آیات القران خزائن کلما فتحت خزینة ینبغی لك ان تنظر فیها نیز از حضرت امیر المومنین علیه السلام مروی است
که فرمود البیت الذی یقرأ فیه القران ویذکر الله فیه یکثر خیره یحضره الملائکة الحدیث واز حضرت
ابی جعفر علیه السلام مروی است که آنحضرت فرمود من قرء القران قائما فی صلواته کتب الله له بکل حرف مائة حسنة
ومن قرء فی صلوته جالسا کتب الله له بکل حرف خمسین حسنة ومن قرأ فی غیر صلوة کتب الله له بکل
حرف عشر حسنات ودر حدیث دیگر مانند این روایت کرده واین فقره افزوده ومن استمع القران کتب الله له بکل

دل استماع کریں اور مجیب عظر لیف اور اوسکی تہراب تجنیم عبرت دیکہیں پہلی روایت صواعق محرقہ ابن
حجر مین ہی صح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل بصغرها وبانہ اعدها لابن اخیہ
جعفر فقال لہ عمر ما اردت الباءة ولکن سمعت رسول اللہ یقول کل سبب ونسب
ینقطع یوم القیامة ما خلا سببی ونسبی یعنی عمر نی خواستگاری کی ام کلثوم کی علی سی پس علی نی عذر کیا صغیرہ
ہونی ام کلثوم کا اور یہہ بہی عذر کیا کہ اوسکو پسر جعفر طیار کی لیئی رکہا ہی پس عمر نی کہا کہ نہیں ارادہ رکہتا ہون
مین جماع کا لاکن رسول خدا نی فرمایا ہی کہ سب سبب ونسب قیامت کی دن منقطع ہوجاوینگی دوسرے
روایت اوسی صواعق محرقہ ابن حجر مین یہہ ہے وفی روایة ان الحسین سکت وتکلم الحسن
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ابتاہ من بعد لعمر صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وتوفی وهو عنہ راض ثم ولی الخلافة فعدل فقال لہ ابوه صدقت ولکن کرهت ان
اقطع امرا دونکما ثم قال لها انطلقی الی امیر المؤمنین فقولی لہ ان ابی یقرئک السلام
ویقول لک انا قد قضینا حاجتک التی طلبت واخذها عمر وضمها الیہ واعلم من
عنده انہ تزوجها فقیل لہ انها صبیة صغیرة فذکر الحدیث السابق یعنی جب خواستگار
کی ام کلثوم کی عمر نی علی سی حسنین سی استیذان کی حسن نی سکوت کیا حسن بولی اور حمد وثنا کی خدا کی پہر کہا ای پدر بزرگوار
کون برابری کرتا ہی عمر کی مصاحبت کی پیغمبر خدا کی اور پیغمبر خدا نی رحلت فرمائی راضی وخوشنود اوسی پہر وہ خلیفہ
ہوئی تو عدل کیا تب علی نی کہا تم نی سچ کہا لاکن مجکو مکروہ معلوم ہوا کہ بغیر تمہاری مشورہ کی کوئی کام کر بیٹہون
پہر ام کلثوم سی کہا کہ جا عمر کی پاس اور اوس سی کہہ کہ میری پدر نی تمکو بعد سلام کی کہا ہی کہ مین نی حاجت تمہاری
جو طلب کی تہی روا کردی عمر نی اوسکو پکڑا اور سینہ سی چمٹایا اور اوسنے کہا کہ علی نے میری ساتہہ تزویج تیرے
کردی لوگون نے عمر سی کہا کہ وہ لڑکی ہے اور صغیرہ ہی تو عمر نی حدیث سابق ذکر کی تیسرے روایت
ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکہتا ہی ان علیا لما ابی عن نکاح ابنتہ بعمر واستعذر بصغرها
لم یکن یقبل منہ ذلک لعذر حتی الجاه الی ان یریها ایاه فارسلها الیہ فلما رآها
عمر اخذها وضمها الیہ وقبلها یعنی جب علی نی انکار کیا نکاح کرنی سی اپنی بیٹی کی عمر کی ساتہہ
اور عذر اوسکی صغیرہ ہونی کا کیا عمر نی اس عذر کو قبول کیا اور علی کو اس امر پر مضطر وملجا کیا کہ وہ جناب اوس لڑکی
کو دکہا دین عمر کو پس علی نی اوسکو عمر کی یہان بہیجدیا جب عمر نی اوسکو دیکہا پکڑا اوسکو اور چہاتی سی لگایا اور بوسہ

اوسکی نی صورت محرم مین کہنا ہی و تقبیله وضمه لها علی جهة الاکرام لانها لصغرها لم
تبلغ حدا تشتهی حتی یحرم ذلك ولولا صغرها لما بعث بها ابوها یعنی بوسه لینا اور
چہاتی سے لگانا عمر کا اوسکو براه تعظیم کی تہا براه شہوت کی نہتا کسواسطی کہ وہ یعنی ام کلثوم بسبب صغیره ہونے
کی مشتہاه نہی یعنی قابل اسکی نہتی کہ اوسپر شہوت آئی اور اگر وه صغیره نہوتی تو باپ وسکا اسکو نہ بہیجتا +
بہیجتے چہوٹے [illegible] روایت استیعاب مین ہے خطبها عمر بن الخطاب الی علی فقال له انها صغیرة
فقال له عمر زوجنیها یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتها مالا یرصد احد فقال علی
انا ابعثها الیك فان رضیتها فقد زوجتکها فبعثها الیه ببرد وقال لها قولی له
هذا البرد الذی قلت لك فقالت ذلك لعمر فقال قولی قد رضیت رضی الله عنك
ووضع یده علی ساقها فکشف فقالت اتفعل هذا لولا انك امیر المومنین لکسرت
انفك ثم خرجت یعنی خواستگاری ام کلثوم کی عمر نے علی سے کی علی نے کہا وه صغیره ہی عمر نی کہا ای ابو الحسن
اوسکو میری ساتهه تزویج کردو مین اوسکی بزرگی سے چشم داشت بہت رکہتا ہون علی نی کہا مین اوسکو تیری پاس
بہیجتا ہون اگر تو اوسکو پسند کری تو مین نی اوسکی تزویج تیری ساتهه کردی او بہیجا اوسکو معه ایک چادر کے
اور اوس سے کہا کہ تو عمر سی یہ میری طرف سی کہنا کہ یہه وه چادر ہی جسکو مین نی تجہسی کہا تہا ام کلثوم گئی عمر کی پہان
اور یہی بات کہی عمر نی کہا تو اپنی باپسی کہنا کہ مین تجہسی راضی ہوا خدا تجہسی راضی ہوا اور عمر نی اپنا ہاتهه ساق پر
ام کلثوم کی اور کہا ساق کو کہولا ام کلثوم نی کہا یہه تو کیا کرتا ہے اگر تو امیر المومنین ہوتا تو مین تیری ناک توڑ
ڈالتی اور یہه کہکر چلی گئی پانچوین روایت اوسی استیعاب مین یہه ہے عن محمد بن علی ان عمر
بن الخطاب خطب الی علی ابنته ام کلثوم فذکر له صغرها فقیل له انه ردك فعاوده
فقال له علی ابعث بها الیك فان رضیت فهی امرأتك فارسل بها الیه فکشف
عن ساقها فقالت مه لولا انك امیر المومنین لطمت عینك یعنی عمر بن خطاب نے
علی سے اونکی بیٹی ام کلثوم کی خواستگاری کی علی نی اسکی صغیره ہونی کا ذکر کیا پہر لوگون نے
عمر سے کہا کہ علی نے رد سوال تیرا کیا پہر عمر آیا علی پاس اور پہر خواستگار کی علی نی کہا مین اوسکو تیرے
پاس بہیجون گا اگر تو پسند کری تو وه تیری جورو ہی پہر ام کلثوم کو علی نی عمر کی پاس بہیجا عمر نی کشف ساق اوسکا
کیا ام کلثوم نی کہا ہٹ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری آنکهه مین طمانچہ مارتی چہٹی روایت شرح [illegible]

(114

دولت آبادی نے باب ششم کتاب المودة میں شرح حضاف سے لکھی ہی کہ ان عمر بن الخطاب لما خطب
ام کلثوم بنت علی فقال علی انها صغیرة ان رضیت هی امرأتک یعنی عمر نے جب خواستگاری
کی ام کلثوم بنت علی کی علی نے کہا وہ صغیرہ ہی اگر تو راضی ہے تو وہ جورو تیری ہی ساتوین روایت کتاب
المودة مذکور میں یون ہی ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرها
فقال عمر ما لی حاجة الی النساء ولکن اشتغی الوسیلة الی محمد علیه السلام وهو یقول
کل سبب ونسب ینقطع بالموت الا سببی ونسبی فتزوجها علی ایاه بمهر اربعین
الف درهم فساق ذلک کله عمر وهی بنت اربع سنین وما بین الاربع الی الخمس
وعمر ستین سنین فاجلسها عمر الی جنبه فرفع مبرزها ومسح یده علی راسها
فجرد ساقها فرفعت یدها وکادت ان تلطمه وقالت لو کان انت امیر المؤمنین للطمت علی خدک
فقال عمر دعوها فانها هاشمیة قرشیة یعنی عمر نے جب خواستگاری کی ام کلثوم کی اور علی نے عذر اوسکے
صغیرہ ہونے کا کیا تو عمر نے کہا مجکو حاجت نسا کی نہین ہی لاکن مین وسیلہ چاہتا ہون محمد علیہ السلام کیطرف
کہ آنحضرت نے کہا ہی سب سبب و نسب منقطع ہو جاتی ہین موت سے سوای سبب و نسب میری کی پس تزویج کر دیا
ام کلثوم کو علی نے عمر کی ساتھہ اور مہر چالیس ہزار درہم کی عمر نے وہ چالیس ہزار درہم بہیجدیئے اوسوقت
سن عمر کا ساٹھہ برس کا تھا پس عمر نے اوسکو اپنی پہلو مین بٹھایا اور مقنعہ کو اوسکی دور کیا اور اوسکی سیر کا تھہ
پہیرا اور ساق کو اوسکی کہولا پس ام کلثوم نے ہاتھہ اوٹھایا اور قریب تھا کہ عمر کی طمانچہ ماری اور کہا اگر تو
امیر المومنین ہوتا تو مین تیری موہنہ پر طمانچہ مارتی عمر نے کہا اوسکو چہوڑ دو کہ وہ ہاشمیہ قرشیہ ہے
آٹھوین روایت اوسی شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے اوسی کتاب المودة مین بعبارت فارسی یون
لکھی ہی عمر بعلی گفتہ فرستاد کہ ام کلثوم دختر کہ بانوی جنت فاطمہ مرا بزنی دہ ام کلثوم چہار سالہ بود و عمر شصت
سالہ علی بعذر پیش آمد و گفت دختر خویش را بر سم اگر راضی باشد بتو تسلیم کنم عمر عذرش دریافت و گفت
یا علی مرا بازنان حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام لاکن میخواہم کہ مرا وسیلتی باشد بسوی پیغمبر پس امیر المومنین
ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر ہم مہر ام کلثوم کہ چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آنرا بزانوی خود نشاند و مقنع کہ بر سر
بود عمر آنرا دور کرد و دست بر سرش آورد و جامہ از ساقش برداشت ام کلثوم دست برداشت و خواست کہ طمانچہ
زند و گفت اگر امیر مومنان نمیبودی طمانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت نمیباید کہ کسی سخن او در دل گیرد کہ دائیہ این از نسب

عمر

(151)

ونسل ہاشم و قریش است آمدم بمطلب کہ ان روایات متکاثرہ متواترہ سنیہ سی قدر مشترک جو ثابت ہی
وہ یہی دو امر عمدہ ہین ایک یہہ کہ عمر نے اپنی شصت سالگی مین خواستگاری تزویج ام کلثوم کی جناب امیر علیہ السلام
کی کہ فقرہ ما اردت الباءۃ اور فقرہ ما لی حاجۃ الی النساء اور فقرہ وعمر ستین سنۃ اور فقرہ
عمر شصت سالہ بود وگفت مرا بازنان اکنون حاجت نماندہ زیراکہ شیخ فانی گشتہ ام اس مطلب مین نص ہین
دوسرا امر یہہ کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر صغیرہ تہی کہ فقرہ فاعتل بصغرہا اور فقرہ واستعتل بصغرہا
اور فقرہ فقال انہا صغیرۃ اور فقرہ لانہا لصغرہا لم تبلغ حد التشہی حتی یجوز ذلک ولو لا
صغرہا لما بعث بہا ابوہا اور فقرہ وہی بنت اربع سنین وما بین الاربع الی الخمس
اور فقرہ ام کلثوم چار سالہ بود ام کلثوم مخطوبہ عمر کی صغر سنی مین صریح ہین اور چونکہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ
علیہا السلام بہنگام شصت سالگی عمر کے کہ وقت خطبہ و خواستگاری ہے صغیرہ اور چار سالہ نہ تہین کما ستتضح
توکالنور علی شاہق الطور ثابت ہوا کہ خطبہ اور تزویج عمر کی ساتہہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کی ہرگز
نہین ہوا اب اجکہہ دو امر دریافت کرنا چاہئی ایک یہہ کہ شصت سالگی عمر کی کس وقت مین تہی دوسرا یہہ بہنگام
شصت سالگی عمر کی سن ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کا کیا تہا سو امر اول یعنی یہہ کہ شصت سالگی عمر
کی کس سن ہجری مین تہی یون معلوم ہوتا ہی کہ استیعاب وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین ہی کہ ولادت اوس ہرنا
بالغ کی سن چودہ عام الفیل مین ہوئی اور سن تئیس ۲۳ ہجری مین کہ مطابق چہتر عام الفیل کے ہوتی ہین وہ ابتنے
مقر کو گیا اور چودہ عام الفیل سے چہتر عام الفیل تک ترسہتہ برس ہوئی تو اس حساب سے سن عمر کا ترسہتہ ۶۳
برس کا ہوا اور شصت سالگی اوسکی کہ ہنگام خطبہ ام کلثوم صغیرہ ہی سن بیس ہجری مین تہری اور تطابق سن
بتیس ہجری کا چہر عام الفیل سے یون معلوم ہوتا ہی کہ استیعاب وغیرہ مین حال جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ
وآلہ مین مسطور ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ نی سن گیارہ ہجری مین کہ مطابق چونسہتہ عام الفیل کے تہے
رحلت فرمائی ہے اور دوسرا امر یہہ ہے کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام سن بیس ہجری مین کہ ہنگام شصت
سالگی عمر ہی صغیرہ نہ تہین یون دریافت ہوتا ہی کہ باتفاق ارباب سیر و تواریخ و علمائے فریقین کے وفات جناب رسالت
ماب صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوایل سن گیارہ ہجری مین اٹہائیسوین صفر کو یا بارہوین ربیع الاول تک علی اختلاف
الروایات ہوئی ہے اور اوس وقت جناب سیدہ علیہا السلام بحمل حضرت محسن حامل تہین کہ عمر نی دروازہ اوس
معصومہ پر گرا کر اسقاط محسن کا کیا ہی جیسا کہ روایت کیا ہے اس امر کو مخالفان شیعہ نے اور اون لوگون نی بہی جو عمر کو

(۱۱۴)

بہا معتقد اور خلیفہ ثانی کی جانتی ہین چنانچہ حضرت محمد بن علی رازی حاسی کی کتاب توضیح انوار حجہ
اور نظام معتزلی کہ گرہا سمجہنبو نکا ہی اوجہ حسن عقیدت عمر سی مثل سنیون کی رکہتا ہی کتاب الملل و النحل اور
میزان ذہبی مین ترجمہ احمد بن محمد سری مین بہی مذکور ہی تو صورت مین تولد ام کلثوم بنت جناب سیدہ کا لامحالہ
سن گیارہ ہجری کی قبل آٹھ ہجری اور لا اقل نو ہجری مین ہوا ہوگا کسواسطی کہ سن دس ہجری مین وہ جناب معصومہ
بحمل حضرت محسن حامل تہین ابتدای گیارہ ہجری مین عمر اوسکی اسقاط کا باعث ہوا بعد اسی سن گیارہ ہجری مین
کئی مہینہ بعد رحلت پیغمبر خدا کی جناب معصومہ نی بہی رحلت فرمائی اور سن نو ہجری سی کہ سن تولد ام کلثوم تہا
سن بیس ہجری تک کہ ہنگام شصت سالگی عمر ہی بارہ برس ہوتی ہین تو ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ
سن بیس ہجری مین بارہ برسکی تہین ہرگز چار سالہ بلکہ صغیرہ بہی نہ تہین اور جب صغیرہ نہوئین تو بنا بر روایات
متکاثرہ سنیہ کی جو مذکور ہوئین خطبہ اور نکاح انکا عمر کی ساتھہ نہوا فثبت المطلوب بلکہ بنا بر قول صاحب مواقف
کی کہ اوسنی کہا ہی کہ جبکہ ابوبکر نی فدک کو اوس جناب سے چہین لیا اور اوس جناب معصومہ نی فرمایا کہ میرے
والد سید المرسلین نی فدک مجکو ہبہ مع الاقباض کیا ہی تو ابوبکر نی جناب معصومہ موہوب لہا قابضہ سی ہبہ کا
بینہ طلب کیا تو جناب حسنین اور ام کلثوم نی گواہی ہبہ کی دی اس قول صاحب مواقف سی معلوم ہوتا ہے
کہ ام کلثوم سن گیارہ ہجری مین ہنگام غصب فدک کی ابتدای خلافت غصبی ابوبکر مین قابل ادای شہادت
کی تہین بالجملہ سن بیس ہجری مین کہ ہنگام شصت سالگی عمر اور یہی ہنگام خطبہ عمر ہے کسی طرح سی ام کلثوم
بنت جناب سیدہ علیہا السلام صغیرہ نہین ٹہرتی تو خطبہ و خواستگاری بہی انکی نہین ٹہرتی اور جاننا چاہئے
کہ تزویج ام کلثوم بنت جناب سیدہ کی محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ساتھہ ہوئی ہی صاحب استیعاب ترجمہ
محمد بن جعفر مین لکہتا ہی ومحمد بن جعفر ہو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی بن ابیطالب کرم اللہ
وجہہ بعد موت عمر بن الخطاب انتہی اور جب براہین قاطعہ عدم وقوع بلکہ عدم امکان تزویج
اون ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ ثابت ہو چکی تو قول صاحب استیعاب کا بعد موت عمر بن الخطاب خلاف واقع ہے
اور محمول ہے تعصب مذہب اور عدم تدبر پر اصل ماجرا مین آمدم بر اینکہ اسمقام مین ارباب عقل و انصاف مین اکو
کو معلوم کرین کہ سنیون نی جو تزویج بی اصل حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کی عمر کے
ساتھہ کہ مہجر سب و شتم پیغمبر خدا ہی العیاذ باللہ منہ مشہور کر کی اپنی نامہای اعمال کو مثل اپنی دلون کے سیاہ کیا ہے
اور باوصف انتحال نام اسلام کی یہودیت کو تائید ہوئی اور اس پیرایہ مین عمر کی ایمان اور جلالت شان پر

استدلال کیا ہی یہہ استدلال اون حضرات غلطیون کا خود غلط اندر غلط الا غلط کا ہی اور یہہ بھی جاننا چاہئی کہ
روایات سنیہ مین جو مذکور ہوئین یہہ مضمون جو ہی کہ مین اس تزویج ام کلثوم سی یہہ چاہتا ہون کہ مجکو پیغمبر خدا سے
سببیت یعنی مصاہرت حاصل ہو واضح ہے اس امر پر کہ اوسکو سببیت پیغمبر خدا سی حاصل نتھی اور یہہ کتب مخصوصہ
کسطرح ہی کہ اوسکو سبب حفصہ کی سببیت پیغمبر خدا سی حاصل تہی تو یہہ روایات وضعی محض ہین اور حقیقت حال جو
اون روایات سنیہ مذکورہ کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ عمر نی جناب امیر علیہ السلام سی خواستگاری کی ام کلثوم
بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر کی کہ وہ بہ نسبت حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدہ کی صغیرہ تہی اور جناب امیر
کی سایہ عاطفت اور تربیت مین ہمراہ اپنی ماں اسما بنت عمیس کی کہ یہہ اسما بعد مرجانی ابوبکر کے زوجہ جناب
امیر ہوئی تہی رہتی تہی جناب امیر کو تزویج اپنی ربیبہ کی جو اوس فرعون آل محمد کی ساتھہ اوسکا گوارا نتہی اسواسطے
عذر اوسکی صغر سن کا کیا بالآخر جب عمر نی اصرار کیا اور اوس جناب کو ملجا کیا تو تزویج ربیبہ مذکورہ کی اوسکی
ساتھہ کردی اور یہہ امر مخفی نہین کہ عرف عرب و عجم مین ربیبہ کو بھی بنت کہتی ہین تو راویان سنیون نی
ام کلثوم ربیبہ کو جو بنت علی کہا تو کچھہ اس سی مدعا سنیونکا ثابت نہین ہوتا اور اشتراک نام بنت
و ربیبہ کا سنیون کو ذریعہ غلط مبحث کا ہوا اور ہونا ایک دختر ابوبکر کا بنام ام کلثوم کی کتاب استیعاب
سی ترجمہ عمر مین ثابت ہی اور کنز العمال اور کتاب ریاض النضرہ وغیرہ مین بھی موجود ہی اور موئدات و
معاضدات اس امر سی یہہ ہی کہ تزویج عمر کی ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر کی ساتھہ صواعق محرقہ اور بہجت
السعدا وغیرہ کتب معتمدہ سنیون مین مصرح ہی عبارت کتاب بہجت السعدا کی علی ما نقل عنہ یہہ ہی ام کلثوم
دختر ابوبکر بود و مادرش اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود و باز بنکاح ابوبکر درآمدہ از ابوبکر پسری عبدالرحمن
نام و یک دختر ام کلثوم زائید بعد ازان بنکاح علی ابن ابیطالب آمدہ ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر بن الخطاب
با ام کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد انتہی الحاصل روایات تزویج ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر علیہ السلام مراد ہی
اور بعض روایات شیعہ مین جو آیا ہی کہ جناب امیر بعد مرنی عمر کی ام کلثوم کو قبل عدت کی اپنی دولتخانہ ہدایت کاشانہ
مین لی آئی تہی اوس سی بھی ام کلثوم ربیبہ مراد ہی کہ جناب امیر ہی بسبب اسما بنت عمیس زوجہ اپنی کی اوسکی مربی و سرپرست
تہی و علی ہذا القیاس بعض روایات شیعہ مین یہہ جو آیا ہی کہ ام کلثوم اور بیٹا اوسکا زید ابن عمر دونون ایک وقت
مین مری تقسیم میراث مین اونکی اشتباہ واقع ہوا اور جناب سید الساجدین نی دونون جنازون پر ایک ہی نماز
پڑہی تہی تو اس روایت اور ماشابہہا مین وہی ام کلثوم ربیبہ جناب امیر علیہ السلام مراد ہی ورای آن بعض علمانی

۱۱۸

جو مجوزین نکاح مومنہ سنی کی ساتھہ ہین استدلال جواز ایسی نکاح سی مثال تزویج ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ دی
ہی اسمین بہی وہی ام کلثوم ربیبہ مراد ہی اور روایات سنیہ مین یہہ جو آیا ہی کہ بطن ام کلثوم سی زید ابن عمر پیدا ہوا
یہہ روایت بہی دلیل ہے اس امر کی کہ ام کلثوم منکوحہ عمر و مادر زید خواہر جناب امام حسین علیہ السلام کی نہتی کسو ہسطی کہ اگر
زید ابن عمر خواہرزادہ جناب امام حسین کا ہوتا تو جسطرح اولاد حضرت زینب کی ہمراہ اپنی مان کی کربلا مین آکر
سعادت جناب امام حسین علیہ السلام مین تہی اور شہید ہوئی زید بہی لامحالہ ہمراہ اپنی مادر کی کربلا مین ہوتا اور
لااقل ہنگام تشریف لیجانی اوس امام مظلوم کی بسمت کربلا جسطرح عبد اللہ بن عمر اور محمد حنفیہ اور عبد اللہ بن
عباس وغیرہم اوس امام عالیمقام سی رخصت ہوئی اور موافق اپنی افہام کی منع قصد کربلا ہوئی زید ابن عمر
بہی کہ موافق قول سنیون کی بہ نسبت عبد اللہ بن عمر کی امام حسین علیہ السلام سی قرابت قریبا و رحمیت کہتا تہا
ضرور رخصت کی لئی حاضر حضور امام علیہ السلام ہوتا اور اگر بیٹا ام کلثوم خواہر امام حسین کا ہوتا تو بالیقین اپنی
مادر کی پاس رخصت کرنی اور ہونی کو آتا حالانکہ کسی روایت سنی و شیعہ مین نہین پایا جاتا کہ زید ابن عمر رخصت
کیوقت حاضر ہوا یا کربلا مین ساتھہ اپنی مادر حضرت ام کلثوم کی تہا ورای آن کتب سیر و تواریخ سی یہہ بہی نہین معلوم
ہوتا کہ زید ابن عمر بعد معاودت حضرت ام کلثوم کی کربلا سی اونکی پاس تعزیت و غمگساری کے لئی آیا تو لاجرم
براہین قاطعہ کالنور علی شاہق الظہور روشن ہوا کہ ام کلثوم منکوحہ عمر اور زید ابن عمر اقربای قریبہ امام حسین ع
سی اور آل اطہار سے ہرگز نہتی اور پلید دہلوی عزیز الاغبیا نی اپنی تحفہ مسروقہ مین جو واسطی اثبات تزویج
عمر کی ساتھہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر ع کی روایت بی سر و پا اول فرج غصب منا جناب صادق ع کی طرف ایکقسم
نسبت کی ہی اور بمقتضای مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کی دوسری جگہہ بغیر تصریح و تعیین اسم مبارک
جناب صادق علیہ السلام کی لکہا ہی کہ شیعہ بحضرت نسبت میکنند کہ میفرمودند اول فرج غصب منا قطع نظر اس
تہافت کی فرض کیا ہمنی کہ روایت مذکور مروی ہے لاکن اس روایت سی تزویج حضرت ام کلثوم بنت جناب
امیر و جناب سیدہ علیہما السلام پر استدلال کرنا بیہودہ ہی بلکہ استدلال اپنی حماقت و بلادت پر کرنا ہے
کیا پلید دہلوی اس امر سی جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہی کہ روایت مذکور مین لفظ یہہ اول فرج غصب منا وارد ہے
نہ لفظ اول فرجنا غصب منا اگر روایت مذکورہ مین لفظ فرجنا باضافت فرج کی طرف ضمیر متکلم کی وارد ہوتا
تو اوسوقت مین روایت مذکور بادی النظر مین اگرچہ موہم مطلب عزیز الاغبیا کے ہوسکتی مگر جب بہر کو سے
مناہل خیرا و سعور تمین بہی بنظر تامل روایات متکاثرہ سنیہ کو جنمین تصریح ہے کہ شیخ وخت نا کہہ پہر نا بالغ اور صغیر

(۱۹) ۱م

سن منکوحہ کی نسبت وہ یہی دیکھتا تو وہ وہم اوسکا دفع ہوجاتا اور سمجھ لیتا کہ چونکہ یہ شرعاً و عرفاً کا لجزو
ہوتا ہی بنظر اس جزئیت کی لفظ فرجنا کا وارد ہوا ہے اور روایت مذکور مین کہ لفظ غصب کا واقع ہی اوس
سی مراد تزویج اضطراری ہی نہ غصب حقیقی اور عزیز الاغبیا نی اوسی تحفہ مسروقہ مین جو واسطی تائید روایت
ہو اول فرج غصبنا کی لکھا ہی معہذا اکذب این روایت دروغ، روایات صحیحہ در کتب امامیہ موجود است سئل
الامام محمد بن علی الباقر عن تزوجها فقال لولا انہ رآہ اهلاً لها ما کان یزوجها
وکانت اشرف نساء العالمین جدها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخوها الحسن والحسین
سیدا شباب اهل الجنۃ وابوها علی ذو الشرف والمنقبۃ فی الاسلام وامها فاطمۃ
بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجدتها خدیجۃ بنت خویلد انتہی غلط بحت بلکہ ہذیان محض ہے
کسواسطی اولاً اوس مصداق من کان فی هذہ اعمی فهو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا
نے عوام کی دہوکا دینی کو لفظ روایات صحیحہ صیغہ جمع کا لکھا اور تفصیل مین اوس اجمال کے ایک روایت بی سروپا ہے
نہ کتاب کا نام لکھا نہ راویون کی اسما کیا عزیز الاغبیا یہ نہین جانتا کہ موجب داب مناظرہ کی مقام استدلال
و احتجاج مین روایات مقبولہ خصم و معتمد علیہا خصم کے لکھنا چاہیے اوسکو لازم تہا کہ موافق اپنی ادعا کی روایات
صحیحہ متعددہ لکھتا اور نام کتاب کا اور روات کا بہی لکھتا اور اثبات صحت روایات اور تعدیل روات کے
کتب امامیہ سی کرتا وانی لہ ذلک بالجملہ قول مثل بول عزیز الاغبیا کا خرطات بعیری سی کم نہین اور ثانیاً
ظاہر ہے روایت مذکورہ کا اوہن نسج عنکبوت سی ہے بافتہ اور ساختہ اوسی عبادت پناہ کی معلوم ہوتے
ہین کہ سراسر غلط اور خلاف محاورہ ہے کلام امام محمد باقر علیہ السلام کا کہ وہ عالیجناب اہل لسان اور افصح الفصحا
اور ابلغ البلغا تہی کیونکر ہوسکتا ہے فقرہ اولی اوسکا لولا انہ رآہ اہلا لہا مشتمل ہے اضمار قبل الذکر
بلکہ اضمار بلا ذکر مراجع پر کہ موافق قواعد نحو کی جایز نہین ہے اور بہی مشتمل ہے انتشار ضمائر پر کہ مخل فصاحت
ہی کسواسطی کہ موافق زعم باطل عزیز الاغبیا کے انہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہے جناب امیر علیہ السلام کے
طرف اور رآہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہی عمر کیطرف اور اہلا لہا کی ضمیر راجع ہی جناب ام کلثوم کے
طرف وراے اون لفظ اہلا لہا کا کہ از روی لغت و محاورہ کی معنی مستوجبا لہا کی ہے اسجگہ مہمل ہے
معنی ہی عمر کا مستوجب ہونا جناب ام کلثوم کی نہی یعنی جو اگر اہلا للتزویج ہوتا اور ثالثاً روایت مذکور مین
ذکر عمر کا مطلق نہین اگر لفظ عن تزویجہا لعمر ہوتا تو موافق مطلب عزیز الاغبیا کے ہوتا واذ لیس فلیس

توضیح مقام

(۱۳۰

بالجملہ مدعای افترائی عزیز الاعجبیا اور سب سنیونکا کہ تزویج عمرؓ ساتھ ام کلثوم بنت جناب امیرؑ
کی حاشا وکلا ثابت نہین ہوتا نہ روایات سنیہ سی نہ روایات شیعہ سی بلکہ روایات متواترہ متکاثرہ اونکی جو
مین نی اوپر ذکر کی ہین سنیونکو جھوٹا کر رہی ہین جس کسی کا جی چاہی تصحیح النقل اور تطابق النقل بالاصل کرکے
خوش ہو ذکر محک تجربہ آید بمیان * تا سیہ روے شود ہر کہ درو غش باشد ہذا ولا نکن من
الجاہلین ولعل ہذا الجواب من خواص ہذہ العجالۃ وھو مما الھمنی ربی وذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اور مجیب غطریف نی جو تعریض ازردگی جناب سیدہ علیہا السلام
جناب امیر علیہ السلام سی کی ہی بی اصل محض و دروغ بی فروغ اور مفتریات خوارج سی ہی کتب امامیہ
اسکا ذکر پایا نہین جاتا اور اگر بالفرض ایسا اتفاق ہوا بہی ہو تو مجیب غطریف کو تعرض و تعریض اسکی بیجا ہے
کسو سطی کہ اوسکی عایشہ نو پیغمبر خدا کو اکثر رنج دیا کی تہی تمام مرتبہ منہا ہر جب رنج دینا پیغمبر کا با وصف
ارشاد من اذانی فقد اذی اللہ کی تیری نزدیک موجب کسر شان عایشہ کا نہو تو آزردگی باہم اوس
اگر مسلم رکہی جاوی کس سبب سی باعث تیری تعریض کے ہو سکتی ہے حقیقت حال یہ ہی کہ مجیب غطریف سنت
خوارج پر چلتا ہی کہ ایسی تعریضین کرتا ہی اور انکار ہن تکلو ہونی جناب امیر علیہ السلام کا اور ہکیی اہلبیت پیغمبر کا
بطور تعریض کے جہل یا تجاہل مجیب غطریف کا ہی کتب معتمدہ سنیونکی ظلم ظالمون اور غاصبون اور مظلومی
جناب امیر و اہلبیت علیہم السلام سی مملو ہین ابو بکر جوہری کہ کنیت اوسکی دلیل اوسکی تسنن کی ہے اور وہ محدث
جلیل القدر سنیونکا ہی اوسنی کتاب سقیفہ مین لکہا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کو بیعت کی لیی بلبب گہر سی باہر نکالا
یعنی چادر گلی مین ڈالکر اورسن لگوا اور چادر لگوا ہاتہ مین دونو برابر ہین اور سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد
مین لکہتا ہی اما ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ
والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاھرہ علی ان بعضھم قد حاد عن طریق الحق و
بلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک
والریاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات الی ان قال واما ما جری بعدھم من الظلم علی
اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن الظھور بحیث لا مجال للاخفاء ومن الشناعۃ
بحیث لا اشتباہ علی الاراء ویکاد یشھد بہ الجماد والعجماء ویبکی لہ الارض والسماء وتنھد
منہ الجبال وینشق الصخور ویبقی سوء عملہ علی کر الشہور ومر الدہور فلعنۃ اللہ علی من

(۱۲۱)

ماشر او رضی وسعی لعذاب الاخرة اشد وابقی بالجملہ مجیب غطریف کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری
اور کتاب استیعاب و ملل و نحل و تاریخ اعثم کوفی وغیرہ کی سیر کری اور ظلم اہل ظلم اور بیکسی اہلبیت پیغمبر کی دیکھکر
ظالمون پر نفرین کری اور فرمانا پیغمبر خدا کا جناب سیدہ علیہا السلام اور جناب امیر کو کہ بدرت فداک تو باد
و برادر عمت قربان تو باد عقلاً و نقلاً مستبعد نہین یہہ سب تعریفات مجیب غطریف کے بیجا ہین **قال**
المجیب الغطریف خدا جانتا ہی کہ بعض شیعہ مذہب جو انصاف سی کچہہ بہرہ رکہتی ہین حقیقت نقصان کی شکر
ہاتہہ ملتی ہین کہ احد الثقلین یعنی عترت بنی اکثر ہین اکثر تو انتقال فرما گئی اور ایک آدہ جو زندہ ہین وہ غیبت کے
سبب ہاتہہ نہین آتی ہرچند عریضی لکہتی ہین پر جواب کا پتا نہین لگتا آنسو پونچہنی کو یہہ قرآن کہ احد ہما اعظم من
الآخر اسکی شان ہے باقی رہگیا تہا اب اسکو بہی جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص ٹہرایا شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو بہڑکایا
بڑی سند اونکی ہاتہہ لگی چشم خوابیدہ فتنہ کی جگایا **اقول** بفضل العلی اللطیف زبان وچشم انصاف
مجیب غطریف اور اوس شیعہ جعلی و فرضی کے جو مجیب غطریف کا سنوی ہی حق کی دیکہنی اور کہنی سے
بند ہی ورنہ ایسا نہ کہتی کسواسطی کہ یہہ امر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ عایشہ او ر ابن عمر اقفہ و اورع
اصحاب و مقتدایان سنیون نی قرآنکو ناقص ٹہراکر شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو جند اسی بہڑکایا ہی اور چشم جوابیدہ
فتنہ کو جگایا ہے کما مر من کتب السنیۃ نہ جناب قبلہ و کعبہ نی رہا سہا اب سنئی اور مجیب غطریف نی بلاو
ابیا الملحق کو چہیڑا کہ اونکو چارہ بجز اسکی نہو اکہ اقوال اور اعتقادات خلیفہ زادی او ر خلیفہ زادہ سنیونکی اور
مضامین کتب معتمدہ سنیونکی بد الملحق کے خوف سی صندوق تور یہ مین چہپی تہی ظاہر و بیان کرین اور اونکی دیکہان
او ر اہل سنیونکو جو خوف تہا کہ کوئی ایرانی اگر اونکو دیکہہ پاوی گا تو وہ چار اعتراضین جڑ دی کا بہید چہپا ہوا تہا
اوس سے مشکل بڑی کا وہی ظہور مین آیا بالجملہ مجیب غطریف طرفہ ماجرا ہی کہ گناہ اپنی خلیفہ زادی او ر خلیفہ زادہ
کا الملحق کے سر پر ہیو تپا ہی اس دریدہ چشمی کا کیا علاج ع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد
او ر شیعہ جعلی و فرضی مجیب غطریف کا ظاہر او جود نہین رکہتا یہہ انشا پردازی مجیب غطریف کی ہے معلوم ہو
او ر اگر شیعہ فرضی کا حقیقت مین وجود ہی تو وہ بہی عجب سادہ لوح ہی کہ مجیب کا دہوکا کہا کر بلا تحقیق کہنی لگا
کہ جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص ٹہرایا حالانکہ جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص نہین ٹہرایا ہی اسیقدر فرمایا ہی کہ روایات
و احادیث سنی و شیعہ سی نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی او ر مجیب غطریف نی بزبان شیعہ جعلی ذکر غیبت کا
جو تعریضاً کیا خوارق عادات اپنی اسلاف کے یاد ہی کی کہ اوسکی اسلاف اخلاف نی بزور رحلت پیغمبر خدا کے

(۱۲)

خاندان

خاندان نبوت اور عترت طاہرہ سید المرسلین پر [illegible]

مالک دنیا و دین مثل احاد الناس و رعایا کی ہوگئی اور شہادت جناب امام حسین علیہ السلام سید شباب اہل جنت

اور بہی غیبت جناب صاحب الامر علیہ السلام کی اوسی ظلم و ستم کا ایک ثمر ہی اور چونکہ نواب جناب صاحب الامر

علیہ السلام کی علمای امت مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل موجود ہین اسنو جہنی کو شیعیان حقیقی

کی کافی ہین اور بسبب استطرادی ہونی مقام کی جواب تعریض غیبت مین ادلہ تفصیلیہ غیبت کی تحریر سی حقیر نی

اسجگہ اعتراض کیا کتب فن مین شرح و بسط اوسکی موجود ہی مگر بمو دای ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ

کی مجملا اسیقدر لکہتا ہون کہ خلق اسکیان قدیما و حدیثا اپنی فکر کوتاہ اندیش سی غیبت صاحب الامر علیہ السلام

مین دو استبعاد سست بنیاد نکالتی ہین ایک استبعاد طول عمر کا دوسرا استبعاد افادہ و استفادہ کا امام

غائب سی کہتی ہین کہ جب امام غائب ہوا تو خلق کو اوس امام غائب سی کیا فایدہ متصور ہی سو استبعاد طول

آنحضرت کا تو اسطرح پر مدفوع و مردود ہی کہ بقا اور حیات امر ممکن ہے کچہہ ممتنع نہین ہے ابن طلحہ شافعی

اور صاحب فصول مہمہ مالکی کہ اکابر علمای سنیوں سی ہین کہتی ہین کہ استبعاد طول عمر کا نامعقول ہے کسواسطے

کہ امر ممکن بلکہ واقع ہی مقبولین سی مثل خضر و عیسی و الیاس و ادریس علیہم السلام کی اور مردودین سی مثل

ابلیس و دجال کے کہ انکا وجود و بقا کتاب و سنت سی ثابت ہوا ہیں اگر خدا تعالی نی حضرت مہدی کو بہی

طول عمر عنایت کیا تو کیا مقام استبعاد کا ہی اور ملا عبد الرحمن جامی نے بہی کتاب شواہد النبوۃ مین وجود

باجود جناب صاحب الامر علیہ السلام اور آپ کی بقا کا اقرار کیا ہی اور ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین

کہتا ہی کہ بنا بر خبر مشہور من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ کی مذہب حق

امامیہ کا مشکل معلوم ہوتا ہی

ان اقوال سے بہی طول عمر جناب صاحب الامر علیہ السلام کا متر شح بلکہ ثابت

ہوتا ہی پہر استبعاد کہان رہا اور دوسرا استبعاد یعنی یہ کہ افادہ و استفادہ خلق کو امام غائب سی مستبعد

بلکہ ممنوع ہی بہی مدفوع و مردود ہی اسطرح پر کہ افادہ خلق اوس جناب سے کچہہ حضور اور ملاقات پر منحصر نہین اور افادہ

و استفادہ کی بہت قسمین اور بہت صورتین ہین بعض اقسام و صور افادہ و استفادہ کی غیبت مین بہی باتم

و اکمل وجوہ و طرق حاصل ہین چنانچہ اکمل افراد افادہ و استفادہ وجود باجود آنجناب علیہ السلام سی وجود

و بقای عالم ہی جیسی کہ آفتاب تہ ابر روز ابر باعث بقای روز ہی ویسی ہی بقای آنحضرت علیہ السلام

اگرچہ غیبت ہی مین ہی باعث بقای عالم ہی بلکہ یہہ مضمون بعض احادیث سنیہ مین بہی وارد ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ وجود بقای ذریت عترت کا زمین پر امان ہی اہل زمین کیو اسطی اور باعث بقای
دنیا ہی بالجملہ مجیب ظریف خود غلط املا غلط انشا غلط ہی اور جملہ تعریضات اوسکی بیجا ہین **قال المجیب الظریف**
شان خدا ہی کہ جنکی تقرب اور تالیف کی لیی علما زمان والا نی خاک چہانی اون لوگون نی بہی ایک نما سے نے
تحسین ہی نمکی شیرین نی اس تشبیہ نی پر * تہہ پڑین فرہاد تیری کوہکنی پر **اقول بفضل العلی اللطیف**
مجیب ظریف سی جواب اصل مطلب کا سرانجام نہین ہوسکتا کہ اوسکی پہر محرق القرآن نی قرآن منزل من اللہ
ومقبول خدا و رسول خدا و جبرئیل امین وحی تنزیل کیون جلادی جنکو رسولخدا نی نہین جلایا تہا اور اونکی جلانے کا
حکم بہی خدا و رسول نی نہین دیا تہا او مقبول عایشہ فقیہہ صحابہ اور ابن عمر اور اصحاب کی جو نقصان بہی قرآن مین
کیا کیون کیا اور جو آپ جمع کیا تہا اوسمین لحن و غلطی جو نعوذ باللہ منہ خدا و رسول و حامل التنزیل سی موجب
اوسکی عقیدہ کی ہوتی تہی نہ جان رہنی دی جواب ان امور کا کسیطرح سرانجام نہین ہوسکتا کلام فضول خارج از
مطلب مذاق بازاریون پر رسالہ میں برلاتا ہی اور ہر جواب اصل مطالب مذکورہ کی جو اوسنی لکہی ہین اصل اصول
ان جوابونکی معنی ادعا و تمکہ وانکہ برہت وسعت بازی پر ہی چنانچہ حقیر نی ہر جگہہ اوسکی تصریح کردی ہی اندم مطلب
کہ جواب اسکلام مجیب ظریف کا اگرچہ خروج از مطلب ہی یہہ ہی کہ تقرب اور تالیف حکام کی لیی خاک چہاننا
اور سر کہپانا خاصہ طبیعی علمای سنیونکا ہی صدر رسالہ مین خاک چہانی حال کے علمای سنیونکا تقرب حکام کے لیے
مذکور ہوچکا ہی کہ علمای سنیون نے تقرب حکام کی لیی فتوی قتل مولوی میر علی کے لکہکر اوس بیچارہ کو قتل کروا دیا
اور علمای سلف سنیونکا حال اب سناتا ہون کہ وہ لوگ تقرب حکام جور کی لیی فتوی اونکی خواہش کے
موافق خلاف حکم خدا اور رسول کے دیتی رہی کتاب حبیب السیر مین بیان حال ہارون رشید مین مذکور ہے
کہ ایک رات مین ابو یوسف قاضی شاگرد ابو حنیفہ کو دولت ہارون سی پچاس ہزار دینار ملی حال یہہ تہا
ہی کہ ابراہیم برادر ہارون کی ایک کنیز جمیلہ تہی ہارون تیس ہزار درہم اوسکی عوض مین ابراہیم کو دیتا تہا ابراہیم
نی قسم کہائی کہ لونڈی کو نہ بیچونگا نہ ہارون کو بخشونگا بعدہ پشیمان ہوا اور ہارون نی ذکر ابو یوسف سی حیلہ
پوچہا ابو یوسف نی کہا آدہی لونڈی ہارون کی ہاتہہ بیع کر اور آدہی اوسکو بخش دی ابراہیم نی ایسا ہی کیا ہارون
نی پچاس ہزار درہم اوسکی جلدو مین ابراہیم کو دئی ابراہیم نی تیس ہزار دینار ابو یوسف کو شکرانہ تعلیم
حیلہ مین دئی ہارون نی چاہا کہ اوسی شبکو بغیر استبراکی اوس لونڈی سی وطی کری ابو یوسف سی حیلہ چاہا ابو یوسف نے

کہا کہ اوس لونڈی کا نکاح اپنی کسی غلام سی کردو اور قبل دخول کے اوس سی طلاق دلوالو اسصورت مین
احتیاج استبرا کی نہوگی ہارون نی ایک غلام کی ساتہہ اوسکا نکاح کرکی طلاق چاہی غلام طلاق نہین دیتا تہا
ہارون دس ہزار درہم بہی غلام کو دیتا تہا مگر اوسنی طلاق ندی ابو یوسف نی ہارون سی کہا غلام کو
لونڈی کو ہبہ کردو جب لونڈی اوسکی مالک ہوجاویگی نکاح فسخ ہوجاویگا ہارون نی ایسا ہی کیا اور شکرانہ
مین اس حیلہ کی دس ہزار درہم ابو یوسف کو دئی اور اوس لونڈی کو اپنی تصرف مین لاکر دس ہزار دینار اوسکو
دئی لونڈی نے اس شکرانہ مین کہ اوسکو خلیفہ تک پہونچایا وہ دس ہزار دینار ابو یوسف کو دی دیئے
انتہی عجیب غطریف اس خاک چاہئی اور بیرجئی ایسی امام و قاضی سکے دیکہی اور شرمائیی اور بہی جلال الدین
سیوطی نی تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ ابن المبارک نی کہا کہ جب ہارون رشید بادشاہ ہوا اوسکو ایک لونڈی
جو کہ اپنی باپ مہدی عباسی کی پسند آئی اوس سی مباشرت چاہی لونڈی نی انکار کیا اور کہا کہ مین تمپر حلال نہین
ہون تمہاری باپ کی ہم بستر ہون ہارون نی ابو یوسف کو کہ شاگرد رشید ابو حنیفہ کا او مفتی غیر رشید خلیفہ کا تہا
بلوا کر حیلہ پوچہا ابو یوسف نی کہا ای امیر المومنین اوس لونڈی کی بات کا کیا اعتبار ہی وہ امانت دیانت نہین
رکہتی اوسکی قول کو مانو نکرو اوسکی ساتہہ جو کچہہ چاہتی ہو کرو ابن المبارک نی بعد روایت اس حکایت کی کہا
کہ اس ماجرا مین کسکی حال سی مین تعجب کرون آیا حال ہارون رشید سی کہ باوجود سفاکی و بیباکی و خونریزی
مسلمانون اور غارتگری اموال مومنون کی ایسی مقدمہ مین حیلہ شرعی اور فتوی چاہتا اور بدون فتوی دینی مفتی
کی قصد ہتک حرمت اپنی باپ کا نکیا یا تعجب کرون اوس لونڈی کی حال سی کہ طمع زخارف دنیا کی
اور صحبت خلیفہ وقت سی بخوف خدا انکار کیا یا تعجب کرون حال اوس فقیہ روی زمین اور قاضی زمانہ سی
کہ خوشامد اور رضامندی خلیفہ کی لئی فتوی حلال ہونی مدخولہ پدر کا دیا سبحان اللہ ابو یوسف تو امین متدین
ہوئی اور وہ لونڈی بی دیانت اور بہی سیوطی مذکور نی عبد اللہ بن یوسف سی روایت کی ہی کہ ہارون رشید
نی ایکدن قاضی ابو یوسف سی کہا کہ مین نی ایک لونڈی خرید کی ہی چاہتا ہون کہ اوس سی اسی وقت مباشرت
کرون اور انتظار استبرا کی مدت کا کہ شرع مین لونڈیون کو خرید کی لئی مقرر ہی نکرون ابو یوسف نی کہا حیلہ
اسکا یہہ ہی کہ اوس لونڈی کو اپنی کسی اولاد کو ہبہ کردو اور پہر اوس سی نکاح کرلو کہ احتیاج استبرا کی نکاح
مین نہین ہی اور بہی سیوطی مذکور نی اسحاق بن راہویہ سی روایت کی ہی کہ ایک شب ہارون رشید نی
ابو یوسف کو [illegible] ایک فتوی [illegible] ابو یوسف نی موافق مرضی ہارون [illegible] فتوی [illegible]

(۱۲۵)

ابو یوسف کو دو ابو یوسف نے کہا اسیوقت انعام مجکو ملے بعض حضار نے عرض کی کہ داروغہ خزانہ کا یہ کہنا ہے

گہر مین ہی اور دروازون پر قفل ہین اسوقت جلدی انعام کی دینی مین نہین ہوسکتی ابو یوسف نے کہا جب مجکو

بلایا تہا تب بہی تو دروازی بند تہی اور میری آنی کی لئی کہل گئی انعام کی واسطی کیون نہین کہل سکتی جلد مجکو

دو اور زمخشری نے ربیع الابرار مین لکہا ہے کہ ابو یوسف ہارون کی دروازی پر پڑا رہا اور اوسکی پاس نہ پہونچ سکا

تا اینکہ ایکواقعہ واقع ہوا کہ ہارون رشید ایک لونڈی زبیدہ خاتون کو چاہتا تہا اور زبیدہ نے قسم کہائی تہی

کہ لونڈی کو ہارون رشید کی ہاتھہ نہ بیچونگی اور نہ ہبہ کرونگی فقہا اسکی چارہ مین متحیر تہی تب ابو یوسف پہونچی اور ہارون

رشید سے کہا اسکا فتوی مین آپکی سامنی تنہائی مین دونگا مجمع فقہا مین بس فقہا جمع کئی گئی ابو یوسف نے اوس وقت

کہا چارہ اسکا یہہ ہی کہ زبیدہ خاتون آدہی لونڈی خلیفہ کو ہبہ کری اور آدہی لونڈی خلیفہ کی ہاتہہ بیچی فقہا نے اوسکی

تصدیق کی ہارون رشید مسرور ہوا اور ابو یوسف کا مرتبہ اوسکی نزدیک بلند ہوا اور

ولی اللہ باپ صاحب تحفہ مسروقہ کا اوسنی اپنی رسالہ انصاف

مین لکہا ہی کہ ہارون رشید نی حجامت کی تہی امام نماز جماعت ہوا اور ابو یوسف نے اوسکا مقتدی ہوکر اوسکی

پیچہی نماز پڑہی اور پہر اوسی نی اوسی رسالہ انصاف مین لکہا ہی کہ ابو یوسف اور محمد صاحبین امام اعظم نی عیدین

کی نماز عیدین ہارون کی خوشامد کی لئی تکبیر ابن عباس کی پڑہی تہی کہ ہارون کو اپنی دادا کی تکبیر مرغوب تہی ما لمحۃ مجیب

عطریف خاک جانتا ہی اماموں کا تقرب اور تالیف حکام کی لئی دیکہہ کر شرمائی **قال المجیب العطریف**

کہین بصحیح ثابت نہین ہوتا کہ جناب امیر المومنین یا بقیہ ایمہ طاہرین نی اس قرانکو ناقص بتایا ہو یا اپنی اولاد

امجاد کو نہ پڑہایا ہو سبب اسی کو لکہتی ہوئی شرم آتی آئی اور سر آنکہہ پر رکہتی آئی **اقول** بفضل العلی القوی

اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی کہین نہین فرمایا کہ جناب امیر المومنین یا بقیہ ایمہ طاہرین علیہم السلام

اس قران کو ناقص بتایا ہی یا اپنی اولاد امجاد کو نہین پڑہایا ہی نہین معلوم کہ مجیب عطریف کا اس کلام سے کیا مطلب

ہی کیونکہ ان حیلون و مغلطون مجیب عطریف سی طعن جلالی قرآنون منزلہ من اللہ کا عثمان سی دفع نہین ہوتا مجیب کو

دفع کرنا اس طعن کا لازم ہی نہ فضول باتین اور حیلہ سازی و مغلطہ بازی کرنا اور بدانست حقیر کی یہہ کلام مجیب کا استفہام

بصورت جبار ہی بصورت تمین حقیر بخاطر مجیب عطریف کی لکہتا ہی فرض کیا ہمنی کہ جناب امیر علیہ السلام نی اگرچہ لساناً

اس قرانکو ناقص نہ بتایا ہو لاکن اسمین شک نہین کہ وہ باب مدینہ علم اس قرانکو لا اقل بسبب سہو نی اسکی ترتیب

کی علی ترتیب النزول یا بسبب کسی دیگر وجوہ کی کامل بجانتی تہی باقی رہا پڑہنا و پڑہانا بقیہ ایمہ طاہرین علیہم السلام

علیہم السلام اجمعین کا اپنی اولاد امجاد کو بہی قران **اولاً** اثبات طلب ہے مجیب کو ثبات اسکا لازم ہی **وثانیاً**
بر تقدیر ثبوت تعلیم و تعلم اس قران مرو جکی یہہ کسطرح ثابت ہوگا کہ ایمہ طاہرین علیہم السلام اجمعین اپنی اولاد
امجاد کو تعلیم قران کامل جمع کیی ہوہی جناب امیر علیہ السلام کی نکرتی تہی یہہ جو مجیب عظریف نی بطور حصر کے
کہا کہ سب اسی کو لکہنی پڑتہی آئی نہ حصر عقلی ہی نہ حصر استقرائی اور **ثالثاً** سکو معلوم ہی کہ زمانہ ایمہ علیہم السلام
کا زمانہ تقیہ کا تہا اعادی اہلبیت و موالیان اصحاب ثلثہ سی اور بر پا رکہنی والون مراسم ثلثہ سی اور چلنی والون سے
سنت ثلثہ پر وہ زمانہ مملو تہا ایسی وقت مین اگر پڑہنا پڑہانا ایمہ علیہم السلام کا قرانکو کہ اسمین ایسا نقصان کہ مانع
و منافی عمل کا ہو نہین ہی براہ تقیہ مسلم رکہا جائی تو بہی مجیب عظریف کو کچہہ مفید و جواب طعن احراق قرانکا نہین
ہو سکتا **قال المجیب العظریف** اگر یہہ قران ناقص تہا تو جناب امیر نی قران کامل کیون نہ پہیلایا یہان بات بنا کے
گویا غیرت منانی ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عظریف بغیرتی سی ایک ہی مضمون کے
بار بار تکرار کرتا ہی جواب اسمضمونکا مکرر گذرا کہ جناب امیر علیہ السلام نی قران کامل پہیلانی کیواسطی اظہار اوسکی جمع کی
کا مجمع صحابہ مین کیا مگر عمر نی کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین ہی اب لیا نہ اور نہ انکو لینی دیا جیسی کہ وفات
سے دو دن پہلی رسول کریم مصداق وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کو وصیت نامہ نہ لکہنی دیا تہا
ویسی ہے قران کو بہی نہ پہیلانی دیا جناب امیر علیہ السلام کا کیا قصور ہی لعنت بر ضد مجیب عظریف کی سراسر بیجا ہی
حقیر سفاہت مجیب عظریف پر متعجب ہے کہ یہہ سفیہ کیون بار بار ذکر نفاق عمر کا باعث ہوتا ہے +
قال المجیب العظریف فی الحقیقت اعتقاد نقصان قرانکا مثل اعتقاد اون لوگون کی ہی کہ خدا اور رسول سے
لاچار ہوکر بعضی قائل الوہیت حضرت امیر کی ہوہی اور بعضون نی ادعای نبوت آنحضرت کا کیا چنانچہ اسکا بیان
بجای خود مذکور ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف سابق مین کتب معتمدہ سنیہ سی مکرر و متواتر مذکور
ہو چکا کہ عایشہ اور ابن عمر معتقد نقصان قرانکی ہین تو یہہ دو نو صاحبزادی و صاحبزادہ سنیونکی موافق تحریر
مجیب عظریف کے مثل نصیری اور غرابی کی ہوہی قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ اور صحیحین سنیہ مین بہی بہت
احادیث مشعر نقصان اور تغیر و تبدیل الفاظ قرانکی موجود ہین کہ اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اکثر اصحاب سنیونکے
نقصان قران کی معتقد ہین تو وہ بہی مانند مدعیان الوہیت و نبوت جناب امیر کی مطابق تحریر مجیب کے
ٹہری اور الحمد للہ کہ اہلحق امامیہ تو اعتقاد الوہیت و نبوت جناب امیر علیہ السلام بلکہ سب اعتقادات فاسدہ سے
پاک ہین اسصورت مین ایسی تعریضات مجیب کے اوسکی عایشہ اور ابن عمر اور دیگر اصحاب سنیہ کی طرف متوجہ ہوتے

ہین اور مثل مشہور نامردا نہی گہر کی فوج کو ماری ربت آئی ہی **قال** المجتہد العلام الطریف اور جو تمہی یہ قرآن
کہ جمع کیا ہو حضرت امیر کا ہی قرآن ہی تو یہہ سوال مثبتی بعید تہا اسواسطی کہ اگر یہی قرآن ہوتا تو محنت اور مشقت
حضرت عثمان کی جمع کروانی قرآ مین زید ابن ثابت وغیرہ سی اور احراق باقی مصاحف مین بالکل برباد ہو جاتی
اسکو تم کیونکر گوارا کرسکتی ہو اور وہ قرآن جو حضرت امیر علیہ السلام نی موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ
اونہین حضرت کی پاس اور اونکی اولاد طیبین اور طاہرین کی پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت
صاحب الامر علیہ السلام کی پاس موجود ہی جسوقت کہ اونحضرت کا ظہور ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا فقط **قال**
المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ سوال تو ظاہراً بعید نہین معلوم ہوتا کیونکہ جب باعتراف ثقات
ساری ایمہ ہدی اور اونکی اولاد امجاد اسی قرآن کو پڑہتی لکہتی اہی مگر بشہادت طبرسی اور شیخ طوسی حشویہ
اور کذاب جب اس نقصان کی قائل ہوئی تو سائل کو شبہ پیدا ہوا کہ یہہ وہی قرآن ہی جو حضرت امیر نی جمع
کیا تہا یا اور ہی اگر وہی ہی تو ہو المراد اور نعم الوفاق اور اگر وہ نہین تو اپنی قرآن کو کیون چہپا رکہا اور سکو نہ
پڑہا پڑہایا سبحان اللہ پڑہنی پڑہانی کو یہہ قرآن اور رکہنی چہپانی کو وہ قرآن حق یہہ ہی کہ جس قرآن کو
حضرت عثمان نی جمع کیا اوسی کو جناب امیر نی قبول کیا اور فرمایا کہ اگر عثمان جمع نکرتا تو مین جمع کرتا جیسا
اوپر گذرا اور اونکی مقدمہ مین سب پر احسان جناب عثمان کا جو اس احسان کو نمانی احسان فراموش ہی اور بار
ایمانسی سبکدوش اور یہہ بہی پہلی مذکور ہوا کہ جمع کرنا جناب امیر کا قرآنکو ثابت نہین نہ سنی کی یہان نہ شیعہ کے
یہان پس اونکی اولاد کی پاس خصوصاً صاحب الامر کی پاس کیونکر موجود ہی اوپر تو ملا صادق کہ بیشک سہمعتقد
مین صادق ہی کاذب نہین کلینی کے شرح مین تصریح لکہ گیا کہ یظہر القرآن بہذا الترتیب عند
ظہور الامام الثانی عشر ویشہر بہ یعنی یہی قرآن حضرت امام آخر الزمان کی وقت مین ظہور کریگا
اور مروج اور مشہور رہیگا پس اس قول مین ملا صادق صادق ہی یا ملا زمان والا انصاف فرمائی کہین
سی کہین بخانی **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ سوال جسکو مجیب غطریف نی بکمال جودت طبع کی کہا کہ یہہ سوال
تو ظاہرا بعید نہین معلوم ہوتا ہر عاقل و جاہل کے نزدیک بلاشک بعید بلکہ ابعد ہے کسواسطی کہ ترتیب اس قرآن
مروج کی بیہ خلاف ترتیب قرآن جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی اور مخالف تنزیل کے بتصریح اکابر علمائے
سنیونکی ہے اور صنادید علمائے سنیان یہہ بہی تصریح کرچکی ہین کہ قرآن جناب امیر کا معمول او رمروج نہوا المعصوم
مین سائل اور مجیب غطریف کو شبہ قرآن جناب امیر کا قرآن مروج پر ویسا ہی ہی جیسا آج روز حدیبیہ عمر کو شبہ نبوت نے

برحق مین ہوا تھا معجزات اور خوارق عادات پیغمبر خدا کی دیکھتا تھا اور اوس امام البریین اور قدوۃ البرابین کا شبہ پڑہتا ہی جاتا تھا وہیا ہی سائل ور مجیب اپنی کتب معتمدہ مین دیکھتی جاتی ہین کہ قران جناب امیر کا ترتیب تنزیل ہے اور مروج منوفی بایا ہیر اوسکا شبہ اس قران مروج پر کرتی ہین ؎ مردم اند حسرت فہم درست

اور مجیب عطریف نی یہہ جو کہا کہ باعتراف ثقات سارے ائمہ ہدی ور اونکی اولاد امجاد اسی قران کو پڑہتی لکھتی آئے ہے اوّلاً یہہ حصر صریح غیر صحیح اور اثبات طلب ہے اور ثانیاً نہین معلوم کہ کس ثقہ نی یہہ اعتراف کیا اور کس جگہ کیا اور اگر بالفرض پڑہنا لکھنا ایمہ ہدی علیہم السلام کا اس قرانکو ثابت بہی ہو تب بہی محمول علی التقیہ ہوگا اور اس پڑہنی لکھنی سے نفی پڑہنی لکھنی قران جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی لازم نہین آتی اور ثابت نہین ہوتے اور جناب امیر علیہ السلام نی قران کامل کو نہین چہپایا بمجمع اصحاب مین لاکی ظاہر کیا عمر نی اوسکو رد کیا ملیا اور چہپوایا کرا وسکو جب کوئی نہ لی تو جناب امیر کا کیا قصور اور چہپانی کی نسبت آنحضرت کی طرف صورت مذکورہ مین کسیطرح کوئی عاقل نہین کرسکتا اور جہالت و سوفسطائیت کا کیا علاج اور قبول کرنا جناب امیر کا قران مروج کو دروغ بیفروغ ہی مجیب عطریف کو اثبات اسکا کتب امامیہ سی حسب داب مناظرہ لازم ہی وانی لہ ذلک اور عاشہ وابن عمر التبہ لقبول مجیب عطریف کی احسان فراموش اور ماراستی سابد وش ہین جو عثمان کو جمع اور ترتیب قران مین خائن کہتی ہین اور احسان اوسکا نہین مانتی اور انکار جمع کرنی جناب امیر کا قرانکو انکار آفتاب نیمروز ہے کتب معتمدہ سنیو نمین جمع کرنا آنحضرت کا قرانکو بسند و مذکور ہی کتاب استیعاب مین ہی کہا ابن سیرین نے مجکو پہونچا ہی کہ جناب امیر نی قرانکو موافق تنزیل کے لکہا ہے اور اگر وہ ہاتھہ آتا تو تحقیق اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا اور فتح الباری مین ہے کہ مروی ہی جناب امیر سی کہ اونہون نی قرانکو جمع کیا ہی ترتیب نزول پر ایسی طرح کہ آیا ہے ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اور اگر وہ قران معمول ہوتا تو اوس سی تحقیق بہت علم ہوتا اور اتقان مین بہی یہہ روایت موجود ہی اور بہی اتقان مین ہی کہ مصحف جناب امیر علیہ السلام مین پہلی سورہ اقرا ہی پہر مدثر پہر نون پہر مزمل پہر تکویر اور ایسی آخر تک پہلی مکی اور بعد اوسکی مدنی اور مجیب عطریف باوصف ادعای علم کی معنی عبارت ملا صادق کی نہین سمجہا اور بغیر سمجہی اوس سی استناد و استشہاد کیا مجیب کیا یہہ نہین دیکہتا کہ عبارت مذکور مین لفظ نظیر و مشہور کا موجود ہی کہ گویا نص ہے حال قران غائب مین کما فصل سابقاً اور تفصیل ان سب امور کی جو یہان مجمل لکھی گئے سابق مین مکرر گذری ہے فانظر ثمہ چونکہ مجیب تکرار بی سود کرتا ہی ہمکو بہی بنا چاری تکرار جواب کی کرنے پڑی ہے غالباً مجیب کو شعر مشہور یاد نہین ہے ؎ مکرر گرچہ سحر امیز باشد ٭ طبیعت را ملال انگیز باشد قال المجتہد العلام العریف

اب حضرات سنیہ کو بیان اپنی اعتقاد کا اور جواب ہماری سوالون کا ضرور او رمحتم ہی واللہ یھدی من یشاء
الی صراط مستقیم **قال** المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام تمام اہلسنت کی اعتقاد مین یہی قران جو ہے
اسیطرحکا اسمین شبہہ نہین ذلک الکتاب لا ریب فیہ جسقدر حضرت خاتم النبیین سید المرسلین پر نازل ہوا بے
کم و کاست موجود ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ قول مجیب غطریف کا نص ہی اس امر پر کہ عائشہ
اور ابن عمر سنی نہین ہین کیونکہ ان دونون کی اعتقاد مین یہہ قران بے کم و کاست نہین ہی کما مر من کتب السنیہ
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اعتقاد تمام اہلسنت کا مخالف اعتقاد ان صاحبزادی اور صاحبزادہ کی ہے اسصورت مین کہ
اعتقاد مجیب غطریف اور تمام اہلسنت کا مخالف اعتقاد صاحبزادی صاحبزادہ کی ہوا تو یہہ مخالفین صاحبزادی و صاحبزادہ
اہلسنت نہوئی بلکہ اہل بدعت ٹہری اور مورد کل بدعۃ سبیلہا الی النار کی ہوئی **قال** المجیب الغطریف کیا
محال کہ کوئی ایک حرف بڑہا سکی قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اولا
یہان انطباق دلیل کا ظاہر ادعوی پر نہین ہی مجیب غطریف کا دعوی تو یہہ ہی کہ کوئی اس قران مین ایک حرف
بڑہا نہین سکتا اور آیہ جو بطریق دلیل کے لایا اوسکا مضمون بہدایت مشہور یہہ ہی کہ کوئی مثل اس قران کی فصاحت
و بلاغت و خوش اسلوبی مین لا نہین سکتا بڑہانا حرف کا کچہہ اور ہی اور مثل قران کی نہ لا سکنا امر اخر ہے
اور **ثانیاً** صحاح ستہ سنیہ مین جنکی شانمین بتصریح فاضل ازنو ریہان اتفاق علما کا ہے اس امر پر کہ اگر کوئی قسم کہاے
اسطرح پر کہ سب احادیث صحاح ستہ کی قول یا فعل رسولخدا ہی اور تقریر اوسجناب سی ہین اور جو سب ایسی
نہون تو جورو اوسکی مطلقہ ہے تو طلاق واقع نہوگی اونہین صحاح مین احادیث کثیرہ موجود ہین کہ صریح ہین
اسباب مین یارون نی قرانمین کچہہ بڑہا یا ہی مثلا صحیح بخاری مین کہ مقدم سب کتابون پر او رتالی کتاب باری
باعتقاد سنیون کی ہے باب مناقب عمار و حذیفہ مین ابراہیم نی علقمہ سی جو راوی طولانی روایت کی ہی اوس سے
ثابت ہوتا ہی کہ سورہ واللیل مین لفظ وما خلق کا بڑہایا گیا ہی علقمہ نی کہا کہ ابو الدردا نی مجہسی کہا کہ واللہ بتحقیق بڑہایا
مجکو رسولخدا نی اپنی موہنہ سی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی اور روایت مذکور
صحیح مذکور مین باب مسطور مین مغیرہ سی بہی مروی ہے اور باب مناقب ابن مسعود مین بہی روایت مذکور کو علقمہ
سی ذکر کیا ہی اور صحیح مسلم مین بہی یہہ روایت موجود ہی من شاء فلیرجع الی الصحیحین **قال** المجیب
الغطریف یا کچہہ کہنا سکی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور تغیر یا تبدیل کو جگہ اوسمین راہ نہین

اہلسنت ع

وتمت

وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم **اقول** بفضل العلی اللطیف وہین صحاح ستہ مین کہ بقول اکثر اوربہان کی جنکی صحت بر اتفاق علما کا اوس مرتبہ ہی کہ مذکور ہوا روایات کثیرہ موجود ہین کہ صریح ہین نقصان قران مروج مین مثلا ابن اثیر نی جامع الاصول مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ وہ یون پڑہتی تہی لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج اور صحیح بخاری کی روایت مین یون ہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فی مواسم الحج فضلا من ربکم اور ظاہر ہے کہ لفظ فی مواسم الحج کا قران مروج مین نہین ہی یعنی لوگون نی گہٹا دیا ہی اور تغیر و تبدیل اوسمین ہوئی ہی اور علی ہذا القیاس روایات کثیرہ صحاح مذکورہ مین موجود ہین کہ اوسسی نقصان اور زیادتی اور تغیر و تبدیل قران مین ثابت ہوتی ہی جسکا جی چاہی صحاح ستہ کی سیر کری اور مجیب عطریف نی اس فقرہ مین بہی دونون آیتین بی محل لکہین ہین فتدبر اور عایشہ و ابن عمر جو نقصان کی قرائتین اشد و مد معتقد ہین ہم مکرر لکہ چکی ہین **قال** المجیب العطریف اور یہہ کلام الہی قدیم ہی اور معجز ایک معجزہ یہی اوسکی یہہ ہی کہ منافق کو یاد نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف کلام الہی کا بلاشبہ یہہ معجزہ ہی کہ منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا چنانچہ ابوبکر وعمر کو یاد نہوا اگر یاد ہوتا تو زید سے جمع نکرواتی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا اور اکثر اہلحق امامیہ کو قران یاد ہی مجیب عطریف اگر چاہی پہلی اونسی سنا اس کی بعدہ سارا قران سن لے **قال** المجیب العطریف اور باقی عقیدون کی حقیقت کتب عقاید اہلسنت مین مذکور ہی جسکو منظور ہو مطالعہ کری **اقول** بفضل العلی اللطیف عقاید اہلسنت کے کتب دیکہنی سے ہمکو حاجت نہین ہمکو عقاید اہلسنت کی قرائنکی مقدمہ مین ہی معلوم ہین افراط یہان تک کہ اونکی نزدیک کا غذا ور دفتی اور جلد اور جزدان سب قدیم ہین اور تفریط یہانتک کہ معاذ اللہ لکہنا اوس کلام پاک کا ان پاک لوگون کے یہان پیشاب اور خونسی جایز اور صحیح ہے کما مر من فتاوی قاضی خان اور یہہ مسئلہ کتاب تجنیس مین بہی موجود ہی اور باقی عقاید بہی سنیونکی مشہور ہین کہ جائز ہی کہ خدای تعالی ظلم کری مطیع کو دوزخ مین اور عاصی کو بہشت مین بہیجی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا عصمت انبیا کی ضرور نہین نصب امام مین خدا کو دخل نہین بالجملہ انکی عقیدہ مین بہاگنی والی جہاد سی تخلف کرنی والی جیش اسامہ سی تہمت ہذیان کی کرنیوالی پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پر ایذا دینی والی بضعہ رسول مقبول کے جلانیوالی قرانون منزل من اللہ کی پیشوا اور معتمد ان کی ہین سبحان اللہ کیا خوب عقاید ہین **قال** المجیب العطریف

٥ [illegible]

اور جو یہہ فرمایا کہ جواب ہماری سوالون کا ضروری ہی سبحان اللہ کیا مشکل سوال کیا ہی کمترین اہلسنت نی ساری
سوال کے جواب دیئی اور مستفتی کی سوال ساتھہ اپنی سوالونکی ملازمان والا کی طرف متوجہ کی خبر لیجئی نقریب اُنکی ناتمام
رہی حقیقت شبہونکی پانی سی پتلی ہوکر بہی اب ہماری سوالون کی جواب دیجئی آئندہ کی تدبیر کیجئے ع
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست * واللہ یھدی من یشاء الی الصراط القویم اقول بفضل العلی القوی اللطیف
مجیب عطریف عوام کی دہوکا دینی کو جو کہتا ہی کمترین اہلسنت نی ساری سوال کے جواب دیئی اور مستفتی کے
سوال ساتھہ اپنی سوالون کے ملازمان والا کی طرف متوجہ کیئی دروغ بیفروغ اور مغلطہ محض ہی مجیب عطریف نی کسی سوال
کا جواب نہین دیا مثلاً جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی پوچہا تہا کہ پیغمبر خدا نی جو فرمایا تہا مین چہوڑتا ہون قرآن
اور عترت مراد اوس سی کونسا قران تہا یہہ قران عثمانی تو اوسوقت نتہا عثمان کی عہد مین مرتب ہوا ہی مجیب عطریف
اسکا جواب ندی سکا ٹال ٹول کردی اور مثلاً جناب مستطاب نی پوچہا تہا کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ اور مصحف
شیخین منزل من اللہ تہی یا نہین اگر منزل من اللہ تہی توکیون جلائی گئی اور اگر منزل من اللہ نتہی تو صحاب عدول
نی کیا اپنی طرف سی بنائی تہی جواب اسکا بہی مجیب سی سرانجام نہین ہوا اور مثلاً جناب مستطاب نی پوچہا تہا کہ
مصاحف شیخین اور ابن مسعود وغیرہ جو جلائی گئی اونکا کوئی حافظ جہان مین ہی یا نہین اور اونکی کوئی نقل کسیکے
پاس دنیا مین ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمائی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو آیہ وانا لہ لحافظون کسطرح صادق
ہوگا مجیب عطریف اسکا بہی جواب ندی سکا نری مغالطہ کی لی علی ہذا القیاس سب ایرادات جناب مستطاب کے
بحالہا باقی ہین اور مجیب عطریف کے ہذیانات کی جواب حقیر نی بموجب داب مناظرہ کی کتب معتمدہ سنیون سے نقل کیے
لکہی ہین نہ اپنی کتب سی اور مجیب نے جو کچہہ لکہا ہی خلاف داب مناظرہ اپنی روایات خانگی پیش کی ہین یا
عبائر کتب امامیہ مین تحریف کے ہی مضمون صدق مشحون فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین
کا ظاہر ہوا ہے حقیر ارباب انصاف سی انصاف طلب ہی اور اگر مجیب سوفسطائیت کر کی تابع حق کی ہوتا ہی تو بہتر
ورنہ حقیر عقلای فرنگ اور علمای ہندوستان کو محاکمہ کی تکلیف دیگا واللہ الہادی الی سبیل الرشاد
فہذا آخر البحث فی مسئلہ احراق القرآن احرق اللہ من احرق القرآن وعذبہ بعذاب النیران
والان نشرع فی رد جواب المجیب العطریف لجواب الاستفتاء الثانی فی باب المتعۃ بکلام
لطیف فاقول مستعیناً باللہ العلی الاعلی قال المستفتی جو مسیفرماشید مجتہد العصر والزمان
اندرین مسئلہ متعہ کہ متلاشی صحت کا ہون مگر ابتک سند بحوالہ کتاب دستیاب نہین ہوئی کہ کونسی پیغمبر نا کہ

سی یہہ مسئلہ جاری ہوا امامیہ مذہب اسکو روا رکھتی ہین اور سنت وجماعت اسکو روا نہین رکھتی ہمکو دریافت
کرنا ہین مسئلہ کا بسند کتاب ضرور ہی اور سند اسکی ہم بحدیث نبوی اور مطابق آیات کلام اللہ چاہتی ہین امید
کہ آپ مجتہد العصر ہین دربنباب شک ہمارا رفع ہو **قال** المجتہد العلام العریف جواب سندین حلت متعہ کے
بہت ہین کہ رسائل وکتب مبسوطہ مین لکھی ہین مگر سند مختصر بالفعل یہی کافی ہی کہ خود خلیفہ ثانی نی فرمایا ہے
مُتعتانِ کانتا علیٰ عہدِ رسولِ اللہِ وانا احرّمہما یعنی دو متعی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
مین حلال تہی اور مین اونکو حرام کرتا ہون پس جبکہ متعہ نسا اور متعہ الحج زمانہ آنحضرت مین حلال ہوا تو اس سے
سند اور کون زیادہ ہوگی کہ فرمانا آنحضرت کا بہی وحی الٰہی تہا وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۵
قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ جواب سوال ثانی کا بطور سوال و لکہے بے سروپا ہی اور سراسر
خلاف استفتاء دوم ایک دلیل بہی حلت متعہ کی کتاب اور سنت معمولہ سی نہ لاسکی **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب
ظریف شوخ چشم آنکہین انصاف کی بند کرلیتا ہی اور موہنہ بی انصافی کا کہول دیتا ہی کیا یہہ نہین دیکہا کہ مستفتی
نی سند حلت متعہ کی حدیث نبوی سی مطابق آیات کلام اللہ کی چاہی تہی سو جناب مستطاب مجتہد العصر دام
دام ظلہ نی مطابق اوسکی استدعا کی حدیث نبوی اور حکایت حکم نبوی جسکو قول عمر کا متضمن ہے لکہی ورای آن
سند الانا قول عمر ہی کہ رای اوسکی زعم سینوںمین مطابق وحی وکتاب کی ہوتی ہے اور قول اوسکا سینوںکے
نزدیک حدیث نبوی سی کم نہین درحقیقت استدلال کتاب وسنت ہی سی ہی اور افحام واسکات سینوںمین ابلغ
وانفع اسصورتمین مجیب ظریف کا ایسی جواب کوبی سروپا کہنا بی سروپا اور سراسر خلاف عقل وانصاف ہے
علاوہ اسکی جناب مستطاب نے حدیث شامی اور عبد اللہ بن عمر اور حدیث جابر بن عبد اللہ وغیرہ کی بہی صحاح
سنیہ سی کہ بہین سنت معمولہ کی اور مطابق حکم آیہ وافی ہدایہ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمّی
الآیہ کی ہین ترقیم فرمائی ہین کہ یہہ سب دلیلین حلت متعہ کی کتاب وسنت سی ہین مجیب ظریف کی چشم
بصر اور بصیرت نی کیا کوتاہی کے جو اون دلیلون کو جواب استفتا مین نہین دیکہا جو کہتا ہی دو ایک دلیل بہی
حلت متعہ کی کتاب وسنت معمولہ سی نہ لاسکی اسکی سمجہہ سوای شعر سعدی کی کیا کہا جای ؎ گر نہ بیند بروز
شپرہ چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قال** المجیب الظریف بلکہ وہ حدیث کہ اوس سی التزاما حلت متعہ کی
زعم مین نکالی لائی **اقول** بفضل العلی اللطیف مخفی نہین کہ قول خلیفہ ثانی کا کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا
مین حلال تہی صریح ہے حلت متعون مین عہد کرامت مہد پیغمبر خدا مین اور مدلول مطابقی قول مذکور کا اور معنی حقیقی

(۱۳۲۳)

متبادر اوسکی یہی ہین جو جناب مستطاب ام ظلہ نے لکھی ہین اونکو مدلول التزامی اور بزعوم جناب مستطاب کا
سمجھنا میزان عقل سے باہر ہے اور زعم باطل مجیب غطریف کا ہی **قال المجیب الغطریف** ور معنی اوسکی اپنی مدعا کے
موافق بتہائی ہوا **اقول بفضل العلی اللطیف** معنی قول خلیفہ جی کے مدعای جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کے
اگر بزعم باطل مجیب کے بتہائی ہوئی معنی ہین تو وہ معنی خلیفہ زادہ افقہ صحابہ اور شیخ بصرہ اور رجال شامی اور مامون
رشید صاحب السنیان کے کہ یہ سب اہل لسان اور محاورہ دان ہین تبہائی ہوئی ہین نہ تبہائی ہوئی جناب مستطاب
کی کماسیاتی تفصیلہ اور حقیقت حال یہہ ہی کہ اگر مجیب غطریف بہی انکار بدیہی کو چہوڑے اور انصاف سے منہ
نہ موڑے تو سمجھے کہ قول خلیفہ جی کے یہی معنی حقیقی متبادر بلکہ متعین ہین جو موافق مدعای جناب مستطاب کے
ہین اور وہ معنی جو اسلاف مجیب کے بتہاتی ہین وہ معنی یہان ہرگز نہین بنہتے کہ مصداق المعنی فی بطن الشاعر
کی ہین کسواسطے کہ عرب عربا جو اہل لسان اور محاورہ دان تہی قول خلیفہ جی سے وہ معنی بتہائی ہوئی اسلاف
مجیب کے نہین سمجہی بلکہ وہ لوگ قول خلیفہ جی سے وہی معنی متبادر حقیقی سمجہی جو جناب مستطاب نے لکہی ہین چنانچہ
شیخ بصرہ نے کہ از اہل لسان اور محاورہ دان تہا قول مذکور خلیفہ جی کو دلیل حلت متعہ پر لاکر یحیی بن اکثم کو کہ
معتقد حرمت متعہ کا بتقلید خلیفہ جی کے تہا محجوج کیا ہی اگر وہ معنی جو موافق مدعای جناب مستطاب کی ہین معنی
متبادر حقیقی قول خلیفہ کے نہوتی اور معنی بتہائی ہوئی اسلاف مجیب کی قول خلیفہ جی سے نکل سکتی تو شیخ بصرہ
اوس قول سے استدلال حلت متعہ پر نکرتا اور یحیی بن اکثم بہی محجوج نہوتا وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ محاضرات امام راغب
اصفہانی امام سنیوں مین مذکور ہے کہ یحیی بن اکثم نے ایک شیخ بصرہ سے کہا کہ تو متعہ کو حلال جانتے مین کسکی پیروی
کرتا ہی شیخ بصرہ نے کہا عمر بن خطاب کے یحیی بن اکثم نے متعجب ہوکر کہا یہہ کیونکر ہوسکے تو حلت متعہ مین عمر کا
پیرو ہی عمر تو اوسکی حرام کرنے مین بہت سخت تہا شیخ بصرہ نے کہا روایت صحیح مجکو پہونچی ہے کہ عمر نے منبر پر
چڑہ کے کہا تحقیق خدا اور رسول نے دو متعہ تمکو حلال کی ہین اور مین اون دونو نکو حرام کرتا ہون تمپر اور اون پر عقاب
کرتا ہون پس مین نے گواہی عمر کی متعون کی حلال ہونے پر قبول کی اور اوسکی حرام کرنے کو نہین مانتا ہون انتہی اب
مجیب غطریف دیکہے کہ شیخ بصرہ کہ اہل لسان اور محاورہ دان تہا خلیفہ جی کے وہی معنی متبادر حقیقی سمجہا جو جناب
مستطاب مجتہد العصر نے لکہی ہین یعنی متعون کو حلال خدا و رسول اور خلیفہ جی کو حرام کرنے والا جانا اور یحیی بن اکثم
نے بہی کہ وہ بہی اہل لسان و محاورہ دان تہا اوسکی قول کو تسلیم کیا اور علی ہذا القیاس مامون رشید خلیفہ عباسی
و صاحب السنیونکا کہ باعتراف سیوطی کی تاریخ الخلفا مین علم اور فقہ بہ نسبت اکثر فقہا کی تہا اور اہل لسان اور محاورہ دان

(۱۳۴)

ہوتا

ہوتا ہی اوسکا ظاہر ہی وہ یہی قول خلیفہ جی کی وہی معنی حقیقی متبادر سمجھا جو موافق مدعای جناب مستطاب کے
ہین اور یا مون خلیفہ مذکور نی خلیفہ جی کو حرام کرنی والا جانکر اونکی شان مین بی ادبی کی اور کہا من انت یا جعل حتی
تنہی عما فعله رسول الله و ابوبکر یعنی تو کون ہی اے جعل کہ نہی کرتا ہی اوس چیز سی یعنی متعہ سی جسکو رسول خدا اور ابوبکر
نی کیا ہی کما فی تاریخ یافعی اور جعل بضم جیم و فتح عین مہملہ ایک کیڑا ہی کہ براز کی گولیان بناکر لی پہرتا ہی ور ان سے
صحیح ترمذی مین ہی عن ابن عمر وقد ساله رجل من اهل الشام عن متعة النساء فقال هو حلال
فقال ان اباك قد نهى عنها فقال ابن عمر ارايت ان كان ابى قد نهى عنها وضعها رسول الله
نترك السنة ونتبع ابى یعنی ایک مرد شامی نی ابن عمر سی متعہ نسا کو پوچھا ابن عمر نی کہا وہ حلال ہی شامی نے
کہا تیری باپ نی اوسی نہی کی ہی ابن عمر نی کہا خبر دی تو مجھکو اگر میری باپ نی اوس سی نہی کی ہی اور پیغمبر خدا نی اوسکو
کیا ہی تو کیا مین ترک سنت کرون اور اپنی باپ کی پیروی کرون انتہی ملخصاً مجیب ظریف دیکھی کہ مرد شامی اور خلیفہ
زادہ کہ عرب عرباسی تہی وہ بہی متعہ کو حلال اور خلیفہ جی کو حرام کرنی والا اور نہی کرنی والا سمجھتی تہی اور قول خلیفہ جی
سی وہی معنی حقیقی متبادر سمجھی تہی جو موافق مدعای اہل حق کے ہین اور جناب مستطاب نے تحریر فرمائی ہین نہ
معنی جو ہی اسلاف مجیب کے اور بعض جو اس حدیث صحیح ترمذی کو متعۃ الحج مین ٹہراکر اپنا اور خلیفہ جی کا
پیچھا چہوڑانا دو صرف محول مامیہ سی چاہتی ہین سو یہ حیلہ کچھہ اونکا پیچھا نہین چہوڑتا اور اس تاویل علیل سے
علت خلیفہ جی کے نہین جاتی اور فلج اور انکار نہین ہوسکتی کسوسطی کہ خلیفہ جی نے انا انهى عنهما و
انا احرمهما کہکی دونو متعون کو سلک تحریم مین کہیچا ہی جو ایک کا حال وہی دوسری کا حال **قال**
المجیب الظریف غور کرنا چاہئی کہ اس حدیث مین متعتان محللتان کہان ہی جسکی ترجمہ مین ارشاد ہوتا ہے
کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حلال تہی اور مین اونکو حرام کرتا ہون شاید یہہ غلطی لفظ کانتا
سی پڑی اور انا احرمهما کو اوسپر قرینہ ٹہرایا **اقول** بتفضل العلی اللطیف مجیب ظریف عجب بی مغز ہی اوروں کو
غور کرنی کو کہتا ہی اور خود غور نہین کرتا کہ ترجمہ قول عمر مین جو جناب مستطاب نے تحریر فرمایا ہی ناحق چون و چرا
کرتا ہی اور اوسکو غلط ٹہراتا ہی حال انکہ یہہ مجیب ظریف کی محض غلط فہمی ہے کئی وجہو سی **اولا** اسلئے
کہ قول عمر مین لفظ محللتان نہین ہی لیکن اوس سے بڑہ کر لفظ مشروعتین کا موجود ہی اوسکا امام رازی نے
تفسیر کبیر مین لکھا ہی روی ان عمر قال على المنبر متعتان كانتا مشروعتين فى عهد رسول الله
وانا انهى عنهما متعة الحج ومتعة النكاح اور اس روایت کو اکثر علمای سنیون نی بتفاوت یسیر اپنی کتب

میں لکھا ہی اور ثانیاً خود مجیب عظریف قبل ازین اسی رسالہ کی بحث اول میں جو بہ ہ قرآن مجید میں سے
ایک عبارت تفسیر کبیر کے لکھہ چکا ہی اوسمین لفظ مشروعہ کا موجود ہی تو سکو شاید بسبب فقدان حافظہ کی بہول
گیا یا اوس سے دیدہ و دانستہ تجاہل و چشم پوشی کرکی اوسکی متناقض یہان کلام کرتہ ہی وہ عبارت رازی
یہہ ہی وهذه القراءة تدل على تقدير ثبوتها لا تدل الا على ان المتعة كانت مشروعة ونحن
لا ننازع فيه انما الذي نقول ان النسخ طرء عليه اور ثالثاً رشید الانبیانی غارستان شو کہ عمرہ
میں وجہ چہارم فائدہ ثالثہ کی جواب میں لکھا ہی و معنی قول حضرت عمر اعنی كانتا متعتين على عهد رسول
الله الخ آنست کہ متعہ کہ در وقتی از اوقات عهد کرامت مهد آنحضرت صلی الله علیه وآله مجوز شده بود و بعد الوقت
معهود ممنوع شدہ انتہی مجیب عظریف دیکھہ لی کہ اس ترجمہ رشیدی میں بہی لفظ مجوز شدہ بود موجود ہی اور ظاہر ہے
کہ مجوز و مرخص و حلال و مشروع متقارب المعنی ہین مجیب عظریف کو چاہیی کہ ان کلاموں میں اپنی اسلاف کی غور
کری اور بچشم بصیرت دیکہی اور معلوم کری کہ ترجمہ جناب مستطاب کا صحیح ہے اور مجیب عظریف خود مصداق
خود غلط املا غلط انشا غلط کا ہی اور رابعاً علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر لفظ مشروعتین یا محللتین کا
قول عمر میں موجود بہی نہو تب بہی قول مذکور کے وہی معنی متعین ہین اور وہی ترجمہ صحیح ہے کہ جناب مستطاب مجتہد
العصر دام ظلہ نی رقم فرمایا ہی کسلئی کہ بر تقدیر نہونی لفظ محللتان کے قول مذکور مین قول مذکور دو حال سے
خالی نہین یا یہہ کہ لفظ محللتان و ما فی معناہ اوسمین مقدر کیا جاوی یا لفظ محرمتان کا لاکن مقدر کرنا لفظ محرمتان
کا تو ہو نہین سکتا پس متعین ہوا کہ لفظ محللتان کا اوسمین مقدر ہی پس ترجمہ جناب مستطاب کا صحیح اور مطلب
ہمارا ثابت ہوا بیان اسکا یہہ ہی کہ اگر لفظ محرمتان کا قول مذکور مین مقدر کیا جاوی تو اولاً خلیفہ جی سنیونکی
نزدیک ہی کاذب ٹہرین گے کسواسطی کہ بقول سنیونکی ہی دونو متعی عهد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله مین حرام مسلم
نہتی بلکہ بقول علمای سنیونکی کبہی موصوف بوصف حلت ہوتی تہی کبہی متصف بصفت حرمت پہر اونکو محرم
علی الاطلاق کہنا کذب صریح ہی اور ثانیاً اس تقدیر پر مجعولیت ذاتی لازم آتی ہی کیونکہ در صورت مقدر کرنی
لفظ محرمتان کے قول مذکور مین ثابت ہوتا ہی کہ وہ دونو متعی عهد پیغمبر خدا مین حرام ہی تہی اور پہر جو خلیفہ جی نے
فرمایا انا احرمهما تو خلیفہ جی نے حرام کو حرام کیا بالجملہ مقدر کرنا لفظ محرمتان کا قول مذکور مین ثابت کرنا مجعولیت
ذاتی کا ہی وہو کما تری اور ثالثاً احادیث صحاح سنیوں سی ظاہر ہی کہ متعہ نسا کا عهد پیغمبر خدا اسی
نصف عهد خلیفہ جی تک اصحاب پیغمبر خدا مین جاری و معمول رہا ہی خلیفہ جی نی ماجرای عمرو بن حریث

(۱۳۶)

مین اوسکو حرام کیا ہی اگر وہ قبل ماجرای عمر بن حریث کی ہی حرام تہا تو متعہ کرنی والی اصحاب حرام کار ٹہری
مین العیاذ باللہ منہ اور کلیہ کلہم عدول کا ریسم اور بنا سنن کی درہم ہوتی ہی تو بوجوہ مذکورہ قول خلیفہ
جی مین لفظ محرمان کے مقدر نہین ہوسکتا بلکہ بالیقین لفظ محللتان کا اوسمین مقدر ہی اسصورتمین ترجمہ جناب مستطاب
کا بہرحال صحیح اور تعرض مجیب غطریف کا سراسر بیجا نہین معلوم مجیب غطریف کو کون سی لفظ سی غلطی پڑی
قال المجیب الغطریف سمجہی کہ کسی عہد مین کسی شی کا ہونا نہ استیعاب کو لازم ہی اور نہ وصف حلت کو مستلزم
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی براہ اعوجاج کی راہ کج مغلطہ و انکار بدیہیات کی پکڑ لی ہی جو ایسے
واہی تقریر کرتا ہی ورنہ جسکو تہوڑا سا فہم بہی ہوگا کہ عہد کراہت مہد جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ
مین کسی شی کا باذن و رخصت آنحضرت کے ہونا بلاشبہ وصف حلت کو مستلزم ہی کسواسطی کہ ممکن نہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ اذن اور اجازت محرمات شرعیہ کی دین اور اذن دینا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کا اصحاب کو
متعہ کرنیکا احادیث صحاح ستہ سنیہ سی ثابت ہی کہ اونمین لفظ اذن لنا رسول اللہ اور رخص لنا
رسول اللہ بارہ متعہ نسا مین موجود ہی اسصورتمین ہونا متعہ کا عہد کرامت مہد آنحضرت مین وصف حلت کو مستلزم
ہی انکار اسکا مکابرہ محض ہے اور جاری رہنا متعہ کا اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین از روز اذن تا حیات
آنجناب بلکہ تا تمام عہد خلیفہ اول بلکہ تا نصف عہد خلیفہ جی کی کہ صحاح وغیرہ کتب سنیہ سی بخوبی ثابت ہی استیعاب کے
لازم ہی اسکا انکار ہی سوفسطائیت بحت ہی اور سند مین حلت و اذن متعہ کی اور اوسکی استیعاب کے عہد کرامت مہد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیون مین بکثرت موجود ہین یہان رد ًا للاختصار
چند احادیث اور روایات معتمدہ پر اکتفا کرتا ہون عاقل کو اشارہ کافی ہے اور جاہل کو ہزار تصریح غیر وافی
صحیح مسلم مین سبرہ جہنی سے مروی ہی کہ اوسنی کہا مین غزوہ فتح مکہ مین ہمراہ پیغمبر خدا کی تہا پس اذن دیا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمکو متعہ کرنی کا تو مین اور ایکمرد دوسرا ایک عورت کی پاس بنی عامر سی کہ جوان اور
گردن اوسکی دراز باعتدال تہی گئی اور ہم دونون نی اوس عورت سی درخواست متعہ کی کی اوس عورت نی کہا
تم مجکو کیا دوگی مین نی کہا اپنی چادر دونگا اور ہمراہی میری نی بہی یہی کہا کہ مین اپنی چادر دونگا اوسکی چادر اچہی تہی
اور مین جوان اچہا تہا وہ عورت جب اوس مرد کی چادر کو دیکہتی تہی اوسکو پسند کرتی تہی اور جب میری جوانی
دیکہتی تہی مجکو پسند کرتی تہی بالآخر مجکو پسند کیا مین تین دن اوسکی پاس رہا اور بہی صحیح بخاری و صحیح مسلم
مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کہا اوسنی ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قتال مشرکین مین تہے

ہماری عورتین ہماری ساتھہ تھین پس ہم بسبب غلبہ رغبت اور اشتیاق عورتونکی دلتنگ ہوئی اور حضرت کی خدمت مین عرض کی آیا ہم اپنی اعضای تناسل کو قطع کر ڈالین حضرت نی ہمکو اس فعل سی منع کیا اور رخصت متعہ کرنی کی دی پس لوگ نکاح متعہ کرتی تھی عورتون سی عوض جامہ کی مدت معین تک اور ابن مسعود نی یہہ آیہ پڑہا یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور عینی شرح صحیح بخاری مین باب غزوہ خیبر مین ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت کی ہی اون دونون نی ہم متعہ کیا کرتی تھی نصف زمانہ خلافت عمر تک تا اینکہ منع کیا عمر نی متعہ کرنی سی ماجرای عمرو بن حریث مین اور جمع بین الصحیحین حمیدی مین جابر سی مروی ہی کہا اونہون نی ہم متعہ کیا کرتی تھی عورتونکی ساتھہ عوض ایک مشت خرما اور آٹی کی تین دن اور زیادہ تک زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور زمانہ خلافت ابی بکر مین تا اینکہ منع کیا عمر نی لوگون کو متعہ کرنی سی بسبب عمرو بن حریث کی جب اوسنی متعہ کیا تہا اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل مین عمران بن حصین سے مروی ہی کہ کہا اوسنی نازل ہوا متعہ نسا کا کتاب خدا مین اور متعہ کیا ہمنی پیغمبر خدا کی وقت مین اور پہر قران نازل ہوا اوسکی تحریم مین اور نہی کی پیغمبر خدا نی متعہ سی تا دم وفات اپنی اور بعض کتب معتمدہ سنیہ مین جیسا کہ خارستان شوکت عمریہ و رشید الاغبیا مین آخر اس روایت مین فقرہ ثم قال رجل برایہ ما شاء بہی موجود ہی یعنی پہر کہا ایک شخص نے اپنی رای سی جو چاہا مراد اوس شخص سے عمر ہی عجیب ظریف ہی کیا یہہ احادیث و روایات نہین دیکہین یا دیدہ و دانستہ تجاہل کرتا ہی ان احادیث سی کالشمس فی رابعۃ النہار ثابت ہی کہ تمام زمانہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین بالاستیعاب متعہ بوصف حلت جاری رہا مصور تھین عجیب ظریف کی اقوال مزخرفات لغو ہی ہین اور جاری رہنی متعہ سی تمام زمانہ جناب پیغمبر خدا مین بلکہ تا نصف عہد ضلالت مہد خلیفہ جی کے دو امر ظاہر ہوئی ایک یہہ کہ رسولخدا نی تا دم وفات متعہ کو ممنوع اور حرام نہین کیا دوسرا یہہ کہ خلیفہ جی نی اپنی رای و اجتہاد سی اوس حلال خدا کو حرام کیا ہی جیسا کہ عمران بن حصین نے اسکی تصریح کی ہی اور کہا ثم قال رجل برایہ ما شاء اب سنیونکو چارہ نہین اس سے یا تشریع خلیفہ جی کے قائل ہون یا اپنی اصحاب عدول کو فاسق کہین لیکن اصحاب عدول کو فاسق نہین کہسکتی کہ اجماع اونکی عدالت پر موداہ کلہم عدول کے ہوچکا ہی پس واجب و متعین ہوا کہ تشریع خلیفہ جی کے قایل ہون اور کہین کہ خلیفہ جی نی اپنی اجتہاد سی حلال خدا کو حرام کیا کسواسطے کہ متعہ کرنی والون اصحاب کو نہ خبر اور نہ علم تحریم پیغمبر سی کہنا بعد اسکی کہ پیغمبر نی بزعم تحریم اصحاب مین کہدیا تہا محض بیہودہ سفاہت ہی قال خود حضرات شیعہ قائل ہین کہ عباسیونکی عہد مین بادشاہ کشی بہت تہی حال

یہ فعل نہ موصوف بصفت حلت تہا اور نہ تمام اوس عہد کو لازم ورنہ اکثر ایسا کیونکر صحیح رہتی **اقول** بفضل علیہ
القوی اللطیف **اولاً** قیاس کرنا مجیب عظریف کا عہد کراہت مہد جناب سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وآلہ کو عہد ضلالت مہد عباسیہ پر اور تشبیہ دینا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتھہ خلفائے جور عباسیہ کے
اور حضرت کی عہد کو اونکی عہد سے کفر و بیدینی نعوذ باللہ اور **ثانیاً** قیاس کرنا متعہ مشروعہ ماذونہ مرخصہ کا او پر
سادات کشی محرم اور منہی عنہ کی قیاس مع الفارق ہے نہیں معلوم کہ مجیب عظریف کے عقل و دیانت پر کیا پتہر
پڑے ہیں جو پیروی اول من قاس اور ایسا قیاس فاسد الاساس کرتا ہے **قال** المجیب الظریف اس تقدیر پر معنے
احرمہما کی اخبر عن حرمتہما یعنی حضرت عمر فرماتی ہیں کہ دو متعے جو عہد کرامت مہد جناب سرور
کائنات میں تہی اور بہت لوگوں کو اونکی حرمت کی خبر نہیں ہوئی سو اب میں خبر کی دیتا ہوں کہ وہ دو نو
حرام ہیں **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** اشارہ لفظ اس تقدیر پر کا کون ہے مجیب عظریف اوسکو
بتاوے اور **ثانیاً** مجیب نے اس اپنے عبارت میں کہ دو متعے جو عہد کرامت مہد جناب سرور کائنات میں تہی احتمال
وہ احتمال عجیب کیا اور سمجہہ دم دبا کر نکل گیا صاف لکہا کہ وہ دو نو متعے عہد کرامت مہد میں بوصف حلت تہی
یا بوصف حرمت اور **ثالثاً** نہیں معلوم کہ مجیب عظریف نے بیان معنی قول خلیفہ جی میں کہ متعتان کانتا علی
عہد رسول اللہ وانا احرمہما ہے یہہ فقرہ کہ بہت لوگوں کو اونکی حرمت کی خبر نہیں ہوئی کس لفظ
کا ترجمہ کیا اور **رابعاً** بہت لوگوں اور اکثر صحابیوں کو درصورت تحریم پیغمبر خدا حرمت متعہ کی خبر نہ
ہونی بھی خیال باطل ہے کسو سطحی کو بہہ تو ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا نے حکم تحریم متعوں کا خلیفہ جی کی کان میں دیگر اصحاب
سے مخفی تو نہ کہا ہوگا بلکہ بتصریح صاحب تحفہ مسروقہ کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حکم ندائی تحریم متعہ کا دیا تہا
تو اسصورت میں اصحاب کو حرمت متعہ کی خبر نہ ہونی بھی غیر ممکن ہے بالجملہ اسنی لوگ جو معنی انا احرمہما کے
اخبر عن حرمتہما کہتی ہیں ٹہیک نہیں بیٹہتی بہت وجوہ سے **اولاً** ظاہر ہے کہ اخبر عن حرمتہما
نہ تو معنی ظاہر حقیقی متبادر لفظ انا احرمہما کی ہیں نہ موافق محاورہ اور استعمال عرب کی ہیں بلکہ یہہ معنی تو تاویل
اور صرف عن الظاہر ہے اور چہوڑنا معنی ظاہر متبادر حقیقی کا اور پہیرنا طرف معنی غیر متبادر غیر ظاہر غیر حقیقی کی محتاج
نصب قرینہ کا ہے سو یہاں کوئی قرینہ صارفہ عن الظاہر پایا نہیں جاتا بلکہ تقدیم مسند الیہ کی جو یہاں ہے قرینہ اختیار
کرنی معنی حقیقی متبادر کا ہے تو معنی حقیقی متبادر و موافق محاورہ و استعمال عرب کی کلام مذکور کی متعین ہوئے
اور وہ یہہ ہیں کہ میں حرام کرتا ہوں یعنی رائے سے اون دو نو متعوں کو جو پیغمبر خدا کی عہد میں مشروع تہی اور مرا ان

بن حصین کی قول سی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ خلیفہ جی نی متعون مشروع کو اپنی رای سی حرام کیا ہی تفسیر ثعلبی
وغیرہ تفاسیر سنیہ اور احادیث صحاح سنیہ مین موجود ہی عن عمران بن الحصین قال نزلت آیۃ المتعۃ
فی کتاب اللہ تعالی ولم تنزل آیۃ بعدہا تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ وتمتعنا مع رسول اللہ
ومات ولم ینہنا عنہا قال رجل بعد برایہ ماشاء اور یہہ امر ظاہر ہی کہ اخبر عن حرمتہا معنی حقیقی
متبادر انا حرمہا کی ہین نہ موافق محاورہ واستعمال عرب کی ہین کیونکہ اگر وہ معنی متبادر حقیقی یا موافق محاورہ
واستعمال عرب کی ہوتی تو عرب عربا اوسکو سمجہتی چنانچہ ابن عمر خلیفہ زادہ افقہ صحابہ سنیان اور سائل شامی کہ اہل
لسان اور محاورہ دان تہی خلیفہ جی کو خبر کرنیوالی حرمت متعہ کی نسمجہی بلکہ حضرت خلیفہ کو حرام کرنیوالا سمجہی اگر
مرد شامی خلیفہ جی کو خبر دینی والا حرمت متعہ کا سمجہتا تو خلیفہ زادہ سی یہہ نہ کہتا ان اباک قد نہی عنہا
یعنی تیری باپ نی متعہ سی نہی کی ہی اور علی ہذا القیاس خلیفہ زادہ بہی اپنی باپ کو خبر دینی والا سمجہتا تو شامی
سی یہہ کہتا ارأیت ان کان ابی قد نہی عنہا وضعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نترک
السنۃ ونتبع قول ابی یعنی خبر دی تو مجکو اگر میری باپ نی متعہ سی نہی کے اور پیغمبر خدا نی اوسکو کیا ہے
تو کیا مین سنت کو ترک کرون اور اپنی باپ کی قول کی پیروی کرون بلکہ ابن عمر شامی سی یون کہتی کہ
میری باپ نی پیغمبر خدا کی حکم سے خبر دی ہی کچہہ اپنی اجتہاد سی متعہ کو حرام نہین کیا ہی تو میری باپ کو کیون
حرام کرنیوالا کہتا ہی اور یہہ سوال وجواب شامی اور خلیفہ زادہ کا کہ صحیح ترمذی مین موجود ہی اور سابق مین
مفصل مذکور ہو چکا ہی دلیل ہی اس امر پر کہ خلیفہ جی نی اپنی رای ناقص سے متعون مشروع کو حرام
کیا ہی خبر حرمت سابقہ کی نہین دی ہی اس صورت مین انا حرمہا کو معنی اخبر عن حرمتہا کی پہنانا درست نہین ہوتا
اور جواب اسکا کہ یہہ حدیث بعض نسخ صحیح ترمذی مین باب متعۃ الحج مین وارد ہی اوپر گذرا فانظر ثمہ اور
علی ہذا القیاس گفتگو یحیی بن اکثم اور شیخ بصرہ کی جو محاضرات راغب اصفہانی امام سنیون سی اوپر گذر چکی اور
یہی قول اموی شیعہ خلیفہ صاحب امام سنیونکا خلیفہ جی کے شان مین من انت یا احول حتی تنہی عما فعلہ
رسول اللہ وابوبکر یعنی تو کون ہے ای احول کہ نہی کرتا ہی تو اوس متعہ سی جسکو رسول خدا اور ابوبکر نی کیا ہے
کہ قول مذکور تاریخ یافعی سی سابق مین مذکور ہو چکا ہی ادلہ قویہ ہین اس امر پر کہ انا حرمہا کی معنی اخبر عن
حرمتہا نہین ہو سکتی اگر ہو سکتی تو یہہ عرب عربا بہی یہی معنی لیتی حالانکہ اونہون نی یہہ معنی نہین لئی اور ثانیاً
جلال الدین سیوطی اور عسکری کہ منجملہ علماء سنیہ سی ہین عمر کو مخبر حرمت متعہ کا نہین جانتی بلکہ پہلا حرام کرنی والا

کہتی ہین تاریخ الخلفا مین سیوطی اولیات عمر مین لکہہ ہی هو اول من حرم المتعۃ یعنی عمر پہلا وہ شخص
ہی جسنی متعہ کو حرام کیا اور یہہ کلام صریح ہی اس امر مین کہ عمر سی پہلی کسی نی متعہ کو حرام نہین کیا اور جب عمر
پہلا حرام کرنی والا متعہ کا ہوا تو انا احرمہا کی معنی اخبر عن حرمتہا نہین ہوسکتی ورای آن اسعہ تہین لازم آتا ہیکہ
معنی ہو اول من حرم المتعۃ کی بہی ہو اول من اخبر بحر[illegible] جاوین اور یہہ معنی یہان ہرگز صحیح نہین ہوسکتے
کسو اسطی کہ بقول سنیونکی سب سے اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ پیغمبر خدا ہی نہ عمر علاوہ برآن اگر اول من حرم المتعۃ کی معنی اول
من اخبر بحرمۃ المتعۃ لی جاوین تو قطع نظر اسکی کہ وہ پہلا مخبر حرمت کا سنیونکی نزدیک ہی نہین ہوسکتا دیگر اولیات
عمر مین جو تاریخ الخلفا مین مذکور ہین یہی معنی خبر دینی کی لینی چاہین اور یہہ غیر معقول ہی تو ثابت ہوا کہ انا احرمہا کی
معنی اخبر عن حرمتہا نہین ہوسکتے اور ثالثاً یہہ کلام کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین مشروع تہی مین اونکی حرمت
خبر دیتا ہون کلام مجنونانہ اور سراسر بی ربط ہی اسلئی کہ صدر اس کلام یعنی یہہ فقرہ کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین
مشروع تہی مشروع ہونی متعون پر اور عجز کلام مذکور کا یعنی یہہ فقرہ کہ مین اونکی حرمت کی خبر دیتا ہون صریح ہی اخبار حرمت
اونہین متعون مشروع سی قبل طاری ہونی حرمت کی شارع کی طرف سی اونپر اور عدم ارتباط ان فقرون کا
باہم ظاہر ہی ہان اگر یون کہتی کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین چندروز کو ضرورت کیوجہ سی مباح ہوئی تہی
اور بعد ازان خود پیغمبر خدا نی اونکو بحکم خدا بعد رفع اوس ضرورت کی حرام کردیا تہا مین اونکی حرمت کی خبر دیتا ہون
تو معنی خبر دینی کے ہوسکتے فاذ لیس فلیس اور رابعاً علی تقدیر التنزل اگر انا احرمہا کو معنی
اخبر عن حرمتہا کی فرض کیا جاوی وہ قول نائب خلیفہ جی سے حرام ہوسکنا متعون کا عہد پیغمبر خدا مین اور
خلیفہ جی کو خبر کرنیوالا حرمت متعونکا تسلیم کیا جاوی تو مذہب تسنن باطل بلکہ مستاصل ہوتا ہی کیونکہ [illegible]
اصحاب عدول سنیونکی حرام کرنیوالی اور فساق اور خلیفہ جی حرام کروانی والا اور رئیس فساق کی ٹہرتی ہین
کہ پیغمبر خدا نی تو بقول سنیونکی بروز خیبر یا اوطاس علی اختلاف اقوال السنۃ متعہ کو حرام کردیا تہا اور منادی بہی اوسکی
تحریم کی کروادی تہی مگر اصحاب سنیونکی باوجود نہی و منادی بہی تا اجرای عمر بن حریث تک حرام کاری سے
باز نہ رہی اور خلیفہ جی تو باوصفیکہ [illegible] اونکا تہا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سی تاکہ واجب تہا
تا اجرای مذکور کہ عرصہ تہای دراز کا ہوتا ہی باز رہی اور شیوع متعہ محرمہ کو کہ بین الاصحاب جاری تہا دیکہتی رہی
اور گونگی کا گڑ کہائی بیٹہی رہی اور اس اجرا سی پہلی کسیکو متعہ کی حرمت کی خبر نہ دی اور جاننا چاہئی کہ خیبر کی
[illegible] اسکو کہتی تاریخ تحریم متعہ ٹہراتی ہین تا اجرای عمر بن حریث تک بڑا عرصہ ہوا و وقت اوطاس بہی ہی

کہ نبی اوسکو تاریخ تحریم متعہ لکہتی ہین یا جو ابی مذکور تک کہ نصف خلافت خلیفہ ثانی مین ہوا ہی کم سی کم دس برس ہوتی
اسقدر عرصہ دراز تک کان مین تیل ڈالی بیٹہی رہنا خلیفہ ثانی کا اور سکوت خلیفہ ثانی کا نہی عن المنکر سی اور نفاق ٹہرانا
اصحاب عدول کا اعلیک ہرگز مقبول سنیان نہوگا بالجملہ بوجوہ مذکورہ انا احرمہما کی معنی اخبر عن حرمتہما نہین ہوسکتی
اور سوفسطائیت کا کیا علاج **قال المجیب الظریف** اور دلیل حرمت متعۃ النسا پر وہی قیود ثلثہ **اقول الفقیر**
العلی اللطیف مطاوی جواب استفتای متعلقہ قران شریف مین جسجگہہ مجیب ظریف نی ذکر قیود ثلثہ کا کیا ہی
ہم بتفصیل لکہہ چکی ہین کہ وہ قیود ثلثہ کسیطرح حرمت متعۃ النسا پر دلالت نہین کرتی صرف ڈہکوسلا مجیب کا ہی
اور اب یہان بطرز دیگر جواب اوسکا لکہتا ہون کہ وہ قیود ثلثہ جنکو مجیب اپنی زعم باطل مین دلیل حرمت متعۃ النسا
ٹہراتا ہی وس آیہ مین ہین جو باتفاق اکثر مفسرین سنیونکی وہ آیہ حلت مین نازل ہوا ہی اگر وہ قیود ثلثہ پر ہون
تو اختلاف کثیر قران مین اور ہونا قران شریف کا کلام غیر خدا تعالی اللّٰہ عما یقول الظالمون علوًا کبیرًا
لازم آتا ہی کہ ایک آیہ دو مضمون متناقض پر مشتمل ہی حلت پر بہی اور حرمت پر بہی اور یہہ امر سراسر خلاف عقل
ہی کہ خدا ای حکیم و علیم جس آیہ کو حلت متعہ مین نازل کری اوسمین ایسی قیدین لگادی کہ دلیل حرمت متعہ کی ہون
نعوذ باللّٰہ منہ شاید خدا ای سبحانہ مجیب کے زعم باطل مین دیوانہ ہی کہ مثل کلام عمر کی کہ متعتان کانتا
مشروعتین علی عہد رسول اللّٰہ وانا احرمہما کلام متناقض نازل کرتا ہی لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ
تجویز کرنا ایسی اختلاف کثیر کا قران مجید مین قرانکو کلام غیر خدای تبارک و تعالی ٹہراتا ہی خدای پاک فرماتا ہی ولو
کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافًا کثیرًا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ وہ قیود ثلثہ جو زعم باطل مجیب
مین دلیل حرمت متعہ نسا کی ہین ایک ان تبتغوا باموالکم دوسری محصنین غیر مسافحین تیسری
ولا متخذی اخدان اور وہ آیہ کہ جسمین دو قید منجملہ قیود مذکورہ ہی یعنی آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا
باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ الآیہ
بقول اسلاف مجیب ظریف کی مثل عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ کی اور بتصریح اکابر مفسرین
سنیونکی حلت متعۃ النسا مین نازل ہوئی ہی تفسیر بیضاوی مین ہی کہا گیا نازل ہوئی یہہ آیہ اوس متعہ مین کہ تین روز
تک فتح مکہ مین تہا اور پہر منسوخ ہوا اور تفسیر کشاف اور تفسیر مدارک سی بہی ایسا ہی لکہہ ہی اور تفسیر کبیر سی یون ہی عمران
بن حصین سی مروی ہی کہ اوسنی کہا نازل ہوا آیہ متعہ کا قران مین اور بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ اوسکا نازل نہین ہوا اور متعہ
کیا ہم نی پیغمبر خدا کی سامنی اور آنحضرت نی بہی زندگی مین تا دم وفات اوس سی نہی نہین کی پہر کہا ایک مرد نی اپنی رای سے

جوجا

جو چاہا اور تفسیر قرطبی میں ہی کہا مقاتل نے مراد اس آیہ سی متعہ ہی اور تفسیر زاہدی میں یوں ہی خدا کی لفظ
اجر کا کہنا مہر اور صداق نکہا دلیل ہے کہ اس آیہ سی متعہ مراد ہی اور تفسیر درمنثور میں مجاہد سی روایت ہی کہ اس آیہ سے
نکاح متعہ مراد ہی بالجملہ وہ قیود ثلثہ ہرگز دلیل درست متعة النسا نہیں ہوسکتی اور نہ موجب خلاف اکثر کی قرائن ہونگے
اور خلاف کثیر کا ہونا قرائن عقلا و نقلا غیر ممکن ہے **قال** المجیب الغطریف اور آیہ محکمہ ما ضیعلا الا علے
ازواجهم الآیہ **اقول** بفضل العلی اللطیف جواب دندان شکن اسکا بہی سطا دی جواب استفتا ہی قران
شریف میں کہ دز اخا فطر تمہ **قال** المجیب الغطریف اور احادیث آیہ **اقول** بفضل العلی اللطیف احادیث
آیتہ اگر موافق داب مناظرہ کی مسلمات امامیہ سی ہونگی جواب ونکا انشاء اللہ المستعان لکہا جاویگا اور اگر مجیب غطریف موافق
اپنی عادت کی خلاف فن مناظرہ اپنی یہان کی روایات خانگی پیش کریگا تو وہ خود مدخول و مجروح ہیں **قال**
المجیب الغطریف اور ارشاد جناب عمر کہ واللہ اللهم انی لا احل لهم شیئا حرمت علیهم ولا
احرم علیهم شیئا احللته **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولا** قول مجیب غطریف کا کہ دلیل حرمت
متعہ نسا کی یہہ قول عمر ہی قبیل ہذیانات سی ہی کہ محصل اسکا معلوم نہیں ہوتا قول عمر کو دلیل اور گواہ اوسی کے
فعل پر لانا سفاہت محض اور من قبیل شہادة بصب علی ذنبہ ہی اور **ثانیاً** روایات عامیہ مناظرہ امامیہ میں پیش
کرنا جہالت و خلاف داب مناظرہ ہی اور **ثالثاً** یہہ قول فاروق سینوں کا واللہ اللهم او کذ بخلف
خطاباً الی اللہ تعالے نہیں معلوم کہ خطاب ابتدا ہی یا جواب کسی کلام خدا کا ہی اور بہرحال محض لغو سے
اور **رابعاً** یہہ قول مثل بول اوس کاذب غادر کا کذب بحت و جمع خرخرہ زبانی ہی اور مناقض ہے
اوسکی قول وانا احرمهما کا کہ یہہ قول معاضد روایات کثیرہ سنیہ ہی عرفہ مات ہی کہ باآنکہ اوس سی کوئی حلف
نہیں لیتا اور سوا اسی ولا تطع کل حلاف مہین کے قسم کہانا خوب نہیں ہی بلکہ حلف کرنا بلا حاجت
اپنی اپکو منسوب بکذب اور مخاطب کو منسوب بسوء ظن کرنا ہی خلیفہ جی خدا تعالی سے خطاب کرکی اور العیاذ باللہ
جناب احدیت جل شانہ کو بدگمانی سی منسوب کرکی خود بخود ہوکے بقسم کہتا ہی کہ میں تیری حلال کو حرام نہیں کرتا اور
لطف یہہ ہی کہ باوصف ایسی حلف شدید کی متعون مشروع و حلال کو حرام کرتی ہیں فرماتی ہیں متعتان کانتا
مشروعتین علی عهد رسول اللہ وانا احرمهما محض یہہ ہی کہ یہہ جمع خرخرہ زبانی ایسی کاذب غادر
کا جسکی کذب و غدر کی گواہ حضرت عباس عم رسول اور جناب امیر برادر و جان برابر پیغمبر خدا کی ہوں عقلا
کی نزدیک کب پایہ اعتبار میں ہوسکتا ہے اور معارضہ اوسکی قول انا احرمهما کا کہ معاضدت اوسکی روایات

(۱۰۳۳)

معتمدہ سنیون مین زیادہ از حد چھپا ہین کیونکر کر سکتا ہی حقیر وسطی کون نفس سامع کی سمجکہ چند معاضدات انا
جر مہما کی اور مکذب اس قول کی لکھتا ہی ۔ ارباب عقول سلیمہ بچشم انصاف دیکھین اور بگوش ہوش سنین کہ منجملہ
معاضدات انا جر مہما کی یہہ روایت جامع الاصول کی ہی کہ کہا ابن عباس نی ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم
اللہ بہا ہذہ الامۃ ولولا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی اور تفسیر محمد جریر طبری مین اور تفسیر
نیشاپوری مین یون ہی کہ مروی ہی امیر المومنین علی سی لولا نہی عمر المتعۃ ما زنی الا شقی اور ایسا ہی
تفسیر در منثور مین ہی اور خلاصہ ان روایات کا یہہ ہی کہ ابن عباس اور جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا اگر عمر متعہ نساکی
نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا زنا کرتی مگر تہوڑی اور ہی منجملہ معاضدات وانا جر مہما کی قول عمران بن حصین
ہی ثم قال رجل برأیہ ما شاء کہ تفسیر کبیر و مسند احمد حنبل وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہی
اور ہی منجملہ معاضدات انا جر مہما کی روایت سودہ بیشی کی کہ تاریخ طبری مین مذکور ہی اور عدو اللہ دہلوی ولد
شاہ عبد العزیز دہلوی نی کہ مولود ای ـــ برعکس نہند نام زنگی کافور کی معروف ۔ ولی اللہ تہا اپنی کتاب
ازالۃ الخفا مسمی مین بہی اوسکو لکہا ہی وہ روایت فی الحقیقت طولانی ہی خلاصہ اوسکی دو فقرونکا جو ذکر متعون
مین ہی مین لکہتا ہون کہا سودہ بیشی نی کہ مین نی عمر سی کہا لوگ کہتی ہین تمنی متعہ الحج کو حج کی مہینون مین حرام
کیا ہی حالانکہ رسولخدا اور ابو بکر نی اوسکو حرام نہین کیا عمر نی کہا ہان سچ ہی مین نی اوسکو حرام کیا ہی
اس واسطی کہ اگر تم لوگ مہینون مین حج کی متعہ کروگی تو اوسکو تم حج سی کافی جانوگی پہر حج نکروگی اور مکہ تمام
سال عمرہ کرنی والونسی خالی رہیگا اور یہہ کام مین نی اچہا کیا ہی پہر سودہ بیشی نی کہا لوگ کہتی ہین کہ تمنی متعہ نساکو
حرام کیا حالانکہ خدا تعالی نی اوسکی رخصت دی ہی اور ہم متعہ کرتی تہی ایک مشت آرد وغیرہ پر اور تین دن کی
بعد چہوڑ دیتی تہی عمر نی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی متعہ کو حلال کیا تہا ضرورت مین اور لوگ اوسکو
بغیر ضرورت کی کرنی لگی پس اب جو شخص چاہی نکاح کری ایک مشت آرد وغیرہ پر اور تین دن کی بعد چہوڑ دی بطلاق
اور یہہ کام ہی مین نی اچہا کیا ہی اور رای میری صواب پر ہی انتہی عجیب عظیم دیکہی کہ خلیفہ جی نی سودہ
سی یہہ نہین کہا کہ پیغمبر خدا ان دونو متعون کو حرام کرچکی تہی مین نی جبرا اونکی حرمت کی دی ہی بلکہ یہی کہا
کہ رای میری صواب پر ہی اور مین نی اونکا حرام کرنا اچہا کام کیا پہلی خلیفہ جی سی سودہ بیشی نی جو کہا کہ
لوگ کہتی ہین تمنی متعون کو حرام کیا ہی خلیفہ جی نی قول سودہ بیشی کو تسلیم کیا اور اونسی واللہ انہم
لنی لا احل لہم شیئا حرمت علیہم ولا احرم علیہم شیئا احللتہ نہ کہا اگر یہی اس قول

بین خلیفہ صادق تھی مو سودہ تیتی سی کیون نہ کہا بالجملہ روایت سودہ لیتی مکذب زوجیت واللہ اللہم انی لا احل

شیئا حرمتہ آہ کی ہی اور منجملہ معاضدات انا احرمہما کی وہ روایت ہی کہ صاحب جامع الاصول مسلم اور نسائی سے

لایا ہی محصل اوسکا یہہ ہی کہ ابو موسی فتوی جواز حج تمتع کا دیتا تھا ایک شخص نے اوس سی کہا بہتر یہہ ہی کہ تو فتوی

مدی تجکو معلوم نہین کہ عمر نے کیا احداث کیا ہی ابو موسی نی عمر سی ملاقات کی اور حقیقت حال پوچھی عمر نے کہا مین جانتا ہون

کہ پیغمبر خدا نے اور اونکی اصحاب نے حج تمتع کیا ہی لاکن مین مکروہ جانتا ہون اور مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا کہ لوگ محل اراک

عورتون سی مقاربت کرین پھر غسل کر کی حج کی لیئ آوین اوس حالت مین کہ آب غسل کا اونکی سر سی ٹپکتا ہو انتہی

عجب غطریف دیکھی کہ خلیفہ جی نی ابو موسی سی اقرار کیا کہ اوسنی متعہ حلال کو اپنی راے سی حرام کیا ہی اور خلیفہ جی نے

ابو موسی سے اَللّٰهُمَّ وَاللهِ اِنِّی لَا اُحِلُّ لَهُمْ شَیْئًا حَرَّمْتَ عَلَیْهِمْ وَلَا اُحَرِّمُ لَهُمْ شَیْئًا اَحْلَلْتَہ

کہا کہ یہہ قول صرف جمع وخرچ زبانی ہی اور منجملہ معاضدات انا احرمہما کی اور منجملہ مکذبات اَللّٰهُمَّ وَاللهِ اِنِّی

لَا اُحَرِّمُ شَیْئًا اَحْلَلْتَهٗ کی وہ روایت ہی جو ولی اللہ پدر صاحب تحفہ مسروقہ نے

ازالۃ الخفا مین لکھی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ کہا جابر بن عبداللہ نی متعہ کیا ہمنی ساتھ پیغمبر خدا اور ساتھ ابوبکر کے

جب عمر خلیفہ ہوا اوسنی خطبہ پڑھا اور خطبہ مین کہا کہ قران وہی قران ہی اور رسول وہی رسول ہین دو متعی پیغمبر خدا

کی عہد مین تھی متعہ حج ومتعہ نسا منع کیا مینی ان دونون کو اور وہ دونون نہین ہین بعد پیغمبر کی انتہی پوشیدہ

نہین کہ لفظ متعتا ہما اور لیستا بعدہ اور انا احرمہما متحد المعنی ہین اور یہہ روایت بھی تکذیب وَاللهِ اَللّٰهُمَّ

اِنِّی لَا اُحَرِّمُ شَیْئًا کی کرتی ہی ور منجملہ معاضدات انا احرمہما و مکذبات واللہ اللہم انی لا احرم کی یہہ ہے

کہ علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نی مسئلہ تحریم متعتین کو اجتہادات عمر مین شمار کیا ہی فذلکہ کلام یہہ ہے

کہ جمع خرچ زبانی عمر کا وَاللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَا اُحِلُّ لَهُمْ شَیْئًا حَرَّمْتَ عَلَیْهِمْ وَلَا اُحَرِّمُ عَلَیْهِمْ

شَیْئًا اَحْلَلْتَہ معارضہ اوسکی قول مُتْعَتَانِ کَانَتَا مَشْرُوعَتَیْنِ فِی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ وَاَنَا

اُحَرِّمُهُمَا کہ معاضدات اسکی کتب سنیہ مین بہت ہین بیان نہین کر سکتا اور جمع خرچ زبانی مذکور دلیل حرمت

متعہ نسا نہین ہو سکتا اور امثال تشریعات عمر کی دین خدا مین کتب سنیون مین بہت مذکور ہین اور وہ

تکذیب مین لا احل لہم شیئا حرمت علیہم ولا احرم شیئا احللتہ کی کافی ہی اور وافی ہین حقیقت حال یہہ ہی کہ جو کچھ

عمر کی دل مین آتا تھا وہی کرتا تھا امر و نہی اور حلت و حرمت شرعی کا کچھ لحاظ نہین کرتا تھا لا احل ما اوا حرم حرمہ لا اوسکا

کہنا اعتبار نہین رکھتا مشکوۃ مین ہی مالک کہتا ہی مجکو پہنچی روایت یوں کہ موذن نماز صبح کی خبر دینی کو عمر کی

۱۴۵

پاس گیا او کو خواب غفلت میں پایا تب موذن نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم عمر نے موذن کو حکم دیا کہ یہ فقرہ
کو اذان صبح میں داخل کر اتنی عجیب ظریف دیکھی کہ حی علی خیر العمل کو کہ پیغمبر خدا کی عہد میں داخل اذان تہا
نکال ڈالا اور الصلوٰۃ خیر من النوم کو جو حضرت کی عہد میں داخل اذان نہ تہا داخل کرنا تشریع فی الدین ہی یا نہیں
اور تکذیب لا احل حراما ولا احرم حلالا کی ہی یا نہیں و نہایہ ابن اثیر میں ہی کہ عمر ایام قحط میں اجازت نکاح کرنے کی
نہیں دیتا تہا اور احیاء العلوم غزالی میں ہی کہ عمر نے قصد جریہ الکانی کا کیا اون لوگوں پر کہ با وصف استطاعت
کی حج نکریں اور بہی احیاء العلوم مذکور میں ہی کہ حاجی لوگ جب حج کر چکتی تہی تو عمر اونکو مارتا تہا اور مکہ معظمہ سی نکالتا تہا
اور کہتا تہا اپنی وطنوں کو چلی جاؤ اور آدمیوں کو کثرت طواف سی منع کرتا تہا اور کہتا تہا میں ڈرتا ہوں کہ آدمی
کعبہ سی کہیں مانوس نہو جاویں باوجودیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمیوں کو حکم کثرت طواف کا کرتی تہے
اور شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی کہ خلیفہ جی کہڑی ہو کر پیشاب کیا کرتی تہی باوجودیکہ پیغمبر خدا نے اس فعل سی اوسکو
نہی کی تہی عبارت شیخ عبد الحق کے بعینہا یہ ہی بول کردن استادہ یا از بقایای عادت جاہلیت بود یا بجہت علتی
کہ اورا عارض شدہ بود و در حد عمر وجہی دیگر گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ ایستادہ بول کردن نگاہ دارندہ تر است دبر را
پس تواند کہ در انوقت اورا علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی از طرف دیگر بدر آید و باوجود آن کہ نہی کرد
ازان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما انتہی
سنی لوگ لطایف اس عبارت کی اور خوارق عادت اپنی شیخ المشایخ اور بڑی پیر کی دیکہیں کہ پیغمبر خدا نے تو
نہی کی اوسکو کہڑی ہو کر پیشاب کرنی سی اور وہ شیخ المشایخ اپنی دبر کی علت کی ملاحظہ سی کہڑا ہو کر پیشاب کرتا
رہا اور پیغمبر کے نہی پر اصلا التفات کیا ظاہرا موافق اعتقاد سنیوں کی کہ وہ اتالیق پیغمبر کا تہا اور رای
موافق وحی و کتاب کے تہی اوسنی بعض اون احکام کو جو پیغمبر خدا نے بحکم خدای تبارک و تعالی امت کو پہونچائے
تہی اگر اپنی رای و اجتہاد سی منسوخ کیا تو سنیوں کو اوسمیں تاویل کے کون ضرورت ہی رای اوسکی موافق
وحی و کتاب کی تہی اوسکو نسخ احکام کا اختیار ہوگا تاویل علیل انا احرمہما کی بہ اخبر عن حرمتہما اور بقول مثل بول
اوسکی واللہ اللہم لئن احرم علیہم شیئا احللتہ کی کرنا تضییع بی فایدہ ہی حقیر اسجگہ یہ کہتا ہے
کہ ملا تفتازانی اور اوسکی اذناب نے انا احرمہما کی تو تاویل نحیل اپنی دانست میں کر لی گو وہ ٹہیک نہیں مبتنی ان
تشریعات عمری اور تحریم حلال اور تحلیل حرام کی کیا تاویل کریں گے اور قول مثل بول اوسکا اللہم انی لا احل
لہم شیئا حرمتہ علیہم ولا احرم شیئا احللتہ ان امور پر کیونکر راست اوے کا کہ خدای تعالی تو فرماتا ہے

فانکحوا ما طاب لکم من النساء اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی ہین النکاح سنتی فمن
رغب عن سنتی فلیس منی اور ذات شریف ایسی حلال کو ایام قحط مین حرام کرتی ہی اور یہی ذات شریف مسلمانون
پر جزیہ تجویز کرتی ہین اور حرام خدا کو حلال فرماتی ہین اور خدا و رسول خدا آدمیونکو حج کرنی اور طواف کا حکم کرتی ہین
اور ذات شریف کثرت طواف سی آدمیونکو منع کرتی ہین اور حاجیونکو مار مار کر مکہ معظمہ سی بھگاتی ہین اور پیغمبر خدا انکو
فرماتی ہین ای عمر کھڑی ہوکر پیشاب نکر اور ذات شریف علی الرغم حکم پیغمبر کے کھڑی ہوکر
پیشاب کرتی ہین اور ٹانگ اوٹھاکر کتی کی طرح موتتی ہین اور خطبہ نکاح پیغمبر خدا کو مرغوب تھا اور ذات شریف کو ناگوار
اور شاق کما فی نہایۃ ابن الاثیر بالجملہ کتب معتمدہ سنیونکی تشریعات عمر سی مملو ہین اندکی از بسیاری یہان مذکور
ہوئی اور یہہ سب تشریعات معاضد اوسکی قول انا احرمہما کی اور مکذب اوسکی قول لا احرم علیہم ما احللتہ کے ہین بعون تمین
جملہ انکے سے عمر کی یقول اللھم انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا احرم علیھم شیئا احللت
کی بکار آمد عمر و مجیب عظیم الطریف کی نہین اور یہہ قول کہ صرف سخن سازی اور جمع خرچ زبانی ہی اور یہہ قول مخالف اوسکے
فعل کے ہی معارض انا احرمہما کا کہ محفوف بقراین قویہ اور معاضد بمعاضدات کثیرہ ہی نہین ہوسکتا مجیب عظیم الطریف
نی جو قول مذکور دلیل حرمت متعہ کی اور دلیل برات عمر کی تشریع سی ٹھہرایا یہہ اوسکا خیال باطل باندھنا اور
دماغ بیہودہ بکانا ہی **قال** المجیب الطریف ور حدیث استبصار و تہذیب کے احرم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ یوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولا** مجیب عظیم الطریف
نی نقل حدیث تہذیب مین خیانت کی کہ وراثۃ کاذبون اور غادرون اور خائنون سی پائی ہی عبارت اوسکی
یون ہے واما ما رواہ محمد بن احمد بن یحیی المکنی بابی جعفر عن ابی الجوزاء عن الحسین بن علوان
عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائہ عن علی علیہ السلام قال حرم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ فان ھذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ
وعلی ما یذھب الیہ مخالفوا الشیعۃ والعلم حاصل لکل من سمع الاخبار ان من دین
ائمتنا اباحۃ المتعۃ فلا یحتاج الی الاطناب انتھی مصنف لوگ دیکھین کہ مجیب عظیم الطریف نے
براہ خیانت حدیث مذکور سی لفظ یوم خیبر کا اوڑا دیا اور یہی صاحب تہذیب نی اوسکی تضعیف صحیح کی ہے اور اوسکو
مورد تقیہ مین جو کہا ہی مجیب نی اوس سی بہی اغماض عین کیا اور **ثانیا** بعض راوی حدیث مذکور کی باتفاق
شیعہ و سنی کے متروک و ہالک ہین تو حدیث مذکور من حیث السند ضعیف ٹھہری اور قابل احتجاج کی نہوئی اور

(۱۴۷)

ہونیکا محل صحیح اوسکا سوای تقیہ کی نہین ہو سکتا اور اس صورت مین تمسک و استدلال بحدیث مذکور شبہہ بیر رو اور
جائز نہین ہوتا کسواسطی کہ حسین بن علوان کلبی جو سلسلہ روات حدیث مذکور مین ہی بتصریح شمس الدین ذہبی کے
کی کتاب مغنی مین کہ سنیونکی نزدیک کتاب مذکور اور اوسکا مصنف دونو معتمد ہین متروک اور ہالک ہی اور
بتصریح صاحب نقد الرجال اور صاحب رجال کبیر کی حسین بن علوان مذکور سنی ہے غیر معتمد ہی اور ضعفا سی اکثر روایت
کرتا ہی وعلی مرا العباس نے روایات بہی حدیث مذکور کی مروج ہین تو یہہ حدیث ضعیف الاسناد کہ مورد تقیہ مین
وارد ہی معارض نہین ہو سکتی حدیث متفق علیہ بین الفریقین اور مقبول الطرفین سے کو انہی ابن الخطاب عنہما
ما ذنی الا متفق کے کہ مجبر حلت متعہ سی ہی اور ابن عباس اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کتب معتمدہ
سنیونمین بہی مثل نہایہ ابن اثیر اور تفسیر ثعلبی و تفسیر ثعالبی اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر درمنثور سیوطی اور تفسیر محمد
جریر طبری و تفسیر قرطبی اور کنز العمال مین مذکور ہی اس صورتمین حدیث تہذیب کے جو مورد تقیہ مین وارد ہی اور مجیب نے
اوسکو بجایات نقل کیا ہی کسطرح دلیل حرمت متعہ کی نہین ہو سکتی اور ثانیاً علی تقدیر فرض المحال اسلمنا
کہ حدیث تہذیب مورد تقیہ مین وارد نہین اور اوسکی حال روات اور ضعف اسناد سی جو اوسکی ہمنی بلحاظ مجیب غطریف
کی اغماض عین اور غض بصر کیا پہر بہی اوس سی حرمت دائمی متعہ کی ثابت نہین ہوتی جو مدعا مجیب کا ہی اسوا سطی
کہ حدیث مذکور مین تصریح تحریم متعہ کی بروز خیبر ہے فرض کردم کہ روز خیبر پیغمبر خدا نے اوسکو حرام کیا ہو لاکن بعد روز
خیبر کی جو باتفاق فریقین و بتصریح صنادید سنیہ کے حلت متعہ کی بار دگر اوطاس وغیرہ مین ثابت ہی اوسکی تحریم
مجیب کہانسی ثابت کر سکیگا پس حدیث تہذیب و استبصار سی مطلب مجیب و سنیونکا ثابت نہین ہوتا الا کتب
شیعہ سی کوئی حدیث تحریم متعہ کی بعد اوطاس کے ہو وی تو مجیب یا اوسکی اعراب پیش کرین و انی لہم
ذلک اور یہہ حدیث تہذیب کی بمفاد الاحادیث تفسیر بعضہم بعضاً مفسر حدیث استبصار کے بلکہ من حیث
الاسناد و الرواۃ عین اوسکی ہے **قال** المجیب الغطریف اور متعہ الحج کہ جسمین سعی بین الصفا و المروہ بیچ
طواف قدوم کی اور پہلی طواف زیارت کی کرتی ہین یا وہ کہ اشہر حج مین عمرہ بجا لاکر اوسی سفر مین حج ادا
کرتی ہین یہہ دونون اتبک مشروع ہین کسی نے اونکو حرام نہین کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً**
یہان مثل مشہور مدعی سست اور گواہ چست ٹہیک بنہی عمر تو خود کہتا ہی **متعتان کانتا علی عہد**
رسول اللہ وانا احرمہما مجیب غطریف کہتا ہی کسی نے متعہ حج کو حرام نہین کیا بہلا مجیب غطریف
کی یہہ وکالت فضولی کون مانتا ہے ہان ع گر نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم * دوسرا

۱۴

امر ہی اور ثانیاً بنابر تصریح فخر رازی کی متعۃ الحج کی صورت یہہ ہی کہ احرام عمرہ کا حج کی مہینوں میں باندہ کر افعال
عمرہ کی بجالاوین اور بعد ازان اوسی سال میں حج کرین سو اس متعۃ الحج کو بلاشبہ عمر نی حرام کیا ہی مجیب ظریف جو
چاہی سو کہی انکار بدیہی کا کیا علاج صاحب جامع الاصول مسلم اور نسائی سی جو حدیث ابو موسی کی لایا ہی جسکو ہم اوپر
معاضدات ناصر میں ذکر کر چکی ہیں اوسکی آخر میں یوں ہی کہ عمر نی ابو موسی سی کہا میں جانتا ہوں کہ پیغمبر خدا
اور اونکی اصحاب نے حج تمتع کیا ہی لاکن میں مکروہ جانتا ہون اور مجھکو برا معلوم ہوتا ہی کہ لوگ محل ہوکر عورتوں
سی مقاربت کرین اور غسل کرکی حج کو آوین اس حالت میں کہ آب غسل اونکی سروں سی ٹپکتا ہو مجیب ظریف دیکھی کہ
اس حدیث صحیح مسلم اور صحیح نسائی میں اقرار عمر کا تصریح ہی کہ حج تمتع کو پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب نی کیا ہے
اور یہی اقرار اپنی حرام کرنی کا بایں عبارت کہ مجھکو برا معلوم ہوتا ہی لوگوں کا مقاربت عورتوں سی کرکے اور غسل
کرکی حج [illegible] موجود ہی سبحان اللہ عمر خدا اور رسول خدا سی علم اور زیادہ غیرت دار تھا نعوذ باللہ منہ کہ خدا
اور رسول کو وہ امر برا اور مکروہ معلوم نہوا عمر کو برا اور مکروہ معلوم ہوا یہہ تو بادی النظر میں بھی صریح تشریع فی الدین کہ
صریح نسخ شریعت خاتم المرسلین اور مشاقت و محادہ خدا و رسول ہے ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک
فی الاذلین **قال المجیب الظریف** لاکن وہ متعۃ الحج کہ طواف کے بعد اگر ہدی میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لاکر
حج کو فسخ کرین البتہ یہہ حرام ہی و لیس الکرامت کے کریمہ واتموا الحج والعمرۃ للہ اور امر موسی کا حج یہہ
انسوی ہی کیونکہ یہہ مخصوص حجۃ الوداع میں تھا واسطی مٹانی رسم جاہلیت کی کہ کفار انکار تمتع کو اشہر حج میں
افجر الفجور جانتی تھی جیسا بخاری میں مذکور ہی **اقول** بفضل علی اللطیف **اولاً** یہہ معنی متعۃ الحج کی جو مجیب ظریف
نی تقلید [illegible] لکھی تطویل لاطائل ہی کیونکہ مجیب اور اسکی اسلاف کو مفید نہیں کس واسطے
کہ مطلب الحق اما یہہ کا ہر طرح حاصل ہی کہ باعتراف خود خلیفہ جی اور اکثر اکابر صحابہ سنیوں کے ثابت ہی کہ جو متعۃ
الحج کہ پیغمبر خدا میں مباح اور رایج تھا خلیفہ جی نی اوسکو حرام کیا خواہ بایں معنی فرض کیا جاتا ہی خواہ بمعنی دیگر گردن خلیفہ جی
طوق تشریع فی الدین اور ابداع فی الدین سی بایں حیلہ و حوالہ نہین نکل سکتی اور **ثانیاً** حدیث ابو موسی میں
جو جامع الاصول سے قبل ازین ہم لکھ چکی ہین مصرح ہی کہ عمر نی اوس متعۃ الحج کو حرام کیا ہی کہ عبارت ہے
اوس سے کہ حج کی مہینوں میں احرام عمرہ کا باندہ کر افعال عمرہ کی بجالاوی اور محل ہو جاوی اور پھر اوسی سال میں اوسی سفر
میں حج کری مجیب نے جو کہا کہ وہ متعۃ الحج حرام ہی کہ طواف کے بعد اگر ہدی میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا کر حج کو
فسخ کرے یہہ ذکر فسخ کا مجیب کا ہی اور **ثالثاً** بڑا تعجب ہے کہ مجیب ظریف اور اوسکی اسلاف اسقدر نہیں سمجھے

فسخ حج بسوی عمرہ میں ثم یروحون فی الحج تقطر مذاکیرہم جسکو عمر مکروہ جانتا ہی اور اپنی زعم باطل کے
مین اوسکو سبب تحریم متعہ کا بتاتا ہے کہان ہی وہان تو حج فسخ ہی کیا گیا اس ملاذت اور حمود ذہنی
انتہا سنین او ر را العجا فرض کردم کہ متعۃ الحج سی قول عمر انا احرمہما مین فسخ حج بسوی عمرہ ہی مراد ہی اور بقول مجیب
عطر لیف اور اوسکی اسلاف کے آیہ اتموا الحج والعمرۃ للّٰہ دلیل حرمت فسخ حج الی العمرہ کی ہو ہی۔
لاکن پیغمبر اور اونکی اصحاب جو اوسکو کرتی رہے تو وہ خلاف بزعم باطل مجیب کے معنی آیہ واتموا الحج والعمرۃ
للّٰہ کی نہ سمجھی اور اوسکو دلیل حرمت فسخ حج الی العمرہ کی نجان سکی کہ خود بہی کیا اور اصحاب کو بہی اوسکی کرنی کا حکم
دیا اور خلیفہ جی اور مجیب غطریف آیہ واتموا الحج والعمرۃ للّٰہ کی معنی اور اوسکی دلالت کو سمجھی اور فسخ حج الی العمرہ
کو حرام کیا اس تقدیر پر خدای تبارک و تعالی کو لازم تہا کہ عمر کو نبی اور مجیب غطریف اور اوسکی اضراب کو وصیا بنی کرتا کہ
در عقل و فہم مین پیغمبر خدا پر نعوذ باللّٰہ منہ فائق ہین یارب مگر یہہ کہ بزعم مجیب آیہ مذکورہ بعد پیغمبر خدا کی عمر پر نازل ہو
ہوا اور مجیب غطریف عوام کی دلمین یہہ وسوسہ نہین ڈال سکتا کہ پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب کا فسخ حج الی العمرہ کرنا ثابت نہین
کسواسطی کہ حدیث صحیح مسلم اور نسائی مین جو جامع الاصول مین سی مذکور ہوئی یہہ فقرہ موجود ہی فقال عمر قد
علمت ان النبی قد فعلہ واصحابہ ولکن کرہت ان یظلوا بہا معرسین بہن فی الاراک ثم
یروحون فی الحج تقطر رؤسہم بالجملہ یہہ سخن ہماری مجیب کی کہ وہ متعۃ الحج حرام ہی کہ طواف کی بعد اگر ہدی
میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لا کر حج کو فسخ کرین کسطرح ٹہیک نہین ٹہہتی اور خواستا فسخ حج کو مخصوص حجۃ الوداع
کہنا دلیل سی اثبات اسکا بدلیل مقبول الخصم لازم اور روایات نووی و بخاری کی امامیہ کی مقابلہ مین پیش کرنا سفاہت
بحت ہی ونکو اپنی بخاری ہین رکہہ چہوڑنا مناسب قال المجیب الغطریف سب حلت دونون متعون کی مفہوم مخالف
ارشاد فاروق اعظم سی کہان ثابت ہی اقول بفضل العلی اللطیف جب مزعومات باطلہ اور توہمات فاسدہ
مجیب غطریف کی اوسی کی صحاح ستہ اور کتب معتمدہ کی روایات سی و نیز براہین ساطعہ اور دلایل قاطعہ ہم ذکر چکی
اور اوسکی ترہات اور ہفوات کو قابلیت احتجاج اور لیاقت استدلال سی گرا چکی تو حلت دونون متعون کی ثابت
و باقی رہی و حرام کرنا عمر کا بیکار اور وہ حرام کرنی مین زیانکار ہوا قد جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل
کان زہوقا اور مجیب غطریف نے خلیفہ جی کو فاروق اعظم کا جو خطاب دیا غالبا بمعنی ہوگا کہ خلیفہ جی بڑی
والی ہین کہ ماری ڈر کی ہمیشہ فرار عن الزحف و تولی دبر کرتی رہی قال المجیب الغطریف وہ وحی الہی نے کسکی تائید کے
اقول بفضل العلی اللطیف ظاہرا مافی الضمیر مجیب غطریف کا اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آیات قرآن

(۱۵۰)

دعوی ...

موید عمر

سو یہ عمر کی اور مجیب غطریف کی تحریم متعتین میں ہی حالانکہ مجیب نے کوئی آیہ موید تحریم نہیں لکھی پھر یہہ مغلطہ کوئی
بڑا مغلطہ بازی کسو سطی اور حقیقت حال یہہ ہے کہ مجیب نے اپنا مدار کار مغلطہ بازی پر رکھا ہی ورنہ کیا اوسکو قول ابی عمران
بن حصین کا ولم ینزل بعدھا آیۃ تنسخہا یاد نہیں اور کیا مجیب یہہ نہیں سمجھا کہ اگر کوئی آیہ تحریم متعتین میں نازل
ہوئی ہوتی تو خلیفہ جی منبر پر انا حرمہما کیوں کہتی وہ آیات تحریم ہی پڑہ دیتی واذ لیس فلیس اور مخفی نہیں کہ نزول
آیہ فما استمتعتم بہ منہن الآیہ کا حلت متعہ نسا میں باعتراف مجاہد اور مقاتل اور سدی اور ابن عباس اور ابی
ابن کعب وغیرہ اکابر سنیوں کی اور با قرار ثعلبی اور زاہدی وغیرہ مفسرین سنیوں کی اور نزول آیہ فمن تمتع بالعمرۃ
الی الحج الآیہ خود متعہ حج میں جیسا کہ رشید الاخبیا لجہی خارستان شوکۃ عمریہ میں جواب وجہ پنجم فائدہ ثالثہ میں لکھا ہے
نص ہے اس امر کہ وحی الٰہی اور آیات قرآنی موید ایمہ امامیہ کی حلت متعتین میں ہیں نہ موید حرام کرنیوالی کی نہ اوسکی اذناب کے
اور مجیب غطریف نے اپنی لفظ وحی الٰہی کا دلیل موہم نزول وحی کا عمر پر ہوتا ہی استعمال کیا یہہ مغلطہ در مغلطہ ہی **قال**
المجیب الغطریف پہر باوجود اسکی اگر فرمایی کہ حرم بمعنی اخبر کی مجازہی حقیقت کی ہوتی ہم مجاز کو نہیں مانتی پس اس تقدیر پر
اگر یہہ معنی نہ لیجئی کا تو ارشاد ایمہ میں کہ نحن المحللون حلالہ موحرمون حرامہ ہی کیا کیجئی کا اگر معنی حقیقی پر رکھئی کا
تو ممنوع ہی ورنہ اس صورت میں جو جناب فاروق پر وار   ہا وہ بعینہ حضرات ایمہ پر وارد ہی اور اگر معنی مجازی پر رکھئی
تو مسلم لاکن ما نحن فیہ میں اس ارادی کا کون مانع ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف خلاصہ اس قول مجیب غطریف کا یہہ ہے
کہ انا حرمہما قول خلیفہ جی کا معنی اخبر عن حرمتہما کی اگرچہ مجازہی لاکن اوس سی یہی معنی مجازی لیا چاہتی کہ ارشاد ایمہ
نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ میں لیتی ہیں کسو سطی کہ قول عمر اور ارشاد ایمہ میں کوئی امر مابہ التفرقہ نہیں
جواب صواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ قیاس مجیب کا فاسد لا ساس ور تا سی ادن من قاس ہی کسو اسطی کہ **اولا** ارادہ معنی
مجازی کی لئی قرینہ صارفہ عن الحقیقۃ یعنی قرینہ مجاز کا کہ اوس قرینہ سی سامعین کو معنی مجازی لینی کا جزم حاصل ہو جائے
ضروری سو وہ قرینہ ارشاد ایمہ علیہم السلام نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ میں لفظ حلالہ وحرامہ کا کہ قرینہ
متعین ہونی معنی مجازی کا ہی موجود ہی ایمہ علیہم السلام فرماتی ہیں کہ ہم خبر دینی والی ہیں حلال ہونی سی حلال خدا کی اور ہم
خبر دینی والی ہیں حرام دینی والی ہیں حرام ہونی سی حرام خدا کی بخلاف قول خلیفہ جی کی متعتان کانتا مشروعتین
فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کی کہ اسمیں قرینہ ارادہ معنی مجازی کا مفقود بلکہ قرائن اوسکی خلاف کی موجود ہیں
کہ لفظ کانتا اور لفظ مشروعتین اور تقدیم مسند الیہ کی ہے اور **ثانیا** ارشاد ایمہ علیہم السلام میں معنی حقیقی حلت و
حرمت کی لفظ محللون اور محرمون میں مراد نہیں ہوسکتی کہ مجعولیت ذاتی لازم آتی ہی کہ وہ محال عقلی ہی حلال کا

(151

جیسی

اور قیاس کرنا ائمہ معہا اور نحن المحللون حلاله والمحرمون حرامه کی کہ قرینہ مجاز کا موجود
ہے قیاس مع الفارق ہے **قال** المجیب اللطیف اور مجتہد اپنے والد بزرگوار کو کیا جواب دیجئے گا کہ وہ اسی قول
ائمہ کی تفسیر اپنی کتاب حسام میں بایں عبارت افادہ فرماتے ہیں یعنی در عہد جناب ائمہ است کہ بآن اخبار فرمایند بڑی افسوس
مقام ہے کہ ملازمان و اندائے گھر کی بہی خبر نہیں رکھتے اور کا کیا ذکر ہے گھر ہی کی خبر ہی حضرت والا ہوئے * تار و پود دیدہ نے
تہ و بالا ہو گئی * **اقول** بفضل العلی اللطیف قول سابق میں ہم تفصیل ہم لکھ چکے کہ ارشاد ائمہ علیہم السلام
نحن المحللون حلاله ونحن المحرمون حرامه میں بسبب وجود قرینہ مجاز کی معنی مجازی متعین ہیں اور معنی حقیقی کا اون
میں لینا مستلزم محال عقلی کو ہے بخلاف قول خلیفہ کے متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما
کی کہ بسبب فقدان قرینہ مجاز کی معنی حقیقی اوسکی متعین ہیں اور غفران مآب طاب ثراہ نے بہی کتاب مستطاب حسام میں ارشاد
ائمہ علیہم السلام کی بسبب وجود قرینہ کی معنی مجازی ہی تحریر فرمائی ہیں اور جناب مجتہد العصر دام ظلہ نے کچھہ خلاف اپنی والد ماجد کے
تو نہیں فرمایا جو مجیب غطریف براہ نادانی کلام عامیانہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے والد بزرگوار کو کیا جواب دیجئے گا اور لطف
یہہ ہے کہ یہاں مجیب غطریف نے بر خلاف اپنے سلف کی رستہ پکڑا کہ احل عن حرمتہما کو معنی مجازی پر محمول کیا
اوسکی اسلاف تو اس معنی کو معنی حقیقی و متبادر اور موافق محاورہ کی کہتے چلے آئے ہیں بہلا مجیب غطریف اپنی اسلاف
کو اس اپنی خلاف کا کیا جواب دیگا جبکہ اوسکو اپنی گھر کا حال معلوم نہیں اور اگر معلوم نہیں تو حضرت حافظ ہی ہے
تو بر اوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست **قال** المجتهد العلام الغریف و صحیح ترمذی
میں روایت ہے کہ ایک شخص نے کہ اہل شام سے تہا ابن عمر سے حال متعہ کا پوچھا ابن عمر نے کہا وہ حلال ہے اوس شخص نے
کہا کہ تمہارے باپ نے تو اوسکو منع کیا ہے ابن عمر نے کہا کہ تو مجھکو بتا کہ اگر میرے باپ نے اوس سے ممانعت کی اور کیا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے آیا میں ترک کروں سنت پیغمبر کو اور تابع ہوں اپنے باپ کی قول کا **قال**
المجیب الغطریف جناب اچہا تماشا ہے دیانت سے بہت دور ہے کہ اسقدر نقل لفظ او معنی میں خیانت کرے صحیح ترمذی
میں حدیث حرمت متعہ کی البتہ ابن عباس سے یوں موجود ہے کہ قال انما کانت المتعة فی اول الاسلام وکان
الرجل یقدم البلدة لیس له بها معرفة فیتزوج المرأة بقدر ما یری انه یقیم فتحفظ له متاعه و
تصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیة الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم الآیة قال
ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام **اقول** بفضل العلی اللطیف صلاہی دشمندان روے
زمین کو کہ مجیب غطریف کی عقل و فہم و استعداد و فطانت کو دیکھیں کہ جناب مستطاب مجتہد العصر نے تو حدیث ابن عمر کی

تصحیح ۔ مذی سی کہ سنیون پر حجت ہی نقل کی ہی آپ رو بکہتی ہین کہ مجتہد نی اسکی نقل لفظ او ر معنی مین خیانت
کی ہی اور تصحیح خیانت کی لئی حدیث ابن عباس کے ترمذی سی ذکر کی ماری کہنا ہوتی انکہہ کہان حدیث ابن عمر کی اور کہان
حدیث ابن عباس جناب مستطاب نے اسجگہہ حدیث ابن عباس کے ذکر ہی نہین کی پہر خیانت نقل لفظ او معنی مین کہان اور
کسطرح ہوئی ظاہرا مجیب عطریف کو خلل دماغ ہی جو ایسی بی ٹہکانی کی کہتا ہی اور نسبت خیانت کی جناب مستطاب کے
طرف بلاوجہ کرتا ہی ان ہذا فریۃ بلا مریۃ اور چاہئی کہ مجیب عطریف کان کہول کر سنی کہ خائن لوگ وہ ہین جنکی
خیانت کی خبر خدای عز اسمہ نی وحی مین دی ہی اور فرمایا ہی علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم اور جناب امیر علیہ السلام
اور حضرت عباس عم رسول مقبول انکو خائن اور کاذب اور غادر جانتی تہی مجیب عطریف اپنی تفاسیر اور اپنی صحاح مین
نام اونکی دیکہہ لی پہر اونسی نسبت خیانت کی مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پر جو بلاوجہ کے
مصداق خود غلط انشا غلط املا غلط کا ہی ادم اللہ دم برنکہ مجیب عطریف نے براہ مغلطہ کی اسجگہہ حدیث ابن عباس جو ترمذی
سی ذکر کی صریح وضعی اور ابن عباس پر افترا و بہتان ہی کسواسطی کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ ابن عباس کے نزدیک متعہ اول
اسلام مین تہا اور جب نازل ہوا آیہ الا علی ازواجہم تو ابن عباس نی کہا کہ وہ حرام ہی اور مخفی نہین کہ آیہ مذکورہ
مکی ہے تو اس حدیث سی ثابت ہوتا ہی کہ متعہ ابن عباس کے نزدیک مکہ ہی مین حرام ہوچکا تہا اور بعد ہجرت کی ابن
عباس اوسکو حلال نجانتی تہی حالانکہ یہ خلاف واقع ہی کیونکہ ابن عباس حکم حلت متعہ کا اپنی آخر عمر تک دیتی
تہی چنانچہ عہد حکومت عبد اللہ بن زبیر مین گفتگوی ابن عباس و ابن زبیر کی دربارہ متعہ کتب معتمدہ سنیون مین مصرح
ہی اسصورت مین مجیب عطریف اور اوسکا ترمذی بتلاوی کہ آیہ الا علی ازواجہم کیا بعد عہد حکومت عبد اللہ بن زبیر کے
ترمذی پر نازل ہوا ہی اگر مجیب عطریف مثل شوخ چشمی سی کہی کہ ہان آیہ مذکورہ بعد عہد مذکور کی ترمذی ہی پر نازل ہوا ہی تو
قابل خطاب کے نہین اور یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ اگر ابن عباس کے نزدیک متعہ اول اسلام مین مکہ ہی مین بعد نزول آیہ
مذکورہ کی حرام ہوچکا تہا تو ابن عباس اپنی آخر عمر تک عہد عبد اللہ بن زبیر مین فتوی اوسکی حلت کا کیون دیتی تہی
کتاب عقد ابن عبد ربہ مین مذکور ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نی خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس تم مین ایک مرد ہی کہ خدا نی اوسکی
انکہہ کو اندہا کیا ہی جیسا کہ اوسکی دلکو اندہا کیا ہی مراد اوس مرد سی ابن عباس تہی وہ مرد ام المومنین اور اصحاب
رسول سی لڑا اور فتوی حلت متعہ کا اوسنی دیا اوسوقت ابن عباس مسجد مین موجود تہی کہڑی ہوگئی اور اپنی غلام
عکرمہ سی کہا میرا موہنہ ابن زبیر کی طرف کر دی پہر ابن عباس نے ابن زبیر کی طرف موہنہ کر کی کہا اگر خدا نی میری انکہہ
کا نور لی لیا ہی بس میری دلمین اور میری عقل مین نور دیا ہی اور ای ابن زبیر تو نی جو کہا کہ مین ام المومنین سی لڑا

(۱۵۴)

بس لڑتی

پس تو نے اور تیری باپ نے اور تیری ماموں نے ام المومنین کو گہر سے نکالا حالانکہ ہماری سبب سے اوسکا نام ام المومنین ہوا اور ہم اوسکی بہتر بیٹے ولاد مین اللہ تعالی اوسکی خطاسے درگذر کرے اور تو اور باپ تیرا علی سے لڑنے اگر وہ مومن تہی تو تم مومنون سے لڑکے گمراہ ہوئے اور اگر وہ کافر تہی تو تم بسبب بہاگنے کے لڑنے سے کافر ہوئے اور متعہ کا یہہ حال ہی کہ مینے امیرالمومنین علی سے سنا کہ وہ کہتی تہی رسولخدا نے اوسکی رخصت دی ہی پس مین نے اوسکا فتوی دیا اور اول مجمر متعہ کی جو آگ سلام مین روشن ہوئی ہی آل زبیر مین روشن ہوئی ہی انتہی اور ابن ابی الحدید معتزلی نے ذکر ہای سینونکا بیچ شرح نہج البلاغۃ مین اس مضمون کو زیادہ تر مصرح لکہا ہی کہ ابن عباس نے ابن زبیر سے متعہ کی بارہ مین کہا تو اپنی مادر اسما سے حال دو چادر عوسجہ کا پوچہنا عبداللہ زبیر جب اپنی ماکی پاس گیا حال دو چادر عوسجہ کا اوس سے پوچہا اوسکی مانے کہا آیا مین نے تجکو منع نہین کیا تہا ابن عباس اور بنی ہاشم سے کہ یہہ حاضر جواب ہین ابن زبیر نے کہا سچ ہی مین نے نافرمانی تمہاری کی پہر اوسکی مانے کہا اس اندہی سے پرہیز کر کہ جن و انس اوس سے طاقت گفتگو کی نہین رکہتی اور جان لے کہ فضایح اور عیوب قریش کے اوسکو معلوم ہین اوس سے تمام عمر پرہیز کرنا اور دوسری روایت مین تصریح دو چادر عوسجہ کی اس طرح پر ہی کہ جب ابن زبیر نے اپنی مادر سے حال دو چادر عوسجہ کا پوچہا تو اوسنے کہا کہ باپ تمہارا پیغمبر خدا کی پاس تہا عوسجہ نے دو چادر حضرت کی خدمت مین بطور ہدیہ کی نذر کی حضرت نے وہ چادرین تمہاری باپ کو عطا کین تمہاری باپ نے وہین چادرون کی عوض مین

(۱۵۵

جیسا کہ اندہا کیا ہی

مجہسے متعہ کیا اور مجکو تمہارا حمل رہا اور تم متعہ سے پیدا ہوئے انتہی اور صحیح مسلم مین سبرہ بن معبد سے مروی ہی اوسنے کہا کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ بہائی اوسکا عبداللہ بن زبیر مکہ مین آیا اور کہا کہ وہ لوگ کہ جنکی دلون کو خدانے اندہا کیا ہی اونکی آنکہون کو فتوی حلت متعہ کا دیتی ہین اور یہہ تعریض تہی ایک شخص پر اوس شخص نے عبداللہ بن زبیر کو پکارا کہ اور کہا کہ تو نرذل طبع ہیگا بتحقیق کہ متعہ عہد پیغمبر خدا مین کیا جاتا تہا ابن زبیر نے اوس شخص سے کہا تو مرتکب فجور کا ہوا قسم بخدا کہ اگر تو متعہ کریگا تو ضرور تجکو مین سنگسار کرونگا ابن شہاب کہتا ہی کہ مجکو خبر دی خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے کہ ایکروز مین ایک شخص کے پاس بیٹہا تہا اوس شخص کے پاس ایکمرد اور آیا اور حکم متعہ کا پوچہا اوس شخص نے اوسکو حکم متعہ کرنے کا دیا ابن اوس شخص سے ابن ابی عمرہ نے کہا بس کرو اور چپ ہو اوس شخص نے کہا مین نے کیا برا کہا قسم بخدا کہ متعہ عہد پیغمبر خدا مین کیا جاتا تہا انتہی اور صاحب فتح القدیر نے لکہا ہی کہ ابن زبیر نے تعریض ابن عباس کی تہی اور ابن عباس اندہی ہو گئی تہی اسیواسطے ابن زبیر نے کہا کہ اعمی ابصارھم اور یہہ گفتگو بعد وفات علی علیہ الصلوٰۃ کی عہد خلافت عبداللہ بن زبیر مین ہوئی تہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ابن عباس ہمیشہ متعہ کو حلال جانتی رہی اور رجوع اوسکی حلت سے نہین کیا اور اوسکی حلت سے نہین پہری انتہی اور تفسیر کشاف مین ہی کہ ابن عباس

فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی پڑہتی تہی اور اس آیہ کو محکمہ کہتی تہی اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے
کہ ابن عباس کا مذہب یہہ ہی کہ آیہ متعہ کی محکمہ ہی نہ منسوخہ اور وہ نکاح متعہ کی رخصت دیتی تہی اور تفسیر قرطبی اور تفسیر در منثور
اور جامع الاصول اور نہایہ ابن اثیر مین ہی کہ ابن عباس نے کہا متعہ نہا مگر رحمت کہ خدا نی اس امت پر رحم کیا تہا اگر عمر
اوس سے نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا تہوڑی آدمی اور فتح الباری مین ہی کہا ابن عبد البر نی کہ مذہب اصحاب ابن
عباس کا اہل یمن اور اہل مکہ سی اباحت متعہ ہی بعد رسولخدا کی ابن عباس اور ابن مسعود اور معاویہ اور ابوسعید اور سلمہ
اور معبد بیٹی امیہ بن خلف کی اور جابر اور عمرو بن حریث اور روایت کی ہی جابر نی جمیع صحابہ سی اباحت متعہ کی عہد رسولخدا
اور ابوبکر اور عمر مین اور ثابت رہی اباحت متعہ پر تابعین سی طاوس اور سعید بن جبیر اور عطا اور سائر فقہای مکہ اور
بہی فتح الباری مین ہی کہا ابن بطال نی روایت کی ہے اہل یمن اور اہل مکہ نی ابن عباس سی اباحت متعہ کی اور
روایت کیا کیا ہی ابن عباس سے رجوع کہ سندین اوسکی ضعیف ہین اور اجازت متعہ کی ابن عباس سی اصح ہی اور امام محمد
زرقانی نے شرح موطا مین کہا ہی کہ ثابت ہوا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ سی مثل جابر و ابن مسعود و ابوسعید و معاویہ
و اسما بنت ابوبکر اور ابن عباس و عمرو بن حویری و سلمہ اور ایک جماعت تابعین سی اور شارح کنز کہتا ہی مشہور
ہی حلت متعہ کی ابن عباس سی اور تابع ابن عباس کے ہین اکثر اصحاب اونکی اہل یمن اور اہل مکہ سی اور ابطال
مین ہی نکاح بلا ولی ابوحنیفہ کی نزدیک صحیح ہے اور نکاح بلا شہود مالک کی نزدیک و متعہ ابن عباس کی نزدیک
صحیح ہی الغرض بیان ان جم غفیر علمای سینہ سی کہ بحد تواتر و شیاع کو پہونچا ثابت ہی کہ مذہب ابن عباس کا حلت متعہ
ہی اور رجوع اونکا حلت متعہ سی ثابت نہین اس صورت مین روایت متعہ کی ابن عباس سی جو مجیب غطریف نی اپنی صحیح
ترمذی سی سجگہ بی محل نقل کی ہی صریح مجعول و مختلق ہی تر مذی اور مجیب کو اسقدر بی خبری اور جنبیت اپنی مذہب کے
کتب معتمدہ سی مناسب نہین ؎ گر یہی بیخبر سے حضرت والا ہو گے * تار و پود یدری سب تہ و بالا ہو گے *
اور جب مجیب غطریف کو اپنی گہر کا حال معلوم نہین تو یہہ شعر سعدی کا اوسکی حسب حال ہے ؎ تو بر اوج فلک چہ
دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست **قال** المجیب الغطریف وجس حدیث کو ملازمان والا نی نقل
کیا ہی ہرگز کتاب مذکور کی ابواب النکاح کیا باب متعۃ النسا مین بہی نہین ہان ابواب الحج کی باب ما جاء فی التمتع
مین بتصریح متعۃ الحج البتہ یا بین عبارت موجود ہی کہ عن شہاب ان سالم بن عبد اللہ حدثہ انہ سمع رجلا
من اہل الشام وہو یسأل عبد اللہ بن عمر عن حلال الی آخر ما نقلتم بحاصلہ بس یہہ حدیث
متعۃ النسا مین کہان ٹہیری شاید اسی سوء فہم کی فرسی ترجمہ لفظ عن التمتع بالعمرۃ الی الحج کو حذف کیا اور

مغالطہ دینی کو صرف متعہ کا لیا سبحان اللہ جب یہہ حال مجتہدون کا ہو کہ دیدہ و دانستہ حدیثوں میں دخل کرین
تو مقلد کس گنتی میں ہاری کہنا یہو نی الکمہ کہان کی بات کہان شہانی ہی ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسًا و ناولہا **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** بتصریح ابن اثیر کی جامع الاصول میں تحقیق
ثابت ہی کہ نسخی صحاح ستہ سینو نکی قدیم اور جدید باہم مختلف ہین اسصورت مین نفی حدیث مذکور ہی ابواب النکاح
اور باب متعۃ النسا بعض نسخہ ترمذی مین حکم نفی حدیث مذکور کا ترمذی کی ابواب النکاح مین مطلقًا نہین ہو سکتا اگر
مجیب عظریف اور اوسکی اضراب جمیع نسخ ترمذی منتشرہ فی الارض کو جمع اور پیدا کر کی تجسس و تفحص حدیث مذکور کا
کرین اور اون سب مین حدیث مذکور کو نپاوین تو حکم اوسکی نفی کا ترمذی مین البتہ ہو سکتا ہی اور ایسا تتبع و تجسس مستحیلات
عقلیہ اور علیہ سی ہی تو یہہ عذر مجیب عظریف کا ابرد من الثلج اور اوھن من النسج ہی اور جب باعتراف ابن اثیر
کی کہ اکابر منا دیہ سی ہی اختلاف نسخون صحاح کا ثابت ہوا تو دخل علمای فرقہ حقہ کا حدیث مذکور مین اور مغالطہ
دینا علمای اہلسنت کی طرف سی ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ دخل اور تصرف حدیث مذکور مین دیدہ و دانستہ یا لاعن
قصد جسطرح پر ہو روایت سنیون ہی کی طرف عاید ہوتا ہی کہین کی بات کہین شہانی قدمای متاخرین سنیون کا ثابت
کہنا آتا ہی اور جہلہ قدمائی ہی اونکی مثل ماری گہنا یہو نی الکمہ او نہین پر ٹہیک بیٹہتی ہی اور **ثانیًا** سلمنا کہ حدیث مذکور
بقول مجیب عظریف کی صحیح ترمذی کی باب الحج ہی مین مذکور ہی پہر مجیب عظریف کو کیا مفید اور ہمکو کیا مضر ہی حرام
کرنا خلیفہ جی کا حلال خدا کو بہر حال ثابت ہی ہمارا اللو کہین نہین جاتا اور اگر مجیب عظریف براہ حدوث کہی کہ
یہان ذکر متعہ نسا کا ہی حدیث متعہ حج کا ذکر کرنا بیجا ہے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ خود خلیفہ جی نی دونون متعون
کو ایک ہی سلک مین داخل کیا ہی اور کہا ہی متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما تو اسصورت
مین ہر ایک کا حال وہی دوسری کا حال اور ایک کا ثبوت بعینہ دوسری کا ثبوت ہی مجیب عظریف کا اسمین
دہرمی کرنا بکار آمد نہین **قال** المجیب العظریف اتنا بہی نہین جانتی کہ عبد اللہ بن عمر سی تو متعی کی حرمت مین
احادیث متعددہ مشہور ہین اور کتب معتبرہ مین مذکور منہا ما اخرجہ الامام احمد فی مسندہ عن عبد الرحمن
بن نعیم الاعرجی قال سال رجل ابن عمر عن متعۃ النساء فغضب وقال ما کنا علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زانین ولا مسافحین ومنہا ما اخرج ابن ابی شیبۃ عن
نافع عن ابن عمر سئل عن المتعۃ فقال حرام ومنہا ما اخرج البیہقی منہ انہ قال لا یحل
لرجل ان ینکح امرأۃ الا نکاح الاسلام یمہرہا و ترثہ ہر اباحت اوسکی اونسی کیونکر مروی

(۱۵۷)

ہو یہہ آپکی سمجھی عقدہ ماتی ہین بلکہ ہٹ کہنشدی آ باتی ا قوتل لعفضل العلی اللطیف نہین معلوم مجیب غطریف

کی سمجھہ پر کیا بلا آئی ہی کہ جو کچھہ کہتا ہی خلاف عقل و نقل کہتا ہی اول آسنگا مناظرہ امامیہ کی مقابلہ میں

احادیث اپنی کتب کی سند مین لانا بیجا اور ثانیاً قطع نظر اس سی کہ مجیب کو یہان احادیث اپنی کتب کی لانا غیر صحیح

و ناجایز ہی جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ نی صحیح ترمذی سی کہ منجملہ صحاح ستہ کی ہی حدیث ابن عمر کی

حلت متعہ مین موجود فرمائی ہی مجیب غطریف اپنی جودت سی خواہ اوسکو متعہ الحج مین ٹہراوی خواہ متعہ النسا مین پہر

اوسکی معارضہ مین احادیث ابن ابی شیبہ او ربیہقی سے لکہنا سفاہت بحت ہی کسواسطی کہ جب صحاح ستہ کی صحت پر

اجماع اکابر و اصاغر سنیونکا یہان تک ہو چکا کہ اونکی حلف سی سنیون کی یہان جورو ون پر طلاق واقع ہو جاتی

ہی تو مرویات ابن ابی شیبہ او ربیہقی کہ اونکی صحت پر نہ اجماع اکابر سنیون کا مثل صحاح ستہ کی ہی نہ اونکی حلف سے

سنیون کی جورو ون پر طلاق واقع ہوتی ہی معارض احادیث صحاح ستہ کی نہین ہو سکتی اور ثالثاً یہہ قول مجیب

غطریف کا کہ ابن عمر سی متعہ کی حرمت مین احادیث متعددہ مشہور ہین پہرا جبت اوسکی اونسی کیونکر مروی ہو یہہ اوسکا

مہملہ عقدہ ماتی بلکہ ہٹ کہنشدہ آ باتی ہی یہہ نہین دیکہتا کہ اوسکی صحیح مسلم وغیرہ مین ابن عباس سی مثلاً متعہ کی حلت مین

احادیث متعددہ مذکور ہین اور اوسکی حرمت مین بہی حدیثیں موجود ہین اور علی ہذا القیاس اکثر روایات سنیون

سی کتب معتمدہ سنیونمین احادیث متناقضہ مذکور ہین پہر ابن عمر سی ایسی حدیثونکا مروی ہونا کیونکر مستبعد ہو سکتا ہے

راوی لوگ جو سنیونکی چاہتی ہین وہ روایت کر دیتی ہین مجیب غطریف کو کیا حال حضرت ابو ہریرہ کا مثلاً معلوم

نہین یا تجاہل کرتا ہی بہر حال اوسکو لازم ہی کہ ہوش مین آوی اور جو کچھہ لکہی سمجھہ کر لکہی اسقدر بیہوشی باعث ذلت

ہوتی ہی ہان شرم دیباچہ کتی است کہ پیش مردان بیاید اتر ہی اور رابعاً حدیث مسند احمد حنبل کو جو مجیب غطریف

اپنی خوش فہمی سی متعہ کی حرمت پر سند لایا ہی اسکی سمجھہ کا پہیر ہی ورنہ مخفی نہین کہ حدیث مذکور صریح ہی حلت

متعہ مین اوس سے حرمت کا نکالنا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہی ظاہر ا مجیب غطریف کی زعم باطل مین یہہ

ہی کہ جیسی عمر نی متعتان کانتا مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کے معنی بدلالت بعض سنیون

کی بعض سنیونمین دیکہی ہین ویسی ہی ابن عمر نی بمقتضای الولد سر لابیہ کی اپنی قول واللہ ما کنا علی عہد

رسول اللہ زانین ولا مسافحین کی معنی کے لئی لیکن مجیب غطریف کو مسنوح کیا ہی اور یہہ اوسکا خیال خام

ہی کہ بطن متخیلہ مین اوسکی مستقر ہوا ہی حقیقت حال یہہ ہی کہ نہ قول عمر کی معنی موافق مزعوم سنیونکی بنتی ہین کا صرحنا

نہ قول ابن عمر کی معنی وہ ہین جو مجیب بناتا ہی جسکو کچھہ بہی فہم اور مناسبت لسان عرب سی ہوگی وہ سمجھہ لیگا کہ خاص

قول ابن عمر کا اور معنی ظاہر متبادر اوسکی یہی ہین کہ ایک شخص نے ابن عمر سے متعہ نسا کو پوچھا تو ابن عمر غضبناک
ہوئے اور کہا قسم بخدا کہ ہم اصحاب رسول کے عہد پیغمبر خدا مین جو متعہ کیا کرتے تھے زانی اور مسافح نتھے یعنی اگر متعہ حرام ہوتا
تو ہم اصحاب رسول کی اوسکو کیون کرتے چونکہ وہ حلال ہی ہم لوگ اصحاب رسول کی عہد رسول مین اوسکو کرتے تھے اور
غضبناک ہونا ابن عمر کا سوال سائل سے اور کہنا وَاللّٰہِ مَا کُنَّا عَلیٰ عَہدِ رَسُولِ اللّٰہِ زَانِینَ وَلَا مُسَافِحِینَ
موکد بحلف اور بصیغہ متکلم مع الغیر جواب سائل مین اور متعہ کو حرام نکہنا قرائن جلیہ اور دلایل واضحہ ہین حلت متعہ
پر اگر متعہ ابن عمر کی نزدیک حرام ہوتا تو ابن عمر سوال سائل سے غضبناک نہوتے اور وَاللّٰہِ مَا کُنَّا عَلیٰ عَہدِ
رَسُولِ اللّٰہِ زَانِینَ وَلَا مُسَافِحِینَ کہ مودای سوال از آسمان وجواب از ریسمان ہی نہ کہتے بلکہ صاف صاف
کہدیتے کہ اِنَّہَا حَرَامٌ یعنی وہ حرام ہی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ جو کوئی مسئلہ پوچھے اوس سے غضبناک ہونا یعنی جواور مسئلہ
پوچھنی والی کی جواب مین معما اور چیستان چہ چیز مجیب غطریف کیا یہہ نہین سمجھا کہ لفظ وَاللّٰہِ مَا کُنَّا عَلیٰ عَہدِ
رَسُولِ اللّٰہِ زَانِینَ وَلَا مُسَافِحِینَ تو منادی باعلی صوت ہی حلت متعہ پر کسو سطی کہ جابر اور ابو سعید خدری
اور عمران بن حصین وغیرہ اصحاب رسولخدا کی باذن ورخصت پیغمبر خدا کی بالاتفاق عہد پیغمبر خدا مین بالاتفاق بین
الفریقین متعہ کیا کرتے تھے اور عہد آنحضرت سے تا نصف خلافت عمر متعہ بین الاصحاب جاری اور رایج رہا تھا کما فی
صحاح السنیہ تو ابن عمر اوس متعہ مروجہ بین الاصحاب کو سفاح اور زنا عہد پیغمبر مین اور اصحاب رسولخدا کو زانی اور مسافح
کیونکر کہتے اور ابن عمر نے جیسے سائل شامی سے خشونت اور غیظ کا کلام کیا تھا کہ اَ نتبع اَمرَ رَسُولِ اللّٰہِ اَم اَمرَ ابی
ویسے ہی اس سائل پر غیظ وغضب کیا اور متعہ کو فعل اصحاب رسولخدا بیان کرکے اوسکی حلت سے سائل کو متنبہ
کیا مگر مقام حیرت ہی کہ مجیب غطریف اور اوسکی اسلاف واذناب متنبہ نہین ہوتے ولنعم ما قیل ع آب کوثر
ز نرم سعید نتوان کرد * گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ * بالجملہ شعر فہمی عالم بالا معلوم ہوئی مجیب غطریف
کو اس سمجھ پر کہ عبارت عربی صاف واضح الدلالت کا مطلب نہین سمجھتا اور تمیز بین الضار والنافع نہین رکھتا
متصدی تصنیف وتالیف کتاب علی الخصوص ردی جواب اس مسئلہ لاجواب کے ہونا اور ناحق دخل درمعقول کرنا کیا
ضرور تھا اور خامساً حدیث ابن ابی شیبہ مین لفظ متعہ کا بلا قید نسا واقع ہی اوسکو دلیل حرمت متعہ نسا ٹہرانا
تحکم بحت اور حدیث مذکور کو حرمت متعہ پر سند لانا سفاہت محض ہے محتمل ہی کہ ابن عمر نے متعۃ الحج کو حرام کہا ہو
جسکو اوسکی باپ نے کہا ہی کرہتُ ان یظلوا بہا معرسین اور ابن عمر اپنی باپ کی قول کرہت سے کراہت
تحریمی بقرینہ انا احرمہا کی سمجھا ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال قاعدہ مشہور ہی اور اگر مجیب غطریف

تہی کہ یہہ حدیث کتاب ابن ابی شیبہ مین باب النکاح و متعہ مین واقع ہی اس سبب سی حرمت متعہ نساکی دلیل ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ ہرگاہ بتشریح صاحب جامع الاصول کے جب صحاح ستہ مین جنکی صحت بر اجماع سنیون کا ہے
ایسا غلط وخبط ہو کہ کسی باب کی حدیث کسی باب مین پائی جای تو مولفات ابن ابی شیبہ وغیرہ کہ رتبہ صحاح کو نہین
پہونچی کس شمار مین اور اونکی تالیف و ترتیب کا کیا ٹہکانا اور سادسًا بسبای وضع او جعل کا حدیث بیہقی
کی بہی ناصیہ پر ظاہر ہی کیونکہ اوسمین حلت کو حصر کر دیا ہی نکاح مین ملکہ اوس نکاح مین جو سبب ارث کی لینی اور
دینی کا ہو اسصورت مین بنجوای حدیث مذکور ملک یمین بہی حرام ہوگئی اور یہہ صریح تحریم حلال و رخلاف نص قرآن مجید
کی ہی اور اگر مجیب غطریف براہ تغلیط کی کہی کہ حدیث مذکور بیان نکاح مین ہی ملک یمین دوسری چیز ہی تو ہم کہین گے
کہ ساتہہ قطع نظر کی اس امر سی کہ اوس حدیث سی حرام نہونی تو متعہ بہی حرام نہوگا اور اگر مجیب قید یہا و نتر ثہ
سی متعہ کو حرام ٹہرای تو قید مذکور سی نکاح دائمی لونڈیون کے ساتہہ او نکاح با کافرہ اور با مرتدہ بہی حرام ٹہری گا
کس لئے کہ لونڈی منکوحہ و کافرہ اور مرتدہ منکوحہ ترکہ شوہر سی میراث نہین پاتی ہین اور یہہ فتوی بیہقی و مجیب غطریف کا
سنیون کی مذہب کی بہی خلاف ہی تو ظاہر ہوا کہ حدیث بیہقی وضعی محض ہے بالجملہ یہہ احادیث موضوعہ معارضہ
حدیث صحیح ترمذی کا جو جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی تحریر فرمائی ہے نہین کرسکتی مجیب کو ذکر ان احادیث موضوعہ
سی کچہہ فایدہ نہوا **قال** المجیب الغطریف شیخ حلی نے کتاب نہج الحق مین لکہا ہی کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین
قصر کرنا معصیت ہی اور والد بزرگوار جناب کے کتاب صوارم مین شیخین کے طرف نسبت کرتا مین عبارت فرماتی ہین کہ
ابن عمرو بن عاص شخصی است کہ بخاری و مسلم ہر دو در صحیحین حدیث از و روایت نمودہ اند کہ گفت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول ان آل ابیطالب لیسوا بی باولیاء حالانکہ کتب شافعیہ مین نہ معصیت کا
نام ہی نہ اون دونون کتابون مین نام ابیطالب کا نشان خدا آپ کی تقصیر معاف کری **اقول** بفضل العلی
اللطیف **اولاً** مراد مجیب غطریف کا اصل مطلب سے اور فضول باتین خارج از مطلب کرنا قابل دید اہل دید ہے
کلام تو متعہ کی حلت مین ہو رہا ہی مجیب غطریف اس معرکہ سی فرار و تولی دبر کی نماز سفر و حدیث آل ابیطالب
کی ذکر مین جا چہپا کہ یہہ صریح دلیل عجز کی ہے اور **ثانیاً** ارباب انصاف پر مخفی نہین کہ کتاب نہج الحق کثیر الوجود
ہی جو کوئی چاہی دیکہہ لے کہ اوسمین کہین نہین لکہا کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہے مجیب غطریف
خود گرا افترا ہی اور وہ سارق دہلوی کی سنت پر چلتا ہی کہ سارق مذکور نے اپنی تحفہ مسروقہ مین اکثر مفتریات ہی لکہا ہے
مشہور و معنی لکہا ہی تحفہ مسروقہ مین کہ امامیہ کی نزدیک باتفاق متعہ کرنا مدت العمر کا صحیح ہی حالانکہ یہہ افترای

بحث ہی کہ مذہب حق مین مشہور ہونا ایسے کا بالاتفاق صحیح نہین اور حال حدیث صحیحین کا جو عمرو بن عاص سی مروی ہی یہہ ہی کہ حدیث مذکور مصرح بلفظ آل ابیطالب کے نسخ قدیمہ صحیحین مین موجود تھی متاخرین سنیون نی اوسکی شناعت معلوم کر کے منقبہ ہو کر اوسمین طرح طرح غلط وخبط اور تحریف و تصحیف کی ہی کہ وہ قابل دید اہل دید کی ہی مجیب ظریف نی جو کہا صحیحین مین نام ابیطالب کا نشان نہین یہہ کید و خدع اوسکا ہی یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم مجیب ظریف نی کیا اپنی اسلاف کی مصنفات اور اپنی مذہب کی کتابین نہین دیکہین ع کہول کر آنکہہ دیکہہ لو صاحب ☆ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی ☆ ابن ابی الحدید معتزلی کہ گرچہ بظاہر سنیونکا ہی اور حسن عقیدت اصحاب سنیونسی سنیونکی برابر رکہتا ہی کہتا ہی روایت کی گئی ہی عمرو عاص سی وہ حدیث جو بخاری و مسلم نی اپنی صحیحین مین روایت کی ہی مسند و متصل اوس سی کہ کہا اوسنی سنا مین نی رسول خدا سے فرماتی تہی تحقیق آل ابیطالب میری اولیا اور دوستدار نہین ہین بجز اسکی نہین کہ میرا دوست و ولی نہین ہی مگر خدا اور صالح مومنین اور شاہ عبد العزیز دہلوی نی حاشیہ تحفہ مسرورہ کی بحث حدیث من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ مین حدیث مذکور کو نواصب کی طرف سی نقل کیا ہی اور انکار اوسکی صحت کا یا انکار اوسکی ہونی کا صحیحین مین نہین کیا ہی اور ابن حجر نی فتح الباری مین کہا کہ اکثر لوگون نی آل ابی بحذف مضاف الیہ لفظ ابی کے روایت کیا ہی اور اسمعیلی نی آل ابی فلان لکہا ہی اور قرطبی نی کہا کہ نسخ صحیح مسلم مین لفظ فلان کے جگہہ چہوڑی گئی تہی بعد ان بعضون نی لفظ فلان کا واسطے اصلاح کی لکہدیا انتہی اور کتاب محمد بن جعفر مین ان آل ابی بیاض واقع ہی اور صاحب فتح الباری نے لکہا عرب مین کوئی قبیلہ نہین ہے جسکو آل بیاض کہتی ہون چہ جا کہ قریش مین اور سیاق حدیث مشعر ہے کہ وہ لوگ جنکو پیغمبر خدا نی نسبت اولیا ہونی قرار دیا قریش سے ہین اور پہر ابن حجر تہوڑی فاصلہ کے بعد لکہتا ہی کہ ابو بکر ابن العربی نی سراج المریدین مین کہا ہے کہ اصل حدیث عمرو عاص مین لفظ آل ابیطالب کا تہا اوسکو تغیر دی کر آل فلان بنا یا گیا اور ابن حجر نی یہہ بہی کہا ہی کہ لفظ آل ابیطالب کا موجود ہی مستخرج ابی نعیم مین طریق فضل بن موفق سی کہ مروی ہے عیینہ بن عبد الواحد سے بسند بخاری کے بیان بن بشر بن قیس بن ابی حازم سی انتہی بالجملہ ہونا لفظ ابیطالب کا نسخ قدیمہ صحیحین سنیہ مین بگواہی صاحب فتح الباری کی کہ صنادید سنیہ سی ہین اور تحریف و تصحیف سنیونکی اوسمین ثابت ہی مجیب ظریف نی جو کہا کہ اون دونون کتابون مین نام ابیطالب کا نشان نہین یہہ پہلی قدمائی اوسکی اور بہت لکہنا ہی آبائی مین جد کا اور غادرون اور خائنون کے تقصیر پہ خاک ڈالی اور جونکہ مجیب ظریف نے یہان مدح و ستایش اپنی صحیحین کی لکہا ہے حقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ چند فقری مشعر حال صحیحین سنیان کتب معتمدہ سنیونسی یہان لکہدون اور حال مختصر بعض روایات

صحاح ستہ سنیہ کا بھی ظاہر کر دون کہ متعصب لوگ دیکہکر بچشم عبرت دیکہین ور سمجہین کہ شیعہ ہی اور

لا انما المن الاحیاء کی شوخ چشمی کو جہوڑ دین شرح بزدوی مین ہے ان البخاری قد احتج بجماعۃ سبق

من غیرہ الجرح لہم کعکرمۃ مولی ابن عباس واسمعیل بن ابی اویس وعاصم بن علی وعمرو بن مرزوق وغیرہم

واحتج مسلم بسوید بن سعید وجماعۃ اشتہر الطعن فیہم ہکذا فعل ابو داود انتہی یعنی بخاری

ومسلم نے مجروحین و مطعونین سی احتجاج کیا ہے کہ ایسا اونکی بیہ ہے بخاری نے عکرمہ و اسمعیل بن ابی اویس و عاصم بن علی

و عمرو بن مرزوق وغیرہ سی اور مسلم نے سوید ابن سعید و ایک جماعت سی جو مطعون مشہور ہیں اور ایسا ہی کیا ہی ابو داود نے

اور جامع الاصول ابن اثیر مین ہے روایۃ المبتدعۃ واصحاب الاہواء عند اکثر اہل الحدیث مقبولۃ اذا کانوا

فیہا صادقین فقد اخرج البخاری فی صحیحہ عن محمد بن زیاد وحریز بن عثمان وہما مشہوران بالنصب انتہی

یعنی روایات مبتدعہ واصحاب اہوا کی مقبول ہین نزدیک اکثر اہل حدیث کی جبکہ وہ صادق ہون چنانچہ بخاری نی اپنی صحیح مین

محمد بن زیاد وحریز بن عثمان ناصبیون سی روایت کی ہے اور کتاب رجال ملا علی قاری مین ہے وقد وقع مثل ہذا من مسلم

اشیاء لا تقوی عند المعارضۃ فما یقولہ الناس ان من روی لہ الشیخان فقد جاز القنطرۃ ہذا ایضا من

التجاہل والتساہل فقد روی مسلم فی کتابہ عن اللیث عن ابی مسلم وغیرہ من الضعفاء وقد قیل

ان مسلما لما وضع کتابہ الصحیح عرضہ علی ابی زرعۃ فانکر علیہ وتغیظ وقال قد سمیتہ الصحیح

وجعلتہ سلما لاہل البدع وغیرہم انتہی خلاصہ یہ ہے کہ مسلم نے اپنی کتاب مین روایت کی ہے لیث و

ابی مسلم وغیرہ ضعفا سی اور حافظ نی کہا کہ مسلم نے جب اپنے کتاب صحیح بنایا تو ابی زرعہ کو دکہایا ابی زرعہ نے موہنہ

پہیر لیا اور غصہ کیا اور کہا کہ تو نے نام اسکا صحیح رکہا ہے اور اوسکو اہل بدعت کی لیے نردبان بنایا ہے اور مقدمہ

فتح الباری مین ہے کہ بخاری نے عکرمہ مولی ابن عباس سے کہ خارجی ہی روایت کی ہے اور ولید بن کثیر سے بہی کہ اونسے

کہ خارجی ہی اور اسحاق بن سوید عدوی سی وحریز بن عثمان حمصی سے اور حصین بن ابو سعید سے اور عبد اللہ بن سالم اشعری

سی ابو قیس بن حازم سی کہ یہ سب ناصبی ہین اور عمران بن حطان خارجی خبیث سی کہ اوسنے مرثیہ ابن ملجم ملعون

کا کہا ہی اور کتاب انساب سمعانی مین ہے کہ عمران بن حطان مفتی خوارج کا اور زاہد و شاعر اونکا ہی اوسنے مرثیہ ابن

ملجم کا کہا ہی اور اوسنے ضربہ علی مین یہ دو شعر کہی ہین ع یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا * الا

لیبلغ من ذی العرش رضوانا * انی لاذکرہ یوما فاحسبہ * اوفی البریۃ عند اللہ میزانا *

خلاصہ ان اشعار کا یہ ہی کہ عمران بن حطان ملعون کہتا ہی کہ ابن ملجم ملعون نی علی کے ضربہ جو لگائی ہی خدا کی خوشنودی کے

(١٦٢

لیے لگائی ہی

نہی لکھی ہی اور مین جو کسی دن اوس عبرت کا ذکر کرتا ہون تو مین اونکو ساری جانون سے حساب کی برابر جانتا ہو
اور صاحب نزہۃ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ فرماتی ہین صحاح سنیان سیما صحیح بخاری کہ اصح الکتب بعد کتاب الباری میدانند
از روایات خوارج مملو ہست منہم عکرمہ کہ نجدی بود از وفیات الاعیان ابن خلکان دمثل دکلہ ومنہم مسعود ومنہم عمران بن حطان
کہ بخاری وابوداود ونسائی ازو روایت میکنند شیخ عبد الحق در رجال مشکوۃ گفتہ کان خارجیا مدح ابن ملجم ویروی
عن عمر وابی موسی وابی ذر وروی عنہ البخاری وابو داود والنسائی ومنہم نجدہ الحروری کہ شیخ عبد الحق دہلوی در رجال
مشکوۃ او را از رئیس خوارج نوشتہ ومنہم حریز بن عثمان حمصی کہ از رجال بخاری است در بغض وخروج بمرتبہ علیا بود وجناب
امیر علیہ السلام را ناسزا میگفت کما فی لسان المیزان ومنہم سمرہ بن جندب شیخ عبد الحق در رجال مشکوۃ نوشتہ سمرہ
بن جندب صحابی مشہور کان علی رای الحروریۃ والخوارج ومنہم مغیرہ بن شعبہ جناب امیر علیہ السلام را ناسزا میگفت کما
فی مستدرک حاکم انتہی مختصرا اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین ہے اکابر محدثین اہلسنت مانند قتادہ
ومحمد بن مسلم ابن شہاب زہری وابو اسحاق سبیعی ونسائی وغیر ایشان روایت از عمر بن سعد بن ابی وقاص کہ بر اہلبیت ستمہا
کردہ روایت میکنند فی تہذیب الکمال قال احمد بن عبد اللہ العجلی عمر کان یروی عن ابیہ احادیث وروی
الناس عنہ وہو الذی قتل الحسین وہو تابعی ثقۃ انتہی اور ترمذی اور ابن ماجہ روایت کرتی ہین عبد اللہ
بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فتح مکہ مین نکال دیا تہا اور فرمایا تہا کہ مین اونکو
امان نہین دیتا نہ حل مین نہ حرم مین کما فی مدارج النبوۃ اور شمر ذی الجوشن قاتل جناب امام حسین علیہ السلام بہی رواۃ و
محدثین سنیون سی ہی ابو اسحاق سبیعی نی کہ اعاظم محدثین سنیون سی ہی اخذ روایات شمر ذی الجوشن سی کیا ہی کما فی
الاستیعاب اور بخاری صاحب صحیح بخاری جناب صادق علیہ السلام کو صادق اللہجہ نہین جانتا اور ضعفا مین شمار کرتا ہے
کما فی میزان الذہبی فضل اللہ فاہ یہہ ہی حال صحاح ستہ سنیونکا اور راویونکا اونکی اب منصفین دیندار اور دینداران
نصفت شعار ملاحظہ فرمائین کہ صحاح ستہ سنیونکی مملو ہین روایات خوارج ودشمنان اہلبیت علیہم السلام سی اور اکابر
محدثین اور روات سنیونکی بقول شیخ عبد الحق دہلوی کہ عمر سعد ملعون بانی قتل امام حسین علیہ السلام سی اور بقول صاحب
استیعاب کی شمر ذی الجوشن ملعون قاتل جناب امام حسین علیہ السلام اخذ روایات کرتی ہین خوشا حال سنیون کا کہ عمران
بن حطان وعمر سعد وشمر ذی الجوشن انکی اکابر محدثین سے ہین تو عمران بن حطان مداح ومرثیہ گوی ابن ملجم ملعون کا
اور عمر سعد وشمر ذی الجوشن ملاعنہ قاتلان سردار جوانان اہل بہشت ایمہ حدیث سنیونکی اور سنی لوگ اتباع ان
ملاعنہ کی ہین اور ہمارا تو اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ اہل حق امامیہ اثنا عشریہ ایدہم اللہ تعالی بالطاف خفیہ

و بخلیفہ اتباع و شیعیان جناب حسنین سید شباب اہل الجنۃ سے ہیں ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا * فاعتبروا یا اولی الابصار قال المجیب الظریف رہی یہ بات کہ یہ حدیث متعۃ الحج میں ہے لیکن
عبداللہ نے کیوں اپنے باپ کے حق میں یہ بے اعتنائی کی جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شامی عامی تھا تفصیل تمتع کی سمجھتا نہ تھا
سمجھا کہ مطلق تمتع حرام ہے اور محرم اوسکے حضرت عمر ہیں اسیواسطے جب عبداللہ نے اوسکے جواب میں مطلق فرمایا کہ یہ حلال ہے
اوسنے بطریق اعتراض کے کہا کہ ان اباک قد نہی عنہا تب عبداللہ نے اوسکے ساکت کرنے کو کہا کہ ارأیت ان کان
ابی نہی عنہا وصنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ابی یتبع ام امر رسول اللہ تب کہا اوسنے
بل امر رسول اللہ پس کہا عبداللہ نے لقد صنعہا رسول اللہ گویا اوسکو الزام دیا کہ جس تمتع کو رسول اللہ کرتے تھے
وہ تو ابتک جاری ہے میرے باپ نے کسکو حرام کیا پس معلوم ہوا کہ یہ ارشاد عبداللہ کا اوسکے اسکات کو تھا کچھ بے
اعتنائی کی طور پر نہ تھا اقول بفضل العلی اللطیف یہ تحکمات اور دعاوی بلا دلیل مجیب ظریف کی سراسر پوچ
اور باد در ہوا ہیں اولاً عامی ہونا شامی کا تفصیل تمتع سے ممنوع و غیر مسلم ہے مجیب پہلے اوسکو بدلیل مقبول الخصم
ثابت کرے پھر اوسپر اپنے کلام کی بنا ڈالے ثبت العرش ثم انقش اور ثانیاً الحمد للہ کہ مجیب ظریف نے اقرار کیا کہ سائل
شامی خلیفہ جی کو حرام کرنے والا سمجھا تھا اس سے ثابت ہوا کہ سنی لوگ انا احرمہا قول خلیفہ جی کے معنی جو ابن حجر نے
یا ابن حجر جو معنی ٹہراتے ہیں نہ معنی حقیقی ہیں نہ مجاز متعارف نہ موافق محاورہ عرب کی ورنہ شامی اوسکو کیوں نہ سمجھتا
یعنی اگر انا احرمہا کے معنی ابن حجر کے معنی حقیقی یا مجاز متعارف یا موافق محاورہ عرب کی ہوتی تو شامی ان معنی کو
ضرور سمجھتا و اذ لیس فلیس ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است اور ثالثاً
مجیب ظریف نے اپنی جودت طبع و خوش فہمی سے قول عبداللہ بن عمر کو جو معنی پہنائے وہ معنی نہ تو شعر میں ہیں نہ بطن
شاعر میں بلکہ اسکا ڈہنگ جدا اور رنگ نیا ہے کہ وہ معنی بطن مجیب ظریف میں ہیں کسواسطے کہ جسکو عالم الغیب والشہادۃ
نے دل دانا اور چشم بینا دیا ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ خلیفہ زادہ نے اپنے اس قول میں زبان حال سے ترنم باین شعر
کیا ہے ؎ مردمان گر چہ ناخلف پسر اند * من بیچارہ ناخلف پدرم * اور اوسنے خلیفہ جی کو الزام دیا ہے
نہ سائل شامی کو کیونکہ یہ امر واضح ہے کچھ پوشیدہ نہیں کہ جب شامی نے ابن عمر سے حال متعہ کا پوچھا ابن عمر نے اوسکو
جواب میں متعہ کو حلال بتلایا پھر شامی نے تقریر قول ابن عمر کی لیکے کہا تمہارے باپ نے تو اوسکو حرام کیا ہے ابن عمر نے
اپنے قول کے تقریر میں قول شامی کو تسلیم کیا اور کہا باپ اوس شخص کا حرام کیا کرے میں تابع پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کا ہوں کہ آنحضرت نے متعہ کیا ہے کیا میں اتباع اپنے باپ کا کروں اور سنت رسول کو ترک کروں تماشے

میں اور تمام عہد ابو بکر اور اول عہد عمر میں عمل منع کرنے کی جاری تھا ایسی صاحب انصاف کو اسی قدر کافی ہے
اور بحث اور جدل کا کچھ ٹھکانا نہیں فقط **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام جابر بن عبد اللہ نے اس
متعہ کی روایت کی فتوی جواز کا نہیں دیا جو دلالۃ ولا اشارۃ تحفہ میں پائیں عبارت افادہ فرما چکے ہیں کہ روایت
کرنے سے جبری مستلزم فتوای راوی بمضمون ان میت **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف نے جو قلادہ
تقلید سوفسطائیہ کا طوق لعنی گردن کا کرکے انکار بدیہیات پر کمر باندھی ہے اور اوسنے جاہے کی آنکھ بند کرلی ہے
جو چاہے سو کہے ورنہ ظاہر ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے یہہ جو کہا کہ ہم متعہ کرتے تھے عہد پیغمبر خدا میں اور عہد ابو بکر میں
اوس وقت تک کہ منع کیا عمر نے متعہ کو مقدمہ عمرو بن حریث میں یہہ تو جابر نے اپنا اور اصحاب رسول خدا کا معمول یہہ
اور فتوی او مفتی بہ بیان کیا ہے روایت محض نہیں کی ہے اور مخفی نہیں کہ امر غیر مفتی بہ معمول جم غفیر صحابہ رسول کا
کیونکر ہو سکتا ہے تعجب ہے کہ مجیب کو روایت راوی اور معمول بہ راوی میں تمیز نہیں ہے اور روایت راوی کی اگرچہ مستلزم
فتوای راوی کو نہیں لاکن عمل کرنا راوی کا بلاشبہہ مستلزم فتوای راوی کو ہے کما لا یخفی **قال المجیب الظریف**
یہ سچ ہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہے حال آنکہ روایات تجسیم و تشبیہ وغیرہ کہ خلاف ضروریات دینیہ ہے کتب شیعہ میں حد
سے زیادہ موجود ہیں چنانچہ کلینی میں اسی عبارہ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا سمعت امیر المؤمنین یقول انا
ید اللہ انا جنب اللہ اور اوسی کتاب میں اسود بن سعید نے ابی جعفر سے روایت کی نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ
نحن عین اللہ وعلی ہذا القیاس پس معلوم ہوا کہ روایت راوی کی مستلزم فتوی کو نہیں ہوتی ۵
چو کاری بی فضولی من برآید * مرا در وی سخن گفتن نشاید **اقول** بفضل العلی اللطیف کج بحثی اور سوء فہمی
مجیب کی حد سے گذر گئی **اولاً** قیاس کرنا اوسکا حدیث جابر بن عبد اللہ کو کہ مشعر و مبین فتوی اور عمل جابر و دیگر
اصحاب پیغمبر خدا کی متعہ کرنے پر ہے تا ماجرای عمرو بن حریث کی اوپر احادیث تجسیم و تشبیہ کی قیاس مع الفارق اور
پرلے اول کا قیاس ہے کہاں حدیث فتوای و عمل متعہ کی کہ باتفاق اہل اسلام کی جائز اور تا ماجرای عمرو بن
حریث تک اصحاب پیغمبر خدا میں معمول و رایج تھا اور کہاں روایات تجسیم و تشبیہ کہ باتفاق اہل اسلام کی بلکہ باتفاق
جملہ ارباب ملل و نحل کے الا ما شذ و ندر تجسیم و تشبیہ مطلقا باطل و ناروا ہے یہاں تو لی شائبہ تکلف مجیب نے جو زور دن
سے کان کاٹتی **ثانیاً** ان ارشادات ائمہ علیہم السلام میں کہ انا ید اللہ انا جنب اللہ نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ
نحن عین اللہ ہرگز شائبہ تجسیم و تشبیہ کا نہیں ان ارشادات میں سے تجسیم و تشبیہ پیدا کرنا خوش فہمی مجیب ظریف
کی ہے اگر نعوذ باللہ منہا ائمہ علیہم السلام یوں فرماتے اللہ ید کید الانسان ولہ لسان و وجہ و عین و جنب

کا ہمکو تھا تو البتہ تجسیم اور تشبیہ ہوتی سو تو حضرت علیہم السلام نے فرمایا ہی نہیں بلکہ آنحضرت نے ایسی مرتبت الٰہیہ

اور اپنی خصوصیتوں کو جو جناب احدیت جلشانہ سے کہتی ہین ان عبارتون سے تعبیر کیا ہی یعنی ہمکو جناب خالق عالم جلشانہ

مین ایسا اختصاص ہے کہ ہم بمنزلہ ہاتھہ اور آنکھہ اور زبان کے اوسکی ہین ہمارا کہنا اوسکا کہنا ہی ہمارا کرنا اوسکا کرنا ہے

ہمارا دیکھنا اوسکا دیکھنا ہے مثلاً اون عبارتون کی یہہ معنی نہین ہو سکتی کہ خدا کی ہاتھہ پانون آنکھہ زبان ہی اور

خداے تعالی جسم صاحب اعضا ہے مثل ممکنات کی تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً اور چونکہ یہہ مقام استطرادی ہے

یہان معانی اور رسالہ ہوا علیہ و شان نزول احادیث مذکور کا تفصیل لکھنا موجب طوالت و ملالت ہی ثالثاً

فرض کیا ہمنی کہ روایات کلینی کے موافق فہم مجیب عظریف کی دال تجسیم و تشبیہ پر ہین تو بہی مجیب عظریف کو

لازم تہا کہ اونکو مانند احادیث صحاح اپنے مذہب کے کہ تجسیم و تشبیہ مین صریح ہین سمجھہ کر راہ تعریض و تعرض کے نکلتا تو

جو جواب اپنی احادیث کی جانتا وہی جواب ان احادیث کی بہی جاننا چاہی کہ کتب سنیون مین احادیث تجسیم

و تشبیہ حد سے زیادہ بہری ہین کہ ایک حدیث بطور مشتی نمونہ از خروارے لکھتا ہون صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی

ہی کہا رسولخدا نے خلق اللہ آدم علی صورتہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اپنی صورت پر شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین کہا ہے

حدیث مین آیا ہی پیدا کیا گیا آدم او بر صورت خداے رحمان کے اور مشکوۃ مین حدیث جو عبد الرحمن بن عباس سے

مروی ہی اوسمین یہہ فقرہ ہی فوضع کفہ بین کتفی کہا پیغمبر خدا نے کہ خداے تعالی نے ہتہلی اپنی میری شانون کے

درمیان مین رکہی اور صحیح ترمذی مین ابن عباس و معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا آیا خدا میرے

پاس اچہی صورت مین اور ابن اثیر نے جامع الاصول مین اور مسلم نے اپنی صحیح مین اثنا ے حدیث طویل مین روایت

کی ہے کہ خداے تعالی مومنون کی پاس آویگا دوسری صورت مین غیر اوس صورت کی جسمین پہلی دیکھا تہا اور کہیگا کہ مین

تمہارا خدا ہون مومنون کو جو شک ہوگا کہینگے ہم اوسکی ساق کو پہچانتے ہین تو خدا اپنی ساق یعنی پنڈری کہولکر اونکو

دکھاویگا اور صاحب مجمع البحار نے اس حدیث کو صحیح کہا ہی رایت ربی بصورۃ شاب امرد و رایت ربی فی صورۃ

شاب لہ وفرۃ دیکہا مین نے خدا کو صورت جوان مین کہ اوسکی سر پر بال ہین مجیب عظریف اور اوسکی اصحاب دیکہین

کہ ان احادیث صحاح سنیہ مین کف اور ساق اور جسم مثل انسان امرد وغیرہ کی خداے تبارک و تعالی کی واسطی ثابت ہے

تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً بخلاف روایات کلینی کے جو مجیب نے ذکر کیی کہ اونمین جسم و اعضا

خدا کی لیے ہرگز ثابت نہین اور بر تقدیر فرض الجواب الجواب قال المجیب الظریف اور جابر یا بعض اصحاب دیکہے

کہ عہد پیغمبر اور ابو بکر مین متعہ کرتے تہے حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ یہہ فعل اونکا مدت معلوم تک بعد حرام ہونے متعہ کے تہا

(١٦٧)

چہار کہا اور اتنی مدت دراز تک کہ وہ جنہیں سے تو ما بعد اپنی مذکور تک بڑا عرصہ ہوا وقت اوطاس سے ہی لا اقل عرصہ دس
گیارہ برس کا ہوا خلیفہ جی کیون کان مین تیل ڈالے بیٹھے رہے اور اجلہ اصحاب انکو اوسکی اطلاع کیون نہ کی کہ اصحاب بیچارے
مدت دراز تک بقول مجیب کے ترک نفس حرام کی رہے اور خلیفہ جی باوصفیکہ ذمہ دار احتساب کا اونکی انکا تہا اصحاب سے
حرام کرواتے رہے اور وبال حرام کروانی کا اپنی گردن پر لیتی رہی کیا امر بالمعروف ونہی عن المنکر خلیفہ جی پر
واجب تہا اما جو مہاذ کور کی بعد جو کہا جسدن پیغمبر خدا کے اونکی کان مین جوڑی سے العیاذ باللہ منہ نہی متعہ سے کے
تہی اوسی دن سر منبر اب روپ نے کہدیا ہوتا یا جیسے بقول سنیون کی منصب اتالیق پیغمبر خدا کا رکہتے تہے اوسی وقت
اتالیقی کو کام فرمایا ہوتا اور پیغمبر سے کہا ہوتا کہ آپ علی الاعلان سب اصحاب کو اس حکم سے مطلع فرمائیے اور لااقل جسدن
ابوبکر کو تقمیص بخلافت کے تہی اور مہاجرین وانصار سے لڑکی اور پیغمبر خدا کی تجہیز وتکفین ومشایعت جنازہ سے اعراض کرکے
ابوبکر کو خلیفہ بنایا تہا اوسدن سر منبر ابوبکر سے کہوادیا ہوتا یا روز اول اپنی خلافت کی سب اصحاب کو تبلیغ اس حکم شرعی
کی کردی ہوتے کہ اصحاب سنیونکی ارتکاب حرام سے باز رہتی اور خلیفہ جی حرام کروانی کی ورزو وبال سے محفوظ
رہتی اپنی نصف خلافت تک کیون گونگی کا گڑ کہائی بیٹھی رہی بالجملہ مجیب ظریف نے مذہب سنیونکو خوب رونق
دی کہ خلیفہ جی کو خائن احکام شرعیہ اور حرام کروانی والا اور اپنی اجلہ اصحاب عدول کو حرام کرنیوالا ٹہرایا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ۵ مرحبا شاباش ای رحمت خدا اکا آفرین * ایہمار تو آید چنین ہا توکنی * الغرض اجلہ اصحاب
کو کہ سنیونکی نزدیک وسایط تبلیغ احکام شرعیہ کی ہین احکام شرعیہ سے بی خبر کہنا تیشہ اپنی پانون پر مارنا ہی ونعم
ما قیل ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود * بہتر ازان دوست کہ نادان بود قال المجیب الظریف جب ابن عباس
کو اول اطلاع نہی آخر جب حضرت امیر نے فرمایا انک رجل تائہ ان رسول اللہ نہی عن المتعۃ تب آپ نے رجعت فرمائی
چنانچہ شرح مقاصد مین جابر سے روایت ہی کہ ما خرج ابن عباس من الدنیا حتی رجع عن قولہ فی الصرف
والمتعۃ اور صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نے لکہا ہی کہ وہ عند الموت فرماتے تہی اللہم انی اتوب الیک من قولی
بالمتعۃ وقولی فی الصرف اور علاوہ اسکے خود مسلم مین سبرہ جہنی سے روایت ہی انہ غزی مع النبی یوم فتح مکۃ
قال فاقمنا بہا خمسۃ عشر یوما فاذن لنا رسول اللہ فی المتعۃ النساء ولم یخرج حتی نہانا عنہا
اور قسطلانی مین بروایت بیہقی حضرت امام جعفر صادق سے موجود ہی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ہی الزنا
بعینہ اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف عجب رجل تائہ ہی یا اوسکو حیرت ہوتی ہی کہ ہنگام
مناظرہ امامیہ کی مقابلہ مین احادیث اپنی کتب کی لکہتا ہی اور قبل ازین اسی رسالہ مین لکہ چکا ہی کہ ابن عباس نے

رجوع حلت متعہ سی بعد نزول آیہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کے کی ہے اور یہان

لکھتا ہی کہ جب حضرت امیر نے ابن عباس کو فرمایا انک رجل تایہ تب ابن عباس نے حلت متعہ سی رجوع کی ہے و لیس

ہذا الا تہافت اور یہہ تہافت مجیب کا مثل دروغگو را حافظہ نباشد گویا دلاتا ہی بالجملہ مجیب غطریف کو موجب دراز

مناظرہ کی وجہ تہا کہ بنا اپنی استدلالات کی روایات مقبولۃ الخصم پر رکھنا اور اپنی روایات خانگی محمول امامیہ

مناظرہ مین پیش نکرتا و انی لہ ذلک و طرفہ تر یہہ ہی کہ کتب سینون سی بہی ثابت نہین ہوتا کہ جناب امیر علیہ السلام نے

ابن عباس کو کب رجل تایہ فرمایا اور ابن عباس نے حلت متعہ سی کب رجعت کی وہ اپنی آخر عمر تک متعہ کی حلت پر قایم اور

مصر رہی جیسا کہ صحیح مسلم اور عقد ابن عبد ربہ وغیرہ کتب معتمدہ سینون کی نزاع ابن زبیر اور ابن عباس سی حلت متعہ

مین کہ آخر عمر مین ابن عباس کے ہوئی تہی مملو ہین اور فتح الباری مین ہی کہا ابن حزم نی ثابت رہی اوپر اباحت متعہ کے

بعد رسول خدا کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کما مر هذہ الروایات مع الروایات الاخر مرارا فتذکر ولا تکن من الجاحدین

اور عجب ترکے بات ہی کہ جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو ترقیم فرمایا ہی بقول صاحب کشاف کی متمتع بہا ازواج مین داخل ہی

تو مجیب غطریف بہت کڑوی ہوی اور کہا وہ تو معتزلی ہی اوسکا قول کتب مستند ہی کہا سی لایے اور آپ یہان خود

کو جیک امدال اہل اعتزال کے بن گئی اور اوسکی قول سے سند لائی اور اوسکا بس انداختہ تلاش کرنی لگی اگر یہہ سب

دوسری کو آخر نہو اور روایت بیہقی کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی یہہ بیت ما بہ ہی لیاقت استدلال

کی امامیہ پر نہین رکھتی اور حق تو یہہ ہی کہ وہ افترای بحت ہی امام معصوم پر معاذ اللہ کیا ممکن ہے کہ وہ معصوم متعہ مشروعہ

کو زنا کہی جیسے دیکھی کہ کتب ... امامیہ کی مملو ... معتمدہ ... حلت متعہ ... احادیث کثیرہ حلت متعہ

اوس معصوم اور دیگر ائمہ علیہم السلام سی کہ ... کثیرہ ... مین کتب فرقہ حقہ مین موجود ہین اونہین

معلوم کہ مجیب غطریف کو بکر روایت اوس جناب پر ... اعتماد ہوا کیونکہ سینی مرکب سینی اسلاف اخلاف مجیب

غطریف کے تو جناب صادق سی صاف نہین ہین بیہقی اور بخاری صاحب صحیح بخاری کے دل مین جناب صادق

کی طرف سی بخار ہی کہ وہ آنحضرت کو صادق اللہجہ نہین جانتا اور اوس معصوم کو ضعفا مین شمار کرتا ہی میزان ذہبی مین ہے

کہ بخاری حضرت صادق سی ثابت نہین کرتا اور شیخ بخاری کا اوس جناب کے حق مین کہتا ہی اجد منہ فی نفسی شیئا

یعنی دل شیخ بخاری کا اوس معصوم سی صاف نہین اور مصعب کہتا ہی کہ مالک جعفر صادق سے بغیر ضم کرنے دوسرے کے

روایت نہین کرتا تہی سبحان اللہ بخاری کے نزدیک عمران بن حطان مداح ابن ملجم ملعون و دیگر خوارج صادق اللہجہ اور موثوق

ہین کہ صحیح بخاری روایات خوارج سی مملو ہی کما مر اور جناب صادق علیہ السلام معاذ اللہ اوسکی نزدیک غیر موثوق

۱۹۷

٥ وا دیکہا دیدہ انصاف کرینا بدی * مسلط ہیں جراءت کر لا یشابدی قال المجیب الظریف اور حدیث
تہذیب و استبصار کے جو گذر چکی شاہد عادل ہے اقول بفضل العلی اللطیف جواب حدیث مذکور کا ہی گذر چکا کہ
وہ بخصوص منکاحاً حرمت متعہ پر بعد اوطاس وغیرہ کی گواہی نہین دیتی خلاصہ اوس حدیث کا اسی قدر ہی کہ متعہ روز
خیبر حرام ہوا فقط مجیب ظریف تہوڑی سی عقل کہین سی مستعار لیکر سمجھی کہ متعہ پہر خیبر کی بعد جو باعتراف سنیون کے
حلال ہوا اوسکی حرمت حدیث مذکور سی قطعاً ثابت نہین ہوتی فتح الباری مین ہی کہ متعہ چہ مرتبہ حلال ہوا پہلے
خیبر مین پہر عمرۃ القضا مین پہر فتح مکہ مین پہر اوطاس مین پہر تبوک مین پہر حجۃ الوداع مین قال المجیب الظریف
غرض معلوم ہوا کہ یہہ حدیث جابر کی بہین وقت تاکید حرمت متعہ ہی پس ارشاد جناب کا کہ اسی روایت سی معلوم ہوتا ہے
الی آخرہ محض بی ٹہکانی کے بات ہی ٥ پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہی * بی اصل بات اشتر گربہ گین کا مظہر
ہی اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف باتین بی اصل بی ٹہکانی کے کر رہا ہی اور وہ شعر جو لکہی ہے
اوسکا اپنی حق مین لکہی ہے اوسنے یہہ جو کہا کہ غرض معلوم ہوا کہ یہہ حدیث جابر کی بہین وقت تاکید حرمت متعہ ہے
یہہ قول اوسکا سراسر مہمل ہے کیونکہ مخفی نہین کہ تاکید فرع تاسیس کے ہی مجیب نی اس وقت تک کہین تاسیس متعہ ثابت نہین کی
پہر تاکید کیسی اور کس کے غرض کہ صحاح وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی بخوبی معلوم ہو چکا کہ قبل اجرای عمر و نہی حرمت کے
متعہ بین الاصحاب جاری اور رایج اور معمول تہا کسی نے قبل اجرای مذکور کی اوسکو حرام نہین کیا تہا کہ عمر نی اجرای مذکور مین
اوسکی تاکید کی ہو بلکہ اوسی ملہم احمق نے اجرای مذکور کے وقت اپنی رای ناقص سے تاسیس حرمت متعہ کے
کی ہے نہ تاکید اور یہہ تاسیس عمری سبب اصل حرمت متعہ کے اوسی بعیر الاصحاب کا ضرطہ ہی اور حدیث جابر کے
بہین وقت تاسیس عمری ہے نہ بہین وقت تاکید حرمت متعہ قال المجتہد العلام الظریف بعد لکہنی جواب استفتا کے
اضافہ کرنا بعض مضامین کا مناسب معلوم ہوا اسو اسطے بطور خاتمہ کی لکہا گیا کہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین
بیچ فصل اولیات عمر کے لکہا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جسنی پڑہنا تراویح کا ماہ رمضان مین مقرر کیا اور پہلا وہ
شخص ہے کہ جسنی متعہ کو حرام کیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ تمام عہد ابو بکر تک تراویح نہتی اور متعہ حلال اور جاری تہا
اسو اسطی کہ اگر متعہ عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ مین حرام ہو گیا ہوتا تو عمر پہلی حرام کرنی والی نہ ٹہرتی اور تمام
عہد ابو بکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا اور اکثر اصحاب کبار مانند جابر ابن عبد اللہ انصاری کے وغیرہ کی کیون متعہ
کرتے قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ عجب ناانصافی کی بات ہی کہ جواب پانی جای پہر بات
نباہی جای باتفاق اہلسنت اور بتصریح اپنی والد بزرگوار کے کتاب جامع سہی بمعنی تحریم اور تحلیل کے ملاحظہ کر چکی کہ مراد

قول لطیفہ جی

اوس سی اخبار ہی یا اظہار پہر استدلال بما بنیا فی التغافل لعمرکم ہذا سہل کیا معنی اقول بفضل العلی اللطیف نا
انصافی مجیب عظریف کے مدرسی گندگی کہ جواب دندان شکن پایا جاتا ہی اور ہٹ دہی کو نہیں چہوڑتا آدمی عقل کے
دشمن جب سائل شامی اور خلیفہ زادہ افقہ اصحاب سیبالش اور مامون عیر رشید دہ شیخ لعبوا اور یحیی بن اکثم اکابر علمائی
سنیہ انا احرمہما کی معنی اخبار یا اظہار حرمت سمجہی کلام معضلا تو مجیب عظریف اتفاق اہلسنت کا کہان سی کہتا ہی
اور ناحق باتین کیون بناتا ہی کیا یہہ لوگ مجیب کے نزدیک سنی نتہی یا اہل لسان اور محاورہ دان نتہی اور متاخرین
سنیون نی مثل تفتازانی وغیرہ کے برخلاف محاورہ جو لنا احرمہما کو خبر عن حرمتہما کی معنی بنا کر اوسپر چند محابلی
اتفاق کیا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قایلہ کی یہہ اتفاق اونکا کہ یحتم بہذا سہل ہے کس کام آتا ہی حق تو یہہ ہی کہ مجیب
عظریف نی جیا کر جواب صاف دیا ہی اور مودای قول مشہور خود فضیحت دیگران را نصیحت آپ استدلال بما بنیا فی
التغافل کر رہا ہی اور ماہجیں کو ناحق منسوب باستدلال بما بنیا فی التغافل کرتا ہی کسو اسطی کہ قائل قول انا احرمہما کا خود
سر منبر پکار رہا ہی کہ مین متعون مشروعہ کو حرام کرتا ہون یہہ نہین کہتا کہ متعون مشروعہ کو پیغمبر خدا نی حرام کیا تہا مین
اوس حرمت کی خبر دیتا ہون اور اوسکو ظاہر کرتا ہون مجیب عظریف اور تفتازانی وغیرہ ناحق اتالیقی پیغمبر کی کرتی
ہین بہلا یہہ بتاوین کہ قول قائل مین قرینہ کہان ہی کہ اخبار یا اظہار حرمت کا مراد لیا جاوی اور جناب غفران مآب طاب ثراہ
نی جو اخبار اور اظہار حلت اور حرمت کی معنی قول ایمہ نحن المحللون حلالہ و المحرمون حرامہ مین کہی ہین وہان لفظ حلالہ
اور حرامہ کا قرینہ اوس معنی کا موجود ہی اسصورت مین قیاس کرنا انا احرمہما کا کہ بی قرینہ ہی اوپر نحن المحللون حلالہ کے
کہ با قرینہ ہی قیاس مع الفارق ہے کما مر مفصلا فتذکر ولا تکن من الجاہلین قال المجیب الظریف معقود د
سیوطی کا اولیات سی اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ ہی یعنی عمر اول وہ شخص ہے جسنی حرمت متعہ کی خبر دی
اور اسیطرح معنی اول من سن صیام شہر رمضان ہے یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ جسنی سنت تراویح کو
ظاہر کیا اسواسطی کہ کتب احادیث اہلسنت مین متواتر ثابت ہی کہ اصل تراویح کی پیغمبر سی ہی کہ خلاف او نقلون کے
تین شب آپنی اسکو بجماعت ادا فرمائی اور ترک مواظبت کی علت بتائی کہ انی خشیت ان یفرض علیکم
پہر جب آفتاب نبوت نی غروب کیا تو یہہ عذر جاتا رہا حضرت عمر نی بحکم قاعدہ اصولیہ شیعہ وسنی کہ الحکم للعلل
بعلۃ یزول اذا زالت علتہ اس سنت کا حیا فرمایا اسمین کیا گناہ لازم آیا اقول بفضل العلی اللطیف
مجیب عظریف عجب سلوب النحو ہی کہ بار بار کتب اہلسنت سی استشہاد و استناد جواب امامیہ مین خلاف داب
مناظرہ کرتا ہی اور اوسنی قول سیوطی اول من حرم المتعۃ کا جو اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ معقود ٹہرایا

مصدق

مصداق المعنے فی بطن المجیب کا ہوا کہ یہہ مقصود نہ قول سیوطی مین ہے نہ بطن سیوطی مین بلکہ بطن مجیب
مین ہی بلا ریہہ تاویل علیل اور توجیہ غیر سدید مجیب کی اسقام مین کسیطرح صحیح نہین ہوسکتی بچند وجوہ اولاً
سیوطی نے کہا ہی فصل فی اولیات عمر اور ہر کسی پر جو عبارت عرب کا ترجمہ کرسکتا ہی ظاہر ہی کہ اس فقرہ کی یہی معنی ہے
کہ یہہ فصل بیان اون چیزون مین ہے کہ اونکو عمر نے سب سی پہلی کیا ہی کسی دوسری عمر پر اون امور مین سبقت نہین کی
سیوطی نے یہہ نہین لکھا ثانیاً جب مجیب عظریف نی اول من حرم المتعۃ واول من سن قیام شہر رمضان
فقرات سیوطی کو معنی خبر دینی اور ظاہر کرنی کے پہنائی تو قیاس بران مجیب کو چاہئی کہ دیگر فقرات سیوطی اور اولیات عمر کو
لامحالہ وہی معنی پہنائے کہ سیوطی بیچارہ اختلاف و انتشار تحریر و تقریر سے بچی اور ترجیح بلا مرجح بھی لازم نہ آئے
تو اسصورت مین اول من سمی امیر المومنین واول من کتب التاریخ من الھجرۃ واول من اتخذ بیت
المال واول من عس باللیل واول من عاقب علی الھجاء واول من ضرب علی الخمر ثمانین کے
یہہ معنی ہوئی کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ خبر دی یا گیا نام رکھنی کا امیر المومنین اور عمر پہلا وہ شخص ہے کہ خبر دی اوسنی ہی تازیانہ
مارنی کے شراب پر اور بی اصل ہونا ان معنونکا کسی پر مخفی نہین اور یہہ ویسا لطیفہ ہوا کہ ایک قابلیت دستگاہ نے
کہ مثل مجیب عظریف کی تہی ایک مجمع مین اپنی قابلیت ظاہر کرنی کے شعر مشہور گلستان سعدی کا یون پڑہا ؎
در بیشہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفیہ باشد * یعنی سعدی نی جو لفظ خفتہ بمعنی سونی والی کے کہا ہے
اوسکو قابلیت دستگاہ نی اپنی بیدا مغزی سی خفیہ بمعنی چھپی کے ٹھہرایا ایک ظریف بھی اوس مجمع مین موجود تہی اونہون
نی کہا سبحان اللہ آپ کیا ذہن رسا اور فکر صحیح رکھتی ہین یہہ لفظ آپ نی شعر سعدی مین خوب نکالا فی الواقع سعدی نے
نی یون ہی کہا ہی اور اوسکی اوپر کا شعر بھی اسیطرح ہی ؎ تا مرد سخن نگفیہ باشد * عیب و ہنرش نہفیہ باشد *
در بیشہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفیہ باشد * مرد ظریف نی تای دو نقطہ فوقانی کے جگہ گفتہ اور نہفتہ
مین بھی یای دو نقطہ تحتانی پڑہا یہہ ظرافت سنکر ارباب مجمع ہنسی اور قابلیت دستگاہ شرمندہ ہوئی اور چپ ہی مگر
مجیب عظریف نی تو اپنی قوۃ منفعلہ حضرت عثمان باحیا کی پیشکش کر دی ہے یہہ منفعل ہونی لگے اور ثالثاً بیان
مجیب عظریف سے ظاہر ہوا کہ خلیفہ اول بیچارے کو قاعدہ اصولیہ شیعہ و سنی سی کہ الحکم المعلل بعلۃ یزول
اذا زالت علتہ خبر نہی اگر اوس بیچارہ کو یہہ قاعدہ معلوم ہوتا تو بعد غروب آفتاب نبوت کی عذر خشیت ان یفرض علیکم
تو جاتا رہا تہا اوسکو لازم تہا کہ وہ اپنی عہد حکومت مین احیا اس سنت کا کرتا یا رب مگر یہہ کہا جاوی کہ عمر کو سنت
پر چلنی کا شوق تہا اور قاعدہ اصولیہ اونکی بطن شریف مین تہا بخلاف ابوبکر کی کہ وہ احکام شرعیہ اور قواعد اصولیہ سے

حاصل تھا اس صورت مین بدولت تدقیق مجیب عطریف کے خلافت خالفہ اول کے کہ قواعد اصولیہ سے واقف تھا باطل ہوئی اور یہی وہ حدیث جو سنیون نے ابوبکر کے شان مین بنائی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی ما صبّ الله شیئاً فی صدری الا وقد صببته فی صدر ابی بکر بے اصل ٹہری اور رابعاً معنی قول سیوطی کے ھو اول من حرم المتعۃ واول من سن قیام شہر رمضان اسطرح پر کہ عمر پہلا خبر کرنی والا حرمت متعہ کا ہی اور عمر پہلا ظاہر کرنی والا سنت تراویح کا ہی جیساکہ مزعوم مجیب کا ہی درست اور صحیح نہین ہوسکتی کیونکہ بزعم سنیون ہی کے پہلے خبر کرنے والی حرمت متعہ اور پہلی ظاہر کرنی والی سنت تراویح کی تو خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھے نہ عمر اور جب یہہ معنی بنا ہوئے تفتازانی ومجیب وغیرہ کے درست نہ بیٹھی تو وہی معنی متبادر حقیقی کہ عمر پہلا حرام کرنی والا ہی متعین ہوئی اور تاویل علیل مجیب عطریف کے کہ تعلیۃ تفتازانی سے تھی کچھہ کام نہ آئی اور عمر بیچارے پر گناہ تحریم حلال اور تشریع فی الدین کا لازم آیا **قال** المجیب العطریف شیعون نے تو وہ چیزین نکالی ہین کہ جنکی شرع مین کچھہ اصل نہین جیسے عید مباہلہ عید غدیر عید شجاع عید نوروز وغیرہ یہہ کیا انصاف ہی کہ آپ کو سب سب اور کو آخ تھوا **قول** بعضل العلی اللطیف مجیب عطریف غلط کہتا ہی کہ عید مباہلہ وغیرہ کی شرع مین اصل نہین وہ غالباً کبھی قران مجید کو نہین پڑہتا پڑہتا اور سچ ہے کیون پڑہے پڑہی کہ قران یعنی خلیفون کو شکوک القران اور لایق جلانے کے جانتا ہی کما اقررنا فی ہذہ الرسالۃ اور اس قران عثمانی مروج کی بہی اوسکی مذہب مین کچھہ قدر و منزلت نہین کہ لکھنا اوسکا پیشاب سے العیاذ باللہ منہ اوسکی مذہب مین جایز ہے کما مر من فتاوی قاضی خان پہر وہ کیون ایسی قران کو پڑہی پڑہاتا اگر کبھی وہ قران کو پڑہتا پڑہاتا ہوتا تو ایسی بے اصل باتین نکرتا کہ عید مباہلہ کی شرع مین اصل نہین ارباب انصاف اس امر کو دیکھین کہ لوگون کے دہوکا دینے کو زبان سے تو اظہار تعظیم قران کا اور عقیدہ اس حرکت کا لکھنا اوسکا پیشاب سے نعوذ باللہ منہ جایز جاننا اور پہر ساتھہ اس عقیدہ کذائی کے اہل حق کے سامہنے بڑہ بڑہ کر باتین کرنا ؎ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد

اب مطلب کہ آیہ وافی ہدایہ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہ حکایت حال مباہلہ کی کرتا ہی اور آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الایہ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً کہ حکایت حال غدیر خم ہے قران شریف مین موجود اور اب تک دست برد جلانی والون سے محفوظ ہی اور باتفاق اکثر مفسرین اور محدثین اور مورخین فریقین کے ثابت ہی کہ مباہلہ کے دن مغلوب ہونی وفد نصارے نجران اور اونکی جزیہ قبول کرنے کے سبب اور بروز غدیر خم بسبب وصی کرنی جناب امیر علیہ السلام کے

١٧٤

اور سبب

اور بسبب اکمال دین اور اتمام نعمت الٰہی اور رضای رب الارباب عظم سلطانہ کی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ کو سرور بہو فور حاصل ہوا تہا یہہ شیعہ کہ معتقد آثار رسول مقبول مختار اور اہلبیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی ہین کیونکر
تاسی اور پیروی اپنی مقتداؤن و پیشوایان جن و انس کی نکرین عجیب ظریف نے جو کہا کہ انکی شرع مین اصل نہین دروغ
بیفروغ اور دلیل اوسکی اجنبیت کے قران مجید سی ہے ورای آن سب عاقل وجاہل جانتی ہین کہ تہنیت و مبارکبادی
باہم ایام شادی و عید مین عرب و عجم مین متعارف ہی عجیب ظریف بتائی کہ اگر روز عید غدیر خم عید کا دن نتہا تو اوسکی عمر نے
جناب امیر علیہ السلام سی بعد بیعت کرنی کی کیون کہا تہا ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولی
کل مؤمن و مؤمنۃ کما فی المشکوۃ وغیرہا اور بروایت مسند احمد بن حنبل اور ابن مغازلی شافعی وغیرہ کے
بخ بخ لک یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولای ومولی کل مؤمن و مؤمنۃ کیون کہا تہا اور
علی ہذا القیاس عید نوروز بہی وہی عید روز غدیر خم ہی کہ سال حجۃ الوداع مین اٹھاروین ذیحجہ کو بہی کہ روز غدیر خم تہا تحویل آفتاب
برج حمل مین ہوئی تہی تو بحساب قمری عید غدیر خم اٹھاروین ذیحجہ کو اور بحساب شمسی روز نوروز کو کہ روز تحویل آفتاب برج
حمل مین ہے عید غدیر ٹہری اور عید شجاع کہ روز قتل فرعون آل محمد ہی بلاشبہ مومنون کی عید ہی کہ مومنون کو
اسوہ اپنی مقتداؤن کا سرور اور غم مین علامت ایمان کے ہی طرفہ بات ہی کہ عجیب ظریف عید مباہلہ وغیرہ کو کہ روز سرور
پیغمبر خدا اور اونکی اہلبیت کا ہی اور اصل اونکی قران مجید سی ثابت ہی بی اصل کہتا ہی اور تعریض بیجا اوسپر کرتا ہے
اور عید روز عاشورا پر کہ روز قتل سردار جوانان اہل بہشت اور روز اسیری اہلبیت پیغمبر اور روز مصیبت و گریہ رسول
خدا ہی تعریض و تعرض نہین کرتا بلکہ اور تاسی یزید پلید اور ابن زیاد بدنہاد وغیرہ کی اوسکو روز عید کا ٹہراتا ہی چنانچہ
دستگیر سیوطی نے غبطہ مین اور دیگر سنیون نی اپنی کتابون مین اوسکی تصریح کی ہے اور باوجود دعوی مسلمانی کی بہی چلا
جاتا ہی اگر عید کرنا روز عاشورا کا اور مخالفت و منافقت پیغمبر خدا کی اور تاسی یزید پلید کی عجیب ظریف اور اوسکی
اولیا کی نزدیک اسلام و ایمان ہی تو اوسکو اور اوسکی بڑی پیر کو ایسا ایمان روز افزون رہی اور روز عاشورا کو جو یوم
روز مصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا کہا اگر عجیب ظریف کو ہمین کچہ شبہہ ہو تو اپنی صحیح ترمذی اور صواعق محرقہ ابن
حجر اور شرح مرزخ وغیرہ مین دیکہہ لی کہ حضرت ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روز عاشورا وقت شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کو خواب مین دیکہا کہ گریان ہین اور خاک و غبار آنحضرت کے
کی سر و ریش مبارک پر ہی حضرت ام سلمہ اور ابن عباس نے حضرت سی جو سبب اوسکا پوچہا تو آپ نی ارشاد فرمایا کہ ہم ابہی
حسین کو قتل ہوتی دیکہا اور بمفاد حدیث صحیح متفق علیہ من رآنی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی کے

١٧٥

کوئی وسوسہ کسی موسوس کا حدیث حضرت ام سلمہ اور ابن عباس مین خلل انداز ہو گا اور عمر کہ کبر کا عدو اہلبیت و فرعون
آل محمد ہونا کچھ امر مخفی نہین طشت ازبام افتادہ ہے کہ جم غفیر صنادید علمای سنیہ نے روایات کثیرہ اپنی کتب معتمدہ مین
لکھی ہین کہ بسبب کثرت روایات اور تظافر جنابمکی صداقت کچھ ہو نہیں سکتی ہین اور وہ روایات صریح ہین عداوت و اغضاب و ایذای
عمر مین جناب سیدہ اور جناب امیر علیہما السلام کو اور آزردگی بضعہ رسولخدا مین وس فرعون آل محمد سے حقیر اسجگہ چند روایات
بطور مشتی نمونہ از خروارے رکون نفسی مجیب عظیم الشان کی لئے لکھتا ہے ابن قتیبہ جسکی شان میں ابن اثیر جامع الاصول مین
لکھتا ہے کان ثقة دیّناً فاضلاً

اور سے ابن قتیبہ نے کتاب الامامہ والسیاستہ مین روایت کی ہے ان عمر قال لابی بکر انطلق
بنا الی فاطمة فانا قد اغضبناها فانطلقا جمیعاً فاستاذنا علی فاطمة فلم تاذن لهما فاتیا علیاً
فکلماه فادخلهما علیها فلما قعدا عندها حولت وجهها الی الحائط فسلما علیها فلم ترد علیهما السلام
فتکلم ابو بکر فقال یا حبیبة رسول الله والله ان قرابة رسول الله احب الی ان اصل من قرابتی
وانک احب الی من عائشة ابنتی ولوددت یوم مات ابوک انی مت ولا ابقی بعده افترانی
اعرفک واعرف فضلک وشرفک وامنعک حقک ومیراثک من رسول الله الا انی سمعت
رسول الله یقول لا نورث ما ترکناه صدقة فقالت ارأیتکما ان حدثتکما حدیثاً عن رسول الله
تعرفانه وتفعلان به قالا نعم فقالت نشدتکما بالله الم تسمعا من رسول الله یقول رضاء فاطمة
من رضای وسخطها من سخطی ومن احب فاطمة ابنتی فقد احبنی ومن ارضی فاطمة فقد ارضانی
ومن اسخط فاطمة فقد اسخطنی قالا نعم سمعناه من رسول الله قالت فانی اشهد الله وملائکته
انکما اسخطتمانی ما ارضیتمانی ولئن لقیت النبی لاشکونکما الیه فقال ابو بکر عائذاً بالله من
سخطه وسخطک یا فاطمة ثم انتحب ابو بکر باکیا تکاد نفسه ان تزهق وهی تقول لادعون الله
علیک فی کل صلوة یعنی عمر نے ابو بکر سے کہا چلو فاطمہ کے پاس چلیں بس تحقیق کہ ہمنے غضبناک و آزردہ کیا ہے
اوسکو پس وہ دونو خانہ فاطمہ پر گئے اور اجازت چاہی دونوں نے فاطمہ سے آنیکے فاطمہ نے اونکو اجازت اپنے روبرو
آنیکے نہ دی تب وہ دونو علی ابن ابیطالب کے پاس گئے اور کہا کہ ہمکو فاطمہ کے روبرو لیچلو پس علی اپنے ہمراہ اونکو
روبرو فاطمہ کے لے گئے جب وہ دونون علی کے پاس بیٹھے فاطمہ نے اپنا موہنہ اونکی طرف سے پھیر کر دیوار کی طرف کیا
پھر اون دونون نے فاطمہ کو سلام کیا فاطمہ نے جواب اونکے سلام کا نہ دیا ابو بکر نے کہا اے دختر رسولخدا کی قسم بخدا

کہ قرابت رسولخدا کی دوست تر ہی میری نزدیک اس سے کہ صلہ رحم و نیکی کرون مین اپنی اقربا و اولاد سی اور تحقیق
تو مجکو عایشہ میری بیٹی سی زیادہ محبوب ہے اور تحقیق جسدن باپ تیرا موا مین چاہتا تہا کہ مین مرجاؤن اور بعد تیرے
باپ کے نرہون آیا تو جانتی ہے کہ مین باوجودیکہ تجکو جانتا ہون اور تیری شرف و فضل سے اگاہ ہون تجکو تیرے
حق سے منع کرون اور تجکو میراث رسولخدا سی محروم کرون لاکن مین نے رسولخدا سی سنا ہی کہ وہ کہتی تہی لا نورث ما ترکنا
صدقۃ یعنی ہم گروہ انبیا کی میراث نہین دیتی جو کچہہ ہمنی چہوڑا وہ صدقہ ہی پس فاطمہ نی کہا کہو اگر مین حدیث رسولخدا کی بیان
کرون تم اوسکو سمجہوگے اور اوسکا اعتراف کروگی اون دونون نی کہا ہم سمجہین گے اور اعتراف کرین گی پس فاطمہ نے
کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتی ہون آیا تمنے رسولخدا سی نہین سنا ہی کہ خوشنودی فاطمہ کی خوشنودی میری ہے اور سخط
و ناخوشی اوسکی سخط و ناخوشی میری ہے اور جو کوئی دوست رکہی فاطمہ کو اوسنی مجکو دوست رکہا اور جو کوئی
راضی کری فاطمہ کو اوسنی مجکو راضی کیا اور جو کوئی غضبناک و آزردہ کری فاطمہ کو اوسنی مجکو غضبناک و آزردہ کیا ابوبکر
و عمر نی کہا ہان ہمنی اس حدیث کو رسولخدا سی سنا ہی فاطمہ نی کہا تحقیق کہ مین خدا کو اور ملایکہ کو گواہ کرتی ہون
اس امر پر کہ تم دونون نی مجکو غضبناک و آزردہ کیا ہی اگر مین پیغمبر خدا سی ملاقات کرونگی تحقیق تمہاری شکایت پیغمبر خدا
کی روبرو کرونگی پس ابوبکر نی آواز بگریہ بلند کی اور قریب تہا کہ روح اوسکی بدن سی نکل جاوی اور فاطمہ کہتی تہی
کہ تحقیق مین نفرین اور بد دعا کرونگی تجہہ پر خدا کی درگاہ مین ہر نماز مین اور ابوبکر جوہری نی داود ابن المبارک سے
روایت کی ہے قال اتینا عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن و نحن راجعون من الحج فی جماعۃ
فسألناہ عن مسائل و کنت احد من سألہ فسألتہ عن ابی بکر و عمر فقال سئل جدی عبد اللہ بن الحسن
بن الحسن عن ہذہ المسئلۃ فقال کانت امی فاطمۃ صدیقۃ بنت نبی مرسل و ماتت و ہی غضبی
علی انسان فنحن غضاب لغضبہا یعنی داود ابن المبارک کہتا ہی کہ ہماری جماعت ہنگام مراجعت کی حج سی عبد اللہ
حسنی کے پاس آئی لوگون نی عبد اللہ مذکور سی مسائل پوچہی مین نی حال ابوبکر و عمر کا پوچہا عبد اللہ نی فرمایا کہ
لوگون نی میری جد عبد اللہ بن الحسن بن الحسن سے بہی یہی سوال کیا تہا اونہون نی جواب مین فرمایا تہا کہ مادر میرے
فاطمہ صدیقہ دختر نبی مرسل کے تہی اور وہ دنیا سی غضبناک گئی کسی شخص پر پس ہم بہی غضبناک ہین لوسبب غضب
اپنی مادر کی اور صاحب تاریخ آل عباس نے کہ معتمدین اہلسنت سے ہی یون لکہا ہی کہ بعد از آنکہ جماعتی از اولاد حسنین نزد مامون
دعوی فدک کردند مامون دو صد علمای حجاز و عراق و غیر ہمارا جمع کردہ تاکید کرد کہ کتمان صواب نسازند
بل بیان روایت و فتوی و بشیر ابن ولید و غیرہ نقل کردند کہ بعد از فتح خیبر جبرئیل علیہ السلام باآیہ

(۱۷۲

وآت ذا القربی حقه نازل شد پس رسول خدا صلی الله علیه وآله گفت کیست ذو القربی و چیست حق او جبرئیل علیه السلام
گفت ذو القربی فاطمه است و فدک حق اوست پس رسول خدا صلی الله علیه وآله فدک را بفاطمه داد و در وقتیکه ابو بکر
فاطمه را از تصرف در فدک مانع شد آنحضرت فرمود که بدهم من داده است ابو بکر او را قبول کرد و خواست درین باب کتابی نوشته
فدک را بآنحضرت باز دهد عمر گفت از فاطمه بینه طلب کن پس ابو بکر بینه طلبید فاطمه امیر المومنین و ام ایمن و اسماء بنت
عمیس را بگواهی آورد پس ابو بکر بر طبق آن کاغذ نوشت تا فاطمه تصرف در حق خود نماید آنگاه عمر شنیده نزد ابو بکر آمد
و صحیفه را گرفته آن نوشته را محو ساخت و گفت فاطمه زنی است و علی ابن ابیطالب شوهر اوست غرضش جلب نفع را
خود خواست و مجرد شهادت دو زن اعتبار ندارد ابو بکر قول او را قبول نموده فاطمه را از آن اعلام نمود آنگاه حضرت فاطمه قسم
یاد کرد که ایشان گواهی براستی داده اند و با ابو بکر و عمر گفت شما نشنیده اید از رسول خدا صلی الله علیه وآله که فرمود که اسما
بنت عمیس و ام ایمن از اهل جنت اند ایشان اعتراف کردند که شنیده ایم و معهذا حق آنحضرت را ندادند پس آنحضرت از ایشان
آزرده شد و قسم یاد کرد که شکایت هر دو را نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله خواهم کرد و چون بیمار شد وصیت
کرد امیر المومنین را که نگذارد ابو بکر و عمر را که بر آنحضرت نماز کنند انتهی ملخصاً اور صحیح بخاری کی باب غزوه ذات
قرد و خیبر میں حدیث طولانی یحیی بن بکیر میں جو عایشه سی مروی ہی یه فقرات موجود ہیں جو صریح ہیں آزردگی جناب امیر
و جناب سیده علیهما السلام میں ابو بکر و عمر سی فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة منها شیئا فوجدت فاطمة علی
ابی بکر فی ذلک فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلی الله علیه وآله وسلم
ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها لیلا ولم یؤذن بها ابا بکر وصلی علیها وکان لعلی
من الناس وجه حیاة فاطمة فلما توفیت استنکر من علی وجوه الناس فالتمس مصالحة ابی بکر و
مبایعته ولم یکن یبایع تلک الاشهر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یأتنا احد معک
کراهیة لمحضر عمر فقال عمر لا والله لا تدخل علیهم وحدک الحدیث یعنی جب ابو بکر نی فدک
اور خمس خیبر فاطمه کو نه دیا تو فاطمه غضبناک ہوئی ابو بکر پر اور اوس سی ملاقات ترک کی اور اوس سی ہمکلام نه ہوئیں
تا وقت وفات اور زنده رہیں بعد پیغمبر خدا کی چهه مهینی اور جب وفات پائی فاطمه نی تو اونکی شوہر نی رات کے
وقت اونکو دفن کیا اور نماز جنازه اونکی پڑہی اور ابو بکر کو اونکی مرنی اور دفن کرنی کے خبر نه کی اور علی کو
زندگی فاطمه میں وجاہت اور رو داری تہی لوگوں میں جب فاطمه نی وفات پائی لوگ علی سی پهر گئی تب
علی نے ابو بکر سی مصالحه چاہا اور بیعت کرنی چاہی اور وقت وفات فاطمه تک علی نی ابو بکر سی بیعت نه کی تھی

اور علی نے ابوبکر سے کہلا بھیجا کہ تو میری پاس اکیلا آ اور عمر تیری ساتھ نہ آوے کہ علی کو عمر سے کراہت تھی اور کتاب مختصر
فی اخبار خیر البشر میں ہے ان ابابکر بعث عمر بن الخطاب الی علی ومن معہ لیخرجہم من بیت فاطمۃ
وقال ان ابوا علیک فقاتلہم فاقبل عمر بشیء من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ و
قالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ
علی خلافۃ ابی بکر فبایعہ یعنی ابوبکر نے عمر کو بھیجا طرف علی اور انکی ہمراہیوں کی کہ انکو خانہ مہبط کاشانہ
جناب سیدہ سے نکالے اور کہا اگر وہ انکار کریں تو تو قتل کر انکو پس عمر آگ لایا کہ خانہ آنحضرت کو جلادے پس جناب
سیدہ اوسکو ملاقی ہوئیں اور کہا اے عمر کدہر آیا کیا تیرا گہر جلانے کو آیا ہے عمر نے کہا ہاں تمہارا گہر جلانے کو آیا ہوں
یا یہہ کہ بیعت ابوبکر کی کرو پہر اوسوقت علی گہر سے باہر آئے اور بیعت ابوبکر سے کی اور ابن عبد ربہ نے کتاب
عقد میں لکہا ہے فاما علی والعباس فقعدا فی بیت فاطمۃ وقال ابوبکر لعمر ان ابیا عن البیعۃ
فقاتلہما فاقبل عمر بقبس من النار علی ان یضرم علیہما النار فلقیتہ فاطمۃ فقالت
یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم یعنی علی اور عباس عم رسول دونوں خانہ فاطمہ میں بیٹہے
تہے ابوبکر نے عمر سے کہا اگر وہ دونوں بیعت کرنے سے انکار کریں تو انکو تو قتل کر پس عمر اون دونوں کے
جلانے کو آگ لایا پس جناب فاطمہ اوسکو ملاقی ہوئی اور کہا اے عمر کیا تو میرا گہر جلانے کو آیا ہے اور ابن خزانہ نے
کتاب غرر میں لکہا ہے قال زید بن اسلم کنت ممن حمل الحطب مع عمر الی باب فاطمۃ حین امتنع
علی من البیعۃ فقال عمر لفاطمۃ اخرجی من فی البیت والا احرقتہ ومن فیہ قال وفی البیت
علی وفاطمۃ والحسن والحسین وجماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ
اتحرق علی ولدی فقال ای واللہ او لیخرجن ولیبایعن یعنی زید بن اسلم نے کہا میں عمر کے ساتہہ
لکڑیاں فاطمہ کے دروازہ پر لے گیا تہا جسوقت علی نے انکار بیعت کا کیا تہا پس عمر نے فاطمہ سے کہا تمہارے گہر میں جو لوگ
ہیں انکو نکال دو نہیں تو تمہارے گہر کو اور اون لوگوں کو جلا دونگا کہا زید بن اسلم نے کہ اوس گہر میں علی اور
فاطمہ اور حسنین اور ایک جماعت اصحاب رسول کے تہے پس فاطمہ نے عمر سے کہا کیا تو علی اور میرے بیٹوں کو جلاوے
گا عمر نے کہا ہاں قسم بخدا جلا دونگا یا وہ نکلیں اور بیعت کریں المختصر لیجانا عمر کا آتش کو خانہ مہبط کاشانہ
جناب بضعہ رسول پر جلانے کے ہے کتاب استیعاب میں ترجمہ ابی بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ اور ترجمہ سعید بن عثمان
الملقب بابی بکر میں اور کتاب کنز العمال میں اور تاریخ طبری اور تاریخ واقدی اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں

١٧٩

ابن قتیبہ اور کتاب المجالس و نفائس الجواہر اور جمیع الجوامع سیوطی و مسعودی اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید
مین بہی مذکور ہی من شاء فلیرجع الی الکتب المذکورۃ اور روایت اسقاط حضرت محسن کے کتاب ملل و نحل شہرستانی
مین نظام معتزلی سے کہ کر بہائی سنیون کا ہی اور حسن عقیدت ابوبکر و عمر سی سنیون کے برابر رکہتا ہی یون مرقوم
ہی قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمۃ حتی القت المحسن من بطنہا و کان یصیح احرقوا الدار
بمن فیہا وما کان فی الدار غیر علی و فاطمہ والحسن والحسین یعنی عمر نے شکم مبارک بضعہ رسول پر ایسا صدمہ
پہونچایا کہ موجب اسقاط حضرت محسن کا ہوا اور عمر باواز بلند شور مچاتا تہا کہ جلادو اس گہر کو اور ان لوگون کو جو اوس
گہر مین ہین حالانکہ نہتی اوس گہر مین مگر علی و فاطمہ و حسن و حسین اور کتاب توضیح الانوار مین ہی ان عمر اخذ قبسا
من نار وجاء بہ لیحرق بیت علی و ذویہ وان فاطمہ ضربت بسوط فالقت جنینا یعنی عمر اگ لایا علی کے
گہر کے جلانی کو اور مروی ہی کہ فاطمہ کو تازیانہ مارا کہ باعث اسقاط جنین ہوا اور میزان ذہبی مین ترجمہ احمد بن محمد
سری مین یون ہی ان عمر رکض فاطمہ حتی اسقطت محسن یعنی عمر نے لگد ماری یعنی لات ماری جناب سیدہ
کی کہ اوس سے اسقاط محسن ہوا اور ریاض ابراہیم خانی مین ہی دوے البلاذری واشتہر بین الشیعۃ ان
عمر ضرب فاطمہ فی الباب حتی اسقطت محسنا یعنی حافظ بلاذری نی کہ علماے اہلسنت سی ہی روایت کیا ہے
کہ شیعون مین مشہور ہے کہ عمر نی فاطمہ کو دروازہ سی دبایا یہان تک کہ اسقاط محسن کا ہوا مخفی نہین کہ یہہ روایات
معتمدہ کتب سنیہ سی جو انکی از بسیارے مذکور ہوئین صریح ہین عداوت عمر مین اہلبیت رسول کی ساتہہ اللہم
وال من والاہم وعاد من عاداہم واخذل من خذلہم وانصر من نصرہم اور کتب
معتمدہ سنیہ سی یہہ بہی ظاہر ہوتا ہی کہ عمر ہی بانی غصب خلافت و غصب فدک ہی و تعلیم اسی معلم الملکوت کی کیا ہے
جو کچہہ کیا ہی تاریخ آل عباس سے جسکی عبارت قبل ازین نقل کی گئی اور تفسیر در منثور سیوطی اور کنز العمال
اور کتاب ابن مردویہ اور روضۃ الصفا اور معارج النبوت اور مقصد اقصی وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی ثابت
ہی کہ پیغمبر خدا نی بعد فتح خیبر اور بعد نزول آیہ وات ذا القربی حقہ بحکم رب جلیل و اشارہ حضرت جبرئیل کے
فدک جناب فاطمہ کو بخشا تہا اور بعد وفات جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی جو ابوبکر باعانت عمر کے
متقمص بخلافت ہوا بمشورہ اوسی کی اوس فدک موہوب کو جناب سیدہ علیہا السلام سی جبنہ ہبہ پیغمبر کا
طلب کیا جب وہ معصومہ جناب امیر و جناب حسنین و ام ایمن و اسماء بنت عمیس کو کہ یہہ سب لوگ باقرار ابوبکر و
عمر و جملہ اہلبیت کی مبشر بہشت ہین گواہی مین لائین تب گواہی ان مبشرین بہشت کو اون مردودون نی رد کیا

جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر اور جواہر العقدین سمہودی اور ملل و نحل شہرستانی اور تاریخ علی ابن برہان
حلبی شافعی اور کتاب سقیفہ ابو بکر جوہری اور کتاب ابن جوزی وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہی ملاحظہ
جب فدک موہوب مقبوض کو ابو بکر نی بمشورہ عمر کی چھین لیا تب جناب سیدہ معصومہ بضعہ رسولخدا نی ناچار
ہو کر دعوی میراث کی ابو بکر نی کہ خود غاصب و خود حاکم و خود قاضی و خود مدعا علیہ و خود راوی متفرد اس
روایت نحن معاشر الانبیاء لا نرث و لا نورث ماترکناہ صدقہ کی ہین روایت مذکور کو اپنی کیسہ سی نکالا اور
مدعی ہوئی کہ مین نی اس حدیث کو پیغمبر سے سنا ہی اور مخفی نہین کہ آثار وضع اور اختلاق کے سیمای روایت
مذکور سی ہویدا ہین کئی وجہ سی **وجہ اول** یہہ کہ ابو بکر نے ہنگام طلب کرنی جناب سیدہ کی میراث پدری
کو متروکات پدری سی جو قبضہ جبری ابو بکر مین تھی روایت مذکور خیالی تھی اوس وقت سی پہلی کبھی کسی سے
ذکر روایت مذکور کا اوسنی نہین کیا تھا **وجہ دوسری** یہہ کہ روایت مذکور کو سوای ابو بکر کی کسی دوسرے
صحابی نی پیغمبر خدا سی نہ سنا تھا اور نہ کسی صحابی کو اوسکا علم تھا شاید پیغمبر خدا نی اور اصحاب سی مخفی ابو بکر کے
کان مین چپا چور اگر نعوذ باللہ منہ روایت مذکور کہی ہو گی اور روایت مذکور کا معلوم ہونا کسی صحابی کو سوای
ابو بکر کی کتب معتمدہ سنیون مین مصرح ہی چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے واختلفوا فی میراثہ صلی اللہ علیہ
وسلم فما وجد عندا حد فی ذلک علما فقال سمعت رسول اللہ یقول انا معاشر الانبیاء
لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنی اصحاب نی اختلاف کیا میراث پیغمبر مین پس کسی صحابی کو اوسکا علم نہ تھا ابو بکر نے
کہا مین نی سنا ہی پیغمبر خدا کو کہ فرمایا انا معشر الانبیاء الحدیث اور صاحب مسلم اور شارح اوسکی بحر العلوم مولوی
عبد العلی نی بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد مین لکھا ہی فمن ذلک انہ عمل الکل من الصحابۃ رضوان اللہ
علیہم بخبر خلیفۃ رسول اللہ ابی بکر الصدیق الاکبر الائمۃ من قریش و نحن معاشر الانبیاء
لا نورث الحدیث یعنی سب صحابہ نی عمل کیا بروایت ابو بکر کی الائمۃ من قریش و نحن معاشر الانبیاء لا نورث
اور شرح مقاصد اور شرح مواقف اور شرح تجرید علامہ قوشجی اور نہایۃ العقول امام فخر رازی اور ابطال الباطل مین بہی
متفرد ہونا ابو بکر کا روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث مین مذکور ہی کہ ان سبھون نی لکھا ہی ان ابا بکر
عمل بمقتضی علمہ بحسب ما سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یحصل للغیر العلم بہ
یعنی ابو بکر نی جو پیغمبر سے سنا تھا اوسپر عمل کیا اگرچہ کسی دوسری کو اوسکا علم حاصل نہ تھا **وجہ تیسری**
وضعی ہونی روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث کی یہہ ہی کہ روایت مذکور اگر صحیح و قول پیغمبر خدا کا فرض کیا

کا کیا ہنگام دعوی میراث

جاوی تو نعوذ باللہ منہ خدای تبارک و تعالی و قران خدای تعالی جہوٹی ٹہرتی ہین کہ روایت مذکور خدا اور
قران خدا کو جہوٹا کرتی ہے العیاذ باللہ منہ گوہ خنزیر ہین وضعان حدیث کی کیونکہ خدای تبارک و تعالی
قران مین تو فرمایا ہی ورث سلیمان داؤد یعنی وارث ہوئی سلیمان داود کی اور روایت مذکور کہتی ہے
کہ گروہ انبیا کا یعنی سب انبیا کسی کے وارث ہوتی ہین نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی غالبا بد ہست بنانے
والی روایت مذکور کی یا تو حضرت داود و سلیمان علی نبینا و آلہ و علیہما السلام دونون گروہ انبیا سی خارج ہین
بنی نہین ہین کہ وارث و مورث ہوئی یا خدای تعالی و قران دونون جہوٹی ہین العیاذ باللہ منہ اور علی ہذا
القیاس حضرت زکریا اور حضرت یحیی علی نبینا و آلہ و علیہما السلام بہی عقیدہ مین واضع روایت مذکور کے
گروہ انبیا سے نہین ہین کہ حضرت زکریا نی خدا تعالی سی ایسا فرزند مانگا کہ وارث اوس جناب کا ہووی اور
خدای تبارک و تعالی نے حضرت یحیی علیہ السلام سا فرزند اونکو عطا کیا کہ وارث حضرت زکریا علیہ السلام کی بہی
ہوئی اور وارث اپنی مادر کی بہی کہ آل یعقوب سی تہی ہوئی اور چونکہ باتفاق جملہ اہل ملل کے حضرت داود و
حضرت سلیمان و حضرت زکریا و حضرت یحیی علی نبینا و آلہ و علیہم السلام انبیا اور معاشر انبیا سی ہین اور
وارث و مورث بہی ہوئی ہین تو خدا تعالی و قران خدا سچی اور روایت مذکور وضعی اور جہوٹی ہوئی اور بنانے
والا روایت مذکور کا کہ متعمد ما لا عن قصد تکذیب خدا تعالی اور قران خدا کی کرتا ہی باتفاق جمیع اہل اسلام
بلکہ باتفاق جملہ ملیین کے کافر و مرتد ہوا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور مخفی نرہے
کہ ابن عباس و حسن بصری اور ضحاک اور سدی اور مجاہد اور شعبی کا بر صناد ید سنیون کی آیہ ورث سلیمان
داؤد مین اور آیہ یرثنی و یرث من آل یعقوب مین کہ دعای حضرت زکریا ہی وراثت مال کی مراد لیتی ہین
تفسیر کبیر مین ہے اما قولہ تعالی ورث سلیمان داؤد فقد اختلفوا فیہ فقال الحسن المال لان
النبوۃ عطیۃ مبتداۃ لا تورث یعنی حسن بصری نی کہا کہ حضرت سلیمان وارث مال حضرت داؤد کے
ہوئی کسواسطی کہ نبوت موروث نہین ہوتی اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی ورث سلیمان من ابیہ
الف فرس یعنی حضرت سلیمان نی اپنی باپ سی ہزار گہوڑے میراث مین پائی اور تفسیر کشاف مین ذیل آیہ
اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد کی ہے روی ان سلیمان غزا اہل دمشق و
نصیبین فاصاب الف فرس و قیل ورثہا عن ابیہ و اصابہا ابوہ من العمالقۃ یعنی مروی ہے
کہ حضرت سلیمان نی جہاد دمشق اور نصیبین مین ہزار گہوڑے پائی اور کہا گیا ہی کہ اپنی باپ سی میراث مین پائے

(۱۸۴)

اور اونکی

اورداؤد کی باپ کی عمالقہ سی پائی اور تفسیر بیضاوی میں ہی وقیل اصابہا ابوہ من العمالقة فورثہا منہ
یعنی حضرت داؤد کی گھوڑی عمالقہ سی جو پائی تھی حضرت سلیمان نی اونکو میراث میں پایا اور تفسیر معالم التنزیل بغوی
میں تفسیر آیہ یرثنی میں ہی قال الحسن یرثنی مالی یعنی حسن بصری نی کہا کہ حضرت زکریا نی کہا اپنی دعا میں خدا سے
کہ مجکو بیٹا دی کہ میری مال کا وارث ہو اور تفسیر کبیر امام رازی میں اسی آیہ کی تفسیر میں ہی واختلفوا فی المراد بالمیراث
علی وجوہ احدہا ان المراد بالمیراث فی الموضعین وراثة المال وہذا قول ابن عباس والضحاک وثانیہا
ان المراد فی الموضعین وراثة النبوة وہو قول ابی صالح وثالثہا یرثنی المال ویرث من آل یعقوب
النبوة وہو قول السدی ومجاہد والشعبی وروی ایضا عن ابن عباس والحسن والضحاک یعنی ابن
عباس نے کہا کہ یرثنی من آل یعقوب میں دونوں مقام میں وراثت مال مراد ہی اور سدی اور مجاہد اور شعبی نی کہا
یرثنی میں وراثت مال مراد ہی اور یرث من آل یعقوب میں وراثت نبوت اب ارباب انصاف دیکھیں کہ جب حضرت
داؤد وحضرت سلیمان وحضرت زکریا وحضرت یحیی علی نبینا وعلیہم السلام باوصف نبوت کی وارث ومورث
ہوئی تو روایت نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث وضعی محض ہوئی **وجہ چوتھی** وضعی ہونی روایت نحن
معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کی یہہ ہی کہ ابوبکر وعمر خود فدک وغیرہ متروکہ پیغمبر خدا کو صدقہ اور مال سب مسلمانوں کا
نہیں جانتی تھی کیونکہ اگر وہ دونوں فدک کو صدقہ اور مال سب مسلمانونکا جانتی تو اوسکو اپنی جاگیر خاص نہ کر لیتی
لیکن اون دونوں نی فدک کو اپنی جاگیر خاص تو کر لیا تھا تو ثابت ہوا کہ فدک کو صدقہ اور مال سب مسلمانوں کا
نہیں جانتی تھی یا رب مگر یہہ کہا جای کہ اون دونوں نی دیدہ ودانستہ قصدا مال سب مسلمانوں کو خود دبا لیا
اس صورت میں مال مردم خور ٹھہری پھر ایسی مال مردم خور اور حرام خور کی روایت کا کیا اعتبار تاریخ الخلفای سیوطی میں
ہی ان فدک جعلہا ابوبکر خالصة لنفسہ بعد عمر ایضا ہکذا جعل یعنی فدک کو ابوبکر نی اپنی ذات کیلیی
خاص کر لیا تھا اور ابوبکر کی پیچھی بعد عمر نی بہی ایسا ہی کیا تھا بالجملہ فدک موہوب ومقبوض جناب سیدہ کو بحیلہ وحوالہ
صدقہ وبجبر وظلم چھین لینا اور اوس معصومہ پر انواع اقسام کی ظلم کرکی آزردہ کرنا اور پھر اوسکو اپنی ملک خاص کر لینا کمال
بیدینی ومحض بیحیائی ہی الحاصل عداوت ابوبکر وعمر ہامان وفرعون آل محمد کی ساتھ جناب سیدہ بضعہ رسول خدا اور جناب
امیر علیہما السلام کی اور آزردہ رہنا جناب بضعہ رسول خدا کا ان دونوں سی تا حیات خود اور وصیت کرنا اوس جناب کا جناب
امیر علیہ السلام کو کہ یہہ دونوں میری جنازہ پر نہ آویں فہجرت ولم تتکلمہ حتی ماتت ودفنہا زوجہا لیلا
کما کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وصحیح ابوداؤد ودیگر صحاح وکتب معتمدہ سنیہ میں موجود ہی اور یہی لیجانی سی اوس تاریخ

کی اتش کو وہ کلی بجہانی خانہ دیت کاشانہ بضعہ رسولخدا کی اور دیگر رستاخیزین تہی کہ کتب سنیون مین مذکور ہین
بخوبی ثابت ہی اس صورت مین روز قتل اوس عدو بضعہ رسولخدا کا شیعیان رسولخدا اور شیعیان علی کی لیئی یقیناً روز عید
و روز سرور ہی اور مخفی نہین کہ ایذا دینا جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کو عین ایذای رسولخدا ہی صحیح مسلم
مین ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا فاطمة بضعة منی یوذینی ما اذاہا یعنی فاطمہ پارہ جگر میری ہی ایذا دیتی ہی مجکو وہ
چیز جو ایذا دیتی ہی فاطمہ کو اور صحیح بخاری مین ہی فاطمة بضعة منی فمن اغضبہا اغضبنی یعنی فاطمہ پارہ
جگر میری ہی جو کوئی اوسکو غضب دلاتی اوسنی مجکو غضب دلایا اور صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے عن النبی انہ
قال یا فاطمة ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا ای فاطمہ خدا غضب کرتا ہی تیری غضب
سی اور خدا راضی ہوتا ہی تیری رضا سی یعنی جس کسی پر تو غضبناک ہی اور جس کسے سی تو راضی و خورسند ہوگی
اوس سی خدا تعالی راضی و خورسند ہے اور بہی صواعق محرقہ مین ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا من احب علیا فقد احبنی
ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ یعنی جس کسی نی علی کو دوست
رکہا بتحقیق مجکو دوست رکہا اور جس کسی نی علی سے بغض رکہا اوسنی مجسی بغض رکہا اور جس کسی نے علی کو ایذا
دی اوسنی مجکو ایذا دی ہا ور جس کسے نی مجکو ایذا دی اوسنی خدا تعالی کو ایذا دی اور خدای عز اسمہ فرماتا ہے
ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرة یعنی جو لوگ کہ ایذا دیتی ہین خدا کو اور
رسولخدا کو اوپر خدا لعنت کرتا ہی دنیا و آخرت مین اور علاوہ ایذای جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کی یہ ہے
کہ ہامان و فرعون آل محمد ابوبکر و عمر جہاد سی بہاگا کئی اور پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنون مین چہوڑا گئی اور فرار عن الزحف
و تولی ادبار کرکی جہنم کو ہنا مثوا اور ماوا بنایا گئی اور تہمت ہذیان کی کی مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو
الا وحی یوحی پر اور پیغمبر خدا کو وصیت نامہ کہ باعث نجات ضلالت سی تہا نہ لکہنی دیا اور قوموا عنی کا خطاب لیکر
حضرت کی پاس سی نکالی گئی نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم ایسی صورتون مین
ایسی ناکسون اور موذیان خدا و رسول و بضعہ رسول کے مرنی کے دن دوستان خدا و رسول و شیعیان علی
و اہلبیت نبی کو عید و سرور کرنا ضرور بلکہ باعث خوشنودی خدا و رسول ہی اور اصل اسکی شرع شریف مین موجود
عجیب غضب ہیف عوام کی بہکانی کو بی اصل باتین بناتا ہی اور خاطر دریا مقاطر اگرچہ اسجگہ موج زن ہی کہ کچہ حالات
بد انجامی ہامان و فرعون آل محمد کی یہان لکہون لیکن بخوف طوالت مینی خامہ کیت کو روک لیا اور ایک حدیث
معتبر سنیون پر اکتفا کی کتاب کنز العمال بتبویب جمع الجوامع سیوطی مین فضایل امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین

پیغمبر خدا غضبناک ہی

۱۸۴

موجود ہی

مروی ہی عن ابی صالح عن علی قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فشکوت الیہ
ما لقیت من امتہ من التکذیب والاذی فبکیت فقال لی لا تبک یا علی والتفت فالتفت فاذا
رجلان مصفدان واذا جلامید ترضخ بہا روسہما فتفرغ ثم تعود الحدیث رواہ ابو یعلی فی مسندہ
یعنی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا کو خواب مین دیکھا پس مین نے اون حضرت سے شکایت کی اون ایذاؤن
اور تکذیبون کی جو امت نے مجکو ایذا مین دی تہین اور میری تکذیب کی تہی پس مین رو دیا اوس حضرت نے مجہسے فرمایا نہ رو
اور گریہ نکر یا علی اور پہر کر دیکھ پس مین نے پہر کر دیکھا کہ دو شخص قید مین اور زنجیرون مین بندہے ہوئے ہین اور پتہرو[ن] سے
اونکے سر توڑے جاتے ہین یہان تک کہ سر اونکے ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین بعدہ سر اونکے پہر درست ہو جا[تے]
ہین اور پہر توڑے جاتے ہین انتہی ارباب انصاف اس معما کو سمجھ لین اور حدیث صحیح متفق علیہ مین ہے من رآنی فقد رأی
الحق فان الشیطان لا یتمثل بی کو خیال مین رکہین کہ آنحضرت کا خواب مین دیکھنا ویسا ہی ہے جیسا بیداری
مین دیکھا کچھہ خواب وخیال نہین ہے قال العجیب الغطریف جو حرام متعہ کی بجا دے اور عبادت کی طرف بولا دے
مطعون اور مذموم ٹہرے اور جو حرام سے لگا دے اور عبادت سے ہٹکا دے وہ مصون اور معصوم ٹہرے اقول الفضل
العلی اللطیف عجیب غطریف کی اوندہی سمجھہ ہے اور وہ الٹی بات کہتا ہے کہ عمر کو جو متعہ کی بجالانے والا اور عبادت
سے لگانے والا کہتا ہے حالانکہ مقدمہ بالعکس ہے کیونکہ خلیفہ جی بشہادت شاہدین عادلین یعنی جناب امیر علیہ السلام
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حرام متعہ کی لگانے والا ہے نہ بجالانے والا تفسیر سیوطی اور نہایہ ابن اثیر وغیرہ کتب سنیہ
مین جناب امیر رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس سے بتفسیر مروی ہے کہ کہا اونہون نے ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا
علی ہذہ الامۃ ولولا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی یعنی متعہ رحمت خدا تہا اس امت پر اگر عمر اوس سے
نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا زنا نکرتے مگر تہوڑے سے اختلاف لروایتین اور اس کلام ہدایت انجام سے ظاہر ہے
کہ عمر نے لوگون کو زنا سے لگا دیا اور علی ہذا القیاس صحیح ترمذی مین ہے کہ حضرت تشریف نے متعۃ الحج کو حرام کیا
اور احیاء العلوم امام غزالی مین ہے کہ عمر آدمیون کو کثرت طواف سے منع کرتا تہا اور حاجیون کو مار مار کر بعد حج
کے مکہ معظمہ سے ہنکاتا تہا حکام معصلاب عجیب غطریف کہے کہ آدمیون کو کثرت طواف سے منع کرنا اور حاجیونکو
مار مار کر مکہ معظمہ سے نکالنا عبادت سے لگانا ہے یا عبادت سے ہنکانا ہے تو منہ سے کچھہ تو بولو قال العجیب الغطریف
ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ کسی پیروی مین لذت نفسانی اور جسمانی حاصل ہو گیا حضرت عمر کا جی بچا ہتہا کہ اس تکلیف
تراویح سے رہائی لیتی یا لطف متعہ سے جسکو لذت دیتی اقول الفضل العلی اللطیف یہہ تو عجیب غطریف نے

سچ کہا کہ ہر کوئی حاصل کرنا لذت نفسانی اور جسمانی کا چاہتا ہی مگر مجیب کو یہہ بھی جاننا ضرور ہی کہ رغبتیں اور خواہشیں
اشخاص کے مختلف ہوتی ہیں چنانچہ خلیفہ جی کو رغبت طبعی و خواہش جبلی صحبت رجال سی اور نفرت کلی نسا
سی تہی کہ کبہی پردی میں منع مغالاۃ مہر کی مانع نکاح کی ہوئی امرءۃ زن پردہ نشین سی الزام کہا کر مونہہ کی بہل گرے
اور کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال فرمایا کما فی تفسیر الکشاف وغیرہ اور کبہی متعتان کانتا
مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کہکر متعہ کو حرام کیا اور ثم قال رجل برائہ ما شاء سی
مخاطب ہوکر اندہی ہوئی کما فی تفسیر الکبیر وغیرہ اور ذات شریف کو عورتوں سی اسقدر نفرت تہی کہ خطبہ نکاح کا
حضرت کو بہت شاق و ناگوار تہا کما فی نہایۃ ابن الاثیر اگر حضرت کو خوف الزام کہانی کا زنان پردہ نشین سی
نہوتا تو نکاح کو بہی مثل متعہ کی مطلقا حرام کر دیتی پہر بہی اتنا تو کیا کہ ایام قحط میں لوگوں کو نکاح کرنی سی
منع کرتی تہی کما فی نہایۃ ابن الاثیر اب مجیب غطریف ہوش میں آکر سمجہی کہ جب خلیفہ جی بقول سیوطی کے حاشیہ
قاموس و قانون میں وکانت المخانیث کثیرا فی الجاہلیۃ منہم سیدنا عمر مخنث تہی اور
مار از حال اونکی دوا تہی اور اونکو نسوان سی اوسقدر نفرت و عداوت تہی تو بہلا وہ متعہ سی اپنی جی کو کیا لذت
دیتی اونکی جی کو تو فلیح کی صحبت سی لذت ہوتی تہی اور اونکو کہ لحم تیتیم لعرہ خواہ نخواہ مرد ادمی تہی اور راحت صیانت
حرما اور ایک گہڑا پانی کا نوش جان کرتی تہی کما فی تاریخ بغداد ترمذی بیسیر رکعت ما تراویح سی کیا تکلیف
یہہ مجیب غطریف کا تکلف ہے اور اگر بالفرض خلیفہ جی کو تراویح سی کچہہ کلفت ہی ہوتی ہوگی تو جب فلیح سے
کمر اور کولی دباتی حضرت کی دلکو چین آتا ہوگا اور کلیجی میں حضرت کی ٹہنڈک پڑتی ہوگی قال المجیب الغطریف او
موجب روایات شیعہ کے درجہ حسنین اور علی بامرتبہ سید المرسلین خاتم النبیین صلعم حاصل کرتی اقول بعض سی لعلہ
اللطیف خلیفہ جی کو اون نسوان سی عداوت تہی و تابیا اونکو حاصل کرتی مدارج معصومین علیہم السلام سی کیا
کام تہا وہ اپنی رستگاری و فلاح فلیح کی سواری دینی اور اوسکی بوجہ اوٹہانی میں منحصر جانتی تہی اسمیں عمل
معمول تہا اور اونکو موجب روایات امامیہ کی متعہ سی حاصل ہونا درجہ حسنین اور جناب امیر المومنین اور جناب سید
المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا کیونکر ممکن تہا کسواسطی کہ خلیفہ جی تو قول سیوطی کے مخانیث جاہلیت سے
تہی اور مخفی نہیں کہ شہوت مخانیث کی دوسری طرف ہوتی ہے وہ متعہ کی لائق کیونکر ہوسکتی ہے اندرم نکلیہ
ظاہرا غرض مجیب غطریف کی اس فقرہ سے تعریض ہے ثواب متعہ پر حالانکہ یہہ تعریض اوسکی سفاہت محض سے
کسواسطی کہ ایسی مضامین احادیث ترغیب و ترہیب میں شایع ہیں سنیوںکی یہاں فضایل اعمال مستحبہ میں کیا

ہی اونکی روایات مین ہی کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر موعود ہی یہہ کیا جو انصاف کی سر پر اینٹ ہی کہ مجیب غطریف
اپنی خانگی روایات پر تعریض و تعرض نہین کرتا دہان دم چراتا اور دم دباتا ہی اور یہان بلا وجہ غوغو کرتا ہی
بشکیر سنیون نے غنیہ مین لکہا ہی کہ مروی ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو کوئی جمعہ کی دن اپنی جورو سی جماع
کری اور نہاکر نماز جمعہ کو جاوی تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بہر کی روزونکا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا
اور یہی اوسی کتاب مین ہی کہ جو شخص ماہ رجب مین نو روزی رکہی تو وہ جس وقت قبر سی نکلیگا تو نور اوسکی منہہ
کا تمام اہل محشر کو روشن کر دیگا اہل محشر کہین کے یہہ پیغمبر برگزیدہ ہی اور جو کوئی ماہ رجب مین دس روزی
رکہیگا تو وہ مزاحمت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اونکی مین کریگا و مجیب غطریف ہفت درمی کو
کام نفرمائی اور انصاف سی ہاتہہ نہ اوٹہائی اور سمجہی کہ ماہ رجب مین نو روزی رکہنی سی کہ اکثر تارکان صلوۃ
اور فساق رکہتی ہین مثل پیغمبر برگزیدہ کی ہونا اور دس روزی رکہنی سی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ
پیغمبر اولو العزم کی قبہ کو چہین لینی کا قصد کرنا اور حضرت ابراہیم سی کشتی لڑنا ثواب متعہ سی کیا کم ہے
اور مشکوۃ شریف سنیون مین انس سے مروی ہی کہ جو شخص چاہی کہ خدا سی ملاقات کری پاک و پاکیزہ
گناہو سی ہو کر تو حرائر سی نکاح کری اور یہی مشکوۃ مین ہی کہ جب دو مسلمان ملتی ہین اور مصافحہ کرتی ہین
تو قبل اوسکی کہ وہ جدا ہون مغفور ہو جاتی ہین مجیب غطریف دیکہی کہ ثواب تزویج حرائر کا کہ محض حظ
نفس اور شہوت رانی ہی کہان سی کہان پہونچا کہ متزوج طرفۃ العین مین نکاح کرنی کی ساتہہ کبائر اور صغائر سی پاک اور
پاکیزہ ہو گیا اور مصافحہ کیا ہی گنہگار اور نہ گنہگار ہو ہاتہہ کی ملانی سی مغفور ہو گیا گناہ اوسکی مثل برگ درخت کی [illegible]
جہڑ گئی الغرض مجیب غطریف کو باوجود موجود ہونی ایسی روایات کی اپنی کتب معتمدہ مین تعریض کرنا ثواب متعہ
پر داد سفاہت کی دینا ہی جو ان روایات کا جواب دیگا وہی ہماری طرف سی بہی سمجہی قال المجیب الغطریف
یہانسی معلوم ہوا کہ ہماری پیشوا کہ خلفای راشدین اور ائمہ طاہرین ہین بڑی زاہد اور ابرار تہی شہوات پرستی سے
دور اور عبادت خدا کی حضور رہتی تہی او باشون نی اپنی عیاشی کی لئی یہہ باتین بنائی ہین بیچاری معصومون پر
تہمتین لگاتی ہین خدا اونسی سمجہی کہ بہتر انتقام لینی والا ہی اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نے
جو کہا یہانسی معلوم ہوا اس بیان کا ٹہکانا معلوم نہین ہوتا کہ مرجع اور مشار الیہ یہان کا کون ہے اور کہان ہے
اور ظاہر لفظ ائمہ طاہرین کا عطف تفسیری خلفای راشدین کا ہی کسواسطی کہ ائمہ مجیب غطریف اور سب سنیون کے
ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و یزید وغیرہ خلفای غاصبین ہین جنکو تعبیر بخلفای راشدین کرتی ہین جیسا کہ صواعق

محرقہ ابن حجر مین شفای قاضی عیاض سی ذیل حدیث لایزال الدین منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم
من قریش مین مصرح ہی اور افعال واقوال نہین ہاکسون کے مستند سنیون کی ہین کالا یخفی سواونکو زاہد وابرار
جو مجیب نی لکھا ادعای محض ہے ہان اگر زاہد وابرار ہونا عبارت ہی مشاقت خدا ورسول سی اور تہمت ہذیان
سی نسبت پیغمبر انس وجان کے مصدق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کے اور تخلف جیش اسامہ
جسکا تخلف سبب ملعونیت کا بفرمودہ پیغمبر خدا ہی اور اعراض تجہیز وتکفین پیغمبر خدا سی اور غصب کرنی فدک سے
اور وضع کرنی روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث سی اور آزردہ کرنی اور ایذا دینی بضعہ رسول خدا سی اور جلانی
خانہ ہدایت کاشانہ فاطمہ سی اور حرام کرنی متعتین حلال کی خدا سی اور کہڑی ہو کر پیشاب کرنی سی باوصف ارشاد
منیع ہنبیاء پیغمبر خدا کی یا عمر لا تبل قایما اور جلانی قران سے اور وزیر کرنی مروان طرید رسول
ملک منان سی اور فرار عن الزحف وتولی ادبار سی برخلاف حکم خدای رحمان وتنزیل قران کی ومن یولھم
یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم
وبئس المصیر تو خلفاء ضالین مجیب کی بلا شبہ زاہد وابرار تہی اور سند بیان اوصاف حمیدہ خلفاء سے
سنیون کی صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ اور تواریخ معتبرہ سنیون مین موجود ہین کما مر وکما سیجیٔ اور یہین
معلوم کہ مجیب غطریف نی اوباش اور عیاش اور شہوت پرست اور مفتری اپنی فہم ناقص مین کسکو ٹہرایا ہی کسواسطے
کہ یہہ تو ظاہر ہی کہ ابن عباس اور مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ اکابر اسلاف سنیون نی نزول آیہ فما استمتعتم
کو متعہ مین کہا ہی جیسا کہ تفاسیر سنیہ سی گذرا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی استمتعوا من ھذہ النساء
فرمایا ہی جیسا کہ صحاح سنیہ مین ہے اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین
وعمرو بن حریث وغیرہم جمیع صحابہ سنیوان نی بحکم خدا ورسول متعی کی ہین اور اوسکی حلت کی بلفظ اذن
لنا رسول اللہ ورخص لنا رسول اللہ اور اوسکی جاری رہنی کی بین الاصحاب نصف خلافت عمر تک
روایتین کے ہین کہ وہ روایتین صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیہ سی ہم سابق ازین لکھ چکی ہین اگر معاذ اللہ
مجیب غطریف نی حمایت عمر مین اجلہ اصحاب کو بالفاظ اوباش وعیاش وشہوت پرست ومفتری یاد
اور تعبیر کیا ہی تو منتقم حقیقی عظیم سلطان اوس سی اور اوسکی پیشواؤن سی انتقام لیوی کہ احکم الحاکمین ہے
قال المجتہد العلام الغطریف اگر کوئی کہی کہ اون اصحاب کو خبر نسخ کی نہ پہونچی تہی اس جہت سی معذور تہی تو ہم
کہین گے کہ ہمکو بہی خبر نسخ کی نہین پہونچی اور ہمپر نسخ اوسکا ثابت نہین ہوا تو ہم بہی معذور ہین قال المجیب الغطریف

اقول بفضل العزیز العلام ماشاء اللہ یہ عجب طرح کی معذوری ہی کہ جان بوجھ کر مرض ضد سی معذور بنتی ہین

اقول بفضل العلی اللطیف مرض ضد منافقون کو تہا کہ قران مجید اوسپر ناطق ہے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم اور سرکردہ منافقون کی خلیفہ ثانی تہی کہ روز حدیبیہ انبیا شک و نفاق ظاہر کیا اور پیغمبر بحق کے نبوت مین شک کیا جیسا کہ صحاح ستہ و تفاسیر معتمدہ سنیہ اور تواریخ معتبرہ مین ہے اور یہی خلیفہ جی حذیفہ سی پوچھتی تہی کہ کیا پیغمبر خدا نی مجکو بہی منافق بتایا ہی کما فی احیاء العلوم وغیرہ اس صورت مین مجیب غطریف اور اوسکی غراب ذناب خلیفہ جی سے کو زیبا ہی کہ جان بوجھ کر مرض ضد سے معذور بنین کہ اونکی میراث ہی خلیفہ جی سی ہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز * اور بحول اللہ ولطفہ شیعیان امیر المومنین کو بمفاد صراط علی حق نمسکہ کی رہروان صراط مستقیم اہلبیت علیہم السلام مین مرض ضد اور نفاق سی پاک و منزہ ہین اور مسلم و بر مفصل لکہ چکی ہین کہ بی خبر ہونا اجلہ اصحاب کا نسخ سی درصورت وقوع نسخ غیر ممکن ہے مجیب غطریف مبتلای مرض ضد جو چاہی سوکہی ہ اذان مرغی جو دیوی کب سنتا ہے *

قال المجیب الغطریف ابہی حضرت ابن عباس سے منقول ہوا کہ دلیل حرمت متعہ کے سنتی ہے باز آئی اور مرض الموت مین توبہ فرمائی ملا زمان والا اور اون صحابیون مین اتنا فرق ہی کہ وہ نسخ یا حرمت کو سنتی تہی اور مانتی تہی اور آپ دیکہتی ہین اور نہین مانتی جہل کا علاج تو لقمان کے پاس بہی نہین اور کوئی کس شمار مین

اقول بفضل العلی اللطیف اولاً ابن عباس کا حلت متعہ سی باز آنا مفتریات سنیون سے ہی اوسکا اثر و نشان کتب فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ مین پایا نہین جاتا اور بموجب آداب مناظرہ کی ایسی مفتریات لایق احتجاج کی ہرگز نہین ہو سکتی مجیب غطریف ناحق بار بار نتایج افکار اپنی اسلاف کی فحول امامیہ کی حضور مین پیش کرتا ہے اور یہ نہین دیکہتا کہ وہ سب کی سب مجروح و منقوض و مدخول فحول امامیہ ہو چکی ہین غالباً مجیب غطریف جہل مرکب مین گرفتار ہے جسکا علاج لقمان کیا کسی کے پاس نہین اور ثانیاً طرفہ حکایت ہی کہ مجیب غطریف نی قبل ازین اسی رسالہ مین ایک جگہ صحیح ترمذی سے یون لکہا ہی کہ ابن عباس نے کہا متعہ اول اسلام مین تہا حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم نازل ہوا ابن عباس نے کہا کل فرج جو سوا ان دونون کی ہے وہ حرام ہی اور مجیب غطریف نی دوسری جگہ اسی رسالہ مین یون لکہا ہی جیسی ابن عباس کو اول اطلاع نتہی آخر جب حضرت امیر نی فرمایا کہ انک رجل تائہ ان رسول اللہ نہی عن المتعۃ تب آپنی رجعت فرمائی اور بمودای مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کی بیان لکہتا ہی کہ ابن عباس نے مرض الموت مین

توجیہ فرمائی اس محقق کے دشمن سے کوئی پوچھی کہ مرض موت ابن عباس مین جناب امیر علیہ السلام کہان تھی
اور تاآلکہ کتب معتمدہ سنیوں سی باقی رہنا ابن عباس کا حلت متعہ پر اونکی آخر عمر تک ثابت ہی رجوع اونکا
علیہ صحت سی عاری ہے جیساکہ صحیح مسلم وغیرہ مین منازعت عبداللہ بن زبیر اور ابن عباس کے آخر عمر ابن
عباس مین ہنگام حکومت عبداللہ بن زبیر کے حرمت و حلت متعہ مین موجود ہی ابن زبیر حرمت متعہ پر اور عبداللہ بن
عباس اوسکی حلت پر مصر تہی اور یہی ابن عباس کا ابن زبیر سی اپنی آخر عمر مین کہنا اول مجمر سطع المتعۃ فی
عجمر فی آل الزبیر یعنی پہلی اسلام مین متعہ سی ابن زبیر ہے پیدا ہوا ہی کتاب عقد ابن عبد ربہ و شرح نہج البلاغۃ
سی ہم اوپر لکہ چکی ہین اور صاحب فتح القدیر کہتا ہی فقد ثبت انہ اعنی ابن عباس مستمر القول علی
جوازہا یعنی ثابت ہوا کہ ابن عباس جواز متعہ کی ہمیشہ قائل رہی اور ابن حجر نی فتح الباری مین لکہا ہے
کہا ابن حزم نی ثابت رہی اباحت متعہ پر رسولخدا کی ابن مسعود اور ابن عباس اور ابو سعید اور معاویہ اور
سلمہ اور معبد دو بیٹی امیہ بن خلف کی اور جابر اور عمرو بن حریث اور روایت کی ہے اباحت متعہ کی جابر نی جمیع
صحابہ سی مدت حیات پیغمبر خدا اور ابوبکر کی اور نصف خلافت عمر تک اور ثابت رہی اباحت متعہ پر تابعین سے
طاوس و سعید ابن جبیر اور عطا اور سب فقہای مکہ انتہی بالجملہ بازآنا ابن عباس کا حلت متعہ سی غلط محض ہے
قال المجتہد العلام العریف اور بعض متاخرین علمای اہلسنت جو کہتی ہین کہ آیہ الا علی ازواجہم او ما
ملکت ایمانہم ناسخ متعہ ہی سو اولا زن متمتع بہا باعتراف صاحب کشاف و دیگر صنادید سنیہ کی داخل
ازواج ہی تو یہہ آیت ناسخ نہین ہو سکتی قال المجیب الغطریف اقول لفضل العزیز العلام یہہ وہی مثل ہے
دروغگویم بر روی تو کس صنادید سنیہ نی لکہا ہی کہ زن متمتع بہا داخل ازواج ہی صاحب کشاف تو معتزلہ کے
سنی نہین کہ احتمال مزعوم اوسکا اہلسنت کی حق مین حجت الزامی ہو یا دلیل تحقیقی خصوصاً جسوقت اوسکو شبہ برا
کہ جیسا منکوحہ عقد کی سبب زوجہ کہلاتی ہی ویسا ہی ممنوعہ بہی زوجہ ہو سکتی ہے اقول لفضل العلی اللطیف
مجیب غطریف نی جو پوچہا کہ کس صنادید سنیہ کی نزدیک متمتع بہا داخل ازواج ہی وہ کان کہولکر سنے
کہ جو صحابہ اور تابعین اور فقہای مکہ کہ بقول ابن حزم کے اباحت متعہ پر ثابت رہی ہین باعتراف اون
صنادید سنیہ کی زن متمتع بہا لامحالہ داخل ازواج ہی کسواسطی کہ وہ ملک یمین مین تو کسیطرح داخل نہین اگر
اونکی نزدیک داخل ازواج ہی نہو تو کہان داخل ہو اور وہ صنادید سنیہ متعہ کرنی والی کہ اباحت متعہ پر ثابت
رہی ہین حافظ فروج کی کیونکر ہو سکینگے اب مجیب غطریف سمجہہ لے کہ مثل دروغگویم بر روی تو کس کے حسب حال

(۱۰۹۰)

ہوتی اور مجیب ظریف نے یہہ جو کہا کہ صاحب کشاف معتزلی ہے سنی نہین ہین کہ احتمال مزعوم اوسکا
اہلسنت کے حقمین حجت الزامی یا دلیل تحقیقی ہو مجیب کلام مہمل ہے کسواسطے کہ **اولاً** اعتزال اور تسنن کو
اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات عرب مین کیا دخل ہے البتہ مسائل فقہ اور اصول وغیرہ مین اعتزال و اشعریت
کو دخل ہو سکتا ہے اور مسائل اعتقادیہ مین مزعوم ایک جماعت کا دوسری کے حقمین حجت الزامی و دلیل تحقیقی نہین ہو سکتا
کہ اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات لسان عرب مین صاحب کشاف کو صنادید ارباب عربیہ اور ائمہ فنون ادبیہ اور اعاظم
ثقہ تفسیر سے ہے قول اوسکا داخل ہونے مین متمتع بہا کے ازواج مین محاورات عرب مین مثل رازی و قاضی کے مستند اور
دلیل تحقیقی ہے اور **ثانیاً** ناظرین ماجرا ہی کہ خود مجیب ظریف نے اسی رسالہ مردودہ مین قول صاحب کشاف
سے استناد کی ہی اور لکھا ہی کہ صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ یعنی ابن عباس عند الموت فرماتی تہی اللہم
انی اتوب الیک من قولی بالمتعة وقولی فی الصرف کما مر اگر قول صاحب کشاف کا مجیب کے نزدیک معتبر
نہا تو استناد اوسکی قول سے یعنی چہ مگر یہہ کہ مثل مشہور کہ خود فضیحت دیگران را نصیحت کا مصداق ہوا اور مثل دروغگو
حافظہ نباشد کی بہی یہان حسب حال مجیب ظریف کی ہوتی اور **ثالثاً** موافق قول مشہور سنگ بزرد برادر شغال کے
سنی اور معتزلی کہ اعتقاد صحت خلافت و دیگر فضایل ابوبکر و عمر مین اور حرمت متعہ مشروعہ مین متحد العقیدہ اور باہم
گربہائی ہین احتجاج قول صاحب کشاف سے سنیون پر صحیح ہی اور قول صاحب کشاف کا مجیب کی حقمین دلیل
الزامی و حجت تحقیقی ہو سکتا ہی چہ یہہ دونون سنی و معتزلی کہ صراط مستقیم علی سے منحرف ہین انکی اقوال سے
امامیہ پر احتجاج مجیب ظریف کا صاحب کشاف کی قول سے امامیہ پر لغو محض اور احتجاج امامیہ کا بقول صاحب
کشاف کی سنیون پر صحیح اور مجیب ظریف نے یہہ جو کہا کہ صاحب کشاف کو زوجہ ہونے متمتع بہا کی شبہ پڑا
یہہ خوش فہمی مجیب کی ہے عبارت کشاف کی یہہ ہے **لان المنکوحة نکاح المتعة من جملة الازواج**
اذا صح النکاح اس عبارت سے ظاہر ہی کہ صاحب کشاف معتزلی کو مثل سنیون کی شبہ حلت و صحت متعہ مین ہے
نہ اطلاق لفظ زوجہ مین متمتع بہا پر یہہ خوش فہمی مجیب کے قابل دید ہے **قال المجیب الظریف** حالانکہ یہہ
باطل ہے اسواسطے کہ تقیید علامت مجاز کی ہے لہذا حدیثون مین تزوج اور نکاح کا متعہ پر اور ممنوعہ کو زوجہ
کہنا بطریق مجاز ہی نہ بطور حقیقت و الا نکاح ید کا کہ حدیث ناکح الید ملعون مین موجود ہی چاہئے کہ یہہ بہی کوئی
قسم نکاح کا ہو **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ مضامین جو مجیب ظریف نے یہان لکھی ہین ماخوذ
حامی سنت شوکت عمریہ رشید الاغبیا سے ہین جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے جواب دندان شکن اسکی

ضربہ حیدریہ مین مفصل ارقام فرماتی ہین حقیر کچھہ خلاصہ اوسی کا لکھتا ہی اور کہتا ہی کہ مجیب عظریف کی تعلیم
رشید الاغبیا کی یہان خود دہوکا دکہاتا ہی کہ مطلق تقیید کو علامت مجاز کی کہتا ہی اگر یہی عقل کے دشمن اگر مطلق
تقیید امارۂ مجاز کی ہو تو چاہیئی کہ اطلاق نکاح دائمی اور نکاح حرائر اور نکاح اما اور نکاح اکفا اور نکاح غیر
فضولی وغیرہ کا کہ مقید بلفظ دائمی اور حرائر اور اما اور اکفا اور فضولی ہین مستلزم مجازیت نکاح کا ہووا اور نیز
اطلاق حیوان ناطق کا انسان پر اور مثل اسکی مستلزم مجازیت اطلاق حیوان کا انسان پر ہو و لا یقول به الحیوان
الناهق ہان اگر الزام تقیید کا اسطرح پر ہو کہ اطلاق مطلق ما مصداق مقید پر بہنگام خلو عن القید صحیح نہو تو یہی تقیید
البتہ علامت مجاز کی ہی اور یہان لحجہ التقیید کا اسطرح پر نہین ہی کسو سطی کہ احادیث سنیون مین بلکہ قول عمر مین
اطلاق نکاح کا متعہ پر بغیر تقیید کی وارد ہی جمع بین الصحیحین حمیدی مین مسند عبداللہ بن عباس مین موجود ہے
قال ابو نضرة کان ابن عباس یامر بالمتعة وکان ابن الزبیر ینہی عنہا قال فذکرت ذلک
لجابر بن عبداللہ فقال علی یدی دار الحدیث تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما قام عمر قال ان اللہ کان یحل لرسولہ ما شاء وان القرآن قد نزل منازلہ فاتموا الحج
والعمرة کما امرکم اللہ وبتوا نکاح هذہ النساء فان اوتی برجل نکح امرءة الی اجل رجمتہ
بالحجارة مجیب عظریف فقرہ وبتوا نکاح ہذہ النساء کو کہ اوسکی عمر نی کہا ہی دیکہی کہ اطلاق نکاح کا متعہ
پر بغیر تقیید کی وارد اور موجود ہی بالجملہ اطلاق زوجہ اور منکوحہ کا متمتع بہا پر اور اطلاق تزوج و نکاح کا متعہ پر
استعمالات شرعیہ مین وارد ہی اور کثیر الوقوع ہی اور استعمال وسکا مثل استعمال سایر حقایق شرعیہ کے ہے
اور متمتع بہا کو زوجہ کہنا بطریق حقیقت کی ہے نہ بطور مجاز کی اور جن چند شیون مین تزوج اور نکاح مقید بلفظ متعہ
آیا ہی مثل اوسکی ہے کہ صلوة کا لفظ مثلا مقید بظہر و عصر وغیرہ مستعمل ہوتا ہی کہ زید نی نماز ظہر پڑہی اور
بکر نی نماز عصر کو ترک کیا جیسی کہ ظہر اور عصر دونون افراد نماز کی ہین ویسی ہی نکاح دائمی اور نکاح موجل موقت
افراد نکاح اور تزوج کے ہین کسو سطی کہ نکاح و تزوج شرعاً عبارت ہی عقد ناکح سی ساتہہ منکوحہ کی مہر کے
عوض مین بطور مشروع کہ محلل وطی کا ہو اس صورت مین نکاح و تزوج حقیقت شرعی ہی نکاح دائمی اور متعہ مین
اور اپنی دونون فردون کو شامل ہے وہذا ظاہر لا ستر فیہ اور مرض ضد کا کیا علاج فی قلوبہم مرض
فزادهم اللہ مرضا ولهم عذاب الیم اور چونکہ معنی لغوی نکاح کی مجامعت و عقد زناشوئی ہے
کہ تحقیق اوسکا بغیر مجامع اور مجامع کی ممتنع ہی اور شرعاً عبارت ہے عقد ناکح سی ساتہہ منکوحہ کی بعوض مہر کے

(۱۹،۲

بطور مشروع

بطور مشروع کہ محلل وطی کا ہو تو نکاح یدہ اپنی لغوی پر ہی اور نہ معنی شرعی پر کہ وہان نہ مجامع ہی نہ مجامع او
عقد زنا شوئی سے ہے اور نہ ناکح ہی نہ منکوحہ نہ مہر ہی نہ وطی تو اطلاق نکاح کا ناکح یلید مین لا محالہ مجاز ہی ہوا پہر قیاس
کرنا ناکح الید کا نکاح متعہ پر قیاس مع الفارق ہی ہان چونکہ فتوی جواز نکاح ید کا عند الضرورۃ کتب فقہیہ سنیہ مین موجود
ہی تو ظاہر اسنیون کی نزدیک اگر یہہ بہی کوئی قسم نکاح کی ہو تو ہو سکتا ہی **قال المجیب الغطریف** اور مسلما
کہ اوسکی نزدیک ممتوعہ حقیقۃ زوجہ مین داخل ہے مگر حضرات کو جک ا مدال کو مخترعات اہل اعتزال سی کیا کام
اقول بفضل العلی اللطیف فرقہ حقہ امامیہ کو تو بلاشبہ مخترعات اہل اعتزال سے کچہہ کام نہین مگر اشعریہ
واشعوریہ کو اکثر مہاشی معتزلہ کی ہین کیونکر کام نہین سگ زرد برادر شغال وہ دونون اعتقاد حرمت متعہ او
حقیقت خلافت خلفای متغلبہ اور دیگر مسائل فروعیہ وضوا اور نماز وغیرہ مین شریک یکدگر ہین امور مذکورہ مین قول
ہر ایک کا دوسری پر حجت ہی چنانچہ جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ فی رسالہ بارقہ صیغمیہ کی فایدہ
ثانیہ مین اقوال مفسرین سنیونمین و قول صاحب کشاف کا بہی بطور احتجاج کی ذکر فرمایا ہی اور رشید الاغبیا نے
وسکو تسلیم کیا اور انکار اوسکی حجیت کا نہین کیا بلکہ اپنی طرز پر جواب وسکا لکہا ہی اور قطع نظر اس امر کی او سکے
اساطین علوم ادبیہ سی ہونی مین کچہہ شک نہین جب بنا بر اوسکی تحقیق کی اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر بسبیل حقیقت
ہنی تو یہہ قول اوسکا سنیون پر کہ اوسکی کو جک ا مدال ہین بلاشبہ حجت الزامی اور دلیل تحقیقی ہی **قال**
المجیب الغطریف ابو بصیر کی روایت حضرت امام صادق علیہ السلام سی بہول گئی کہ انہ سئل عن المتعۃ اہی
من الاربع قال لا ولا من السبعین **اقول بفضل العلی اللطیف** حدیث جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
کی ہمکو بخوبی یاد ہی ور حدیث مذکور سی کسطرح پر ثابت نہین ہوتا کہ اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر بسبیل مجاز ہے
یا متمتع بہا داخل ازواج نہین ہی نہ معلوم مجیب غطریف کو ذکر اس حدیث سی کیا مطلب ہے حاصل حدیث مذکور کا
یہی ہے کہ انحصار زن متعہ کا نہ چار مین ہے نہ ستر مین جسقدر کہ آدمی چاہی متعہ کر سکتا ہی اسصورت مین احتجاج مجیب
غطریف کا حدیث مذکور سے اوپر داخل ہونی متمتع بہا کی ازواج مین یا اوپر مجاز ہونی اطلاق زوجہ کی متمتع بہا پر
عجائب احتجاجات سی ہی ہماری کہشنا ہونی انکہہ ہ مردم اند حسرت فہم درست **قال المجیب الغطریف** مقداد
فی کنز العرفان مین اجماع امامیہ کا نقل کیا ہی کہ متمتع بہا مین اعتبار عدد کا نہین اور بعد نقل اسی حدیث کی
لکہا ہی کہ فقد بان ان متمتع بہا لیست من المنکوحات ولا المتعۃ نکاح **اقول بفضل العلی اللطیف**
کتاب کنز العرفان مین اثر اور نشان اس عبارت کا نہین بلکہ اوسمین خلاف اسکا مصرح ہی غالبا مجیب غطریف نے

اس کلام کو تحفہ مسروقہ سی اخذ کیا اور بغیر تصحیح اور بغیر تطابق النقل بالاصل کے اعتماد سارق دہلوی پر کرکے
اسکو لکہ دیا ہما مفتری دہلوی تو مصداق من کان فی ہذہ اعمیٰ فہو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا
تہا مجیب عطریف نی بصارت پر کیا بلا آئی تہی جو کنز العرفان کی عبارت کی تصحیح النقل نہ کی اور بغیر تصحیح النقل کے
لکہدیا اور یاد رہے کذب و غدر و خیانت شیخین سنیونکا ہوا یا رب مگر یہہ کہ اونکی سنت پر چلنا باعث اپنے
شیخین و بزرگے کا سمجہا خدا تعالی فرماتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین باب بین واسطی رکون نفوس
سامعین کے خلاصہ عبارت کنز العرفان کا لکہتا ہون شیخ مقداد کنز العرفان مین فرماتی ہین کہ احتجاج کی سنیون
نی عدم دخول متمتع بہا بر ازواج مین کئی وجہ سی اول قول خدا تعالی سی فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
ہم العادون اور کہا کہ متمتع بہا زوجہ نہین کسواسطی کہ اگر وہ زوجہ ہوتی تو اوسکی لئی نفقہ اور ارث اور حصہ
ہوتا اور قسمت شب خوابی اور طلاق وغیرہ احکام زوجیت کی اوسکی واسطی ہہائی جاتی اور لازم باتفاق
امامیہ باطل ہے پس ملزوم بہی باطل ہے اور جواب اس احتجاج سنیونکا یہہ ہی کہ ہم منع کرتی ہین اوسکی زوجہ
نہونی کو کسواسطی کہ ہماری نزدیک اوسکا زوجہ ہونا باجماع ثابت ہی اور جمہور کی نزدیک اوسکا زوجہ ہونا روایت سبرہ سے
ثابت ہی کہا سبرہ نی [illegible] اگر متمتع بہا زوجہ ہوتی تو اوسکو نفقہ وغیرہ ثابت
ہوتا اور اوسکی جواب مین ہم ملازمہ کو منع کرتی ہین کسواسطی کہ بعض احیان مین احکام مذکورہ زوجہ سی منفک
ہوتی ہین اور زوجیت صادق [illegible] اگر [illegible] احکام مذکورہ [illegible] احکام زوجہ سی کبہی
جدا ہوتی ہین تحقیق نفقہ ساقط ہوتا [illegible] میراث [illegible] رقیت و قتل اور کفر
سی اگر زوجہ کنیز ہو یا زوج کو قتل کری یا کتابیہ ہو اور مرتدہ ہوجا تو اوسکو میراث نملی گی اور احصان نہین ثابت ہوتا
قبل دخول کے اور قسمت ہمیشہ واجب نہین [illegible] ساقط ہو جاتی ہے [illegible] زوجہ کبہی [illegible]
نزدیک لعان واقع نہین ہوتا ان صورتون مین جو مذکور ہوئین زوجیت صادق ہی اور امور مذکورہ منتفی [illegible]
ثابت ہوا کہ امور مذکورہ لوازم زوجیت سی نہین ہین [illegible] انتفا سی انتفائی زوجیت لازم نہین آتا [illegible]
عبارۃ کنز العرفان مجیب عطریف نی جو کہا کہ کنز العرفان مین ہے فقد ثبت ان المتمتع بہا لیست من المنکوحات
ولا المتعۃ نکاح غلط کہا عبارت مذکور ہرگز کنز العرفان مین نہین ہے **قال المجیب الغطریف** سچ ہے
بحکم الغریق یاخذ بکل حشیشۃ جب ملا زمان والاکین مضطر ہوا یا تو معتزلیون کی دامن مین چہپی
اقول بفضل العلی اللطیف شیعیان کرار غیر فرار مضطر نہین ہوتی مضطر ہو ہونڈنا کام ہلگوزون کا ہے

جوخین اور احمد اور جنیر وغیرہ مین ہہا کی اور اونکی اتباع کا اور معتزلیون کے ذہن مین چہپنا سنیونکو زیبا ہی کہ اسمین
گرہہاسی ہین اور ہمنت دونون کی متحد ہین اور سابق مین مذکور ہوچکا کہ صاحب کشف کی اعتزال کو اطلاقات الفاظ عرفیہ
اور محاورات عرب مین کچہہ دخل نہین ہی چونکہ وہ ساطین فنون ادبیہ سی ہی ویسکا متمتع بہا کو ازواج مین داخل لکہنا
دلیل ہے کہ اطلاقات عرب مین متمتع بہا پر اطلاق زوجہ کا صحیح ہے اور متمتع بہا از روی محاورہ عرب کی زوجہ مین
داخل ہے علاوہ بران قول اوسکا باوصف اعتزال اسکے سنیون پر حجت ہی بنابر تسلیم رشید الاغبیا کی حکا نزعو
قال العجیب الغطریف اگی کو نصارے کی بناہ ذہونڈہتی تہی اقول بفضل العلی اللطیف نصاری کی بناہ ڈہونڈہنا
اور یہود کی دامن مین چہپنا سنیون کو لازم ہی کہ عمر کی سنت پر چلتی ہین خلیفہ جی کو توریت اور دین نصارے
اور یہود سی بہت رغبت تہی کہ علی الرغم اور برخلاف مرضی پیغمبر خدا کی ساہمنی پڑہتی تہی اور چہرہ آنحضرت کا
بسبب غصہ کی متغیر ہوتا تہا کما فی المشکوۃ قال العجیب الغطریف ہای یہہ بہی نہین جانتی کہ اگر ممتوعہ زوجہ
ہوتی تو چارسی باہر ہوتی اقول بفضل العلی اللطیف یہہ ہای وای تو بول چال علما کی نہین ہی کسنا
معاف یہہ روز مرہ تو زنانون اور مخنثون کا ہی جسکی پیشوا بقول سیوطی کے خلیفہ جی ہین اور مجیب غطریف پیرو
خلیفہ جی کے جو کہتی ہین کہ اگر ممتوعہ زوجہ ہوتی تو چارسی باہر ہوتی اتنا بہی نہین جانتی کہ اگر متمتع بہا زوجہ دائمی
ہوتی تو البتہ چارسی باہر ہوتی ورنہ متمتع بہا تو موجب ارشاد جناب صادق علیہ السلام کی چارسی اور ستر
دونونسی باہر ہے چنانچہ خود مجیب غطریف نی ارشاد جناب صادق علیہ السلام کا نقل کیا ہی اور مجیب غطریف اسکا
عدد مذکور مین اگر لوازم مطلق زوجیت سی جانتا ہی تو اوسکو بدلیل مقبول الخصم اولاً ثابت کری بعد ازان ہم سے
اوسکا جواب مانگی قال العجیب الغطریف اور لوازم زوجیت کی مثل ارث نفقہ طلاق لعان ظہار ایلا سب
اسمین متحقق ہوتی حال انکہ یہہ ساری چیزین بشہادت کتب شیعہ کی ممتوعہ مین مفقود ہین اور اونکی انتفا کی
دلیلین موجود چنانچہ صاحب منہاج النہایۃ فی بیان خمسمائۃ الایۃ نی اگرچہ بتقلید صاحب کشاف معتزلی کے
متمتع بہا کو زوجہ ٹہرایا مگر ان چیزون کو متخلف عنہا بتایا حیث قال والمستمتع بہا زوجۃ وان تخلفت
عنہا فی بعض النصوص کاستحقاق الارث والنفقۃ ووقوع الطلاق واللعان والظہار علی
قول والایلاء علی الاقوی اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی سابق ازین تو لکہا ہے کہ
صاحب کشاف کی نزدیک متمتع بہا کا زوجہ ہونا مشتبہ ہی اور یہود ای مثل مشہور حافظہ نباشد کی یہان لکہا ہے کہ
صاحب منہاج النہایۃ نی بتقلید صاحب کشاف کی متمتع بہا کو زوجہ ٹہرایا یہہ تناقض بیان مجیب غطریف قابل تماشا

اور مجیب جو صداق بعان و غیرہ کو وہ جہل یا تجاہل سے لوازم ذاتیہ زوجیت کی کہتا ہی مغالطہ بحت ہی کیونکہ اگر امور
مذکورہ لوازم ذاتیہ زوجیت سے ہوتی تو لازم تہا کہ کبہی زوجیت سے منفارق نہوتی حالانکہ امور مذکورہ زوجیت سے
مفارق ہوتی ہین جیسا کہ مطاوعی مسئلہ قران مین گذرا اور یہی خلاصہ عبارت کنز العرفان کا کہ مخفوسے
جواب ہذیانات مجیب ہی ابہی ہم لکہ چکی ہین فتذکر ولا تکن من الغافلین **قال المجیب الظریف**
اور اشہاد کا تو نام نہین جیسا تہذیب الاحکام مین ہے ولیس فی المتعۃ اشہاد ولا اعلان
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف اپنی گہر کی کیون بہول گیا یا دیدہ و دانستہ اوسی مثل پر عمل کرتا ہے
اور کی بیلی پر بسنا اور اپنا تینیز نہ دیکہنا اری حیا کی دشمن تیری امام محمد صاحب ابو حنیفہ اور تیری امام مالک
کی یہان تو نکاح دایم مین بہی اشہاد کا نہین لکہا مرمن کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الایمۃ و خزانۃ الروایات
اور تیری امام اعظم ابو حنیفہ کوسفے کی نزدیک جو دو نایم کی ہونی پر نکاح صحیح ہے وہ کیا اشہاد ہے
کما مر من الدر المختار و غیرہ پہر اگر اہلحق کی یہان متعہ مین کہ حقیقت الموقتہ بہ نسبت نکاح کی ہے اشہاد ضرور نہوا
تو تجکو اعتراض کب پہونچتا ہی ؎ مرن بی تامل بگفتار دم * نکو گوی گر دیر گوی چہ غم * نطق آدمی بہتر است
از دواب * دواب از تو بہ گر نگوئی صواب **قال المجیب الظریف** رہی عدت وہ بہی مثل عدت زوجہ کی
نہین کیونکہ مطلقہ کی عدت تین مہینی ہین اور متوفی عنہا زوج کی چار مہینی دس دن قال اللہ تعالی والمطلقات
یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء وقال والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن
بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا بلکہ کم ہی جیسا کہ شہید لکا متعی مین تفصیل کرتا ہی عدتہا حیضتان
ولو استرابت فخمسۃ واربعون یوما وتعتد من الوفات باربعۃ اشہر وعشرۃ ایام ان کانت امۃ
ونصفہا ان کانت حرۃ ولو کانت حاملا فبابعد الاجلین **اقول** بفضل العلی اللطیف جانا
چاہیی کہ پلید دہلوی نے اپنی تحفہ مسروقہ مین راہ جہالت کی لکہا کہ متعہ مین عدت نہین جب جناب سلطان
مجتہد العصر دام ظلہ فی رسالہ بارقہ ضیغمیہ مین اوسکی تکذیب و تجہیل کے اور عدتون ستمتع بہا سی لاوسکو آگاہ
کیا تو اب اوسکی اولیا فی اوسکی خفت مٹانی کے واسطی کہا عدت ستمتع بہا کی مثل عدت زوجہ کی نہین بلکہ
کم ہی تو زوجہ مین داخل نہوئی اری عقل کے دشمن **اولا** عدت لوازم زوجیت سے نہین ہے جیسا تو سمجہا ہے
بلکہ وہ لوازم فراق متعقب طلاق سے ہی طلاق اور عدت کو لوازم زوجیت سی کہنا داد جہالت کی دینا ہی اور
متعہ مین انقضای مدت متعہ قایم مقام طلاق کے ہی لاکن چونکہ شارع کو منظور ہی کہ اختلاط میاہ و خلط انساب منوعہ

(۱۹۶)

سنا ہین یہی بعد افتراق کے کہ بعد انقضای اجل متعہ کی ہوتا ہی عدت معتبر کی اور متعہ تو از سے حنیف المتو ربیت
نکاح کے تو عدت بہی اوسکی عدت نکاح سی کم اور خفیف ہونی چاہیئے اور **ثانیاً** کم ہونا عدت کا اگر مجیب
عظریف کے نزدیک دلیل زوجہ نہونی کا ہی کہ اوسکی تردید لونڈی منکوحہ بہی زوجہ نہو کہ اوسکی طلاق اور بعد
زوج کی عدت حرہ مطلقہ اور حرہ متوفے عنہا الزوج سی کم ہے اور چاہئی کہ حاملہ بعد ایکدن بلکہ یکساعت
وفات زوج سی اوسکا وضع حمل ہو وے زوجہ مین داخل نہو کہ عدت اوسکی سنیونکی نزدیک بہت کم ہی کہ صرف وضع حمل
ہی ہے اور **ثالثاً** اگر کم ہونا عدت کا سبب زوجہ نہونی کا ہو تو چاہئی کہ نہونا عدت کا بطریق اولی سبب
زوجہ نہونی کا ہو اور اس صورت مین زوجہ غیر مدخول بہا اور آئسہ و صغیرہ کہان سب بیعدت ہین لا محالہ وقت نظر مجیب
زوجہ نہونگی بالجملہ جودت ذہن مجیب عظریف سی مسائل عجیبہ ظاہر ہوئی اور **رابعاً** مجیب عظریف نی یہہ حکم جو
علی الاطلاق لکہدیا کہ مطلقہ کے عدت تین مہینی اور متوفی عنہا الزوج کی چار مہینی دس دن ہین سراسر غلط
ہی اور دلیل اوسکی جہالت کے ہی اپنی مذہب اور اپنی کتب تفسیر و فقہ سی کسو واسطی کہ کلام اونکا نص ہے
یہین کہ عدت حرہ مطلقہ اور لونڈی مطلقہ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا اور آئسہ صغیرہ اور حامل اور غیر حامل کی ان سبکی
تین مہینی ہین اور عدت حرہ متوفی عنہا الزوج مدخول بہا اور غیر مدخول بہا اور آئسہ اور صغیرہ اور حامل اور
غیر حامل کے ان سب کے چار مہینی دس دن ہین حالانکہ عدتین ان سب کے مختلف ہین عبارت تفسیر
جلالین کے آیہ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثة قروء مین یون ہی وہذا فی المدخول بہن اما غیرہن
فلا عدة لہن لقولہ تعالی فما لکم علیہن من عدة تعتدونہا و فی غیر الآئسة والصغیرة فعدتہن
ثلثة اشہر والحوامل فعدتہن ان یضعن حملہن کما فی سورة الطلاق والاماء فعدتہن
قرآن بالسنة اور عبارت تفسیر مذکور کے آیہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن
بانفسہن اربعة اشہر وعشرا مین یون ہے وہذا فی غیر الحوامل فعدتہن ان یضعن حملہن
بآیة سورة الطلاق والامة علی النصف من ذلک بالسنة اور عبارت تفسیر مذکور کے زیر آیہ
واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یہہ ہے واولات الاحمال اجلہن انقضاء
عدتہن مطلقات او متوفی عنہن ازواجہن ان یضعن حملہن انتہی حاصل ان عبارتون کا یہہ ہی کہ مطلقہ
مدخول بہا کی عدت تین قروء ہین اور مطلقہ غیر مدخول بہا اور آئسہ و صغیرہ کی لیئی کچہہ عدت نہین اور حامل مطلقہ
کی عدت وضع حمل ہے اور حامل متوفی عنہا الزوج کی بہی عدت وضع حمل ہے اور غیر حامل متوفی عنہا الزوج کی عدت

(19.7)

چار مہینے دس دن ہین اب منصف لوگ دیکہین کہ مجیب غطریف کو مسایل ضروریہ نکاح وعدت طلاق کی بہی مدت سے
بہی یاد نہین بہر ما استفاد کہ ذاتی دخل در معقول چہ ضرور **قال المجیب الغطریف** اور احصان تو اصلا نہین جیسا کہ
چکا اب ممنوعہ کیونکر زوجہ مین داخل ہوئی **اقول بفضل العلی اللطیف** جواب بہی سکا گذر چکا کہ بقول مفسرین
سنیون کی احصان بمعنی عفاف و پارسائی ہے اور وہ متعہ مین بلاشبہ پائی جاتی ہے مثل نکاح کی بغیر تفاوت کے
اور متمتع بہا بلاشبہ زوجہ مین داخل ہے فتذکر **قال المجتہد العلام العریف** ورثانیا تمہاری نزدیک جب آیہ
مذکورہ ناسخ متعہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی آیت حلت متعہ مین وارد ہوئی اور وہ منسوخ ہوئی کسو سطی کہ ناسخ
کوئی منسوخ ضرور چاہئی اور آیہ **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ** الآیہ کو تم بیان متعہ مین نہین کہتی تو بتا اوس آیہ متعہ کا جو
منسوخ ہی بتاؤ **قال المجیب الغطریف** قول بفضل العزیز العلام جن لوگون سے کہ ثمین مفسرین معتبرین سے
صیغہ تمریض کا استعمال کیا ہے کہ وہ آیہ فما استمتعتم کو متعہ مین کہتی تہی اور پہر منسوخیت کی قائل ہوئی تو اون
لوگون کے مذہب پر یہہ آیہ منسوخ ہی اور آیہ الا علی ازواجہم اوسکی ناسخ **اقول بفضل العلی اللطیف اولا**
تفاسیر معتمدہ اہلسنت مین مثل تفسیر کبیر اور درمنثور اور زاہدی اور ثعلبی اور قرطبی وغیرہ کی اور دیگر کتب معتمدہ
سنیہ مین موجود ہے کہ ابن عباس اور ابی بن کعب و عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور ابو نضرہ اور جنیب
ابن ثابت اور سعید بن جبیر وغیرہ یہہ سب کے سب اجلہ کہتی ہین کہ آیہ فما استمتعتم متعہ مین نازل ہوئی ہی پہر ان
اجلہ اصحاب اور تابعین کے تمریض کرنے جگہ و جانب مفسرین سی باہر ہے اور ظاہر ہی کہ مفسرین نی تمریض راویوں کے
نہین کے بلکہ تمریض روایت کی بلا وجہ و جیہ بسبب تعصب مذہب کے کی ہے کہ وہ بکار آمد نہین ہے طرفہ بات ہے
کہ مجیب غطریف کو تمریض راوی اور تمریض روایت مین امتیاز نہین اور ابن عباس وغیرہ جو آیہ **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ**
کو متعہ مین کہتی ہین وہ کبہی اوسکی منسوخیت کی قائل نہین ہوئی مجیب غطریف کا قول اور پہر منسوخیت کی قائل ہوئے
دروغ بیفروغ ہی تفسیر معالم التنزیل اور درمنثور اور کشاف مین ہی کہ مذہب ابن عباس کا یہہ ہی کہ آیہ فما استمتعتم
محکمہ ہے منسوخ نہین اور درمنثور اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حکم اور شعبہ بن الحکم بن عیینہ کہتی ہین کہ یہہ آیہ منسوخ نہین
ہوا اور تفسیر کبیر مین ہے کہ عمران بن حصین قائل بعدم نسخ آیہ مذکورہ ہین اور فتح الباری شرح صحیح بخاری
مین ہے کہ ابن بطال نے کہا روایت کی ہے اہل مکہ و اہل یمن نی اباحت متعہ کی ابن عباس اور روایات رجوع
ابن عباس کے ضعیف الاسناد ہین اور اجازت متعہ کی ابن عباس سے اصح ہی اور کلام فضل بن روزبہان کا بہی
مشعر ہی عدم رجوع ابن عباس پر اور تفاسیر معتمدہ اور صحاح ستہ سنیہ سی یہہ بہی ثابت ہوتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام

اور عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری کا بھی مذہب حلت متعہ ہی ایسی صورت مین صیغہ تمریض کو استعمال
کرنا بعض متعصبین کا سوای کذب و تعصب مذہب کی کوئی محمل صحیح نہین رکہتا اور **ثانیاً** مجیب عطریف کے
اسلاف کا فہم و ذکا معلوم ہوا کہ آیہ الا علی ازواجہم کو کہ مکی ہے ناسخ آیہ فما استمتعتم کا کہ مدنی ہے
ٹہراتی ہین یہہ عجب لطیفہ ہے کہ ناسخ قبل نزول منسوخ کی نازل ہوا و هذا مما یضحک منه الثکلی **قال المجیب**
الطریف بلکہ ابو داؤد مین ابن عباس سے مذکور ہی کہ فما استمتعتم کا ناسخ یا ایها النبی اذا طلقتم النساء
فطلقوهن لعدتهن والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء واللائی یئسن من
المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر ہی ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً**
قول سابق مین تفاسیر معتبرہ اور کتب معتمدہ سنیون سی مذکور ہوا کہ مذہب ابن عباس کا حلت متعہ اور آیہ فما استمتعتم
اونکی نزدیک محکمہ ہے اور تنازع ابن زبیر کا ابن عباس سی اونکی آخر عمر مین جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ
مین ہے صریح ہی اس امر مین کہ ابن عباس نے اپنی آخر عمر تک حلت متعہ سی رجوع نہین کی اس صورت مین ابو داؤد کا
کہنا کہ ابن عباس آیہ یا ایها النبی کو ناسخ اور آیہ فما استمتعتم کو منسوخ کہتی تہی افترای بحت ہی **اور ثانیاً**
طلاق اور عدت لوازم نکاح سی نہین ہے کما مر وکما سیجئی پہر آیہ طلاق و عدت ناسخ آیہ متعہ کی کیونکر ہو سکتی
ہی **اور ثالثاً** اگر آیات مذکورہ بقول ابو داؤد اور مجیب کے ناسخ متعہ کی تہین تو خلیفہ جی نے انا احرمهما کیون کہا
لازم تہا کہ کہتی ان الله والقران حرمهما یا رب مگر یہہ کہ خلیفہ جی نی پیغمبر خدا کو وصیت نہ لکہنی دینی کو
حسبنا کتاب الله زبان سی تو کہا تہا مگر اونکو یہہ آیات بلکہ آیہ تیمم و آیہ قنطار بلکہ قران یاد نہ تہا اور نہ اونکی پاس
تہا اور زید سی جمع جو کروایا تہا وہ صحیح نہ تہا اور اوسکی تصحیح کی خلیفہ جی نے فرصت بہی اپنی زندگی مین
نہ پائی تہی **قال المجیب الظریف** لاکن بنا بر مذہب جمہور چونکہ نسخ عبارت ہی موقوف ہونا حکم شرعی
کا دوسرے حکم شرعی سی تو اس صورت مین یہہ سب آیتین محرم متعہ کی نہ ہو سکی **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً**
مجیب عطریف نی اس قول مین یہان متعہ کو حکم شرعی کہا اور پہر اسی قول مین آگی چلکی کہا کہ متعہ کرنا لوگون کا
ابتدای اسلام مین بحکم شرع نہ تہا بلکہ بطریق تعامل کے تہا اس تناقض و تہافت کا کیا علاج **اور ثانیاً** نہین
معلوم کہ یہہ سب آیتین محرم متعہ کی کیونکر نہ ہو سکی ظاہراً ابو داؤد اور مجیب کا کہ اونکی بطن مین سے نہ عبارت
مین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اونکی زعم فاسد مین عدت اور طلاق لوازم ذاتیہ زوجیت اور نکاح سی ہین اور جس نکاح
و زوجیت مین طلاق اور عدت نہو وہ اونکی نزدیک حلال نہین حالانکہ یہہ گمان اونکا باطل ہے کسواسطی کہ

کہ متعہ مین عدت ہی چلیا کہ مجیب خود قبل ازین کہہ چکا ہے کہ عدت متعہ کی مثل عدت زوجہ کی نہین رہا طلاق
اوسکو لازم نکاح و زوجیت کا کہنا خبط ہے نکاح و تزویج امر آخر ہے طلاق امر آخر ایک دوسری کا ضد ہی لازم
و ملزوم اگر طلاق لازم تزویج و نکاح ہوتا تو لازم تہا کہ جہان نکاح پایا جاتا وہان طلاق بہی ضرور ہوتا اور کوئی
نکاح طلاق سے خالی نہوتا ہر نکاح کے بعد طلاق لازم ہوتا حالانکہ ایسا نہین ہی سوا اسکی کہ طلاق کسی نکاح مین
اتفاقا ہوتا ہی نہ ہر نکاح کی ساتہہ ورای ان زوجہ مرتد بائن ہوجاتی ہے اور بغیر طلاق کے چہوٹ جاتی ہی بصورت
مین جاہی کہ آیات طلاق کے محرم نکاح مرتد کی تہرین کہ قبل از ارتداد کی وہ نکاح ہوا تہا اور یہہ نکاح قبل ارتداد کے
بہی میرے سے باطل تہرے و ہذا باطل قطعا بالجملہ آیات مذکورہ نہ محرم متعہ کی تہرین نہ ناسخ آیہ متعہ کی **قال المجیب**
العطریف سوا اسکی کہ متعہ کرنا لوگونکا ابتدای اسلام مین بحکم شرع تہا ملکہ بطریق تعامل کے تہا سوا اسکی ترمذی مین
مضمون تعامل کا مذکور ہے کہ اوسپر حرمت طاری ہوئی اب کیا خدشہ رہا جو موہوم ذہن کے سی اس شق کو حضور نے
بیان فرمایا ع یکدم کہ چشم فتنہ بخفت است زینہار * بیدار باش تا زدہ عمر بر فسوس **قول** بفضل تعالی
اللطیف ظاہرا ترمذی اور مجیب عطریف کو خلل دماغ ہے کہ بیہودہ سرائی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ متعہ کرنا
لوگونکا بحکم شرع تہا مصیبت اہ زمانہ نابرسان کی کیسی سوفسطائیون ہی کا کام ڈالا ہی کہ انکا اہلی مذہبیات کا علم کرتی
نہ اپنی مذہب کی کتاب دیکہتی ہین نہ اپنی اسلاف کی سنتی ہین صحیح بخاری اور صحیح مسلم روایت صحابہ سنیان مین
موجود ہی اذن لنا رسول اللہ رخص لنا رسول اللہ اور خلیفہ جی نے سر منبر کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد
رسول اللہ کما فی التفسیر الکبیر اور بہی تفسیر کبیر مین ہے واتفقوا علی انہا کانت مباحا فی ابتداء الاسلام
اور بہی تفسیر کبیر مین ہے والذی یجب ان یعتمد علیہ فی ہذا الباب ان نقول انا لا ننکر ان المتعۃ کانت
مشروعۃ انما الذی نقولہ انہا صارت منسوخۃ اور سارق دہلوی تحفہ مسروقہ مین لکہا ہے
اہلسنت اباحت اورا در ابتدای اسلام بعد از تقدیم اول در بعض غزوات بنابر ضرورت انکار نمیکنند اور مدارج النبوت
وغیرہ مین مصرح ہے کہ پیغمبر خدا نے اذن متعہ کا دیا اور خود مجیب عطریف اسے رسالہ مین حدیث جہنی کے
جسمین اذن لنا رسول اللہ فی متعۃ النساء موجود ہے نقل کر چکا ہی اور اب انکہین چرا کی سند کرکے
یہان کہتا ہے کہ متعہ کرنا لوگونکا بحکم شرع نہ تہا اور جس متعہ کے رخصت اور اباحت اور مشروعیت اور اذن صحاح
ستہ اور تفاسیر معتمدہ اور کتب معتبرہ سنیہ مین اس موہوم ذہن کے سی موجود ہے اوسکو غیر مشروع اور بطریق
تعامل کے کہتا ہے اور تکذیب اپنی اسلاف کے کرتا ہے اور اپنی دعوی بر خلاف داب مناظرہ کی جو ترمذی کا حوالہ

سنیہ مین

سے مین لاتا ہی تمام رشہادت حضرت علی ذ بندہ یہین ہے **قال** مجتہد العلام الظریف اور مستفتی نی جو پوچھا ہی کہ
کہ کون سے پیغمبر یا امام سے یہ مسئلہ جاری ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ متعہ بحکم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کہ
خاتم النبیین ہین اور دین اونکا قویم اور شریعت اونکی ناسخ شرایع سابقہ ہی مشروع ہو ر جاری ہوا ہی اور احادیث
اون حضرت کی صحاح ستہ مین بحکم مشروعیت متعہ موجود ہین اور جاری رہنا اوسکا تا بعض عہد خلافت خلیفہ ثانی
بہی صحاح مذکورہ سے ثابت ہی **قال** المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام فی الحقیقت ابتدای اسلام مین
بحسب ضرورت بطور تعامل نہ بطریق مشروعیت متعہ دو ایکبار جاری ہوا تہا پہر جب ان آیتون کا نزول ہوا تو
حضرت نی ممانعت فرمائی اور اوسمین حرمت موبدہ ٹہرائی چنانچہ تفاسیر معتبرہ اور صحاح ستہ مین بتفصیل مذکور
اور مشتی نمونہ از خرواری یہان بہی جا بجا ذکر کیا گیا اگر زیادہ ہوس ہے تو بالفعل شرح مسلم امام نووی کی مطالعہ
فرمائی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ تحریم اور اباحت متعہ کی دو مرتبہ ہوئی پہلی چند دنوں حلال تہا پہر خیبر کی دن حرام
ہوا پہر تین دن جنگ اوطاس یعنی مکہ معظمہ مین حلال رہا پہر قیامت تک حرام ہوا بعد اوسکی اوسی کتاب مین رفع
دخل کرتا ہی **ولا مانع یمنع تکرار ذکر الاباحۃ والتحریم** ساری خدشہ تہی جس بہانی مین
اور گئی چتکیان بجانی مین **اقول** بفضل العلی اللطیف حسب صحاح ستہ اور تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر معتمدہ
سنیہ اور مدارج النبوۃ وغیرہ کتب معتبرہ سنیہ سے اباحت اور رخصت اور اذن دینا پیغمبر صادق وما ینطق
عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی کا اصحاب کو متعہ کرنی کا ثابت ہی اور اتفاق سنیون کا اباحت متعہ پر ابتدای
اسلام مین تفسیر کبیر و نیشاپوری وغیرہ سے واضح ہی کہ وہ لکہتی ہین واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی
صدر الاسلام تو ایسی صورتون مین مجیب ظریف کا کہنا کہ بطور تعامل کے تہا نہ بطریق مشروعیت کی قابل
اعتنا کی نہین ع اذان مرغی جو دبوی کب سند ہے * اور وہ آیات جنکو ابو داؤد مجیب ظریف براہ
بلاہت ونادانی محرم متعہ کی ٹہراتی ہین ہرگز کسی طرح محرم متعہ کی نہین ہوسکتی جیسا اوپر مفصل گذرا اور مجیب ظریف
جو مقابلہ مین اہلحق امامیہ کی اپنی مذہب کی کتابوں سے سند لاتا ہی اور استشہاد کرتا ہی جہالت اوسکی ہے
داب مناظرہ سے اور بڑا لطیفہ یہہ ہے کہ مجیب ظریف اسی اپنی قول مین ادعای جاری ہونی متعہ کا ابتدای
اسلام مین بطور تعامل نہ بطریق مشروعیت کی کرتا ہی اور استشہاد مین اپنی دعوی کی خلاصہ عبارت امام
نووی کا جو لکہا اوس سے جاری ہونا متعہ کا بطریق مشروعیت کی ثابت ہی کہ اوسمین تحریم اور اباحت متعہ
کو احکام شرعیہ سے ہی مذکور ہی ماشاء اللہ کیا خوب دلیل کو دعوی پر منطبق کیا ع جو جوش کفر بسنت

(۲۲۱)

سعدی دررلیجا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا * اور جاننا چاہیے کہ امام نووی نے تحریم اور اباحت متعہ کے دو بار کہی اور ابن حجر نے فتح الباری میں چھ بار کہی ہے عبارت فتح الباری کے یہہ ہی فحصل مما اشار الیہ ستۃ مواطن اولہا خیبر ثم عمرۃ القضاء ثم الفتح ثم اوطاس ثم تبوک ثم حجۃ الوداع انتہی بالجملہ بقدر اضطراب اور تہافت دلیل پر اصلی تحریم کے ہی وھذا ظاہر کمال الظہور ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور **قال المجتہد العلام العریف** ور پیغمبر ہمارے تو ایک ہیں یہہ سوال کہ کون سے پیغمبر سے جاری ہوا وبیا ہے کہ کوئی پوچھے کہ یہ مسئلہ کون سی خدا نے فرمایا ہے **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام اگر یہہ سوال میں غلطی یہہ ہوتی تو اوسکا انکار بیجا تہا شاید مجیب سلمہ المواخذات اللفظیۃ لیست من داب المحصلین فرمایا و خاطر قدسی مظاہر نہ رہا انکا قصور نہیں تقاضای سن ہے ٥ یک پیری و صد عیب چنین گفتہ اند **اقول** بفضل العلی اللطیف معلوم ہوتا ہے کہ مجیب ظریف پیر نہیں ہیں لاکن اپنی نسبے پیر کے مانند صد عیب پیری میں گرفتار اور محل الحواس ہے کہ مواخذہ معنوی کو مواخذہ لفظی کہتا ہے کیا مجیب نہیں دیکہتا کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے مستفتی کے کسی لفظ کو غلط یا بے محاورہ نہیں فرمایا ہے کہ مواخذہ لفظی عبارت اسی سے ہے بلکہ جناب مستطاب نے تو مواخذہ معنوی کیا ہے کہ ارشاد فرمایا ہی کہ اہل اسلام کو سوای شریعت مقدسہ مصطفوی علی صاحبہا الاف الصلوت والتسلیمات کی شرایع انبیای سابق سے کہ سب کے سب منسوخ ہوگئی ہیں کیا علاقہ اور کون غرض ہے مستفتی جو پوچہتا ہی کہ متعہ کون سی پیغمبر سے جاری ہوا پوچہنا اس امر کا با وصف ادعای اسلام یعنی چہ افسوس صد افسوس کہ مجیب اپنی خوش فہمی سے اس مواخذہ لفظی کہتا ہے غالباً مجیب ظریف سوال مستفتی اور جواب جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کو نہیں سمجہا ورنہ اسکو مواخذہ لفظی نکہتا بہر حال اہل اسلام کو شرایع انبیای سابق سے کچہہ غرض نہیں ہے ہاں مجیب ظریف کو کہ سنت عمر پر چلنا اپنی سعادت جانتا ہے تا سی اوسی پیر نابالغ کی اگر پیغمبران سابق کے شرایع منسوخہ سی کچہہ غرض اور رغبت ہو ہو اگر چہ خلیفہ جی بہی تہود و تنصر کے طرف مائل اور راغب ہی جیسا کہ مشکوۃ میں ہے کہ عمر بن خطاب ایک نسخہ توریت کا لایا اور کہا یا رسول اللہ یہہ نسخہ توریت کا ہی حضرت خاموش رہی پہر عمر اوسکو پڑہنی لگا اور رنگ چہرہ مبارک صاحب لولاک کا غصہ سی متغیر ہوا تب ابوبکر نے عمر سے کہا تیری ماں تجکو روی آیا تو چہرہ مبارک پیغمبر خدا کا نہیں دیکہتا تب عمر نے چہرہ مبارک کو دیکہا اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں غضب خدا سی اور غضب رسول خدا سے راضی ہوا میں پروردگاری خدا اور نبوت محمد سی تب رسول خدا نے فرمایا قسم اوس خدا کی کہ جان محمد کی

اوسکی تفسیر مین ہے اگر موسی تمہارے سامنے ظاہر ہو تو تم اوسکی اتباع کرو انتہی اور یہی مشکوۃ مین ہے کہ عمر
نے حضرت رسولخدا سے کہا کہ ہم یہود سے ایسی حدیثین سنتے ہین کہ ہمکو اچہی معلوم ہوتی ہین آیا ہم کچہہ اونمین سے
لکہ لین پس حضرت نے فرمایا کہ آیا تم متردد اور متحیر ہو مثل یہود و نصاری کے بعد میری پیغمبر ہونیکے اور اگر
موسی زندہ ہوتے تو اونکو بجز میرے اتباع کے کچہہ چارہ نہتا انتہی اب صاحبان انصاف مقام غور ہی کہ خلیفہ
جی کو یہود و تفسیر کیطرف تو ایسا میلان اور قرآن سے ایسی نفرت کہ زید سی جو جمع کروایا تہا اوسکو کبہی نہ دیکہا
نہ پڑہا نہ صحیح کیا اور پیغمبر خدا کو وصیت نامہ باعث نجات امت ضلالت سی حسبنا کتاب اللہ کہکے نہ لکہنے دیا اور آیۃ
تیمم بیقطار کو نہ سمجہہ سکے بخلاف اللہ کو حکم سقوط نماز کا براہ جہالت کے دیا اور خلاف قرآن کی مغالات مہر کو منع کیا
اور زن پردہ نشین سی ملزم ہوئے اور حکم رجم مجنونہ کا دیا کما فی صحیح البخاری اور حقیر نے اس رسالہ مین بکلمۂ موخذہ
لفظیہ سی اغماض عین کیا ہی بعضی خطاؤن مجیب ظریف کا کہین تعرض نہین کیا مگر یہان اوسکی سمجہانیکو
مثال موخذہ لفظی کے بتاتا ہون کہ اوسنے جو مصراع لکہا ہے آیک ہیرے صد عیب چنین گفتہ اند یہہ نظم ہے
یا نثر اور تاریخ طبع مجیب سی ہے یا کسی اور شاعر کا کلام ہے اور گفتہ کا فاعل کون ہے لاکن جو کہ مذکور نہ
ہی اور زنگ سی تک نہین ملتی بعید نہین کہ نتایج افکار خلیفہ جی سی ہووی کہ وہ پیر نابالغ بی جوڑ ہی کہاکرتے
تہی جیسی کہا ہے دو متعہ پیغمبر خدا کے عہد مین مشروع تہی مین اونکو حرام کرتا ہون بالجملہ موخذہ لفظی یہہ
جو مذکور ہوا اور وہ جو قبلہ وکعبہ سے فرمایا ہے موخذہ معنوی ہے غالبا مجیب کو تمیز موخذہ لفظی و معنوی
کی نہین ہ گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد **قال المجیب الظریف** تا ص سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سوال حق ہی کیونکہ
اکثر باتین عبادت اور عادات اور محرمات اور مباحات وغیرہ اور دینون کے اس دین متین مین باقی ہین بعضے
بعینہ بعضی کچہہ شروط وقیود سی چنانچہ بجای خود مقرر ہے اس لئی سائل نے پوچہا کہ متعہ کونسی پیغمبر یا امام سے
جاری آیا ہمارے حضرات ائمہ امت سی جاری ہوا یا آگی بہی کسی پیغمبر یا اونکی خلفا کی وقت مین تہا اسمین
کیا قباحت لازم آتی کہ جناب نے یون شد و مد سی بیکار بات بنائی کو ہماری پیغمبر تو ایک ہے ہین اوسنے تعدد
پیغمبر کے ایک ہونیکا کب انکار کیا ہ سمجہہ کا پہیر ہے ورنہ سوال سیدہا ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف
جب بالاتفاق اہلسنت ماحی ادیان ماضیہ اور شریعت مصطفوی ناسخ شرایع سابقہ کی ہوئی اور مسائل اور
احادیث شرایع سابقہ کے لکہنے اور پڑہنے کا ترک بالمرہ ماثور ہوا یہان تک کہ پڑہنا عمر کا توریت کو باعث
غضب اور باعث رنگ خسار جناب پاک صاحب لولاک کا ہوا اور خالفہ اول نے خلیفہ جی کو اوس پڑہنے کی اجرت مین

بہر نکلتا ہے السوال کا لیا کما من اشکوہ اسصورت مین مسائل شرایع سابقہ کی دریافت کرنا سوای مجیب غطریف کی زعم کے سنت پر چلنا ہی کام اہل اسلام کا نہین کسو سطی کہ مستفتی مسلمانکو دریافت کرنا مسائل شرایع سابقہ منسوخہ کا ہر لغو اور فعل عبث ہی کیونکہ مشروعات شرایع سابقہ جو شریعت مقدسہ نبویہ میں غیر مشروع ہوئے مانند کثرت ازواج حضرت داؤد و سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام کی اور مانند جمع بین الاختین حضرت یعقوب علیہ السلام کی مثلا اور ممنوعات شرایع ماضیہ جو اس ملت حنفی مین مشروع ہوئی مانند طہارت بدن وجامہ کے باب مثلا مفتی و مستفتی اونکو بدل نہین سکتا ہر اوسکا دریافت کرنا عبث محض ہوا کہ ممنوع عقلی و شرعی ہی تو یہہ سوال مستفتی کا حق ہوا مجیب غطریف اپنی سمجھ کے پہیر سی بیکار باتین بناتا ہی اور ناحق اوسکو حق کہتا ہے اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ اکثر باتین عبادت اور عادات اور محرمات اور مباحات وغیرہ اور دینون کے اس دین متین مین باقی ہین **اوّلاً** یہہ دعوی اوسکا اثبات طلب ہے ظاہر اسوای دس سنتون حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے مثل ناخن و شارب لینی اور ختنہ وغیرہ کی کوئی بات اور دینون کے اس دین متین مین باقی نہین ہے اور **ثانیاً** اگر بالفرض کوئی بات باقی بہی ہو تو وہ اسی دین متین کے نہے اور عمل کرنا اوسپر اسی حیثیت سے ہوا کہ منجملہ احکام اسی شریعت مقدسہ کی ہی نہ اوس حیثیت سی کہ منجملہ احکام شرایع منسوخہ کی ہی تو مستفتی مسلمانکو اوسکا دریافت کرنا کہ کونسی شریعت منسوخہ کی یہہ بات ہی پہر اسپر قباحت ہے **ه** سمجھ کا پہیر ہے ورنہ یہہ بات سیدہی ہی **قال المجیب الغطریف** بلکہ اگر غور کیجئی تو اس سوال مین ایک نوع کی انکار اور توبیخ یا تعییر ہے یعنی متعہ تو بارشاد پیغمبر خدا اور بامداد ائمہ ہدی حرام ثابت ہوتا ہے پہر کونسی پیغمبر یا امام سی جا رہے ہو پیغمبر اور امام تو ایک سے ہین یہہ ڈہکوسلا حلقت کا بیچ مین کسی نکالا جیسا عرف مین کوئی کچھ کام خلاف عقل اور شرع کی کرتا ہو تو اوسکی توبیخ یا تعییر کو یوں کہتی ہین کہ یہہ بات کونسی خدا نی فرمائی شاید جناب اسی مضمون زجر کو سمجھ کر خالی دی گئی **اقول بفضل العلی اللطیف** جب خلیفہ حی نے اقرار مشروعیت متعہ کا عہد کرامت مہد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ مین کیا اور کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما اور عمران بن حصین صحابی سینون نی کہا نزل متعة النساء فی کتاب اللہ وفعلنا ہا مع النبی ولم ینہ عنہا حتی مات ولم ینزل قرآن بتحریمہا ثم قال رجل برایہ ما شاء اور حضرات جابر اور ابو سعید خدری نے

نادم ... متعہ ... ۱۲ ... منع کیا اور ... [illegible]

(۲۰۴)

وفات اپنی فتوی جواز متعہ کا دیتی رہی اور ابہ فاستمتعتم کو ایہ محکمہ غیر منسوخہ کہتی تہی جیسا کہ یہہ سب امور
صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیہ اور کتب معتبرہ اونکی سے مکرر مذکور ہو چکی تو ایسی صورت مین دعوے
ثبوت حرمت متعہ کا بارشاد پیغمبر خدا اور تاہ ابد ایمہ ہدی دکہلانا مجیب غطریف کا ہی یہہ توبیخ اور تعییر اوس
کلام مہمل مستفتی سے نکالنا ہی شتر غمزہ مجیب پر و بعیر الاصحاب کا ہی بلکہ اگر غور کیجئی تو زجر و توبیخ و تعییر
وہ ہی کہ جب خلیفہ جی نے خلاف عقل اور شرع کے متعہ مشروعہ کو اپنی رای ناصواب سی حرام کیا تو خلیفہ
زادہ نی خلیفہ جی پر جرح کی اور کہا کہ مین آیا تابع سنت پیغمبر خدا کا ہون یا اپنی باپ کا اتباع کرون اور زجر
توبیخ و تعییر وہ ہی جو عمران بن حصین نے کی اور کہا کہ ہمنی متعہ کیا پیغمبر خدا کی ساتھہ اور اوس حضرت نی اپنی وفات
تک نہی اوسکی نکی اور قران ہی اوسکی تحریم مین نازل نہین ہوا پہر ایک شخص نے اپنی رای سی جو چاہا کہا اور زجر
توبیخ و تعییر وہ ہی جو خلیفہ مامون نارسید صاحب ابن سنیون نے کی اور کہا ای جُعَل تو کون ہے جو منع کرے
اوس چیز سی جسکو پیغمبر خدا اور ابوبکر نے کیا ہی اور مجیب غطریف اپنی دل مین سوچی کہ حالی دنیا کام اوس نر
مادہ کو ہی کلسے ہے جو تخت پر مغطور تہا اور مجیب کہ سنت عمر پر چلتا ہے اوسکو بہی خالی دنیا زیبا ہے مجہول
المامیہ کو اور یہان جو زبان قلم پر لفظ نر مادہ کوسہے کا آگیا تو اسجگہ ایک لطیفہ بہی حقیر کو لکہنا مناسب معلوم
ہوا کہ باعث اہتزاز طبایع حباب و موجب انشراح خواطر اولی الالباب کا ہوگا وہ یہہ ہے کہ تفسیر درمنثور
سیوطی مین کہ اعاظم علمای اہلسنت سی ہے مذکور ہے کہ خلیفہ جی نے اپنی بہاگنی اور فرار عن الزحف کا
حال یون فرمایا لما کان یوم احد ہزمت ففررت حتی صعدت الجبل فلقد رایتمونی انزو کانی
اروی یعنی روز احد مین منہزم ہو کر بہاگا اور جب پہاڑ پر چڑہ گیا تو مین جست کرتا تہا اسطرح پر کہ گویا مین نر
مادہ کوہی ہون جاننا چاہیی حضرت خلیفہ جی نے کہ تخنث پر مغطور اور تانث پر مجبول تہی اپنی آپ کو نر مادہ
کوہی بتایا حضرت کی مونہہ سی کاگی دعل یعنی بز نر کوہی نہ نکلا حال حضرت کا مشابہ حال اوس شخص کے ہے
جسکا ذکر شاہنامہ مین ہے کہ ایک بادشاہ کا بیٹا زنانہ تہا بادشاہ نی اوسکو شاہنامہ پڑہوایا باین خیال کہ جو
کتاب مذکور مین حکایات جنگ و جدل و مردانگی و دلیری کے ہین اونکی پڑہنی سی شاید زنانہ پن جہوڑ دے
وہ بدبخت بعد پڑہنی شاہنامہ کے اپنی باپ کے پاس جو آیا اوسکی باپ نی کہا کوئی شعر پڑہو اوس بدبخت
ازلی نے کہ تانث جبلی رکہتا تہا یہہ شعر پڑہا ؎ منیژہ منم دخت افراسیاب * برہنہ ندیدہ تنم آفتاب
قال المجیب الغطریف آپ سے بڑا تعجب ہے کہ یون فرماوین کہ یہہ ویسا ہے کہ کوئی پوچہی کہ یہہ مسئلہ کونسی جہد

فرمایا کیونکہ غایۃ الامر تو یہی ہی کہ اس کلام سی تعدد خدا کا متوہم ہوتا ہی سو موافق مذہب پیشوایان جناب
کی اسمین کچھ برائی نہین کتب معتبرہ شیعہ مین مانند تفسیر مجمع البیان وغیرہ کی لکھا ہے کہ خالق خیر کا خدا
اور خالق شر کا شیطان حال آنکہ واللہ خلقکم وما تعملون ومن شر ما خلق وغیرہ اس عقیدہ کو جھٹلاتا ہے
اقول بعقل بینی اللطیف اولاً یہ کہ منفعر حیم مجیب عظریف کا سراسر کذب و افترا ہی بحث ہی معاذ اللہ کہ
عقاید حقہ اہل حق امامیہ سی تعدد الٰہہ کا متوہم ہوتا ہو یہ عقیدہ تعدد الٰہہ کا سنیون اور اونکی پیشواؤن کو مبارک رہے
ہر کس و ناکس کو معلوم ہی کہ اعتقاد توحید باری تعالیٰ اصل اصول مذہب امامیہ اہل حق سی ہے اہل حق کا عقیدہ یہ ہی کہ خدا ایک ہے
واجب الوجود مستجمع جمیع کمال ہے اور واحد احد ہی کوئی اوسکا شریک و شبیہ اور مانند نہین ہی اور وہ ازلی
اور ابدی و سرمدی ہی اور وہ زمانی و مکانی نہین کسی حیز وجہت مین نہین اور کسی چیز مین حلول نہین کرتا اور
محل حوادث نہین اور علیم و سمیع و بصیر و متکلم و مرید و قادر سب اشیا پر ہی اور حی لا یموت ہی اوسکو فنا نہین
اور سب عیوب و نقصان سی پاک ہے اور عادل ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور یہہ بہی ہر جاہل و فاضل کو
معلوم ہی کہ اعتقاد تعدد قدما بلکہ تکثر آلہہ کا عقیدہ خاص پیشوایان مجیب عظریف کا ہی صوفیہ غیر صافیہ پیشوایان
مجیب حلول و اتحاد کا عقیدہ رکھتی ہین سگ و گربہ وغیرہ سب موجودات کو العیاذ باللہ منہ خدا کہتی اور جانتی
ہین اور بعض اکابر صوفیہ نی آپ بہی خدائی کا دعوی کیا ہی چنانچہ منصور حلاج نی انا الحق کہا اور بایزید بسطامی نی سبحانی
ما اعظم شانی اور لیس فی جبتی سوی اللہ کہا اور انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون کہا کما فی تذکرۃ الاولیاء
لفرید الدین العطار و تبصرۃ العوام اور بہی تبصرۃ العوام مین ہی کہ حسین بن منصور سرگروہ اتحادیہ کا تہا اور اوسنی
دعوی خدائی کا کیا اور اوسکی مرید خلق خدا کو دعوت کرتی تہی طرف الوہیت حسین حلاج مذکور کی اور مولوی
روم بایزید کا قول لکہا ہی ؎ گفت مستانہ عیان آن ذو فنون ٭ لا الہ الا انا ها فاعبدون ٭ اور بہی
مولوی روم قول بایزید کا کہتا ہے ؎ نیست اندر جبہ ام غیر از خدا ٭ چند جوئی در زمین و در سما ٭ و علیٰ ہذا
القیاس و دیگر ملاحدہ و طاغنہ ایسا ہی کچھ بکتی چلی آئی ہین مجیب عظریف عجب باجیا ہی کہ عیوب خانگی اپنے
ناحق اہل حق کے طرف منسوب کرتا ہے بلطفہ تعالے شانہ اذیال اعتقاد اہل حق امامیہ اثنا عشریہ کی لوث توہم
تعدد الٰہہ سے پاک ہین حاشا و کلا کہ اہل حق ایسی مزخرفات کی معتقد ہون **هذا سبحانك هذا**
بہتان عظیم اور ثانیاً بالفعل سر دست تفسیر مجمع البیان مین جو ایک ادہ مقام مین تجسس کیے
گئے مضمون مذکور دستیاب ہوا مجیب عظریف اوس مقام کا پتا لکہی تو حال اوسکا بعد

النفسل کے لکھا جاویگا ہان تفسیر خلاصۃ التفسیر وغیرہ میں البتہ فاعل شر کا کہ تسبیح ہے شیطان کو
لکھا ہی نہ خالق اوسکا این الشر من الشر بالعلاوہ ان آیات محکمات فرقان مجید کی صریح میں ہی مثل
ارکفر وقتل بناحق و زنا و سرقہ و شرب شراب وغیرہ شرور افعال عباد کے کہ اوہ قبیحہ و باطلہ ہین
مخلوق خدا کے ہین خود عباد کہ مباشر اور مرتکب اونکی ہوتے ہین اونکی خالق ہین اور شیطان اونکا
باعث اور فاعل ہے اور یہہ مسئلہ متعلق ہے بحث افعال عباد سی کہ اہلحق کے طرف نزدیک افعال عباد مخلوق
عباد اور سنیونکی نزدیک افعال عباد مخلوق خدا کی ہین حالانکہ آیات کثیرہ موید حقہ اہلحق کے ہین اور سنیون کی
عقیدہ کو جھٹلا رہی ہین نمونہ از خرواری لکھتا ہون منجملہ آیات موید اہلحق کے آیہ وافی ہدایہ ہے فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اور آیہ من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا اور آیہ الیوم تجزون ما کنتم
تعملون اور آیہ من یعمل سوء یجز بہ اور آیہ کل امرئ بما کسب رہین اور آیہ ما تفعلوا
من خیر فان اللہ یعلمہ اور آیہ جعلوا للہ شرکاء اور آیہ من عمل صالحا فلنفسہ اور آیہ
لیجزی الذین اساؤا بما عملوا اور آیہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اور آیہ لبئس ما کانوا
یصنعون اور آیہ واللہ یعلم ما یصنعون اور آیہ واذ تخلق من الطین کہیئۃ الطیر
فتنفخ فیہا اور آیہ ورہبانیۃ ابتدعوہا اور آیہ وہم علی ما یفعلون بالمؤمنین شہود
اور آیہ فکذبوہ فعقروہا اور آیہ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ اور آیہ جمع مالا وعددہ اور آیہ
ارایت الذی یکذب بالدین اور آیہ الذین ہم یراؤن ویمنعون الماعون اور آیہ فصل
لربک وانحر اور آیہ لا اعبد ما تعبدون اور آیہ الذی یوسوس فی صدور الناس اور آیہ
الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ اور آیہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت
اور آیہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت اور آیہ الیوم تجزون ما کنتم تعملون اور آیہ وافعلوا الخیر
اور آیہ ووفیت کل نفس ما کسبت اور آیہ وما اللہ بغافل عما تعملون اور آیہ وبدا لہم
سیئات ما عملوا اور آیہ لبئس ما کانوا یعملون اور آیہ یا ایہا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا
واعبدوا ربکم اور آیہ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ اور آیہ فویل للذین
یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا

فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون اور سوا ان آیات مذکورہ کے اور
آیات بکثرت ہین کہ سب سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ افعال عباد کی مخلوق عباد ہین اور طایفہ کیسیہ جو کہتی ہین کہ
خدا تعالی خالق افعال عباد اور عباد کاسب ہین عند التامل کاسب بھی خالق ہے کی معنی مین ٹھہرتا ہے
ورنہ یہہ مضمون مہمل محض ہوتا ہے عقل مین کسی جاہل و غافل کے نا دیگا کسو سے کہ یہہ امر کمال ظہور ظاہر
ہی کہ مثلا قابیل نے جو ہابیل کو قتل کیا تو یہہ قتل فعل قابیل کا اور مخلوق اوسکا ہی اوسی کے ہاتھ اور
ضربہ سے پیدا ہوا ہی اور شیطان اوسکا باعث ہی اور چونکہ قتل نفس ناحق فعل شیطانی ہے تو اس جہت
سے شیطان کہ مغوی ہوا اوس قتل کے کا فاعل ٹھہرا اور علی ہذا القیاس پی کرنا قدار بن سالف کا ناقہ حضرت
صالح کو مخلوق قدار کا ہے کہ اوسکی ہاتھہ اور ضربہ سے پیدا ہوا ہے بر قیاس تخلف جیش اسامہ سے
اور بہاگنا جہاد سے احد و حنین و خیبر وغیرہ مین افعال اصحاب ثلثہ کی اور مخلوق اونکی ہین کہ اونکی
جوارح و اعضا سے باغوا سے شیطان پیدا ہوئی ہین اور بہی خلیفہ جی کہڑی ہوکر کتی کے طرح جو پیشاب
کرتے تہی اور ممانعت پیغمبر خدا اکو مانتی تہی کما صرح عبد الحق دہلوی یہہ کہڑی ہوکر پیشاب کرنا فعل خلیفہ
جی کا اور اونکا مخلوق تہا کہ اونکی جوارح و اعضا سے باغوای شیطان پیدا ہوتا تہا اور علی ہذا القیاس
زانی لوگ جو زنا کرتی ہین زنا اونہین کا فعل اور اونہین کا مخلوق ہے کہ اونہین کے ارادہ و اعضا سے
و اعضا سی پیدا ہوتا ہے و علی ہذا القیاس جملہ شرور و قبایح افعال اور چونکہ فعل شرور و قبایح افعال
مین اغوای شیطان شریک ہے شیطان بہی فاعل ان افعال کا ہوا اور ثانیاً لشاگر بر تقدیر تسلیم کہ تفسیر
مجمع البیان وغیرہ مین شیطان ملعون کو خالق ہے شر کا لکھا ہے سلمنا لاکن خالق ہونا اوسکا شر کو
مستلزم اوسکی خدا ہونی کو نہین اور اس سے توہم تعدد خدا کا نہین ہو سکتا کسو سے کہ ہر جاہل و عاقل
کو معلوم ہے کہ خدا تو نام ہے ذات واجب الوجود کا کہ قدیم اور مستجمع صفات کمال ہے اور زوال
سے بری اور عیوب سے پاک و منزہ ہی اور یہہ بہی ہر کوئی جانتا ہے کہ شیطان ملعون تو بالخلاف ممکن اور
حادث بلکہ اراذل الممکنات اور مستجمع صفات نقصان ہے تو ہم اوسکی خدا ہونی کا کیا کیا عجیب ظریف
نہین دیکہا کہ خالق ہونا اشیا کا مستلزم الوہیت کو کلیتہً نہین ہوتا اخبار سی حضرت عیسی علی نبینا
و علیہ السلام نی خلقت طیر کا کیا انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا
باذن اللہ اور اسرار سی سامری نی خلق عجل گوسالہ کیا ماخرج لھم عجلا جسدا لہ خوار

اور یہہ دونون عباد کی عباد رہی اور یہہ ہم اونکی خدا ہوئی تو اس سے الوہیت کی جو ان سے معبودین آئی نکلی
سو انکو نصاری حضرت عیسی کو مظاہر ونکی بعض باپ کی بیٹا ہونے کے خدا کہتے ہیں نہ بنظر خالقیت علیہ کے
کما لا یخفی بالحملہ الحق اما یہ عقیدہ تعدد خدا تک ہیں یہہ عقیدہ تعدد آلہہ کا سنیون ہی کو زیبا ہی کہ انکی
پیشواؤن بایزید و منصور وغیرہ صوفیہ غیر صافیہ کا یہی عقیدہ ہی ورای آن تعدد خدا کا عقیدہ مجوس کا بھی ہے
یزدان واہرمن ایک کو خدا نور کا اور ایک کو خدا ظلمت کا کہتے ہین چونکہ سنی اکثر عقاید و اعمال مین اشبہ
بمجوس مین تو عقیدہ تعدد خدا کا بہی اونکو مثل مجوس کے لازم ہے چنانچہ مذہب مجوس مین ماہن بیٹی بہوبہی
خالہ سے نکاح اور مجامعت کرنا صحیح ہے ویسا ہی امام اعظم سنیون کی نزدیک بہی ماہن بیٹی وغیرہ محارم نسبی
سے نکاح اور مجامعت کرنی سے حد شرعی لازم نہین ہوتی کما فی فتاوی قاضی خان اور شافعی امام سنیون کے
نزدیک نکاح کرنا اپنی بیٹی سے جو زنا سے پیدا ہوئی ہو درست ہے کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ وغیرہما نعوذ
باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور رابعاً مجیب ظریف نے جو آیہ واللہ خلقکم
وما تعملون اور آیہ ومن شر ما خلق استفہام پر لکہین دونون بے محل لکہیں کسو سطر کا ہر ہی مطلب
ظریف کا یہہ ہے کہ افعال عباد کی خیر اور شر سب کی سب مخلوق خدا کی ہین اور آیات مذکورہ کو اس مطلب پر
دلیل لایا سو ارباب فہم پر مخفی نہین کہ آیہ ومن شر ما خلق مین دلیل اور تائید مطلب مجیب کے کسیطرح نہین
بلکہ اوسکی مطلب کو اور اوسکو جھٹلا رہی ہے کیونکہ آیہ مذکورہ بلکہ تمام سورہ مین شر کا فعل اور خلق منسوب
بحلہ ذات کی طرف ہے کیونکہ ترجمہ سورہ مذکورہ کا یہہ ہے کہہ تو اے محمد پناہ چاہتا ہون مین بخدای صبح
مخلوقات سے اور شر تاریک سے اور شر جادوگرنیوالونسے جو پہونکتی ہین گرہون مین اور شر حسد کرنی والی سے
جب حسد کرے ... کو مجیب عقل کرے مجیب ظریف دیکہی کہ پہونکنا گرہون مین فعل اور مخلوق
جادو کرنی والون کا ہے کہ اونکی جوارح و اعضا سے پیدا ہوا ہے دوسری آیہ سورہ بہی بنظر سباق
وسیاق کے مثبت دعوی مجیب کے نہین ہے ساری آیہ یون ہے اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم
وما تعملون یعنی آیا تم عبادت کرتی ہو اوس چیز کے جسکو تمہی تراشتا ہی حال آنکہ خدانی تمکو اور تمہاری بنائے
ہوئی بتون کو پیدا کیا ہی چنانچہ مفسر بیضاوی وغیرہ تفاسیر سنیہ مین یہی معنی لکہی ہین اور وہ احتمال بہی
لکہا ہے جو مجیب ظریف کا منوی ہے بہر حال نظر بقاعدہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے
یہہ آیہ بہی لایق استدلال کے نہین ہے مجیب ظریف نے براہ جہالت ناحق خامہ فرسائی کے ہی قال المجیب

جوارح اور اعضا سے پیدا ہوتا ہی صح

العطریف پس بنا بر اوس قاعدہ کی اگر سائل نے اسرار ایہ ہی اشارہ خفیہ کیا ہو کہ معاذ اللہ جب خالق دو ہین
تو پیغمبر اور امام بہی دو ہونگی ایک خیروالی ہے کے ایک شروالی ہے کے پس کونسی پیغمبر اور کونسی امام نی اسکو جاری
کیا آیا پیغمبر اور امام شروالی نے یا پیغمبر خیروالی نے اقول بفضل العلی اللطیف ؎ چشم بد اندیش
کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر * حال قاعدی کا معلوم ہوچکا کہ افترای بحت ہی مذہب حق امامیہ
مین تو ہم تعدد خدا کا ممکن نہین ہے بلکہ معاملہ بالعکس ہے کہ نظر بعقیدہ وحدت وجود منصور حلاج و با
یزید بسطامی وغیرہ اکابر سنیون کے عقیدہ مین تعدد بلکہ تکثر اللہ کا متحقق ہے تو ہنوز سائل اور مجیب عطریف
کی کہ جیلی اور مرید اونہون ہی یا صوفیہ غیر صافیہ کی ہین اونہین پر منعکس ہوئی کالای بد بریش خاوند بیہ سب گشتا فانش
اور گندہ گی عقیدہ تعدد خدا کی اونہین کے ریش دراز نعش مین جا الجھی اور اونکا ہنگا پانی کا اونکی مونہہ پر
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ بالجملہ مجیب عطریف نی جو وکالت صوفیہ
کر کے سائل کے طرف سی یوچہا کہ متعہ کو پیغمبر یا امام خیروالی نے جاری کیا یا پیغمبر و امام شروالی نی تو مجیب کی
اپنی بنیاد تسنن بلکہ اپنی خانہ ایمان کو منہدم کیا يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ
کسو سطی کہ مجیب عطریف اور سائل کو تصریح بخاری و مسلم وغیرہ صحاح ستہ کی اونکی عورتون کی حلف پر سنیون کی
جورون کو باجماع علما کے طلاق واقع ہوتی ہے مجیب عطریف اور مستفتی بلکہ سب سنیون پر ثابت
ہوچکا ہی کہ حضرت خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان نی حکم حلت و اباحت کا اور اذن و رخصت متعہ کی دی
پہر کیا مجیب عطریف اور مستفتی نہین جانتا کہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ پیغمبر خیروالی ہین کے
یا نعوذ باللہ منہ پیغمبر شروالے کی غالبًا اب تک مجیب کو مثل پیر نابالغ اپنی کے نبوت مین بہی شک ہے
نعوذ باللہ من ھذہ العقائد الفاسدۃ الکاسدۃ اگر تسنن اسی کا نام ہے تو لعنت
برین تسنن ؎ گر ولی ہمینست لعنت بر ولی * حاصل کلام یہہ ہی کہ مذہب الحق امامیہ مین خدا
وحدہ لا شریک لہ ایک ہی ہے اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ اوسی کے بہیجی ہوئی پیغمبر
برحق اور امام خیر ہین اور ائمہ اثنا عشر علیہم السلام اوسی جناب کے اوصیا و مروج اوسی کے شریعت مقدسہ
کی ہین کہ ناسخ جملہ شرایع سابقہ کے ہی اور جاری کرنی والی متعہ مشروعہ کی وہی حضرت خاتم الانبیا ہین
صلی اللہ علیہ و آلہ کہ مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ اوسکی خبر دیتا ہی اور حرام کرنیوالا
اوسکا امام شر ہے کہ وَاَنَا اُحَرِّمُهُمَا اوس سے آگاہ کرتا ہی وھذا ظاھر کمال الظھور لکن

(۱۰۱ ۴)

من لم يجعل الله له نوراً فما له من نور قال المحمد العلام العريف اب ثابت ہوا کہ جنہون نے
حرام کیا وہ کوئی پیغمبر تھی کہ ناسخ شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ ہوئی خلیفہ اور امام کا مرتبہ
تو یہ نہین کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری ہان اس جہت سی کہ وحی وکتاب موافق اونکی رای کی نازل ہوتی تھی
دعوی ہمسری کا ہو سکتا ہی قال العجیب الظریف اقول الفضل العزیز العلام البتہ ہماری مذہب
مین خلیفہ یا امام کوئی محرم یا محلل نہین اقول بفضل العلی اللطیف عجیب عظریف کلام جاہلانہ یا تجاہل
عارفانہ کرتا ہے کیونکہ کتب معتمدہ سنیہ سی ثابت ہی کہ عمر خلیفہ اور امام سنیونکا اکثر تشریعات فی الدین
اور حلال کرتا تھا چنانچہ ہدای سنیہ مین بعد نماز عشا کی کہانا پینا جماع کرنا ماہ صیام مین حرام تھا حضرت
عمر اور اونکی بعض اذناب نے براہ خیانت کہ جماع کو کہ بعد عشا کے حرام تھا حلال کیا اور اپنی جورون پر جبر
بیٹھی تفاسیر معتمدہ سنیہ مین زیر آیہ علم اللہ انکم تختانون انفسکم یہ ماجرا موجود ہے ور ایسے
ہی جہاد سی بہاگنا حرام ہے خلیفہ جی اور اونکی ... بہائیون نے اس حرام کو بہی حلال کیا جنگ احد اور حنین و
خیبر وغیرہ مین بہاگی کا حال کو ثابت ہی کما فی صحاح السنیہ وکتب التواریخ اور نیز موجب آیہ وافی ہدایہ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے اطاعت رسول خدا کی واجب اور عصیان و نافرمانی اوس جناب کے
حرام ہے خلیفہ جی نے عصیان ونافرمانی بہی کو کہ حرام ہی حلال کیا نسبت ہذیان کی طرف مصداق وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی کے کرکی مانع قرطاس ہوا اور قوموا عنی کا خطاب پایا اور جیش اسامہ سے
تخلف کیا نافرمانے ہی کے تھی جو حرام تھی اوسکو حلال کیا کما فی صحاح السنیہ اور عمرہ کو جنہون حج مین
کہ حلال تھا حرام کیا جیسا کہ روایت سودہ لیثی سے کہ تاریخ طبری اور ازالۃ الخفا سی ہم نکہ چکی مین اور
نہایہ ابن اثیر مین بہی لغت فوق مین مذکور ہی اور حاجیون کو بعد اتمام حج کی مکہ مین رہنی دیتی تھی اور کثرت
طواف سی کہ حلال ہے منع کرتی تھی کما فی احیاء العلوم اور نکاح کو کہ حلال ہے ایام قحط مین منع کرتی تھی کما فی نہایہ
ابن الاثیر اور مال مسلمین مین تصرف بہی کہ حرام ہی کیا کرتے تھی تاریخ ابن سعد خطیب مین ہے کہ ایک خلیفہ
حجام خلیفہ جی کے اصلاح ریش وحلق شعر راس کرتا تھا حضرت منہنائی حجام بیچارہ تو گیا اور گوز اوسکا نکل
گیا سخاوت بتادی اور چالیس درہم بیت المال سے اوسکا دلوا دئی عجب لطیفہ ہے کہ ایک خلیفہ گوز کرے
دوسرا خلیفہ مال مسلمانونکا اوسمین برباد کری مجیب ظریف نی کیا یہ تشریعات عمریہ اور تحلیل حرام اور
تحریم حلال نہین دیکہا جو کہتا ہے کہ ہمارے مذہب مین خلیفہ یا امام کوئی محرم یا محلل نہین قال

العجیب الغطریف اسی وسطی معنی کہا کہ حجر مہا بمعنی حجر عن حرمتہا کی ہے **اقول** بعضل العلی اللطیف
نقار خانی مین توتی کی آواز کون سنتا ہی جب خلیفہ زادہ اور شیخ بصرہ او یحیی بن اکثم اور مامون رشید او
سائل شامی کہ اہل لسان ہین نقارہ کی چوب او طشت از بام افادہ کہہ رہی ہین کہ قول خلیفہ جی کا معنی تبادر
حقیقی پر ہی نہ بمعنی حجر عن حرمتہا کی کما مر مفصلاً تو قول مجیب غطریف کا کوز شتر ہے **قال المجیب**
بعد رطازبان واہ مدترا زگناہ ہی کیونکہ والد بزرگوار جناب کے کتاب حسام مین تحت ارشاد ائمہ نعم یحلون
ما یشاؤن باقر مجلسی سے نقل فرماتی ہین کہ ظاہرہ تفویض الاحکام ہیں کیونکر فرمایا آپکا کہ خلیفہ یا امام کا شرع
تو یہ نہین کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری ما ور ہوا **اقول** بفضل العلی اللطف مجیب غطریف نی نقل اس کلام مین
خیانت عجیب کے کہ فقرہ ظاہرہ تفویض الاحکام حسام سی تو نقل کیا اور ضمیمہ اوسکا کہ کما سیاتی تحقیقہ اور جو
تحقیق معانی تفویض کے جو حسام مین لکہی قلم انداز کیا حقیر کو خلاصہ اوسکا لکھنا ضرور ہوا کہ ناظرین کو مقدار
خیانت مجیب کے ظاہر ہو حسام مین مرقوم ہے کہ **اوّلاً** حدیث محمد بن سنان جو کتاب ریاض الجنان مین
مروی ہے اوسمین فقرہ مذکورہ اسطرح پر ہے فہم ابوابہ وحجابہ یحلون ما شاء ویحرمون
ما شاء ولا یفعلون الا ما شاء لفظ ما شاء بصیغہ واحد ہی کہ مرجع اوسکا خدای عز اسمہ ہی اور بحار الانوار
مین بعد جملہ فہم یحلون ما یشاؤن ویحرمون ما یشاؤن کے ولن یشاؤا الا ان یشاء اللہ
تبارک وتعالی موجود ہی بصورت مین مزعوم باطل مجیب غطریف کا اس حدیث سی ثابت نہین ہوتا اور
ثانیاً بنا بر تحقیق ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی تفویض کے کئی معنی ہین بعض معنی سے ائمہ علیہم السلام کو ثابت
ہی اور بعض معنی سے منفی چنانچہ تفویض پیدا کرنی اور رزق دینی اور پرورش کرنی اور جلانی اور مارنی مین
قدرت واختیار ہے کہ ائمہ علیہم السلام فاعل حقیقی ان امور کی باختیار خود ہوں ائمہ علیہم السلام سی منفی ہے
اور قائل اسکا کافر اور دوسری تفویض تحریم اور تحلیل اشیا کی اپنی رای سے بغیر حکم خدا کی اور بغیر وحی
والہام کی وہ بھی ائمہ علیہم السلام کو ثابت نہین اور تیسرے تفویض سیاست خلق ہے اور اونکی تادیب
وتعلیم کے یہہ تفویض پیغمبر خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کو بلا شبہ ثابت ہی کہ فہم یحلون حلال اللہ ویحرمون
حرامہ اشارہ اوسی کے طرف ہی یعنی ہم تعلیم کرنے والی حلت حلال خدا کی اور بیان کرنی والی حرمت حرام
خدا کی ہین خدای عز اسمہ فرماتا ہے ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اور چوتھے
تفویض بایں معنی ہے کہ ائمہ دین موافق اپنی رای کے جہان محل تقیہ کا دیکہین وہان مطابق تقیہ کے احکام کو

بیان کرین

بیان کرین اور جملہ محل تقیہ کا نہو احکام مفصلات بیان فرماوین اور ملبّسات سے تکلموا الناس علیٰ

قدر عقولهم کی کام فرماوین اور پانچوین تفویض بامعنی ہے کہ حسب مصلحت دیکھین مطابق ظاہر شرع

کی حکم دین اور جب مناسب جانین موافق اپنی علم کے کہ خدا اونکو الہام کرتا ہی حکم دین اور چھٹی تفویض یہہ ہے

کہ آفریدگار عالم نی تمام زمین کو اونکی واسطی پیدا کیا ہی تو سکا ہر اونکو مفوض ہے کہ جسکو چاہین دین اور جسکو

چاہین نہ دین انتہی اب منصف لوگ دیکہین کہ ان بیانسی صاف واضح ہے کہ عقیدہ فرقہ حقہ امامیہ کا یہہ ہے

کہ ائمہ علیہم السلام حکم خدا اور پیغمبر کو نسخ نہین کر سکتی اور تحلیل و تحریم اشیا کی اپنی رای سے اونکو مفوض

نہین ہے ہان سنیون کی مذہب مین البتہ تفویض احکام جائز ہی اور تحلیل و تحریم اشیا کی مجتہدون کو

بمذہب سنیان مفوض ہے مجیب غطریف اوس سے جاہل رہے یا تجاہل کرتا ہے صاحب مسلم الثبوت کہتا ہے

هل یصح التفویض وهو ان یقال للعالم او المجتهد احکم بما شئت فهو صواب فالمختار

عند اکثر الشافعیة والمالکیة وبعض من الحنفیة الجواز عقلا ثم تردد الامام الشافعی وعلیه

امام الحرمین وقیل یجوز للنبی فقط وقال اکثر المعتزلة لا یجوز وعلیها الامام الشیخ

ابو بکر الجصاص الرازی انتهی ما اردنا نقله خلاصہ یہہ ہی کہ تفویض احکام بامعنی کہ عالم و مجتہد مجاز

و مختار ہین جو چاہین سو حکم کرین کہ حکم اونکا حق و صواب ہی یہہ تفویض اکثر شافعیہ و اکثر مالکیہ اور بعض حنفیہ کے

نزدیک صحیح اور جائز ہے سبحان اللہ مجیب غطریف کو اپنی گھر کی بھی اطلاع نہین اس صورت مین فرمانا

جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کا سر اسر صحیح اور بجا او عذر بدتر از گناہ مجیب غطریف کا سراپا لغو اور نا درست ہوا

قال المجیب الغطریف اور جو افادہ ہوا کہ ہان اس جہت سی کہ وحی اور رسالت موافق اونکی رای کی نازل ہوتی تہی

دعوای ہمسری پیغمبر کا ہو سکتا ہی الحمد للہ کہ حق بر زبان جاری ہوا فی الحقیقت اکثر وحی و کتاب اونکی رای کے

موافق اترتی تہی اقول بفضل العلی اللطیف یہہ کہنا مجیب غطریف کا کہ فی الحقیقت اکثر وحی اور کتاب اونکے

رای کے موافق اترتی تہی خیال خام ہو سکتا ہی جو کوئی ایک سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد کری اور آیہ قنطار

و آیہ تیمم سی جاہل ہوا اور زانیہ حاملہ کو حکم رجم کا دی اور بہایم کی طرح کہڑا ہو کر برخلاف حکم پیغمبر خدا اپیشاب کیا

کری اور فصل خصومات مین اکثر اوس سی لغزشین اور خطائین ہوا کرتی ہون اور بتنبیہ جناب امیر علیہ السلام کے

متنبہ ہو کر لولا علی لهلک عمر کہتا ہو بسا موافق رای و عقل ایسی بی عقل و کودن کی وحی و کتاب

کیون اترنی لگی یہہ سنی لوگ بمقتضای پیران نمی پرند مریدان می پرانند کی پی بر سکے اوڑایا کرتی ہین اور اوس

۲۱۲

ر مادہ کو بہی کہنا حق ہو ہبا عقل کا اور رہنا ثمرہ بہت کا لکانی تہی ہین اور یاد کرنا سورہ بقر کا بارہ برس مین تفسیر
در منثور سیوطی مین اور حاملہ ہونا آیہ فعطاو آیہ تیمم سی اور رجم زانیہ حاملہ کا صحیحین اور مشکوۃ اور تفسیر کبیر مین
مرقوم ہی اور کہڑی ہوکر پیشاب کرنی کے تصریح شیخ عبد الحق نے کی ہی کما مر غیر مرۃ اور مانند نر مادہ کو بہی کہے
ہونا خلیفہ جی کا اونکی خود اقرار سی ثابت ہی در منثور سیوطی مین ہے کہ کہا عمر نی احد کی دن جو مین جہاد کفار سے
بہاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا تو مین ایسی جست کرتا تہا گویا کہ مین نر مادہ کوہی تہا جو کہ بکری عرب و عجم مین بحماقت مشہور
ہی اور مثل ہے تو بکری پہاڑ کی زیادہ تر احمق ہو گی ایک تو کم عقل دوسری نیم جز یا ایک تو بکری دوسرے
پہاڑ کی بالجملہ نر مادہ حماقت پناہ کی رای کی موافق نزول قران اور وحی کا اعتقاد کرنا حزنا شخص کا کام ہے
قال المجیب العطریف گر باوجود اسکی کسی اہلسنت کی نزدیک ثابت نہین کہ اس سبب سے وہ دعوی ہمسری
پیغمبر کا کرتی تہی یہہ جناب کا اختراع احتمال ہے یا خام خیال اقول بفضل العلی اللطیف انکار مجیب عطریف
کا دعوی کرتی عمر سی ہمسری پیغمبر کی اختراع احتمال بلکہ خام خیال ہے اولاً اگر دعوی ہمسری پیغمبر کا اوس نا بکار
کو نہا تو ابو ہریرہ بیچارہ کو کہ بحکم پیغمبر خدا کی ندای من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ شوارع مدینہ
طیبہ مین دیتا تہا کیون مارا اور دامن پیغمبر خدا کا نماز جنازہ عبد اللہ بن ابی سی کیون کہینچا اور لوگون کو بعد
حج کی مکہ معظمہ سی کیون نکالتا تہا اور کہڑی ہوکر پیشاب مثل بہایم کی کیون کرتا تہا اور متعتین کو کہ بحکم خدا و پیغمبر
مشروع تہی کہ کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ اوسکی مشروعیت کی خبر دیتا ہی کیون حرام کیا و علی ہذا القیاس
اکثر حرکات ناشایستہ ایسی ہے کرتا تہا اگر اوسکو ہمسری پیغمبر کا دعوی نہ تہا تو ایسی حرکات ناشایستہ کیون کرتا تہا اور
اگر سنی لوگ اوسکو ہمسر پیغمبر خدا کا نہین جانتی تو اوس بی ادب کی گستاخیون کو کیون اچہا جانتی ہین اور اوسکے
تشریعات کو دین خدا مین کیون مانتی ہین اور ثانیاً سنیون کی نزدیک پیغمبر خدا کی کچہہ حقیقت نہین ہے
نعوذ باللہ منہ اسصورت مین اگر عمر نی دعوی ہمسری کا کیا تو کیا مضایقہ طرہ یہہ ہی کہ ابو حنیفہ کو جو امام سنیون کا
دعوی افضلیت کا پیغمبر خدا پر رکہتا تہا کتاب ربیع الابرار زمخشری مین مذکور ہی کہ کہا یوسف بن اسباط نے
کہ رد کی ابو حنیفہ نی چار سو بلکہ زائد حدیثین پیغمبر خدا کی جیسی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ دو سہم ہین فرس کے لئے
اور ایک سہم ہی رجل کے لئی ابو حنیفہ نی کہا مین سہم چار پایی کا زیادہ سہم مسلمان سی نہین کرتا اور پیغمبر خدا نے
اشعار کیا یعنی کوہان شتر کو کہ قربانی کے لئی مکہ کو بہیجا خون آلودہ کیا ابو حنیفہ نی کہا اشعار عقوبت ہی اور پیغمبر خدا نے
فرمایا بایع اور مشتری کو خیار اور اختیار ہی اور رد کرنی مین بیع کے ہی جب تک کہ جدا نہون مجلس بیع سی ابو حنیفہ

(٢١٥)

نی کہا جب بیچ صاحب کے چلی پہر جیا نہین ہے امد پیغمبر خدا فرقہ ناجی تہی اپنی ازواج مین وقت ارادہ

سفر کے ابو حنیفہ نی کہا قرعہ ڈالنا قمار ہے اور ابن جوزی نے کتاب منتظم فی تاریخ الملوک والامم مین باسناد

خود ابو اسحاق فزاری سے روایت کی کہ کہا اوسنی مین نی ابو حنیفہ سی ایک مسئلہ پوچہا اوسکا اوسنی جواب دیا

تب مین نے کہا پیغمبر خدا اسی ایسا اور ایسا ماثور ہے ابو حنیفہ نی کہا اوسکو حک اور محو کر خون خوک سی اور بشیر بن

مفضل سے روایت کی ہے کہ اوسنی کہا کہ قتادہ سی بروایت انس مروی ہی کہ ایک یہودی نی سر ایک دختر کا

پتہر سے توڑا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی سر اوس یہودی کا دو پتہروں مین رکھکر توڑا ابو حنیفہ نی کہا

یہہ قبیل ہذیان سے ہی انتہی منصف لوگ یہہ گستاخیان عمر اور ابو حنیفہ طالب جیفہ امام سنیونکی دیکہین کہ دعوے

ہمسری کیا دعوی تفوق کا پیغمبر خدا پر رکہتی ہین العیاذ باللہ منہ مجیب ظریف نی جو کہا اہلسنت کی نزدیک دعوے

کرنا عمر کا ہمسرے پیغمبر ثابت نہین دروغ بیفروغ ہے اگر ثابت نہوتا تو ایسی روایات کو ذریعہ فخر و نازش

کا کیون سمجہتی ہان اظہار ان اعتقادات کا اگرچہ بظاہر موہنہ سی علی رؤس الاشہاد بخوف تفضیح نہین کرتی ہین

لاکن دل سی معتقد ہین ورنہ اون پر دونوسی تبرا کرتے **قال المجیب الظریف** باوجود نہ اترنی وحی اور کتاب

کی موافق رای امامیہ کی شیعۃ اللہ دعوی ہمسری آل عبا بلکہ پیغمبر خدا کا کرتی ہین **اقول** بفضل اللہ العلی اللطیف

کیا امکان کہ اثنا عشری دعوی ہمسرے آل عبا پیغمبر خدا کا کرین مجیب ظریف اس دعوی مین کاذب محض ہے

لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مخفی نہین کہ امامیہ اثنا عشریہ بظاہر و باطن فرمان بردار و جان نثار و مطیع

و منقاد آل عبا و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہین دعوی ہمسری کا کیا امکان حکم محکم اطیعوا اللہ و

اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پر عامل ہین اور بمودای آیہ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ و

رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون کی خدا

اور رسول خدا اور ائمہ ہدی کو اولی بالتصرف جانتی ہین عمر و ابو حنیفہ نہین ہین کہ محادہ او رمشاقہ خدا و رسول خدا

و ائمہ ہدی سے کا کرین **قال المجیب الظریف** صاحب تفسیر منہج الصادقین صاف صاف کہتا ہے کہ

جو ایکمرتبہ متعہ کرے حسین کا درجہ پاوی اور جو دو بار متعہ کری رتبہ حسن کا پاوی اور جو تین بار متعہ کرے

مرتبہ علی کا پاوی اور جو چار بار متعہ کرے وہ مرتبہ نبی کا پاوی غور کرنا چاہئی کہ چار مرتبہ کی متعہ کی گشت مین جب تین

معصوم اور پیغمبر کا مرتبہ حاصل ہو تو ہمسرے پیغمبر کے کسی کی راوی بہول گیا پانچوین مرتبہ بہی کہدیتا

تو خدا کی مرتبہ ملتا پہر کیا حاجت تہی سعید ہوتی کے شتربی مہار جو چاہتا سو کرتا مقام انصاف ہی لاکن حضرات

شیعہ اس حیر الا وصاف سی صاف معاف ہین فاعلموا ایہا الحذکان ان اللہ یامر بالعدل کلہ

اقول الفضل العلی اللطیف سابق ازین ہی مجیب غطریف اس ثواب متعہ کا جو تفسیر منہج الصادقین مین لکہا ہی ذکر کر چکا ہی اور ہم ہی جو کہ اسکا سابق ازین لکہ چکی ہین مفتد کر و لاتکن من الغافلین اور ہم یہان ایک نکتہ اور ہی لکہتی ہین کہ مذہب حق مین تو بلا شک ثواب متعہ مشروعہ کا کہ ایک محنت مردہ دل سنے بمشاقت خدا و رسولخدا کی ہر مشروع کو نا مشروع ٹہرایا تہا بسبب احیای سنتکی بہت ہے اور کیون نہو کہ احیای سنت چلا برہے مجیب غطریف اپنی گریبان مین مونہہ ڈالکر دیکہی کہ حب وسکی پیران طریقت مشایخ صوفیہ غیر صافیہ دہو بجا کر گت برنا ہیچ اور سرود وغنا کو کہ پیغمبر خدا الغنا اشد من الزنا جسکی حق مین فرماتی ہین افضل العبادات ٹہرا کر شتران بی مہار بستی ہین اور ان خران ناہنجار کو بدولت اوسی سرود وغنای محرم کی مرتبہ خدا کا ملتا ہی فحبق سوء اہتہ اور اہلحق کہنی کے لایق وسزاوار ہوجاتی ہین اگر اہلحق احیای سنت نبوی سے مثاب بثواب کثیر ہون تو کیا مستبعد ہی مجیب غطریف اپنی گہر کے کیون بہول گیا اور یہہ امر تو طشت از بام افتادہ ہی کہ اکثر غوث وقطب سینبو کی بہڑون اور زنانون اور چمارون سے ہی مین ہوتی ہین شتران بی مہار بلکہ خران ناہنجار جو چاہستی ہین سو کرتی ہین اونکو کیا حاجت ہی مقید ہونی سے کے مجیب غطریف ہٹ دہرمی کو کام نفرما بی دیکہی جب وسکی پیران طریقت کو الغنا اشد من الزنا سی خدا ہونی کا رتبہ ملتا ہے تو شر الا وصاف کون الودہ ہی اور انصاف خیر الا وصاف سی کون صاف اور معاف ہی سنی عمریا شیعہ علی مجیب غطریف ہیوٹی مونہہ سی کچہہ تو بولو اور اپنی اور اپنی پیران طریقت کی ایسی شر الا وصاف کو نہ بہولو فاعلموا ایہا الاخلاء ان اللہ ینہی عن المنکر والفحشاء **قال** المجتہد العلام العریف اور اگر منسوخ پہلی سے ہوتا تو امام مالک کی نزدیک ہی جائز نہوتا حالانکہ شمس الایمہ سرخسی اور صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور صاحب جامع الرموز اور صحیحی اور صاحب کنز الدقایق اور ملا یوسف وسطی اور صاحب خزانۃ الروایات اور صاحب فتاوی تاتار خانیہ اور شارح کنز الدقایق اور صاحب حدایق الازہار اور صاحب تبیان الحقایق اور شارح مختصر وقایہ وغیرہ اپنی مصنفات مین مصرح ہین کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے **قال** المجیب الغطریف اقول الفضل العزیز العلام امام مالک ہرگز مجوز متعہ کی نہین بلکہ اپنی موطا مین یہہ حدیث حرمت متعہ کی لائی کہ ان خولۃ بنت الحکیم دخلت علی عمر بن الخطاب فقالت ان ربیعۃ بن امیہ استمتع بامرأۃ مولدۃ فحملت منہ فخرج عمر بن الخطاب فزعا یجر ردائہ فقال ہذہ المتعۃ ولو کنت تقدمت فیہا لرجمت اور مالکیہ

٢١٦

اہلسنت

بجھم

باجمعهم قائل ہین کہ متعہ حرام ہے چنانچہ منہج الوفیہ فی فقہ المالکیہ مین موجود ہی کہ لا یجوز نکاح المتعۃ
وهو النکاح الی اجل بلکہ صاحب تحفہ افادہ فرماتے ہین کہ مالک متمتع پر حد تجویز کرتی ہین اقول
بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف اپنی جہالت ذاتی سی مجبور ہے سوال از آسمان وجواب از ریسمان دیتا ہے
اولاً جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے جو ارقام فرمایا ہے کہ جم غفیر اور جمع کثیر صنادید علمای سنیہ
کی مصرح ہین کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے مجیب غطریف نی اوسکا جواب قلم انداز کیا اور حقیقت
الحال یہہ ہے کہ اسکا جواب کوئی سنی کیا دی سکتا ہے بجز اسکی کہ اپنی پانو پر تیشہ مارے اور اپنی علمای اعلام کو
جاہل ٹہراوی اور ثانیاً لانا ایک حدیث کا مجہول موطا کا کہ حال اوسکا ظاہر ہوگا اور یہی لانا عبارت منہج الوفیہ
کہ معلوم نہین کہ وہ کونسی کتاب واقع مین ہے یا وہ صرف اسم بے مسمی ہے ساتھہ قطع نظر اس امر کی کہ تصحیح النقل
اوسکی بسبب نہ ملنی کتب مالکیہ کے اس دیار مین متعسر ہے معارضہ بینا ہے اقوال جم غفیر صنادید سنیہ سے سفاہت محض وجہالت
بحت ہے اور عبارت تحفہ مسروقہ لی کہ وہ بہی تحکم بحت بلا سند و برہان ہے مصداق مثل مشہور ہی کیا پدی اور کیا پدی کا
شوربا اور ثالثاً اگر روایت مذکور بعض نسخ موطا مین پائی بہی جاوے تو بہی دلیل حرمت متعہ کی نزد مالک
کی نہین ہوسکتی جیسی کہ ہو روایت تشبیہ و تجسیم کا صحاح سنیہ مین دلیل اعتقاد مولفین صحاح کے تشبیہ و تجسیم مین
بہی مرتجز نہین ہے اور فتوی پر حجت اور رابعاً نسخے موطا کی کثیر اور باہم مختلف ہین چنانچہ عزیز الاغبیا نی بستان
المحدثین مین سولہ نسخی اوسکی مع اسامی اصحاب نسخ بیان کیے ہین اور یہہ بہی لکہا ہی کہ امام مالک کے زندگی
مین موطا مسودہ ہے تہا اوسکی مرنے کی بعد اوسکی شاگردون نی اپنی استعداد کی موافق اوسکو ترتیب کیا
در رواج دیا اور احادیث مین اونکی باہم تفاوت اور اختلاف بہت ہی اس صورت مین حدیث موطا کی قابل اعتماد
اور لایق احتجاج کے کب ہوسکتی ہے علاوہ بران یہہ حدیث مجیب نے نقل کے نہین معلوم کس موطا سے
نقل کی ہی نقل بعض سنیون سی معلوم ہوتا ہے کہ موطا امام محمد مین کہ شاگرد مالک کا ہی اور لفظ رحمت کے
قال محمد المتعۃ مکروہۃ موجود ہے کہ مجیب نے براہ خیانت اوس لفظ کو اوڑا دیا ہے اور خامساً کہنا مجیب
غطریف کا کہ امام مالک ہرگز مجوز متعہ کا نہین کہ مفید سلب کلی کو ہی محض ادعای محض بیجا ہی مجیب کو ملاقات علمای
سنیہ اوون اور کتابون مالکیہ پر من اولہا الی آخرہا مستحیل عادی و عقلی ہے تو یہہ حکم اوسکا سلب کلی سے
ہرگز صحیح نہین ہوسکتا قطع نظر اسکی کہ یہہ کلام اوسکا شہادت علی النفی ہے کہ وہ بہی غیر مقبول ہے وراے
اتفاق اوسکو لازم تہا کہ استشہاد اپنی اس تحکم پر چند کتب فقہ مالکیہ سے کرتا واسطی تکذیب اور تجہیل اپنی علمای اعلام کے

والی نزدیک اور استاد دستا اگر بقول مجیب ظریف کی امام مالک سنیونکی نزدیک متعہ جائز نہیں اور مالکیہ تمام
اوسکی حرمت کی قائل ہین تو مجیب کو لازم ہی کہ صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور شمس الائمہ سرخسی و قاضیخان
وغیرہ اپنی صنادید علما کی گریبان پکڑ کر کہینچتا ہوا اونکو مالکی قاضی کے پاس لیجاکر حد و تعزیر بر کذب و افترا و قذف
علما کے دلوائے آری عقل کے دشمن عقل کو جواب صاف دیا اور انصاف سی بالکلیہ ہاتھ اوٹھایا
خوب نہین اتنا نہین سمجھا کہ کمال مستبعد بلکہ خلاف عقل ہے کہ وہ جم غفیر صنادید علمای سنیون کی بہر جاہل
جعلی ہون اور بغیر تحقیقات اور تدقیقات مسائل فقہ کے متصدی تصنیف کتب ہوئی ہون اور بغیر سند اور بغیر
تحقیق کے متعہ کو مالک کے نزدیک حلال لکہ دیا ہو غلطی ایک دو سی ہوتی ہی نہ جماعت کثیر علما سی اپنے
اکابر علما کو جھوٹا اور جاہل ٹہرانا کام عزیز الاغبیا اور مجیب ظریف وغیرہ اوسکی حزب کا ہی مثل مشہور
راست ہوئی نا مردا تھی گہر کے فوج کو مارے اور سابعًا حلت متعہ کی امام مالک کے نزدیک کتب فقہ مالکیہ
مین مثل مختصر مالکی کے موجود ہے اور ماخذ صاحب ہدایہ کا وہی ہے جیسا کہ کہہ سے وہم مکابرہ صاحب تحفہ قرینہ
سی مستفاد ہوتا ہی اور کہنا صاحب تحفہ کا کہ مختصر مالکی کسی شیعہ نی تصنیف کرکی امام مالک کیطرف منسوب
کر دیا ہے ادعای محض و تحکم بحت ہی بلا بینہ و سند کب مسموع ہو سکتا ہی بلکہ کتاب مذکور بتصریح جلال
الدین سیوطی کے بعض رسائل مین تصنیف مالک کے ہی اور ابراہیم بن مرعی شبراخیتی نی اوسکی شرح
لکہی ہے اور ثامنًا حلال ہونا متعہ کا ابن ابی جریج کے نزدیک کہ شیخ اور اوستاد مالک کا ہے قرینہ صحیحہ
ہی کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ ابن ابی جریج مین
لکہا ہے کہ یحیی بن سعید نی کہا کہ ابن ابی جریج اثبت اور زیادہ ثقہ اور زیادہ معتمد ہے مالک سی اور کاشف
مین ہے کہ ابن ابی جریج متعہ کو مباح جانتا تھا اور متعہ کیا کرتا تھا اور وفات پائی اوسنی مکہ مین سن ڈیڑہ سو
مین اور ابن حجر نی فتح الباری مین قاضی عیاض سی نقل کیا کہ خطابی نے کہا کہ ابن ابی جریج سی جواز متعہ
حکایت کیا گیا ہی اور ابو عوانہ نی اپنی صحیح مین کہا کہ ابن ابی جریج شیخ اور اوستاد مالک کا ہی اور اوسنی
بصرہ مین اباحت متعہ کی اٹھارہ حدیثین روایت کی ہین اور میزان الاعتدال مین یون ہی کہ عبد الملک بن عبد
العزیز بن جریج ابو خالد مکی اعلام ثقات سی ہے اور اوسکی وثوق اور ثقہ ہونی پر اجماع ہی با آنکہ اوسنی
نوی عورتوں سے نکاح متعہ کیا اور وہ متعہ کو مباح اور مرخص جانتا تہا اور وہ اپنی زمانہ مین فقیہ اہل مکہ
تہا انتہی حاصل کلام ادعا مجیب کا کہ امام مالک ہرگز مجوز متعہ کی نہین غلط اور بی اصل محض سے امام مالک

بشہادت

شہادت جم غفیر اکابر علمای سنیو کی متعہ کو مباح و حلال جانتا ہے قال المجیب الظریف اور سوا اسکی
اس باب مین شہادت علامہ حلی کے کشف الحق مین کیا کم ہی کہ فرماتی ہین ذہب مالک الی اباحۃ نکاح
المتعۃ وخالف فیہا الفقہاء الاربع اقول بفضل العلی اللطیف یہہ شہادت علامہ حلی علیہ الرحمہ کے
مثبت مدعای مجیب ظریف کی نہین ہے کسو واسطی کہ بنا اس کلام علامہ علیہ الرحمہ کا اوپر اوس حدیث موطا کے
ہی جو مجیب نی نقل کی ہی اور موطا بسبب مرتب ہونی کی زندگی مین مالک کے اور بسبب اختلاف اوسکی احادیث
کی اور بسبب کثرت اور تعدد اوسکی نسخ مختلفہ کے جیسا کہ بستان المحدثین مین عزیز الاغبیای دہلوی سے اوس نے
تصریح کی ہے قابل اعتماد کی نہین تو حدیث مذکور ہرگز قابل احتجاج کی ہوئی اور کلام علامہ علیہ الرحمہ کا جو اوس
حدیث پر مبنی ہی شہادت مدعای مجیب مین کافی ہوا اوسکو شہادت مین اپنی مطلب کے کافی
سمجھنا خیال خام مجیب ظریف کا ہے ع سمجہ کا پہیر ہے ورنہ کلام سیدہا ہی * باقی رہا یہہ کہ
علامہ علیہ الرحمہ نی بنا اپنی اس کلام کی اوس حدیث پر کیون کی سو مخفی نہین کہ جب کہ بموجب تصریحات صاحب ہدایہ
وشمس الائمہ سرخسی وغیرہ منادید سنیہ کی امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے اور بنظر مضمون حدیث
موطا کی کو درحقیقت قابل احتجاج کی نہین متعہ حرام ٹہرا تو علامہ علیہ الرحمہ نی بمورد ای ع وللناس فیما
یعشقون مذاہب کی نظر کسی مصلحت کے اپنی کلام کی بنا اگر حدیث مذکور پر کی تو مقام مواخذہ اور تخطیہ کا
یا سند مجیب کا نہین ہوسکتا قال المجیب الظریف اور یہی شرح حقائق الحق مین بہی مذکور ہے اقول
بفضل العلی اللطیف بنکام تصحیح النقل اور تطابق النقل بالاصل کے واضح ہوا کہ بحث متعہ احقاق الحق مین
ہرگز مذکور نہین کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حرام ہی بلکہ کتاب مذکور مین اس مقام مین دلائل ثبوت حلت
متعہ کے امام مالک کے نزدیک مسطور ہین فانظر ثمہ ہان اگر کہین اوسمین قول کسی سنی کا نقل کیا ہو تو وہ
سند نہین ہوسکتا قال المجیب الظریف اب نسبت تحلیل متعہ کے امام مالک کے طرف گویا تخطیہ کرنا
شیخ حلی وغیرہ کا ہے اقول بفضل العلی اللطیف حال کلام علامہ علیہ الرحمہ کا ابہی گذرا کہ اونہون نے
بنظر کسی مصلحت وقت کی اور بمقتضای حال کے حدیث موطا پر بنا اپنی اس کلام کی رکہی مجیب ظریف عجب شیخ چلی
ہی کہ خیال باطل باندہتا ہی خطا کہان اور تخطیہ کیسا نہ علامہ علیہ الرحمہ نی کچہہ خطا کی ہے نہ اونکا کوئی تخطیہ کرتا ہے
مجیب ظریف اپنی بیان کا سا حال تصور کرتا ہی جیسی بلید دہلوی اور رشید الاغبیا وغیرہ نی حیا اور انصاف
کو جواب صاف دیا اور جم غفیر اپنی اکابر علما کو جو مصرح حلت متعہ کی امام مالک کے نزدیک مین جہوٹا ٹہرایا

اور کہا کہ وہ بیشتر جاہل جلی ہین اور پلید دہلوی وغیرہ نی اسمقام مین حسبنا وجدنا علیہ اباءنا کو نیس پشت پہینکا کر اسلاف اوسکی اپنی علما کی اہانت کی دربی اور اونکی تخطیہ پر مصر تہی اور پلید دہلوی اور رشید الاغبیا اور مجیب الظریف
بہی جہاز کر اپنی اسلاف کے پیچہی پڑی ہین کہ صاحب ہدایہ وغیرہ جمع کثیر اپنی علما کا تخطیہ کرتی ہین وہ جانتی اور
اونکا کام ہمکو اوس سے کیا کام گوشت خر وندان سگ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ورنہ امر تو ہر کس ناکس کو
معلوم ہے اور اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ اس دیار مین کتب فقہ مالکیہ کے حکم عنقا کا رکہتی ہین
اور علی ہذا القیاس کتب فقہ حنبلیہ البتہ بعض کتب فقہ شافعیہ کے بقلت وندرت اور کتب فقہ حنفیہ کے
بکثرت موجود ہین اور مدار علم اختلاف آرای وفتاوای فقہای اربعہ سنیہ کا اس دیار مین صرف کتب فقہ
حنفیہ سیما کتاب ہدایہ پر ہے سو فقہ حنفیہ کے کتب معتمدہ کثیرہ مین کہ تعویل علیہم ہین تصریحت تمام مسطور ہے
کہ نکاح متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے اب باوجود ایسی تصریحات کی اون کتب معتمدہ کثیرہ مین جنکی اسمای اوپر
مذکور ہوچکی نسبت تحریم متعہ کے امام مالک طرف تکذیب وتخطیہ مرغبا لے صاحب ہدایہ اور شمس الایمہ سرخسی
اور قاضی خان اور ملای تفتازانی وغیرہ علمای اعلام سنیہ کا ہی فاعتبروا یا اولی الابصار کہ سنی اس زمانہ
کی تخطیہ اپنی علمای متقدمین کا کرتے ہین **قال** المجیب الظریف اور ملا زمان والا نی جن کتابون کی نام
یہان مذکور فرمائی اونکی مصنفون نی فقط بتبعیت صاحب ہدایہ کی درج کئی **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ کلام
مجیب ظریف کا کمال گستاخی ہی اپنی علمای اعلام کی خدمت ہین کہ اونکو کلہ غنم بلا راعی بنایا کہ وہ سب
بیشتر جاہل جلی اور بغیر تحقیق وتدقیق کے تبعیت صاحب ہدایہ کی کے جدہر کو اوسنی موںہہ اوٹہایا ان
سب نے اوسکی دم پکڑے اور اوسکی پیچہی ہو لیئے ع ہیکارا از تو آید ومردان چنین کنند * اور لطف یہہ
ہی کہ اون سب علما کو جنہون نے متعہ کو مالک کے نزدیک حلال لکہا ہے اتباع صاحب ہدایہ کا کہنا خطای صریح
ہی کسو واسطی کہ بعض اونمین سے مانند شمس الایمہ سرخسی کے صاحب ہدایہ پر مقدم ہین مقدم کو تابع موخر کا
کہنا مقدمہ بخشش سفہا کا ہوتا ہے **قال** المجیب الظریف لاکن معہذا اوسکی ثبوت مین کلام ہی فرمایا ہے
چنانچہ جامع الرموز وغیرہ مین بعد نقل عبارت ہدایہ وغیرہ کے لکہدیا لاکن سفی ثبوتہ کلام جسکو ملا زمان والا نی ابنا
والا وفہ الکرام تکثیر استشہاد کی لئی حذف کیا اور وسطی جتانی کم علمون کے بحکم ع نا مدہ اہند دو رہن
معرکہ نا ہاسم سنیم * اس خیانت کا رستہ لیا حیف اوس فرقہ کے نادانی پر کہ با وصف ان خوبیون کی تفقہ
جانتے ہین اور دین ودنیا کا امام برحق گردانتے ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف آوا مجیب ظریف نے یہان

بیان میہ ادعا کیا ہی کہ جن علما نے سینون کی تمام جناب مستطاب دام ظلہم نی ارقام فرمائی ہین اون سب
علما نے بعد نقل مذہب مالک کے بحلت متعہ اپنی کتابون مین ضمیمہ بنفی ثبوتہ کلام کا بہی لگایا ہے اور معرض
استدلال مین ایک فقط جامع الرموز کے عبارت لکہی شاید مجیب غطریف کی نزدیک اثبات ایک فرد اور ایک
جزئی سے ثبوت کلیہ کا ہوجاتا ہے وہو باطل قطعاً اور ثانیاً برتقدیر تسلیم اس امر کے کہ ضمیمہ مذکورہ
جامع الرموز مین پایا جاتا ہے وہ ضمیمہ مجیب غطریف کو کچہہ مفید نہین کسو سطلی کہ ان ضمیمہ سے حرمت متعہ کے
مالک کے نزدیک بنحو من انحاء الدلالت ثابت نہین ہوتی غایۃ الامر یہہ ہے کہ اوس ضمیمہ سے صاحب
جامع الرموز نے اپنا ما فی الضمیر یعنی اپنا معتقد بیان کیا ہے نہ معتقد و مذہب مالک کا اور ثالثاً سابق
مین ہم ایما کر چکی ہین کہ رستہ خیانت کا لینا اون لوگون کا کام ہی جنکی خیانت کی خبر خدا تعالے نی وحی
مین دی ہے علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم اور پیغمبر خدا نی جنکی حق مین فرمایا ہے آیۃ المنافق
ثلث اذا ائتمن خان الحدیث اور حضرت عباس عم رسول مقبول و حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے
جنکی غدر و خیانت کی گواہی تقریری دی ہے جب خلیفہ ثانی نے اون دونون سی کہا فرأیتماہ کاذبا
غادرا خائنا و رأیتمانی کاذبا غادرا خائنا یعنی تم دونون ابوبکر کو اور مجکو کاذب و غادر اور

(۲۲۱ ۲

خائن جانتی ہو اور عم رسول اور وصی رسول نے اسکا انکار نکیا کما فی الصحیحین والمشکوۃ وغیرہا مجیب غطریف
برخلاف خدا اور رسول کے ناحق اونکو لعن کرتا ہی اور رابعاً جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی سہما
علمای سنیہ کے کہ اپنی مصنفات مین ناقل مذہب مالک کے بحلت متعہ ہین ارقام فرمائی ہین عبارتین اونکے
کتابونکی نہین لکہی ہین پہر حذف ضمیمہ کہان کیا مجیب غطریف کی اس خیانت اور کذب کا کوئی محمل صحیح بجز اسکی
نہ در و غگوئم بر روی تو نہین ہوسکتا حیف صد حیف اس طایفہ سنیہ کی نادانی پر کہ باوصف ایسی کذب صریح
او خیانت و غدر فضیح کے ایسونکو عالم و فاضل جانتی ہین اور اونکی بیہودہ سرائی کو سنتی ہین لا حول
ولا قوۃ الا باللہ اور خامساً اگر عبارتین بہی کتب سنیہ کی نقل کے جاتین اور ضمیمہ مذکورہ حذف
کیا جاتا تو بہی کسیطرح کی خیانت اسمین نتہی کسو سطلی کہ یہان منظور نقل مذہب مالک کے بحلت متعہ کتب سنیہ سے
تہی اور ضمیمہ مذکورہ تتمہ مذہب مالک کا نہتا بلکہ وہ تو قول مصنف کتاب حنفی کا ہی اور سادساً حیف
ہی کہ مجیب غطریف کو اسقدر بہی معلوم نہین کہ قدیم سی علمای ہر فرقہ کے مقتدا اوس فرقہ کے ہر ملت و مذہب
مین ہوتی چلی آئی ہین تو علما کو اپنا پیشوا جاننا مقام حیف کا نہین ہوسکتا بلکہ مقام ہزار حیف ولا کہہ افسوس

کا یہہ ہی کہ حاصل کنندہ ماترات کو کہ سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد کری ور ایہ تیمم وایہ قنطار سی جاہل ہو اور

جہاد مین تولی دبر کری او کفار کو پشت دی اور کہڑا ہو کر پیشاب کری اور اوسکو زیادہ کو ہی سے مشابہت دی و اوسکو

باوصف ان خوبیون کی فقہا مین ور اپنا امام و پیشوا گردانین ہای اس فرقہ کی عقل کہان گئی اور فہم کیا ہوا

ہذا و لا تکن من الجاحدین **قال** المجیب العلام العریف ... ہین کہ صاحب ہدایہ وغیرہ سے

نقل مذہب امام مالک مین خطا کی سو نہین معلوم کہ اسنی کیا خطا ہوی ... صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم

ہوتی **قال** المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام ابہی بتصریح مالک ور مالکیون کی معلوم ہو چکا کہ حضرات

اہلسنت متعہ کو حلال نہین کہتی **اقول** بفضل العلی اللطیف جواب ہی اسکا ابہی معلوم ہو چکا ... اور حاصل

یہہ ہی کہ مالک ور مالکیون کی تصریح بحرمت متعہ کہین پائی نہین جاتی اور نہ مجیب غطریف نی سوا ہی ایک حدیث

موطا کی کہ نسخی موطا کی بتصریح عزیز الاحباب کے متعدد اور باہم مختلف ہین اور بجز ایک عبارت منہج الوفیہ کی کہ ظاہرا

اسم بلا مسمی ہے کوئی تصریح نقل نہین کی پہر مجیب غطریف یہہ کیا کہتا ہے کہ بتصریح مالک اور مالکیون کے معلوم

ہو چکا کہ یہہ حضرات اہلسنت متعہ کو حلال نہین کہتی فہذا القول فریۃ بلا مریۃ اور وہ حدیث موطا اور وہ عبارت منہج

الوفیہ جو مجیب نے نقل کی ہے اور جو اوسکا حال تنا چکی ہین لائق اعتماد کی نہین ہے بلکہ ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ

سنیہ سے جو تصریح حلت متعہ کی مالک کے نزدیک سباع و ذباع کو پہونچی ہے کمال قابل اعتماد کی ہے

کما لا یخفی **قال** المجیب الغطریف اور ظاہر ہے کہ صاحب ہدایہ حنفی المذہب تہا اور بموجب تصریح ملا زمان والا

رسالہ مارقہ صنیعیہ مین کہ مذہب ابو حنیفہ را حنفیہ ہنر سید ہند و مذہب مالک را مالکیہ و مذہب شافعی ... احمد را

حنبلیہ اوسکی نسبت قول مالکیون کا حری بالقبول ہے کہ اہل البیت ادری بما فی البیت **اقول** بفضل اللطیف ...

اولا جیسا کہ اسمین شک نہین کہ صاحب ہدایہ حنفی مذہب تہا ویسا ہی اسمین بہی شک نہین کہ صاحب ہدایہ اور

شمس الائمہ سرخسی ور قاضیخان وغیرہ مذہب مالک کو نسبت مجیب اور اوسکی اخوات کے خوب جانتے

اور اقوال صاحب ہدایہ اور سرخسی وغیرہ کی احری بالقبول ہین اقوال مجیب غطریف اور اوسکی امثال ہی و علی

ہذا القیاس قاضی شیخ حسین عرف قاضی مالکی عہد اکبر بادشاہ کا ہو دای اہل البیت ادری بما فی البیت

کی مذہب مالک کو مجیب غطریف وغیرہ سی بہتر جانتا تہا اور قول و فتوی اوسکا بحلت متعہ احری بالقبول ہے

وثانیا مجیب غطریف نی سوا ہی عبارت منہج الوفیہ کے قول کسی مالکی کا نقل نہین کیا اور حال منہج الوفیہ

کا معلوم نہین ... کتاب فقہ مالکی سے ... مشتمل عنقا کی اسم بلا مسمی

اور نسی خطا ہو

(۲۴۲)

اور درصورت وجود واقعی کتاب مذکور کے تصحیح اصل قول مجیب کے سبب غلطی کتب مالکیہ کی متعین ہو گی تو محل اعتماد کب ہو سکتی ہے **اور ثالثاً** ایک قول صاحب منہج الوجہ کا درصورت وجود واقعی وسکی معارض اقوال جم غفیر صنادید سنیہ کا نہیں کرسکتا ایسی صورت مین قول مجیب غطریف کا کہ قول مالکیون کا نسبت صاحب ہدایہ کی جری ہی بالقبول ہے مغلطہ بحت اور کذب محض ہے بالجملہ اقوال مالکیون کی کہان ہین اور مجیب نی کہان ذکر کئے جو نسبت صاحب ہدایہ کی جری بالقبول ہون **قال المجیب الغطریف** اسصورت مین وجہ غلطی صاحب ہدایہ کے یہہ ہے کہ علماے امامیہ کا قدیم سی معمول ہے کہ کبھی کسی ایک مذہب اہلسنت مین انکو متمذہب کرکر ایسی روایتین ..... دیتی ہین تا جہلی شیعہ او نیز الزام کی قدرت پاوین چنانچہ کشف الغمہ مین لکھا ہی کہ الشیخ اباعبد اللہ محمد الکعبی کان یتلبس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر اسیطرح شاید کسی شیعی نی مالکی بنکر مالک کے طرف جواز متعہ کی نسبت کی ہو گی اس شبہہ مین صاحب ہدایہ نی دہو کا کہایا ہی و اسطے جو حاشی ہدایہ اور صدہا کتب فقہیہ مین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی عقل و حیا کو جواب صاف دیا ہے کی بی اصل باتین بنا رہا ہی **اولاً** اوسکو لازم تہا کہ معمول قدیم علمای امامیہ کا جو تقلید پلید دہلوی افترا کرتا ہے اوسکو باقرار علمای امامیہ یا بحجت و برہان ثابت کرتا **وانی لہ ذلک** ایسی بی اصل باتین زبان پر لانا بی ثبوت و اثبات کی شان علما سی نہین ہان معمول قدیم علمای سنیہ کا البتہ ہی کہ وقت محجوج اور ملزم ہونی اور اپنی کتب معتمدہ مین روایات اقوال موید امامیہ کی پانی سکے کوئی مفر سوا اسکی نہین پاتی کہ یا تواد عای تشیع مصنف کتاب کا کرتی ہین یا انکار انتساب کتاب کا اوسکی مصنف کیطرف کرتی ہین یا الحاق روافض کے قائل ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسی امور ہماری کتابون مین رافضیون نے ملا دئی ہین اور مصنف خبیر پر پوشیدہ نہین کہ یہہ اعذار بارده سنیہ بغیر اثبات قطعی کے وہن من نسج العنکبوت ہین کسو سطی کہ تا حال کسی سنی نے امور مذکورہ کو مدرجہ اثبات قطعی نہین پہونچایا **ثانیاً** ہنگام تصحیح النقل کے کشف الغمہ مین عبارت جو مجیب غطریف نی با فترا لکہی ہے پائی نہ گئی جسکا جی چاہی کشف الغمہ مین تلاش کرلی کتاب مذکور نادر الوجود نہین بکثرت موجود ہے بالجملہ پلید دہلوی نی اور مجیب غطریف نی تقلید اوسکی بنا اپنی تحریرات کی مغلطات اور اکاذیب و افتراؤن پر رکھی ہی اور یہہ امر کمال بی شرمی کا ہی ہان سچ ہی شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید حقیر چند مغلطی اور اکاذیب مجیب غطریف کی جو تقلید پلید دہلوی سکے اس رسالہ مین اونکا مرتکب ہوا ہی خدمت مین ارباب عقل و

وصفائی عرض کرتا ہے ایک مغلطہ و افترا ہہکینی فرانکا العیاذ باللہ منہ جناب صادق علیہ السلام پر حدیث
ابن جہم بلالے مین جو کافی سے نقل کرتا ہی جنابچہ ہم اوسکی تکذیب کر چکی ہین لکہا مرد وسرا کذب ومغلطہ یہہ کہ
شیخ حلی نے کتاب نہج الحق مین لکہا ہی کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہی حال انکہ نہج الحق
مین یہہ مضمون پایا نہین جاتا لکہا مرا **ایضًا** یہہ ہی افترا شیخ حلی کلہے علامہ حلی رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ
تیسرا کذب ومغلطہ یہہ کہ شیخ مقداد نی کنز العرفان مین لکہا ہے فقد بان ان المستمتع بہا لیست
من المنکوحات ولا المتعۃ نکاح حال انکہ کنز العرفان مین مستمتع بہا کا زوجہ ہونا مصرح ہی لکہا مرا لدل
مشروحا جو تہا کذب وافترا یہہ جو یہان لکہا ہی کہ کشف الغمہ مین ہے الشیخ ابا عبد اللہ محمد الکنجی
کان یلبس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر حال انکہ ہونا عبارت مذکور
کا کشف الغمہ مین محض کذب وتزویر نا سپاس یا رسی مجیب غطریف کا ہی **ثالثًا** مجیب نے جو کہا شاید کسی
شیعہ نی سنی مالکی بنکر مالک کیطرف جواز متعہ کے نسبت کی ہوگی یہہ مجیب کا ابداع احتمال بلکہ خام خیال
ہی کیا مجیب غطریف خیال نہین کرتا کہ یا بندے ایسی خیال باطل کے موجب رہی علم کلام اور مناظرہ
کی ہے کسو سطی کہ مرجحوج وملجا مقابلہ خصم مین ہنگام مناظرہ ایسی باتین بنا سکتا ہی **رابعًا** مطابق قول
مجیب غطریف کی اوسکا خصم بہی کہہ سکتا ہی کہ شاید کسی سنی حنفی یا شافعی یا حنبلی نے مالکی بنکر
منہج الوفیہ وموطا مین مالک کے طرف حرمت متعہ کی نسبت کی ہو گے مجیب غطریف جو اسکا جواب
دیگا وہی ہمارے طرف سے سمجہی **خامسًا** مجیب غطریف نی یہہ جو کہا صدہا کتب فقہیہ مین تخطیہ صاحب
ہدایہ کا موجود ہے یہہ فقط جمع وخرج زبانی ہے یہان مثل مشہور راست آئی کہ لاکہہ لکہیرہ کی یہان یا جہہ
کی زبان مین مجیب غطریف کو لازم تہا کہ اسمار اون صدہا کتب کی جنمین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہی اور
اسمار مصنفین اون کتب کی اور وہ عبارتین جو تخطیہ مین وارد ہے تفصیل لکہتا وراہی آن فرض کیا ہمنی کہ
شاید بعض کتب فقہ حنفی مین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہو تب بہی مجیب کا خصم مطابق ادعای مجیب کے
کہی گا کہ یا مصنف کتاب سنی حنفی نے برخلاف مذہب مالک کے یہہ لکہدیا ہے یا کسی اور نی بر زعم مصنف
کتاب کے اپنی طرف سے یہہ ضمیمہ لگا دیا ہی بالجملہ بدولت خوش فہمی مجیب کے اوسکی خصم کو یہہ کلیہ خوب ہاتہہ لگا
سادسًا نہین معلوم متاخرین سنیون کو مثل ابیہ دہلوی ومجیب غطریف وغیرہ کی صاحب ہدایہ بیچارے
سے کیا عناد ہے کہ در پی اوسکی تخطیہ کے ہین شمس الائمہ سرخسی کا جو صاحب ہدایہ پر مقدم ہی ورد اوسنے

بھی متعہ کو مذہب مالک مین حلال لکھا ہی کیون تخطیہ نہین کرتے **قال المجیب الظریف** لاکن ثبوت خطا
بعضی اکابر کا کسی جگہ خصوصاً نقل مذہب غیر مین مستلزم ثبوت خطا کا دوسرے جگہ مین نہین **اقول**
بفضل العلی اللطیف فی الحقیقت ثبوت خطا بعض اکابر کا کسی جگہ مستلزم ثبوت خطا کا دوسری جگہ مین
نہین لاکن ہمیشہ جاہل چلیا ہم غیر اکابر کا اور بلا تحقیق و تدقیق کے نقل کرنا مسائل کا بلا شبہ مستلزم جہالت
و بی اعتباری ہے رحم غیر کا ہے اور حق تو یہہ ہے کہ جس امر پر ہم غیر اکابر کا اتفاق ہو اوسکو خطا کہنا غلط
مجیب ظریف اور اوسکی ہمزلب کی خوش فہمی ہے کہ جمع کثیر اپنی اکابر کو خاطی ٹہرا کر بی اعتباری بناتی اور اپنی پانو پر تیشہ
مارتی ہین ع مرحبا شاباش اسی رحمت خدا کی آفرین **قال المجیب الظریف** و التخطیہ ابن بابویہ قمی کا طہارت
خمر مین کہ شیخ ابوجعفر طوسی نے کیا یا تخطیہ شیخ ابوجعفر طوسی کا بحث عدم جواز مسح باآب جدید مین کہ
شیخ بہاؤالدین عاملی نے کیا اور بعد بسط مقال کے شرح اربعین مین کہا کہ وغفلة مثل ذلک الشیخ الجلیل
من هذا عجیب لکن الجواد قد یکبو والصارم قد ینبو پس خطا کا موضع آخر مین بکہ بار ہوا
مین ہو گا لہذا اپنی ہاتھون اپنی پانو پر تیشہ مارنا پڑیگا **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً اختلاف ابن
بابویہ قمی اور شیخ ابوجعفر طوسی علیہما الرحمہ کا طہارت اور نجاست خمر مین اور علی ہذا القیاس اختلاف ابوجعفر
طوسی اور شیخ بہاؤالدین عاملی علیہما الرحمہ کا جواز و عدم جواز مسح باآب جدید مین اختلاف اجتہادی ہے
ابوحنیفہ اور شافعی کے طہارت اور نجاست منی انسان مین اور مثل اختلاف اجتہادی ابوحنیفہ اور مالک کی طہارت
اور نجاست اور حلت و حرمت سگ اہلی مین ہین اختلاف اجتہادی کو تخطیہ کہنا خطا ہی حقیقت الحال یہہ ہے
کہ شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ اپنی اجتہاد اور رای کو نجاست خمر مین قوی اور راجح جانتی ہین اور اجتہاد و رای
ابن بابویہ علیہ الرحمہ کو طہارت خمر مین ضعیف و مرجوح جانتی ہین اور یہی قیاس ملا بہاؤالدین عاملی
علیہ الرحمہ اپنی اجتہاد و رای کو جواز مسح باآب جدید مین قوی و راجح جانتی ہین اجتہاد و رای شیخ ابوجعفر
طوسی علیہ الرحمہ سی جیسا کہ مالک اپنی اجتہاد و رای کو طہارت اور حلت کتی مین مثل رای ابوحنیفہ پر قوی
و راجح جانتا ہے و بالعکس **ثانیاً** مجیب ظریف نی عبارت شرح اربعین کا جو فقرہ نقل کیا اوس فقرہ
مین کوئی بھی طعن یا تخطیہ شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ پر نہین ہے مجیب ظریف اپنی خانگی فقری کیون بھول
گیا اوسکا امام غزالی منخول مین مطاعن ابوحنیفہ مین لکھتا ہی واما الفروع فانہ مهد قبل اعلی سقط
الحد بہا مثل الاجارة و وعسل اتقاد ادیتا امام غزالی سنیونکا مطاعن ابوحنیفہ مین لکھتا ہی کہ ابوحنیفہ نے

شرع کی کمر توڑ دی ہے پہلی نماز ابو حنیفہ کا حال یون لکھا ہے کہ کتی کی کھال مدبوغ پہن لے اور رشاشہ بول کا
اوسپر چہڑک لے اور گوہ انسان کا چار ماشہ اوسپر لگا لے اور نعوذ بکتی کے دانت کا گلہ مین پہن لے اور ایک کتا
کندہی پر چڑہا لے اور بایں ہیئت ساتھ آہستگی نماز مین مشغول ہو اور بجای قراءت کی دو برگ سبز یا دو باغ کا لے
پڑھ لے اور سجدہ اس طرح کرے جیسے مرغ زمین پر چونچ مارتا ہے اور گوز کر کے نماز سے نکلے بعد ازان لکھا ہے کہ ابو حنیفہ
نے باب فروج مین ایسے قواعد نکالے ہین کہ موجب ہتک ناموس ہین مثلا اگر کوئی مرد خرچی دیکر عورت سے زنا کرے
تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہین ہے **قال** ثم جمع کثیر از جم غفیر اکابر حنفیہ نے مذہب مالک کا اباحت
متعہ مین جو نقل کیا ہے عجیب غطریف اور اوسکی جواب خطا ہو اگر اختلاف اجتہادی مجتہدین پر قیاس کرتے ہین تو یہ
قیاس فاسد الاساس ناسی اول من قاس ہے یعنی اشتک من السماک **قال المجیب الغطریف** شاید ایسی ہی نیت
سے والد بزرگوار جناب کے بہی ہے کتاب صوارم مین پیش بندی کر گئے کہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضی از روایات
بی اصل و اقوال مردان نباشد اور بنا بر ہمین قاعدہ کی جابجا صوارم و حسام مین تاویل احادیث ائمہ کی کرکے جا بجا
تحفہ کو جواب دیا ہے پس اب شاید علمای زمان حال کا گر ظاہر مین تو خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم نہین ہوتی
اندھا دھند ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف خود اندھا دھند کر رہا ہے الحمد للہ کہ جناب
کی بند کرنے سے ہوا و ہوس اپنے انصاف کے کہول دی ہے یہ نہین دیکھا کہ صاحب ہدایہ بیچارہ متفرد نقل مذہب
مالک مین بحلت متعہ نہین ہے ایک جماعت کثیر متقدمین و متاخرین سنیون کی نقل مذہب مذکور مین اوسکے
موافق ہے پہر جماعت کثیر اپنی علما کو منسوب بخطا کرنا بعید از صواب ہے اپنے پانو پر تیشہ مارنا ہے اور کلام
اوس جماعت کثیرہ مین کہ نقل مذہب دوسری مجتہدین سے ہے تاویل کو کیا دخل ہے اور بی اصل ہونا روایت
جماعت کثیر علما کا کہ بسبب کثرت روات کی حد شیاع و استفاضہ کو پہونچا ہے اور معاضد بمعاضدات کثیرہ ہے
اور حامی بی اصل ہے نہین معلوم کہ مجیب نے عبارت صوارم و حسام سے کس استشہاد کے لئے ذکر کیا ہے بہلا اقوال جم
غفیر علما و محدثین مثل مرغینانی و شمس الائمہ سرخسی و ملا سعد تفتازانی و قاضی خان وغیرہم کی بی اصل [illegible]
ہو سکتی **قال المجیب الغطریف** اس تصریحات فریقین سے درحقیقت خطا صاحب ہدایہ وغیرہ سے
اس باب مین معلوم ہوگئی آپ مجتہد ہین جو چاہین ہو فرمائین **ع فان القول ما قالت حذام**
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نے مغالطہ اور خدع کو شعار و دثار اپنا کیا ہے کوئی بات
سچی نہین لکہتا بہلا جا وہی تو بیان کونسی تصریح فریقین کے مذکور ہے جن سے خطا صاحب ہدایہ سے کے

نقل مذہب مالک مین معلوم ہوتی عجب لطیفہ ہے کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی قریب پندرہ کتاب
معتمدہ سنیونکا نام لکہدیا کہ اونمین تصریح ہی حلت متعہ کی مذہب امام مالک مین اور مجیب غطریف نی سوای
منبع الوفیہ کی کہ ظاہرا اوسکا مصنف اسم بامسمی ہے کسی کتاب کا نام نہین لکہا کہ اوسمین تصریح حرمت متعہ کے
مذہب مالک مین ہو اور باینہمہ جھوٹا جیا اور شیخ حبشی سے لکہتا ہی کہ ان تصریحات غیر تنقیح سے تو معلوم تصریح
فرقہ سنیہ کا بہی کلام مجیب مین کہین وجود نہین ہے اور سنیون کی نزدیک مصداق مصرع فان القول
ما قالت حذام * طبیعت بہی ہین کہ اونہین کا قول سنیون کو مقبول بلکہ قول رسول مقبول سے زیادہ تر
مقبول ہے کہ کانتا متعتین علے عہد رسول اللہ وانا احرمہما کو مانتی ہین وہ ابن تحنث اور
مانث ابوس بزیادہ کو بہی کا بہی مقتضی ہے کہ حذام کی قایم مقام ہو اگرچہ صرف فلع کے کام آوین **قال**
المجتہد العلام الشریف اس تحکم ملا عبد القادر نی تاریخ بدایونی مین لکہا ہے کہ قاضی شیخ حسین عرب مالکی
نی اکبر بادشاہ کو اجازت متعہ کے دی اور اکبر بادشاہ نی بموجب اونکی اجازت کی بہت سی متعہ کے **اقول**
المجیب الغطریف اقول التفصیل الغیر العلام بہ بنا ہی فاسد بر فاسد ہے کیونکہ اول صحت تصنیف کا مسلم نہین اگر بادشاہ
مالکی المذہب تہا کہ اوسکی حال پر یہ حکایت منطبق ہو **اقول** تعس العلی الطیف تسلیم کرنا مجیب
غطریف کا متعہ کرنی اکبر بادشاہ کو باین دلیل کہ وہ مالکی المذہب تہا خود بنا ہی فاسد علی الفاسد اور دلیل ہے مجیب
مجیب کے مذہب تسنن سے ہی بادعای فضیلت اسقدر بیخبر ہے اپنی مذہب سے مقام کمال تعجب ہے
کہ سطلی کہ سنیونکی مذہب مین حنفی المذہب کو عمل کرنا اوپر فتوی امام مالک وغیرہ کی گو وہ فتوا مخالف مذہب
اور فتوی ابو حنیفہ کے ہو بشرط کسی ضرورت یا مصلحت کے جائز ہے جیسا کہ فتاوی خیریہ لنفع البریہ مین کہ
حمایت معتمد لحود تصنیف استاد صاحب حاشیہ و درمختار کا ہے موجود ہے کہ جس نے حنفی المذہب لنی کتی شکل
وغیرہ کی وہطی پالی ہون اور اوسکو احتراز اپنی ظروف کا ولوغ سگ سے اور احتراز اپنی بدن وکپڑون کا مس
سگ اور سور سگ سے دشوار ہو تو اوسکو عمل کرنا مذہب و فتوی مالک پر طہارت سگ جائز ہی اور
اوسکو احتراز اپنی بدن وجامہ وظروف کا جہوٹی اور چاٹنی کتے کی سے ضرور نہین اس صورت مین اکبر بادشاہ
کا مالکی ہونا اور حنفی ہونا مانع متعہ کرنی کا اور کسیطرح مفید مطلب مجیب غطریف کا نہین ہو سکتا اور یہ
حکایت متعہ کرنے اکبر بادشاہ کی فی نفسہ مسلم الثبوت امر واقعی ہے کہ وقوع اوسکا ہوا ہے
انکار مجیب غطریف کا بیکار ہے اور یہ مسئلہ حنفی سنی کو تقلید امام مالک وغیرہ کے جائز ہے

۲۷

مشہور اور تاریخ بدایونی مین بھی موجود و مصرح ہے عبارت تاریخ مذکور کے بارقہ ضیغمیہ مین بھی مشہور ہے
مجیب ظریف اوس سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے اور وہ عبارت تاریخ بدایونی کے جو ملا عبد القادر بدایونی
حنفی پیش نماز اکبر بادشاہ نے لکھی ہے یہہ ہے مگر آنکہ قاضی مالکی حکم بامضای آن کند از زمان مذہب
امام اعظم باتفاق مباح میشود و گفتیم کہ ہر کہ مختلف فیہ باشد بقضای قاضی مجمع علیہ میگردد و برین دعوی
مسئلہ قرأت فاتحہ را عقب امام مستشہد ساختند و تمہیدات دیگر بسیار آوردم الی آخرہ ما قال اسکو صورت مین
منطبق ہونا حکایت مذکور کا حال اکبر بادشاہ پر جو مجیب ظریف نے ادعا کیا مغالطہ محض ہے **قال**
المجیب الظریف اور بر تقدیر تسلیم صحت عبارات و الالی بارقہ ضیغمیہ مین عبارت تاریخ بدایونی کے نقل سے یہہ
اوس سے متعہ کرنا اکبر بادشاہ کا اگر تھا بایں وجہ ہرگز ثابت نہین ہوتا یہہ انکا حاشیہ ہے **اقول بفضل العلی**
اللطیف بعد اسکے گرم ہوئے انکار ایسی بدیہی جمی کا کام مجیب ظریف کا ہے حضرت من تاریخ بدایونی
کی عبارت جو بارقہ ضیغمیہ مین منقول ہے اوسکی ابتدا مین موجود ہے اول مسئلہ کہ دران امام برسیدند کہ تا
بود کہ چند زن صیبں را بنکاح آوردن جائز باشد گفتند مشیر از چہار مرتبہ در عقد واحد جمع نتوان کرد و حکم
کہ چون در عنفوان جوانی مقید باین مسئلہ نبودیم انقدار کہ خواستیم زنان آزاد و بندہ جمع کردیم حالا علاج
آن چہ توان کرد اور اوسکی آخر مین یہہ عبارت ہے قاضی یعقوب ہیچ گفت پس من حد بیگویم مبارک باشد
کہ مباح است بادشاہ فرمود کہ قاضی حسین عرب مالکی را درین باب مشاق لعان ساختند قاضی یعقوب را ازین روز
باز معزول باشد و قاضی حسین موافق مذہب خویش بجواز متعہ حکم کرد فی الحال قاضی حسین را وکیل ساختند
انتہی اس عبارت سے صریح ظاہر ہے کہ اکبر بادشاہ نے قاضی حسین عرب کو وکیل کر کے اون عورتون سے متعہ کیا
جنکو عنفوان شباب مین جمع کیا تھا اور انکا جدا کرنا اوسکو منظور نہ تھا اور اوسکی بہی کا علاج یہی سمجھا تھا
لفظ وکیل ساختند اون متعون پر برہان قاطع و دلیل ساطع ہے وہ نہ مجیب ظریف بتاوی کہ وکالت
کس چیز کی تہی اور کس واسطی تہے مجیب ظریف کے حاشیہ خیال مین مطلب فارسی عبارت کا بہی نہین آتا
اصل مطلب حاشیہ کو تہرا لیتا ہے ۵ مردم اند حسرت فہم درست **قال المجیب الظریف** ہان یہہ
البتہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد دو مدل بسیار پادشاہ کی خاطر سے بعضی دنیا دار عالمون نے مالک کے طرف
نسبت کر کر حکم اباحت کا دیا لاکن اسکا کیا اعتبار **اقول بفضل العلی اللطیف اولاً** مجیب ظریف
کی اس بلند پرواز سے ظاہر ہوتا ہے اکبر بادشاہ بہی لغو و مہمل تہا اور اوسکے وقت کی علمای سنیہ بہی

امام دنیا طلب نے کیا کیا اوس وقت پہر خوشنودی ہارون الرشید کی لئے کبہی اوسکی باپ کی مدخولہ کو اوسپر حلال کر دیا
کبہی وطی کنیز نو خریدہ کو بغیر استبرا کی شہوت کی مباح ٹہرایا اور انعام و جایزی فراوان پائی وعلی ہذا القیاس کہ امر
مسطور منہ معصومہ قیمۃ مراد حال اوس وقت پہر زمانہ حال کے علما کا افواہ خلق سے کہ زبان خلق نقارہ خدا ہے
سننا چاہئے اور بچشم حیرت مین بنا کے بچشم عبرت و انصاف دیکھنا چاہئے کہ اسوقت کی علمای سنیون نے
خوشامد بعض حکام اودہ کے واسطے کیا کیا فتوی دئی کہ مولوی امیر علی کو واجب القتل لکہدیا اور اوسکو مع
اوسکی رفقا کے قتل کروا دیا اور اسیوں کے نحوست نفسی سے بے برکتی کا ظہور ہوا اس شہر لکہنؤ ہوا بالجملہ برباد
شہر کے بے ایمانی سے اون لوگونکی ہوئی جنہوں نے حکام کی خوشنودی کیواسطے فتوی موافق مرضی حکام و مخالف
حکم احکم الحاکمین کے دئی اعاذنا اللہ وجمیع المؤمنین من ذلک اور یہہ امور منتشر از بام افتادہ ہین خواہ مجیب
عظم لطیف اقرار کری خواہ انکار اور اغلب کہ اپنی دلمین تو خوب سمجہتا ہو گا اگرچہ فرط حیا سے جو چاہے سو کہے
اور عیوب خانگی اپنی علما کے چہپانے کو دوسرون کو لی مری مگر خدا خیر کرے کہ شامت زدہ نہک ہین فذی کہ باوصف
ادعای علم وفضل کے افترا نہین چہوڑتی اور آیہ وافی ہدایہ ان بعض الظن اثم کو پس پشت پہینک کر سوء ظنی
سی موہنہ نہین موڑتی اور افترا و بہتان کو شعار و دثار اپنا کرتے ہین قال اللہ تعالی انما یفتری
الکذب الذین لا یؤمنون فقد مر مفصلا فی محصد الرسالۃ بنذ منہا اور حال ثابت کرنی نقصان کلام قران مین
اوپر مفصل گذر چکا ہے یہان پہر مختصر لکہا جاتا ہے کہ قران مین نقصان تو عبداللہ بن عمر اور عایشہ
بنت ابوبکر خلیفہ زادہ وخلیفہ زادی نے ثابت کر کی سنیونکو ناقص الایمان دیا ہے اور غلطی قران مین عثمان باحیا اور عایشہ
باوفا نے ثابت کر کی سنیونکو غلط خوان ٹہرا دیا ہے نہ کسی اور نے مجیب عظم لطیف کو ذکر کرنی نقصان قران سی حیا نہین
آتی کہ اپنی بزرگون کے خوارق عادات یاد دلاتا ہے اور اعجب العجاب یہہ ہے کہ کرامات اپنی اولیا کو اورون کی طرف
منسوب کرتا ہے مجیب کو لازم ہے کہ اتقان اور در منثور اور تفسیر کبیر اور معالم التنزیل اور تفسیر ثعلبی
کو دیکہو کہ اوسکو حقیقت الحال معلوم ہو **قال المجیب اللطیف** پانچ چار حدیثین حرمت متعہ کے
اہلبیت سے [illegible] لکہی ہین پہلے جناب امیر سے روایت کی کہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن المتعۃ وانما کانت لمن لم یجد فلما نزل النکاح والطلاق
والعدۃ والمیراث بین الزوج والمرأۃ نسخت اور جابر سے بیٹے حسن اور عبداللہ
سے اور اون دونون نے اپنے باپ محمد بن حنفیہ سے اور اونہون نے اپنے باپ علی مرتضی

سی روایت کی کہ ان علیاً قال لابن عباس ما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لحوم الحمر الاھلیۃ وعن المتعۃ اور صاحب تحفہ نے بواسطہ انہین راویون کی حضرت علی سے روایت کی کہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انادی بتحریم المتعۃ اور بیہقی نے ابوداود سے روایت کی کہ قال انما احلت لاصحاب رسول اللہ صلعم متعۃ النساء ثلثۃ ایام ثم نھی عنھا اور قسطلانی نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ھی الزنا بعینہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور بیان بھی واسطے برکت کے اعادہ کیا ۵ اعدہ کو نعمان لنا انہ کو ھو المسک ملکور رتہ بتضوع **اقول** نغض بعض العلماء او لا یہ احادیث جو عجیب عظیم فی اہلبیت علیہم السلام کی طرف نسبت کر کی نقل کے ہین اور انکی مطالعہ کے استدعا بھی تسے کی ہے وہ احادیث تو منصفین اہلسنت کے نزدیک بھی قابل مطالعہ کے بلکہ لایق اصغا کے بہین فضلاً عن اہل الحق تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حدیث بیہقی مین آثار جعل و وضع کی ظاہر مین بیہقی نے جناب امیر علیہ السلام پر ناحق افترا کیا ہے جلیہ ہیرا یسے مضامین وہی وست بلکہ بی اصل کیون فرماتی حاشا جنابہ عن تلک المضامین التی لا اصل لھا مخفی نہین کہ فقرہ حدیث مذکور کا وانما کانت لمن لم یجد صریح ہی اس امر مین کہ جواز متعہ مخصوص تہا واسطے محتاج اور غیر مستطیع یا معہ غیر مزوج کے بقرینہ لفظ انما کے کہ حصر کے لیے ہے حالانکہ بقول اکابر سنیو کے بھی صدر اسلام مین متعہ علی العموم مباح تہا مخصوص محتاج و غیر مستطیع نتہا تفسیر کبیر مین کہتا ہے واتفقوا علی انھا کانت مباحۃ فی صدر الاسلام اسمین قید غیر مستطیع کے نہین ہے وراے آن دوسرا فقرہ جو حدیث مذکور کا ہی فلما نزل النکاح والطلاق والعدۃ والمیراث بین الزوج والمرءۃ نسخت نامل ہے کہ جب نکاح و طلاق و عدت و میراث نازل ہو تو تب متعہ منسوخ کیا گیا اس مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح بعد متعہ کے نازل ہو کر ناسخ متعہ کا ہوا حالانکہ ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ نکاح قبل متعہ سے نازل و رایج ہے چنانچہ جن اصحاب کے گہرون پر ازواج موجود تہی سفر مین [illegible] ہمراہ نتہی جب انہون نے اپنی غلبہ شبق اور فرط اشتیاق سے خدمت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ مین ظاہر کر کی عرض کیا لیس نساؤنا معنا الا تختصی یعنی ازواج ہمارے ہمراہ نہین ہین آیا ہم اپنی اعضاے تناسل کو قطع کر ڈالین تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اصحاب مذکور قطع اعضاے تناسل سے منع کر کے متعہ کرنے کی اجازت و رخصت

(۲۳۲)

ن ثابت ہوا کہ روایت صاحب تحفہ مسروق کے وضعی محض ہے اور روایت بیہقی کے ابوذر سے بھی مجعول ہے
سلوم ہے کسو سطی کہ اوسمین بلفظ حصر جات متعہ کے تین ... ہے کہ وسطی مذکور ہے حال اکثر فتح الباری
غیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت ہے کہ متعہ کئی دفعہ مروج اور حرام ہوا ہے اور تکرار حلت و حرمت سنکے
ی دفعہ تین دن کے حصر کو باطل کرتے ہیں اور ابی ذر کی طرح رہا اوسکا بین الاصحاب بالمعاہی درانحالیکہ
متعہ عمرو بن حریث کہ صحیح مسلم سے ثابت ہے تین دن کے حصر کو باطل کر رہا ہے اور روایت قسطلانی کے
ہی بے اصل محض ہے اور افترا ہے امام معصوم۔ پر کسو سطی کہ بالاتفاق متعہ صدر اسلام میں مباح تھا اور یہ امر
ہی متفق علیہ ہے کہ زنا کبھی مباح نہ تھا خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے لا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء
سبيلا۔ صورت میں ممکن نہیں کہ امام معصوم متعہ مباح کو زنا سے مخرج فرمائی کہ بالاتفاق کبھی حلال نہیں ہوا
ورہی آن سنیونکی امام اعظم وغیرہ کی نزدیک بھی متعہ زنا نہیں ورنہ امام اعظم وغیرہ کی نزدیک متعہ کرنی والا محکوم
بحد رجم ہوتا و اذ لیس فلیس غرض وضعی ہونا ان احادیث کا جو مجیب غطریف نی اپنی حرمت طرح سے
لکھین ہین ببراہین قاطعہ مذکورہ ثابت ہے اور مناظرہ مین احادیث وضعی لکھنا محصلین کا کام نہین ہیا
استدلال حرمت متعہ بر روایات موضوعہ اہل سنت سے مقابلہ مین اہل حق امامیہ کے کم فہمون و جہلا
ہو اس نہین کسو سطی کہ یہہ استدلال بعینہ ویسا ہے کہ اہل شرک و وثنیت پرستی اور بطلان توحید و حمایت
پر اپنے بوتھیون سے کرین اور سے عقل کے دشمن علم مناظرہ مین مبرہن ہے کہ مستدل کو چاہیے استدلال
کی مقدمات مقبول طرفین یا مقبول خصم پر چاہئی ورنہ ہر مبطل کو اپنی خرعبلات باطلہ سی حوصلہ اسکات
و افحام محق کا ہو جاوے وہو باطل قطعاً اس صورت مین لکھنا مجیب کا احادیث مذکورہ کو معرض استدلال
مین دلیل اوسکی نا واقفیت کے ہی طریقہ استدلال سے **قال المجيب الغطريف** اب حضور والا فرمائین
کہ اکبر بادشاہ نے کہان متعہ کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف عجب چیز ہی کہ عبارت
خاور سے تاریخ ملا عبد القادر بداؤنی ار اکبر بادشاہ کی یہہ نہین سمجھا اوس سے جو ظاہر ہے کہ بادشاہ مذکور نے
بوکالت قاضی حسین عرب مالکی کے اون عورتون کے ساتھہ متعہ کئی جنکو اپنی عنفوان شباب مین جمع کیا تھا
اور جو اسی عدد بہ نونکی حد اکثری کا چارہ ہو بھا تھا ایسا امر مذہبی سمجھتا تھا اکی بنا پر تمام مین جہل و تجاہل کا
علاج نہین ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور **قال المجيب الغطريف** اور مالک نے کیونکر حلال رکھا **اقول** بفضل العلي
اللطيف مجیب غطریف متعارف اس امر کا شمس الائمہ سرخسی و قاضی خان اور مرغینانی صاحب ہدایہ وغ

دہر اوسکی ذمات سے کرہی کہ مالک نے کیونکر حلال رکہا اہمق سے اوسکا پوچھنا بی عقلی ہے **قال المجیب**
الغطریف اور اوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر نے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف
کو لازم ہے کہ عمران بن حصین اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سودہ لیثی اصحاب عدول سنیون سے
پوچہی کہ متعہ کو عمر نے حرام کیا یا پیغمبر خدا نے تو یہہ اصحاب عدول سنیہ صاف کہدینگے کہ متعہ کو پیغمبر خدا نے
حرام نہین کیا ہے بلکہ عمر حرام کرنے والا ہے اور مجیب کو لازم ہے کہ ان شہود عدول کے گواہے
پر خیال کرے بلکہ اقرار خلیفہ ثانی کا و اما جرہما بگوش دل سنے پہر اگر مود اسے مصراع مشہور
کہ نتوان شست از زنگی سیاہی * اعوجاج اور کج فہمی کو نچہوڑے تو وہ جانے اور اوسکا دین و ایمان جانے
مجیب غطریف ہم سے کیون پوچہتا ہے کہ اوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر نے اور ہم اس
عجالہ مین کتب معتمدہ سنیہ سے یہا مضمون کو مکرر لکہ چکے ہین اب پہر بموجب استفسار مجیب غطریف کے
مکرر اوسکی لطور خلاصہ کے کرتا ہون تفسیر ثعلبی اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل وغیرہا مین عمران
بن حصین سے مروی ہے کہ نازل ہوئی آیہ متعہ کے کتاب اللہ مین اور بعد اوسکے کوئی آیہ ناسخ اوسکی
نازل نہین ہوئی اور حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا نے متعہ کرنیکا اور ہم نے متعہ کیا پیغمبر خدا کے سامنے اور پیغمبر خدا
نے وفات پائی اور ہمکو نہی متعہ سے نہین کی پہر کہا ایک شخص نے اپنی راے سے جو چاہا اور نہایہ ابن اثیر مین
ابن عباس سے مروی ہے تہا متعہ مگر رحمت خدا کی کہ خدا تعالے نے رحم کیا تہا اس امت پر اگر نہی نکرتا ابن
الخطاب اوس سے تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا زنا کرتے مگر تہوڑے اور تفسیر در منثور سیوطے مین ابتدا مین
اس حدیث کے فقرہ رحم اللہ عمر بہی موجود ہے کہ یہہ فقرہ استعمال عرب مین تعریض کے وقت بولتے
ہین اور صحیح مسلم مین ابو نضرہ سے مروی ہے کہا اوسنے کہ مین جابر بن عبد اللہ کے پاس تہا ایک
شخص آیا اوسنے کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر باہم اختلاف کر رہے ہین متعہ نسا اور متعہ حج کی حلت
مین جابر نے کہا ہمنے دونون متعے پیغمبر خدا کے سامنے کئے پہر ہمکو عمر نے اونسے نہی کی تو ہمنے اونکو نکیا اور
ازالۃ الخفا مین جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ متعہ کیا ہمنے حیات مین پیغمبر خدا کے اور عہد مین ابوبکر
کی جب عمر خلیفہ ہوا تو اوسنے خطبہ پڑہا اور کہا کہ قران وہے قران ہے اور رسول وہی رسول ہین دو
متعے تہے زمانہ پیغمبر خدا مین ایک متعۃ الحج دوسرا متعۃ النسا مین نے اون دونون کو منع کیا نہین ہین وہ دونون
بعد پیغمبر خدا کی اور بہی ازالۃ الخفا اور مسوی اور تاریخ طبری مین ہے کہ کہا سودہ لیثی نے کہ مین نے

(۲۳۵

طرف سے سمجھی اور مجیب کی یہہ جو کہا کہ کتب اہلسنت میں کسی کی منع نہیں کیا او ولا یہہ دعوی اوسکا ممنوع اور
اوسکی شہادت علی النفی غیر مسموع ہے ثانیاً بر تقدیر تسلیم یہہ امر بدیہی ہے کہ متعہ واجبات و فرائض شیعیہ سے
نہیں ہے کہ تارک اوسکا خواہ مخواہ مستحق نکال و وبال کا ہو علاوہ بالاتفاق مسنون اور مستحب ہے اور بہال حضر
سنن و مستحبات کا بعض اوقات میں بغیر عذر شرعی کی بہی اشتغال زجر کو لازم نہیں چہ جائیکہ عذر قوی شرعی موجود
ہو وہ جابرہ اور اونکی اذناب جو مانعین اوس سنت کی ہوں مسلط ہوں اور بجالانی میں اوس سنت کی اون
جابرہ کی عہد تسلط میں خوف جان و مال و عرض غالب ہو ایسی صورت میں ترک کرنا اوس سنت کا فعل اوس
سنت پر شرعاً راجح ہی کیا مجیب عظریف نہیں جانتا کہ شریعت مقدسہ رسول خدا ایسی صراط مستقیم ہی کہ اوسمیں
ہنگام وجود عذر شرعی کی ترک بعض واجبات بہی اشتغال زجر کو لازم نہیں جیسی کہ مثلاً شخص مستطیع کو کہ زاد و راحلہ
پر قادر ہو حسب ارادہ معظلہ کے [illegible] مثلاً ماموں نہو تو اوس شخص مستطیع کو بجانہ حج کی بہی جائی ہے
راجح اور اشتغال زجر کو غیر لازم ہے علاوہ بران مجیب عظریف کو بہاگنا ابوبکر و عمر کا جہاد وجب بہی کہ بالاتفاق
حرام اور ہوئی کہ آیہ وافی ہدایہ یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوهم الادبار
ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من الله
ومأواه جهنم وبئس المصیر کی باعث غضب خدا [illegible] اور یہاں
اہمال جہاد اور اشتغال زجر کا کہ بغیر عذر شرعی کے ہی کیوں ہوں [illegible] مجیب عظریف [illegible] ترک واجب کا جواب
دیگا وہی ہماری طرف سی اوس ترک سنت بعذر شرعی کا سمجھی اور مجیب عظریف نے جو کہا جو شیعوں نی یہہ حدیث
بنا کر اس ہمکاری کو اماموں کی طرف منسوب کیا اور اونکی نعقد امامت پر بٹا لگایا یہہ قول مثل قول اوسکا بعینہ
مثل قول نصاریٰ کے ہے جو کہ اونکی نزدیک زیادہ ایک زوجہ سے رکھنا جائز نہیں اور طلاق بہی اونکی صحیح
نہیں ہے تو وہ کہتی ہیں آیہ جمع کرنے چار زوجہ کو اور آیہ طلاق کو عیاشوں کی بنا کر خدا کے طرف
منسوب کیا ہے اور اوسکی نعقد خدائی پر بٹا لگایا ہے [illegible] مجیب عظریف جو اسکا
جواب دیسے وہی ہمارے طرف سے سمجھی [illegible] جاء الحق [illegible]
الا و ہام مجیب عظریف اور اوسکی اسلاف کی کہ من قبیل صفات اعلام تہی شوریدہ و باطل [illegible] حق
کرسی پر بیٹھا قد جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا قال المجیب العظریف
تتمہ جب اوس کلام کے بیان تک پہونچے تو اب دریافت کرنا اس بات کا ضرور ہے کہ شیعوں کے

آیہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور سورہ اسرے عظیم ولا تبذر تبذیرا کے افراط اور تفریط ہر چیز کے دین مین
ممنوع ہے اور اسکی ترکیب کو انہ لا یحب المسرفین وان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ارشاد فرمایا
[illegible] فاعلم کہ خیر ما کثر والہی ہے آیا سو یہہ دونون امر مذہب شیعہ مین بہت
مروج ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ جو مجیب عطا لیف نے کہا کہ افراط و تفریط ہر چیز کے دین مین
ممنوع ہے سچ کہا لیکن طرفہ بات یہہ ہے کہ مجیب جو زاہد اوسکی ہلاف و خراب افراط و تفریط مین نہایت
مبتلا اور بمضمون آیہ کریمہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کے گرفتار مقت و غضب خدا ہین
اور طرہ اوسپر یہہ ہے کہ شیعیان علی علیہ السلام کو کہ متمسکان صراط مستقیم صراط علی حق نمسکہ کی اور مبشر
با ولیت دخول بہشت عنبر سرشت ہین کما فی الصواعق المحرقۃ لابن الحجر کہتا ہے کہ انکی مذہب مین افراط
و تفریط بہت مروج ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اب حال افراط و تفریط سنیونکا منصف لوگ سنین
کہ تفریط انکی عقاید مین یہان تک کہ خدای عادل کے عدل کا انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جایز ہی کہ خدا تعالے
عابد اور مطیع کو معذب کری اور عاصی و فاسق کو مثاب کما فی المواقف فلہ ان لا یثیب المطیع و یثیب ع[illegible]
اور افراط یہان تک کہ تارکان صوم و صلوۃ اور مدعیان الوہیت کو مثل منصور حلاج اور بایزید بسطامی
وغیرہ کے قطب اور غوث اور اولیاء اللہ تنہا کر نسبت جیسے اموات و ارزاق مرزوقات و ایلاد مولود دینے
اون دشمنان خدا تعالے و مدعیان الوہیت کے کرتی ہین اور افراط و تفریط سنیونکی نبوت و امامت مین
یہان تک کہ تصدیق متنبیان کا ذب کے جایز جانتی ہین اور انبیا معصومین کے عصمت کا انکار رکھتی ہین
کما فی التحفۃ المسروقۃ اہلسنت صدور صغائر را سہوا تجویز میکنند بشرطیکہ مصر بران نشود انتہی ملخصاً اور صدور کبایر
کا انبیا سے قبل موت کی بھی جایز جانتی ہین اور ایمہ اثنا عشر مین جنکی خبر حدیث متفق علیہ لا یزال الدین
منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش مین ہے یزید پلید کو شمار کرتی ہین اور جناب امام
حسین علیہ السلام کو امام نہین جانتی ہین کہتی ہین و لم ینتظم الحسین امر کما فی [illegible]
والصواعق المحرقۃ لابن الحجر اور افراط و تفریط سنیونکی لذت نفسانیہ مین حد سے گذر گئی اور اسکو
بیان سنی شرم آتی ہے و دہین [illegible] افراط یہان تک کہ ابو حنیفہ کے نزدیک ماں بہن بیٹی وغیرہا محارم
شرعیہ سے نکاح و جماع کرنی مین حد شرعی نہین کما فی الہدایۃ و قاضیخان وغیرہما اور شافعی کے نزدیک بنت
مولود من الزنا سے نکاح صحیح ہے کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ وغیرہما اور مالک کے نزدیک اغلام اپنے

بحث ہی یان مجیب عظریف کی پیران طریقت کی نزدیک توالبتہ ترک نکاح باوجود خواہش کے واجب لازم
ہی سو مجیب ظریف خوارق عادات اپنے پیرون کی اِلحق سے طرف جو کذب و افترا نسبت کرتا ہے
تیاکو کام فرماتا ہی کہ مشایخ صوفیہ اوسی جو نکاح کو ترک کرتے ہین اور زنا اور اغلام کرتے اور کراتے
ہین مصروف رہتے ہین کیا اوسکو معلوم نہین ابن جوزی نے کہ علماے اعلام سنیہ سے ہی کتاب تلبیس ابلیس مین
لکہا ہے کہ ابو حامد طوسی نے کہا لایق یہہ ہے کہ نہ مشغول کری مرید اپنی نفس کو تزویج و نکاح کی ساتہہ کسواسطی کہ تزویج
باز رکہیگی اوسکو سلوک سے اور وہ مانوس ہوجاویگا زوجہ سی اور جو کوئی سے مانوس ہوا ساتہہ غیر خدا کی وہ باز رہا
خدا سی اور فخر الاسلام نی کتاب بزدوی مین جو علم کلام مین ہے کہا ہے کہ اکثر صوفیہ سنی ہین بعض
اونمین سی صاحب کرامات ہین اور بعض اونمین سی حبیبیہ ہین کہتی ہین کہ جب خدا کسی عبد کو دوست رکہتا ہی تو اوس سے
خطاب احکام شرعیہ کا اوٹہہ جاتا ہی اور اوسکی واسطی سب نعمتین حلال ہوجاتی ہین اور سب عبادتین اوس سی ساقط ہوجاتی
ہین اور وہ فرقہ حبیبیہ نہ نماز پڑہتی ہین نہ روزہ رکہتی ہین نہ ستر عورت کرتی ہین اور نہ باز رہتی ہین زنا و شراب نوشی و دوسرے
باقی محرمات سی اور بعض اونمین سی متکاسلہ ہین کہ رضی ہین بہرنے پیٹ پر کہانی سی حلال ہو یا حرام اور علم نہین
پڑہتی اور تزویج نہین کرتی اور بہی ابن جوزی نی کتاب تلبیس ابلیس مین کہا کہ ایک گروہ صوفیہ مین سی مدت تک
ریاضت کرکی گمان کرتی ہین کہ ہم سی تکلیف ساتہہ ہو گئی اب ہم جو چاہین سو کرین ہمکو کچہہ باک نہین اور امر و نہی عوام
کی لئی ہین ہم عوام نہین ہین کہ داخل دایرہ تکلیف مین ہین اور گمان اس فرقہ کا یہہ ہی کہ اثر وصل سوئی تا حق
کی ساتہہ یہہ ہی کہ غیرت اور حمیت جاتی رہی یہان تک کہ اگر اپنی جورو کو اجنبی سی ہم آغوش دیکہیں تب بہی اوسکی مد نے
رونگٹی نہ کہڑی ہون ورنہ وہ کامل نہین ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اس فرقہ نی بی غیرتی اور بی حمیتی کو کمال انسانیت
زعم کیا ہے **قال** المجیب الظریف اور فعل سفاح کو باوجود نہ خواہش کے اور جب سمجہتی ہین یہہ نہایت مرتبہ
افراط کا ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف متعہ مشروعہ کو کہ اذن و رخصت وا احسن اوسکی صحاح ستہ
سنیہ مین موجود ہی تعبیر بسفاح کرنا اجلہ اصحاب پیغمبر خدا [illegible]
خصوصاً [illegible] کو کہ اوسکو عشرہ مبشرہ سی کہتی ہین اور [illegible] لکہا ہی علاوہ
بران متعہ بموجب آیہ وافی ہدایہ **فما استمتعتم به منهن** الایہ کی اور موافق احادیث اذن لنا رسول اللہ
و رخص لنا رسول اللہ کی کہ صحاح ستہ سنیہ مین موجود ہین مرخص و ماذون خدا و رسول ہے اور بقول ابن حزم کی
کما فی فتح الباری اباحت پر متعہ کی بعد رسول خدا کی ثابت رہی ہین ابن عباس و ابن مسعود و ابو سعید خدری و عمران بن حصین وغیرہم اور طاؤس

و ابن جبیر وغیرہ تابعین اور سب فقہا سے کہ اس صورت مین متعہ مشروعہ مرخصہ ماذونہ مروجہ ہیں واصحاب ثلثہ
سفاح کہنا محادہ خدا اور رسول خدا ہے ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین
قال المجیب الطریف اس قوم نی ننگ ماری کا مد استعمال نجاسات مین دست دراز ہے اس حد کو پہونچا نے
کہ کوئی کام عبادات و عادات کے اس سے خالی نہین بیانسی شرم آتی ہے یہہ نہین شرماتے اقول
بفضل العلی اللطیف اولا یہہ دعوے مجیب کا کہ بی دلیل و بلے سند ہے افترای محض ہے ہرگز کوئی
عبادت اور عادت اہلحق امامیہ کے ایسی نہین کہ جسمین نجاست کو دخل ہو مذہب حق امامیہ مین نجاسات سے
بالکلیہ اجتناب ہی بلکہ مخفی نہین کہ سنیون کی مذہب کا یہہ حال ہے کہ کوئی عبادت اور عادت اونکی نجاسات
سی خالی نہین چنانچہ یہان مجملا لکہنا ہے کہ نماز جو افضل العبادات ہے اوسکا مجیب ظریف کی امام اعظم کی نزدیک
یہہ حال ہے کہ جلد سگ مدبوغ کو پہین کر کہ اوسپر رشاشہ بول کا بہت سا اور گوہ انسان کا قریب یکدرم کے
بہرا ہوا اور دم مسفوح زیادہ ایکدرم سے آلودہ ہو اور کتا گودی مین اور تعویذ دندان سگ کا
زیب گلو ہو اور نماز . . . نمازی سلام کی گوز مارے تو یہہ نماز کہ نجاسات سی مملو ہے امام اعظم
سنیونکی نزدیک بے خلل صحیح ہے کما فی الفرائد امام اہل السنۃ اور منی انسان سے غسل کرکے اور
اوسمین کپڑے رنگکر نماز پڑہے تو امام شافعی سنیونکی نزدیک یہہ نماز صحیح ہے اور غسل و وضو آب قلیل پس
خوردہ سگ سے ہی اور خنزیر سی کرکے نماز پڑہنا امام مالک سنیونکی ہان صحیح ہے کما یظہر من الہدایۃ و شرح
الوقایۃ والدر المختار و رحمۃ الامۃ وغیرہا یہہ ہے حال عبادت سنیونکا کہ نجاسات سے مملو ہین اور عادت
سنیونکا حال یہہ ہے کہ مشرکین سے جو موجب کریمہ انما المشرکون نجس کے نجس ہین او نمین سنی لوگ
گہلی ملی رہتی ہین دودہ گہی تیل و سب نعمات جہوئی ہوئی مشرکین کے اونکی نزدیک پاک ہین اور اونکے
استعمال مین ہین اور کہانا پانی پس خوردہ خنزیر اور سگ کا مالکیون کی یہان پاک ہین اور کہانا پینا اونکا
جائز ہی کما فی رحمۃ الامۃ وغیرہ پہر ایسی بدبو دون کو جنکی نماز پادسے پوری ہوتی ہے اہلحق امامیہ
سامنی بڑہ بڑہ کر باتین کرنا نہایت شوخ چشمی ہے بیان کرنیوالون کو سننے والون کو شرم آتی ہے یہہ وہ
نہین شرماتے ثانیا مجیب ظریف نی متعہ مشروعہ ماذونہ مرخصہ کو کہ اباحت اور مشروعیت اور اذن و رخصت
اوسکی احادیث صحاح ستہ و دیگر کتب معتمدہ سنیون سے ثابت ہی جو زنکہ بازی کہا تو اوسنی سینے
اجلہ اصحاب ممدوحین کو زنکہ باز کہا کیونکہ اونمین بتصریح صحاح ستہ وغیرہا متعہ رائج تہا اور ابن جریر و ابن

(۲۴۱)

کہ مجیب عطر لیف کی نزدیک متعہ مشروعہ کرنا زنکہ بازسے ٹہرا اور اپنی ماہن بیٹی بیوہہی خالہ سی نکاح اور زوج
اور جماع کرنا کہ اوسکی امام شافعی کے نزدیک صحیح ہے کما فی التفسیر الکبیر ورحمۃ الامہ زنکہ بازی ہوتی ۲ ان ہذہ
لشنیعۃ بالجملہ سنیون نے شرم وحیا کو کمال کو پہونچایا اور مجیب عطر لیف نی ناحق گرہی گوہ اور کہروا سے
۵ اینہا زتوانیدو چنین ہا تو کنے **قال المجیب العطریف** سوا سے متعہ مخرومہ کے اکی بڑون تی ایک متعہ دوریہ
نکالا ہے کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین مصائب النواصب
والا لکہتا ہے کہ یہہ حکم اوس عورت مین ہے جسکا حیض منقطع ہوچکا ہو **اقول بعنفل لعلی اللطیف**
لعنۃ اللہ علی الکاذبین حاشا وکلا کہ متعہ دوریہ مذہب حق امامیہ اثنا عشریہ مین جایز ہو یا مصائب النواصب
مین ایسی متعہ کو جایز لکہا ہو یہہ سب افترا مجیب عطر لیف کا ہی کسو ہیلی کہ مطلب کتاب مصائب النواصب کا یہہ نہین
کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین شعر فہمی عالم بالا معلوم ہے
بلکہ اوسکا مطلب تو یہی ہے کہ جس عورت کا حیض منقطع ہوچکا ہو اوس عورت سی عدت نکاح متعہ مشروعہ کی
ساقط ہے اگر وہ عورت متعہ یا نکاح کسی مرد سی کری تو بعد افتراق کے اوس کو سی بطلاق یا اتمام مدت
اوسپر عدت نہین ہے اوسکو اگر چاہے دوسرے مرد سے بی انتظار مدت عدت کی نکاح دمتعہ کرنا شرعا
صحیح ہے اسکو متعہ دوریہ بالمعنی کہ پلید دہلوی و مجیب عطر لیف وغیرہ نی نہا سی ہین کہ دس بیس آدمی ملکر ایک
عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین کسیطرح نہین کہہ سکتی یہہ تو دو متعہ علیحدہ علیحدہ ہوے
اسمین اشتراک دس بیس آدمیونکا ایک متعہ مین کہان ہے اور یہہ جواز متعوں کی بعد دیگری بی انتظار عدت
زن آیسہ کو چونکہ وہ احتمال علوق اور خلط میاہ رجال وخبط انساب سی محفوظ ہے نہ شرعا برا ہی اور نہ باعث
طعن کسی طاعن کا ہوسکتا ہے مجیب عطر لیف اپنی خانگی نکاح دوری تو دیکہی اور شرمائی کہ اوسکی مذہب مین جس عورت کا
حیض بہی منقطع نہو چکا ہو اور وہ سن ایاس کو بہی نہ پہونچی ہو اور رحم اوسکی احتمال علوق اور اختلاط میاہ رجال
اور خلط انساب سی بہی محفوظ نہو پس بعض صورتون مین اوس عورت سنیہ سی بمذہب سنیان عدت ساقط ہوجاتی
ہی اور جب عدت اوس سے ساقط ہوئی تو دس بیس مرد سی ایکدن مین اوس عورت سے نکاح دوری بمعنی
مصطلح پلید دہلوی و مجیب عطر لیف کی کرسکتی ہین اور خلط میاہ رجال ہوکر اوس عورت سنیہ سی ایک بچہ سنی
طرفہ تحفہ پیدا ہوسکتا ہے رحمہ اللہ علی ہذا المذہب واولی المذہب مین مجیب عطر لیف اور سب سنیوں سی استفتا
کرتا ہون کہ وہ بچہ کس مرد کا ٹہریگا **بینوا توجروا** مجیب عطر لیف اور سب سنیونکو لازم ہے کہ جواب

زن فرزی متعہ دوریہ

اس سنفیا

اس استفتا کا بعجلت تمام رقم فرمائیں اور صورت سقوط عدت نکاح کی اور یہی صورت نکاح دوری کا سے مسنون گئے
مذہب کی موافق یہہ ہے کہ جب کوئی سنی اپنی جورو کو طلاق بائن دیوی اور بابین عدت کی پہر اوس سے نکاح
کر لی اور اوس نکاح دوسری مین قبل وطی کرنے کی طلاق دی تو امام زفر کی نزدیک کہ شاگرد امام اعظم کا ہے
اوس عورت پر اصلا عدت نہین عدت اوس سے ساقط ہوگئی وہ عورت فورا مرد اجنبی کے ساتھہ بلا انتظار
عدت شرعی کے نکاح کر سکتی ہے اور اوس دوسری ناکح کو فورًا وطی اوس عورت کی جایز ہی مثلا
بکر لی اپنی جورو ہندہ کو طلاق باین دی اور پہر بکر نے اوسی ہندہ سے بابین عدت کی نکاح کر لیا اور اس
نکاح مین ہندہ سی وطی نکی اور قبل وطی کے اوسکو طلاق دی تو عمر کو اوسی وقت نکاح اور وطی ہندہ
زن مطلقہ بکر کے صحیح ہے اور بعد ایک ساعت کی عمر نے بہی بعد جماع کرنے کی ہندہ مذکورہ کو طلاق بائن
دی اور پہر بین العدہ اوسی ہندہ سے نکاح کیا اور قبل وطی کے طلاق دی تو خالد کو اوسیوقت نکاح و وطی
ہندہ مذکورہ مطلقہ عمر کے ساتھہ صحیح ہے اور بعد ایکساعت کی خالد نی بعد جماع کرنے کی ہندہ مذکورہ کو
طلاق دی اور پہر بابین عدت اوس سے نکاح کر کے قبل وطی کے طلاق دی تو زید کو اوسیوقت نکاح و وطی
ہندہ مذکورہ سے صحیح ہے وهلم جرًّا عجیب طریف اپنی آنکھین کہولکر دیکہی کہ اوسکی یہان زن بالغہ سنیہ
سی جسکا حیض منقطع ہوا ہوا اور وہ سن یاس کو بہی نہ پہونچی تو دس بیس بر دلکر نکاح دوری کر سکتی ہین اور زنا
اپنی یار سے اوسکی ساتھہ رہ سکتی ہین اور اوس زن بالغہ سنیہ اور دسون مردسنی سی بچہ ابن کثیر پیدا
ہو سکتا ہے فی شرح الوقایۃ ولو نکح معتدتہ من بائن وطلق قبل الوطی فعلیہ مہر تام
وعدۃ مستقلۃ ہذا لابی حنیفۃ وابی یوسف فان اثر الوطی فی النکاح الاول باق وہو العدۃ
فصار کان الوطی حاصل فی ہذا النکاح وعند محمد یجب علیہ نصف المہر وعلیہا اتمام
العدۃ الاولی فقط ولا عدۃ للطلاق الثانی لان الزوج طلقہا قبل الوطی فیہ وعند
زفر لا عدۃ علیہا اصلا انتہی یعنی جب کوئی اپنی جورو کو طلاق باین دیوی پہر آپ قبل اتمام مدت عدت
کی اوس سے نکاح کری اور اس نکاح دوسری مین قبل وطی کے اوسکو طلاق دی تو امام زفر کے نزدیک
کوئی عدت اوس عورت پر نہین ہے وفی اصول الشاشی ان اصحاب ابی حنیفۃ یقولون ان کل قول
قلنا بہ فقد کان قول لابی حنیفۃ یعنی اصحاب ابو حنیفہ کہتی ہین کہ ہم جو قول کہتی ہین وہ قول ابو حنیفہ
کا ہی تو یہہ قول امام زفر صاحب ابو حنیفہ کا سقوط عدت قول ابو حنیفہ ہی کا ہے اور رشید الا حنیفہ

(۲۴۳

جو حارستان شوکت عمریہ میں تجہیل یا تجاہل انکار لزوم نکاح دوسری کا اس عبارت شرح وقایہ سے کیا ہے دلیل اوسکی جہالت کی ہے اسلئے کہ ہر عقلمند کو اس عبارت شرح وقایہ سے سمجھہ سکتا ہی کہ امام زفر کے نزدیک صورت مذکورہ مین عورت سے عدت ساقط ہی اور جب سقوط عدت پایا گیا تو نکاح دوسرے کا لامحالہ پایا جاویگا اسواسطے کہ مخفی نہین کہ لزوم نکاح دوسری کا مخص سقوط عدت ہے لہذا افادہ المجتہد المجید المجدد الاوحد دام ظلہ العالی فے الصرمۃ البتارۃ لکسر الشوکۃ العمریۃ **قال** المجیب العطریف جامع عباسی مین ہے کہ اپنی لونڈی کو کسی پر حلال کردینا درست ہے اور نخبہ و مباہات لکھا کہ یہہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ سے ہے ارشاد اللہ وہان مین ہے کہ اپنی لونڈی یا ام الولد یا مدبر کا کسی پر مباح کرنا منع نہین **اقول** بفضل لطیف اللطیف مجیب عطریف نے ان مسائل کو تحفہ مسروقہ سے سرقہ کیا ہے سو صاحب تحفہ کی کہ مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا تہا ہی کے بہی ہوتے تہین مجیب عطریف کو کیا ہوا کہ ایسی مسائل کو کہ مثل اوسکی بلکہ اشنع و افحش اوس سے علمای عظام سنیہ کے نزدیک جایز بلکہ معمول و مروج ہے مقام طعن مین ذکر کیا مجیب نے کیا مثل مشہور لا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ من الزجاجۃ نہین سنی بجملہ حلال کرنا اپنی لونڈی کا کسی پر کہ اسکو تحلیل کہتی مین مذہب حق امامیہ مین بچند شروط جایز و مشروع ہے منجملہ اون شروط کے ایجاب و قبول ہے مذہب حق مین تحلیل نہین ہوتے بخلاف اکابر سنیوں کی کہ اونکی نزدیک تحلیل جاریہ بغیر ایجاب و قبول کے جایز بلکہ معمول و مروج ہی چنانچہ عطا ابن ابی رباح کہ اجلہ تابعین اور مشایخ و اساتذہ و ممدوحین امام اعظم سنیوں سے ہے اور امام اعظم وسکو افضل اپنے ملاقاتیون مین کہتا ہی سو وہی عطا اپنی لونڈیونکو اپنی مہمانون کی پاس مباشرت کی لئی بہیجتا تہا شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ نے عطا کی حق مین کہا ہے ما رایت فی من لقیت افضل من عطا ابن ابی رباح اور یہی شیخ مذکور نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا ابن ابی رباح مین یہہ بہی لکہا ہے وکان احد الاعلام من اجلاء الفقہاء و کان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث اور طبقات تابعین مین اوسکی احوال مین مرقوم ہے کہ منصب فتا اور فقاہت کا مکہ مین منحصر مجاہد اور عطا مین تہا اور طبقات تابعین مین یہہ ہے مسطور ہے کہ از عطا و حکم غریب در فقہ مرویست حکم دوم تجویز ویست وطی جواری را باذن ارباب بصاحبان شان و گویند وی کنیزان خود را بمہمانان میفرستاد تا ہر فعل کہ خواہند با ایشان بجا آرند اور ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکہا ہے نقلا صحیحا عن مذہبہ انہ کان

(۲۴۵)

یوے وملی الجوار بأذن اربابهن وحکی ابو الفرج العجلی ان عطا کان یبعث بجواریہ الی

ضیافہ انتہی جناب منصف لوگ دیکھیں کہ عطا سا فقیہ ومفتی مکہ معظمہ اور ممدوح امام اعظم سنیان اور ثقہ اور احد الائمہ

اور اعلم الفقہا صاحب اپنی لونڈیونکو اپنی مہمانون کی پاس وطی کے واسطے بغیر ایجاب وقبول کے بھیجتا ہو تو مجیب

عطریف کو امامیہ پر تحلیل جوار سے مین کہ ایجاب وقبول منجملہ اوسکی شروط کے ہیں طعن کرنا داد بیجا دینے کی دیتا ہے

ور حقیقت میں طعن ہے ممدوح ابو حنیفہ بلکہ خود ابی حنیفہ پر کسواسطے کہ ابو حنیفہ عطا کو باوصف ارتکاب ایسی افعال

شنیعہ کے سب اپنی ملاقاتیون سے افضل کہتا ہی تو لامحالہ اوسکی اس فعل شنیع کو برا جانتا تو اوسکی اسقدر

مدح نکرتا بلکہ اشمیزاز خاطر اوسکی اس فعل شنیع سی ظاہر کرتا واذ لیس فلیس بالجملہ تحلیل شرعی مین کوئی شناعت

شرعی اور عرفی نہیں ہے اور تحلیل مین کنیز اور ام الولد اور مدبر یکسان ہین اور بڑا لطیفہ یہہ ہے کہ مزنی

اور ابن جریر طبری کی نزدیک کہ علما سے اعلام سنیوسنی ہین قرض دینا کنیز کا اور مستقرض یعنی قرض لینے

والے نیز کو اوس کنیز قرضی لی ہوئی سے وطی کرنا جائز ہے کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ مین کہ کتب معتمدہ

سنیوسنی سے موجود ہے قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز قرض الاماء اللواتی یجوز للمقترض وطیھن **قال** المجیب العطریف استبصار مین ہے کہ عاریت دینا فرج کا روا ہے **اقول** بفضل العلی

اللطیف یہہ افترا ہے بہت اور بہتان محض ہے حاشا وکلا کہ مذہب حق امامیہ مین عاریت دینا فرج کا روا ہو

جامع عباسی مین فرماتی ہین وعاریت کردن کنیز جہت تمتع از و بغیر آنکہ لفظ تحلیل یا اباحت کو یند جائز

نیست اور شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح شرائع مین فرماتی ہین واما استعارتھا ای الجاریۃ للاستمتاع

فغیر جائز بالاجماع بالجملہ اعارہ اور استعارہ فرج کا مذہب امامیہ مین بالاجماع غیر جائز ہے اور

تحلیل ہے مذہب حق مین بلفظ عاریت جائز نہین ہے صاحب شرائع علیہ الرحمہ فرماتی ہین ولا یباح

بلفظ العاریۃ بخلاف سنیونکی کہ اونکی بیان کرخی کے نزدیک کہ شاگرد اعظم امام اعظم سنیونکا ہے

نکاح بلفظ عاریت منعقد ہو جاتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + فی شرح الکنز ولا ینعقد

النکاح بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی الصحیح خلافا للکرخی انتہی بہہ محصل ہے کلام صاحب تزئین

علیہ الرحمہ کا اور مجیب عطریف نی استبصار کا حوالہ جو لیا ہے بتصحیح النقل اوسکی سر دست نہو سکی غالبا

یہہ نقل بھی مثل اور نقلون کے بی اصل ہوگے اور برتقدیر تنزل وتسلیم **اولاً** کلام کو اوسکی رواۃ

کی وثوق اور عدالت مین گنجایش ہے **ثانیاً** قطع نظر ان امور کے حال وسکا مثل روایات تجسیم وتشبیہ کی

سنیوں میں جاری ہی فالجواب الجواب **قال المجیب اللطیف** و بالاجماع وقف کرنا فرج جاریہ کا شیعوں کی مذہب میں درست
ہی اور خرچی اوسکی نوشجان کرنا حلال طیب رحمۃ اللہ علی ہذا المذہب **قول** عفی اللہ عنہ عفی الله عنه مجیب عطریف
نی باقتضاے معتبرے دہلوی کے یہہ طعن بہی بے تحقیق بے سند لکہا مجیب عطریف کو کیا نہیں معلوم کہ
کوئی قول کسی قائل کا بغیر سند کے قابل قبول ولایق احتجاج کی نہیں ہوتا **ہ** بلی اصل بات اختراع کرنیکا
شرط ہے * بالجملہ وقف کرنا فرج جاریہ کا مذہب امامیہ میں ہرگز کسی مجتہد و فقیہ کے نزدیک جائز نہیں
ہی اوسکو جائز بالاجماع کہنا کذب وعدہ میں شیطان برتفوق کرنا ہے البتہ وقف کرنا جوار کے وعبید کا
مصالح مومنین کے لئی مذہب امامیہ میں بہی مثل مذہب سنیوں کی جائز ہے فتاواے عالمگیرے میں ہے
وقف الجواری والغلمان علی مصالح الرباط یجوز اور خرچی نوشجان کرنا کام ابو حنیفہ امام اعظم کا
اور سنیوں کا ہے جب اوسکی نزدیک اجارہ فرج کا جائز ہے تو اجرت اوسکی کہ عبارت خرچی سے ہی
خواہ مخواہ نوشجان اوسکو مقلدین کو ہو گئے غزالے امام سنیوں نی کتاب منخول میں مطاعن ابو حنیفہ میں لکہا
واما الفروج فانہ مہد قواعد اسقط الحد بہا مثل الاجارۃ وزعم انہا داریۃ
یعنی ابو حنیفہ نے قواعد شرعی جو عصمت فروج کی لئی شارع نی مقرر کئی تہی اونکو منہدم کر دیا اور اسقاط
حد کی لئی قواعد بنائی جیساکہ اجارہ فروج کو سقوط حد کے لئی جایز جانا اور اوسکو صحیح اور شایع زعم کیا
اس صورت میں امام اعظم سنیوں کی نزدیک اجرت اس اجارہ کی کہ عبارت خرچی سے ہی حلال وطیب ہے سنیوں کو
گوارا و نوشجان ہو ہنیئاً و مریئاً اور یہہ خرچی و اجرت اجارہ فروج کی مثل اوس مہر کے ہی جو واجب
ہوتا ہے سنیوں کی امام اعظم کے نزدیک اوس شخص پر جو اپنی ماں بہن خالہ پہوپہی بیٹی سے نکاح کری فی الہدایہ
من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنسبہ کامہ او بنتہ فوطیہا
لم یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ وسفیان الثوری وزفر وان قال علمت انہا علی حرام
ولکن یجب المہر یعنی جو مرد کسی نکاح اپنی ماں بہن بیٹی کے ساتھ کرے اور اوسکی ساتھ وطی بہی کری
اور اوسکو حرام بہی جانتا ہو اوسپر حد نہیں ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور زفر کے نزدیک اور مہر واجب ہے
رحمۃ اللہ علی ہذا المذہب علاوہ بران مجیب عطریف یہہ تو بتا دے کہ نکاح مرد مشرقی کا زن مغربیہ کے
ساتھ جب منعقد ہوا اور وہ زن مغربیہ بغیر امکان وطی زوج مشرقی کے بچی جنی اور وہ بچی اوسی زوج مشرقی
کو جو ملین کما فی التفسیر الکبیر ورحمہ الامہ تو یہہ فرج زن مغربیہ سنیہ کی کہیں عاریت گئی یا وقف ہوئی یا اجارہ

فرج سنیوں کی عاریت کا

بہن بیٹی کی ساتھ نکاح سنیوں کا بیان

یا جن وقت مین ایا کیا ہوا اور وہ بھی جو بغیر محنت وطی کے مرد مشرفے کو ملی جورو کی حرمی مین ملی یا کسی اور
سبب سے ہاتھ لگی مفصل ارشاد ہو **قال المجیب** الغطریف استبصار مین ہے کہ عورت کی دبر مین نا مضائقہ
نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف قطع نظر اس امر کی کہ مسئلہ وطی فی الدبر کا مذہب حق امامیہ
مین مختلف ہے بعض علما کے نزدیک حرام اور بعضی کے نزدیک مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ نزدیک بحرام ہے
بخلاف فقہاء مالک امام سنیونکی نزدیک حلال بے کراہت ہے اور خلیفہ زادہ افقہ و اورع اصحاب نعمان کا
اور نافع کا اور اکثر اکابر سنیونکا بھی یہی مذہب ہے بلکہ اکابر سنیہ اس فعل شنیع کی مرتکب بھی ہوتے
رہے ہین اس صورت مین مجیب غطریف کو اپنے مذہب یا اس مسئلہ طعن کرنا خود مطعون ہونا اور کشف قبائح
بزرگون کے کروانا ہے ؎ ہمہ از تو آید و چنین ہا تو کنی جواب پہلی تفصیل مسئلہ مذکور کے مذہب حق
امامیہ اثنا عشریہ مین منصف لوگ سنین اور جو ہٹ کے بیٹھے نہ ہوئین کہ بعض علما اوسکو حرام جانتے
ہین اور بعض مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ کہ قریب بحرام ہے فی شرح اللمعہ الوطی فی دبرها مکروہ کراهة
مغلظة من غیر تحریم علی اشهر القولین والروایتین وظاهر آیة الحرث وفی روایة
سدیر یحرم لانه روی عن النبی صلی الله علیه وآله انه قال محاش النساء علی امتی حرام
اور شرائع الاسلام مین یون ہے الوطی فی الدبر فیه روایتان احدهما الجواز وهی المشهور بین
الاصحاب لکن علی کراهیة شدیدة اور جامع عباسی مین اقسام دخول مکروہ مین فرماتی ہین مقعد ہم
دخول کردن از پس است و مالک کہ یکی از علمای سنیاست برینست فقہ و بعضی مجتہدین این دخول را حرام میدانند
بالجملہ حرمت یا کراہت مغلظہ وطی فی الدبر کے علی اختلاف القولین مذہب امامیہ مین ان عبارتونسی ظاہر
و باہر ہے اب مجیب غطریف اپنی عیوب خانگی کو دیکھین اور سراپا چوکانی کہ اوسکی بزرگ اس فعل شنیع
کو حلال جانتی ہین اور اوسکی مرتکب بھی ہوتے ہین اور اس عیبکو ہنر بھی سمجھتی ہین کہ اوسکی ارتکاب
کو فخر و مباہات بیان کرتی ہین جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین لکھتا ہے اخرج الطحاوی من طریق
اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی به فی دینی یشک
فی انه حلال یعنی وطی المرأة فی دبرها ثم قرأ نساؤکم حرث لکم الآیة ثم **قال** فای شیء
ابین من هذا یعنی عبد الرحمن بن قاسم نے کہا مین نے اپنی شیخ و مقتدا کو نہین پایا کہ اوسکو شک
ہو حلال ہونی مین وطی فی الدبر کے واخرج اسحق بن راهویه فی مسنده وتفسیره والنحاس

۲۷)

وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم و قال ابن عمر اتدری فیم نزلت هذه الآیة قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارهن واخرج البخاری وابن جریر عن ابن عمر قال فأتوا حرثکم انی شئتم قال فی الدبر یعنی عمر نے کہا کہ آیہ مذکورہ وطی فی الدبر میں نازل ہوئی ہے واخرج ابن جریر عن ابن ملیکہ انہ سئل عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال قد اردتہ من جاریة البارحة فاعتاص علی فاستعنت بدهن یعنی ابن ملیکہ سے کسی نے مسئلہ وطی فی الدبر کا پوچھا ابن ملیکہ نے جواب میں کہا کہ شب گذشتہ کو میں نے ارادہ وطی فی الدبر کا ایک لونڈی سے کیا جب دخول دشوار ہوا تو میں نے استعانت روغن سے لی واخرج الخطیب فی روایة مالک عن ابی سلیمان الجورجانی قال سألت مالک بن انس عن وطی الحلائل فی ادبارها فقال الساعة غسلت رأسی منہ یعنی سلیمان کہتا ہے کہ میں نے مالک بن انس سے مسئلہ وطی فی الدبر کا پوچھا مالک نے کہا میں نے ابھی اسی غسل کا غسل کیا ہے سبحان اللہ کیا خوب کردار ہی سنیوں کے بزرگوں کے عجیب غرائب اس فخر ومباہات ان بزرگوں ابن ملیکہ اور مالک بن انس کو دیکھیے اور شرمائیے لاکن یقین ہے کہ وہ نشرمائیں گے شرم جو کہ ہی ہمیشہ مردان باید **قال** العجیب الغریب کلینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ عورتکو برہنہ کرکر اوسکی ستر کا دیکھنا بہتر اس سے لذت نہیں **اقول** بفضل العلی اللطیف زن وشوہر باہم بالاتفاق محرم ہیں دیکھنا ایک کے عورتکا دوسری کو شریعت مقدسہ میں جایز ہے عجیب غرائب عجب چیز ہے جو اس تعریفات بیجا لکھتا ہے اوسکو اپنی گہر کے بہی خبر نہیں کہ اوسکی چاروں اماموں کی نزدیک دیکھنا ایک عورت کا دوسرے کو جائز ہی کتاب رحمة الامة فی اختلاف الائمہ میں کہتا ہے والاصح من مذهب الشافعی جواز النظر الی فرج الزوجة والامة وعکسہ وبذلک قال مالک وابو حنیفة واحمد یعنی دیکھنا فرج زوجہ وکنیز کا مرد کو اور دیکھنا فرج مرد کا زوجہ وکنیز کو چاروں اماموں سنیوں کے نزدیک جائز ہے بہلا یہاں تک تو خیر ہے طرفہ اسپر یہ ہے کہ سنیوں کی نزدیک دیکھنا غیر محرم کا بہی جائز ہے اوسی کتاب رحمة الامة میں ہے واذا قصد نکاح امرأة لیس نظره الی وجهها وکفیها بالاتفاق وقال داؤد بجواز الی سائر جسدها سوی السوأتین یعنی جب عورت کے ساتھہ نکاح کرنیکا ارادہ ہو تو قبل نکاح کی دیکھنا اوسکی مونہہ اور ہتھیلیوں کا مسنون ہے بالاتفاق اور داؤد

نزدیک اونکی سارے بدن کا دیکہنا سوا عورتین کی جائز ہے اور اس سے بہی بڑہ کے سنی کہ
سنیونکی مذہب مین مرد اجنبی کو دیکہنا ساری بدن عورت کا اور ختنہ کرنا عورت کا جائز ہے ملا علی
قاری کہ علماے اعلام و معتمد سنیون سی ہے مرقات شرح مشکوٰۃ مین لکہتا ہے فی خروج عما
مان غیر المحرم ما یضا عند الضرورۃ لحیتہ و فیصدہ و ختانہ قال الطیبی یجوز للاجنبی
النظر الی جمیع بدنہا للضرورۃ و المعالجۃ سبحان اللہ محرم کی بدن کا دیکہنا تو مجیب عطریف کے
نزدیک باعث طعن کا ٹہرا اور غیر محرم و اجنبی کو ختنہ کرنا زن اجنبیہ کا اور اوسکا سارا بدن دیکہنا باعث
طعن کا نہوا اور اوسی مرقات مین ہے وقت الختان من سبع سنین الی عشرین یعنی وقت ختنہ
کرنے کا سات برس کی عمر سے بیس برس تک ہے اب اس صورت مین کہ وہ عورت جسکا ختنہ ہوا قباحت
بلکی اگر فرض کیجاوے تب بہی اجنبی کو اوسکا عورت دیکہنا خالی شناعت سی نہین جہ جاکہ بیس برس
کی عمر تک جائز ہو مجیب عطریف کی نادانی پر کمال حیرت ہے کہ اونسی ناحق کیون اپنی کشف عورات
و قبایح کروا ئے اور چونکہ مودا ے حبب من دنیا کم الطیب و النساء و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ
کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے نسوان بالطبع محبوب رجال ہین اوسکی اعضا کا محرم کو
برہنہ کرکے دیکہنا اگر موجب مسرت و لذت رجال کا ہو تو موجب طعن کا نہین ہوسکتا باعث طعن کا
وہ البتہ ہے جو افلح دیکہتا تہا قال المجیب اللطیف حلیۃ المتقین مین ہے کہ بوسہ لینا فرج کا درست ہے
اقول بفضل العلی اللطیف درست ہونا بوسہ فرج کا مستلزم اوسکا بوسہ لینے کو نہین ہے کسو اسطے
کہ لازم نہین کہ جو امر جائز ہو وہ خواہ مخواہ عمل مین بہی آوے اور ظاہر ہے کہ عورت اور سب اعضا اوسکی بالطبع
محبوب رجال ہین اور جملہ رجال جنکی رجولیت کامل اور تانیث و تخنث سی پاک ہین محبت نسوان پر جو بنا اور
ہنگام اختلاط کے اکثر حرکات اضطراری واقع ہوتی ہین شارع نی بمقتضاے کمال رحمت اور شفقت کی صورت
مسئلہ کے بتادی لاکن اوسکا ایقاع اور عمل مین لانا ضرور نہین ہے کہ مجیب عطریف کی نزدیک جواز کسی امر کا
مستلزم اوسکی عمل و ایقاع کو ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا امام اعظم اور سب سنی حالت وضو
مین فرج و ذکر غیرون کی چہوا کرتی ہین کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ مین لکہا ہی مس فرج غیرہ قال ابو حنیفہ
لا ینقض وضوء الماس و الملموس علی کل حال یعنی چہونا ذکر و فرج غیرہ کا حالت وضو مین درست ہے
کہ ناقض وضو کا نہین نہ چہونی والی کے وضو کا نہ جسکا چہو گیا منصف لوگ دیکہین کہ حلیۃ المتقین کتاب معتبر

اما حقیقت تو بوسہ لینا فرج اپنی منکوحہ اور کنیزکا کہ یہہ دونوں بالاتفاق محرم ہین اور امرمذکور رغبت نسا اور
اور بکمال رجولیت پر دال ہے ہنگام اختلاط کی درست لکھا ہے مگر سنیوں کی مذہب مین تو بڑا اندھیر ہے کہ حالت
وضو مین چھونا فرج و ذکر اجنبی و اجنبیہ کا کہ بالاتفاق حرام ہی ور شعار حرام کاروں اور مسخروں اور لوطیوں
کا ہے ہنگام تہیہ و ادا کی نماز کے درست لکھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہان تو شیطان کی بھی کان
کٹ گئی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * اور جس صورت مین کہ مجیب غطریف کی دقت نظر مین جواز
کسی امر کا مستلزم اوسکی ایقاع و وقوع کو ہے تو سب سنی حنفی مع مجیب غطریف کے چھوا کرتی ہونگی ذکر و فرج
اجنبی و اجنبیہ کو اور اس صورت مین جو کچھہ کہ ٹہرتے ہین ظاہر ہے ہم نہین کہہ سکتی وہ مختار ہے آپکو اور اپنے
ہم مذہبون کو جو چاہی سو ٹہراوی ہان اتنا ہم بھی کہتی ہین کہ اونکو سنت حضرت عمر پر چلنا اونکی سعادت
ہی **قال المجیب الغطریف** ایک شیعہ معتبر نے مری روبرو کہا کہ شرایع کے شرح مین لکھا ہے کہ عورت کے
فرج پر تیمم کرنا مضایقہ نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف معلوم ہوا کہ وہ شیعہ معتبر تہتہول اور مجیب غطریف
سادہ لوح ہے اوس شیعہ معتبر نے مجیب غطریف پہ در پردہ یہی کہی کسو سطی کہ جاہل و فاضل اور
ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ موافق آیہ ہدایہ فتیمموا صعیدا طیبا کی تیمم خاک پر یا خاک آلودہ
چیز پر ہوتا ہے سو فرج زن و مرد شیعوں کی کہ استنجا مین اونکی یہان پانی مستعمل ہے خاک سے پاک
و صاف ہے تو اونکی یہان تو تیمم فرج پر غیر ممکن ہے لاکن ذکر اور فرج مرد و عورت سنیوں کی کہ کلوخ لینا
اونکا شعار ہے آلودہ بخاک ہوتی ہین تو اونکی یہان تیمم فرج عورت پر ہو سکتا ہی واہ واہ کیا صورت
سہولت تیمم کے ہاتھہ لگی اور اگر کوئی سنی راہ نادانی کہی کہ عورات کلوخ نہین لیتی ہین تو ہم کہین گے
سلمنا وہ کلوخ نہین لیتی مگر مرد اونکی جو کلوخ لیتی ہین اور گہڑیون سر ذکر کو کلوخ سے رگڑتی ہین
سر ذکر اونکا آلودہ بخاک ہوتا ہے اور ہنگام التقای ختانین کے خاک ذکر مرد کی فرج عورت پر ہو کر تیمم
کی واسطی کافی ہو جاتی ہے بالجملہ شیعہ معتبر کو خوب سوجھی اور بیچارہ مجیب غطریف سادہ لوحی سی نسمجھا
اور نہین ظلم نہین عقل کے کوتاہ ہے **قال المجیب الغطریف** خلاصۃ المذہب وغیرہ مین ہے کہ جنبی اگر تنکے
کی فلان کے تو اوسکی وجوب غسل اور فساد صوم مین تردد ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف
نی ذکر ان مسائل مین ناحق خامہ فرسائی کے اور جہالت اپنی ظاہر کے کسو سطی کہ سنیوں کے یہان اشنع
اور افحش اس سے بہت مسائل موجود ہین کالا یخفی علی المجانۃ من کان مجبہ من ان حاجۃ مشہور ہے

فعل مذکور سے اگر امامیہ کی یہان وجوب غسل اور فساد صوم مین تردد ہے تو سنیونکی یہان انہین سے اکثر مین کچھہ تردد نہین عدم وجوب غسل اور عدم فساد صوم مذہب سنیہ مین بھی تردد ہے تفصیل اسکی اجمالاً یہہ ہے کہ سنیونکی مذہب مین زن صغیرہ اور بہایم او میتہ کے دخول کرنے سے غسل بھی واجب نہین ہوتا صوم بھی نہین جاتا حج بھی فاسد نہین ہوتا اور وطی فی الدبر سے بھی حج فاسد نہین ہوتا فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے والایلاج فی البہایم لا یوجب الغسل ما لم ینزل والایلاج فی المیتة فی البہایم و کذا الایلاج فی الصغیرة التی لا تجامع مثلہا لا یوجب الغسل فی قول محمد بلا انزال اور بھی فتاوی مذکور مین ہے وان ولج بہیمة او میتة ولم ینزل لا یفسد صومہ ولا یلزمہ الغسل اور بھی اوسی فتاوی مین ہے وفی روایة عن ابی حنیفة الوطی فی الدبر لا یفسد الحج واذا وطی البہیمة وانزل کان علیہ الدم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا شی علیہ او ہدایہ و شرح وقایہ مین بحث صوم مین ہے لا وطی بہیمة بلا انزال یعنی وطی بہایم اور وطی میتہ اور وطی صغیرہ بلا انزال موجب غسل نہین اور وطی فی الدبر با انزال و بلا انزال مفسد حج نہین اور وطی بہیمہ بھی با انزال و بلا انزال مفسد حج نہین ور وطی بہیمہ بھی با انزال و بلا انزال مفسد صوم نہین مجیب ظریف ان مسائل سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے **قال** مجیب الظریف شرایع مین ہے کہ کھانا پینا حالت نماز مین منع نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولا** یہہ کلام مجیب ظریف کا صریح ہے اسامر مین کہ شرایع مین مرقوم ہے کہ کھانا پینا حالت نماز مین علی الاطلاق اور بالاتفاق منع نہین ہے حالانکہ یہہ افترا ہے بحت ہے کسو سطر کہ عبارت شرایع مین مصرح ہے کہ کھانا پینا حالت نماز مین مختلف فیہ ہے بعض کے نزدیک مبطل نماز ہے بعض کے نزدیک مبطل نہین ہے جبکہ مستلزم فعل کثیر کو نہو کیونکہ درصورت استلزام فعل کثیر کے بالاتفاق مبطل نماز ہے صاحب شرایع علیہ الرحمہ نے قواطع صلوة کو دو قسم لکھا ہے ایک قسم تو وہ ہے کہ فعل اوسکا مبطل نماز ہی عمداً ہو وہ فعل یا سہواً اور دوسرے قسم وہ ہے کہ اگر عمداً ہو تو مبطل ہے اور اسی قسم مین ارقام فرمایا ہے وان یفعل فعلاً کثیراً لیس من الصلوة والبکاء لشیء من امور الدنیا والاکل والشرب علی قول اور مطلب اس عبارت کا کچھہ دقیق نہین ہر کوئے سمجھہ سکتا ہے کہ کھانا پینا حالت نماز مین اس عبارت سے مختلف فیہ معلوم ہوتا ہے اور وہ بھی اوسی صورت مین کہ مستلزم فعل کثیر کو نہو اور درصورتیکہ فعل کثیر کو مستلزم ہو کا نقو

(ا د)

او سکا مبطل ہونا مجمع علیہ ہے تمانیا سینوں کی یہان بھی تو کہانا کہانا اور پانی پینا اور دہنتونکا خون نگل جانا اور قی کا نگل لینا حالت نماز مین جائز ہے مجیب غطریف پر ان مسایل کو کیون بھول گیا احمد حنبل امام مجتہد انکی نزدیک نماز نافلہ مین کہانا اور پینا اور نماز فریضہ مین پانی پینا مبطل نماز نہین ہے ابو حنیفہ امام اعظم سنیونکی نزدیک نگلنا بعض لقمہ کا اور نگلنا خون دندان اور قی کا حالت نماز مین جائز مبطل نماز نہین کتاب رحمۃ الامۃ مین ہے وان اکل وشرب عامداً بطلت صلوتہ عند الثلثۃ واختلفت الروایات عن احمد والمشہور عنہ انہ قال یبطل الفریضۃ دون النافلۃ الا فی الشرب فلعلہ سہل وحکی عن سعید بن جبیر انہ شرب فی النافلۃ وعن طاؤس انہ لا باس بشرب الماء اور برجندی شرح مختصر وقایہ مین ہے ولو اکل احد للقمۃ وبقی العبر فی فمہ فشرع فی الصلوٰۃ فابتلعہ لا تفسد صلوتہ اور فتاوی عالمگیریہ مین ہے ولو ابتلع دماً خرج من اسنانہ لم تفسد صلوتہ اذا لم یکن ملاء الفم کذا فی فتاوی قاضیخان و الخلاصۃ والمحیط اور بہی فتاوی عالمگیریہ مین ہے ان قاء ملاء الفم وابتلع وھو یقدر علی طرحہ تفسد صلوتہ وان لم یکن ملاء الفم لا تفسد صلوتہ فی قول ابی یوسف کذا فی فتاوی قاضیخان **قال** المجیب الغطریف استبصار مین ہے کہ ہمین نماز مین خصیونسے کہیلنا حرام ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف بعد تصحیح النقل بسبب موجود نہونی استبصار کی محل مین نہین آسکے غالب یہہ ہے کہ مجیب نے موافق اپنی عادت کی افترا و مغالطہ وخبط وتلبیس وتدلیس [illegible] ہوگئے اور برتقدیر تسلیم پائی جانی حدیث مذکور کے کتاب مزبور مین [illegible] کلام کو محال ہے ثانیاً ہم کہتی ہین کہ حرمت امر مذکور کی ثابت ہو [illegible] مکروہ ہونی مین مبطل شبہہ نہین ہے کسواسطے کہ کہیلنا علی الخصوص خصیونسے نماز بلکہ غیر نماز مین فعل عبث ہے اور ارتکاب فعل عبث کا علی الخصوص حالت نماز مین مکروہ ہے بلکہ شعار مومنین کا نہین اور اگر فعل کثیر ہوجاوی تو حرام ومبطل نماز ہوگا شرح لمعہ مین فرماتی ہین ویکرہ الالتفات یمیناً وشمالاً والتمطی والعبث الی آخر ما قال اور یہہ امر تو ظاہر ہے کہ حرام یا مکروہ ہونا کسی شئے کا نماز مین مستلزم اوسکی ایقاع کو نماز مین نہین ہے مجیب غطریف بحث عبث ایسی امور کا متعرض ہوا کہ مثل اسکی بلکہ اشنع اس سے خود مجیب غطریف کی مذہب مین موجود ہے بہلا استبصار مین تو برتقدیر کہ اوسمین ہو اگر

(۱۵۲)

لکھا ہی تو اپنی معصیت پیشی کہیلا گیا ہے سنیونکی بیبیان تو ہمین نماز مین فرج جنبیہ کا دیکھنا کہ اشنع و افحش اوس
سی ہے جائز لکھا ہے فتاوای قاضیخان مین ہے ان نظر المصلی الی فرج امرأۃ بشہوۃ حرمت
علیہ امہا و بنتہا و لو نظر الی فرج ام امرأتہ حرمت علیہ امرأتہ و لو نظر الی فرج امرأتہ
التی طلقہا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا و لا تفسد صلوتہ فی الوجوہ کلہا فی قول ابی حنیفۃ
انتہی اور چونکہ زعم مجیب عظیم بیف مین جواز کسی شی کا مستلزم اوسکی ایقاع کو ہے امام اعظم سنیونکی اور سب
حالت نماز مین فروج جنبیات کی دیکھا کرتی ہونگی سبحان اللہ کیا خوب نماز ہی ورکہا اچہا وقت فرج اجنبیہ
دیکھنی کا امام سنیونکی اور سنیونکی ہاتہہ لگا اب سنیونکو واجب ہی کہ اس شعر لسان الغیب کو اپنا ورد و وظیفہ اپنی
نماز کے بعد کرین ۵ ما مریدان روبسوی کعبہ چون آریم چون * روبسوی خانہ خمار دارد پیر ما ۵ ما محصلات
نماز مین فرج اجنبیہ کا دیکھنا اور وہ بات واجب لا ذعان عضو الصغار کہ معنی چشم پوشی کرنا کام انہین پیشواون
کا ہے **قال** مجیب عظیم بیف وریہ مسئلہ تو انکی بیان مین ہے کہ اگر کوئی بی ضرورت برہنہ ہوکر سر
اور خصیتین پر مٹی لگا لی اور نماز پڑہے تو ہو سکتا ہے **اقول** یعنی للمصنف **قولا بہ افترا**
محض ہے کہ وہ خصیہ پر مٹی مقرر بیان مذہب حق امامیہ مین ستر عورتین کا برہنہ ... رت کی مٹی سی کرنا ہرگز ہرگز ہرگز
نہین حاشا و کلا ہان جسوقت مین کہ مصلی کپڑا وغیرہ ستر عورت کی لئی ہاتہہ آتی تو اوسوقت مین نظر لفا عدہ
الضرورات تبیح المحظورات کے جسطرح ستر عورت کرسکے کری صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نی اسکی جواب مین
یون ارقام فرمایا ہے کہ سارق دہلوی علیہ ما علیہ نے اسمقام مین اپنی تحفہ ستر ذیل یہہ عبارت ارشاد الاذہان
کی بطور حاشیہ کی لکہی ہے : عورۃ الرجل قبلہ و دبرہ یجب سترہما مع القدرۃ ولو بالورق
والطین اور ہنا حل جبیر پر واضح ہے کہ اس عبارت سی ستر عورتین ساتر اختیاری یا ساتر اضطراری سے
کرسکتا ہو تو برہنہ نماز نہین کرسکتا اور اگر قدرت ساتر اختیاری پر کہ جامہ ہی رکہتا ہو تو اوس سے ورنہ
ساتر اضطراری سے کہ برگ درخت ہی ستر عورت کری اور اگر قدرت برگ درخت پر بہی نہو تو مٹی سی ستر عورت کر
اور نماز پڑہے بالجملہ جمہور امامیہ کا اجماع ہے کہ ستر عورتین نماز مین واجب ہے اگر قادر ہو ساتر اختیاری
پر کہ کپڑا ہے تو اوس سے اور اگر مضطر ہو کہ کپڑے پر قادر نہین ہو ساتر اضطراری سے ستر عورت کرے
جامع عباسی مین فرماتے ہین چہپانا عورتکا نماز مین واجب ہے خواہ کوئی دیکھنی والا محرم ہو مثل زوجہ
و کنیز کے یا غیر محرم ہو اگر کوئی خانہ تاریک مین اور خانہ خالی مین نماز برہنہ پڑہے نماز اوسکی باطل ہے

۸۳)

دائر و سایر ہین جسکا جی چاہے دیکھ لی کہ کسی ہندوستان تک اس مسئلہ کا ہین پایا جاتا اور عجیب تر یہہ ہے کہ عدالت مین فاضل ناصب کے حلق نہین آتا باوجودیکہ اپنی کتاب کو ایسی کذب و افترا سے بہر دیا ہے کسی کہنی والی نے خوب کہا ہے **ع** این عدالت باوجود این صفات * ہست از ہم برقرار و برثبات * بر سرش داخل مگر دد لا و لیس * این عدالت ہست کوہ بوقبیس * می نیابد اختلال از ہیچ چیز * چون وضوی محکم بی بی تمیز * انتہی ملخصاً فذلکہ کلام یہہ ہے کہ مجیب خطر یف کو نام کتاب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کا اور پتا باب و فصل کا جسمین یہہ مسئلہ بقول کذوب دینوی ہے کے مرقوم ہے لکہ کر بتصحیح لفظ نقل کرنا اور روسیاہی اوس نامہ سیاہ منفتری سے کی مٹانا واجب تہا نہ کہ بی تحقیق اوسکی تقلید کرکے اپنا نامہ اعمال بہی کذب و افترا سی سیاہ کرنا تہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ **قال** المجیب الخطریف من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے کہ جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین حرج نہین **اقول** بعون العلی اللطیف قطع نظر اس امر کے کہ عبارت کتاب من لا یحضرہ الفقیہ سے طہارت شراب اور سور کی چربی کے ثابت نہین ہوتے صرف معفو ہونا اوسکا ابن بابویہ علیہ الرحمہ کی نزدیک ہنگام ضرورت کی واضح ہوتا ہے **اولاً** مجیب خطریف و اس طعن و تعریض کے جگہ امامیہ پر نہین ہے کہ اوسکی بعض علما کے نزدیک شراب طاہر ہے اور اوسکی امام مالک کے نزدیک خنزیر اور سیبا اور لعاب دہن اوسکا پاک ہے کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین کہتا ہے اجمع الائمۃ علی نجاسۃ الخمر الا ما حکی عن داؤد انہ قال بطہارتہ اور یہی کتاب مذکور مین ہے وعند مالک الحیوان کلہ طاہر حتی الکلب والخنزیر وعرقہ وسئورہ ولعابہ **ثانیاً** جب بعض اکابر سنیوں کی نزدیک نماز کپڑا نجس مین بغیر عذر کے صحیح ہے تو مجیب خطریف کو تعریض معفو ہونے شراب و چربی سور کا بعض امامیہ نزدیک بیجا ہے فتاوی ظہیریہ مین ہے رخص بعض المشائخ الصلوۃ فی الثوب النجس من غیر عذر **ثالثاً** سب سے بڑہ کر یہہ ہے کہ جب اوسکی امام اعظم کی نزدیک ذکر مصلی کے اوپر دو برابر کے نیچے سی ہوئی یعنے زیادہ مثقال سے برابر مخرج پر لگا ہو وہ بغیر یعنی کلوخ کی اور بغیر استنجا آب کی نماز پڑہی تو مکروہ نہین اور رشاشہ بول سے کپڑون اور بدن پر نماز مین حرج نہین اس صورت مین مجیب خطریف کو اپنی گریبان مین سر ڈالنا چاہئی اھ علی ہذا القیاس منی انسان کی اوسکی امام شافعی و امام حنبل کے نزدیک پاک ہی اور بول اوس لڑکے کا جو طعام نہ کہاتا ہو امام حنبل کے نزدیک پاک ہے تو مجیب دیکہی تو کہ جسکی اماموں نے

بہت سا گوہ مقعد پر بہ سے ہوئی ہے اور بدن و کپڑی منی انسان اور بول لڑکے شیر خوار مین رنگین سے ہوئی ہے نماز پی کہنکی صحیح ہو او سکو اہلحق کے سامنی ظاہر اوشہانا اور انکہین بلا ما کمال بچایئے ہی سوب تو بو لی چلنی کیا بولی جسمین ہزار ہا سو رخ فتاوی در مختار مین باب استنجا مین کہتا ہی کالی ما علی المخرج سا قطا شرعًا وان کثر ولهذا لا یکره الصلوة معه اور ہدایہ مین ہے وان انتضح البول علیه مثل رؤس الابر فذلك لیس بشیء لانه لا یستطاع الاحتراز عنه اور رحمة الامہ مین ہے ومنی الآدمی طاهر عند الشافعی واحمد اور اسی کتاب مین ہے قال احمد بول الصبی ما لم یاکل الطعام طاهر

قال المجیب الظریف جامع عباسی وغیرہ مین ہے کہ نجاست خشک حیوان یا گوہ خشک انسان پر نماز پڑھے **اقول** مفضل العملی اللطیف صاحب تحفہ سمرقندی فی قیہ لاکن بدن و جامہ و نجیدہ کی ہی لگائی مجیب ظریف نے سمرقند در سمرقند کیا اور اس قیہ کو کہا گیا اور ذکر نہ کیا اس مسئلہ کو معرض طعن مین دلیل اوسکی جہالت کی اپنی مذہب سی ہے منصف لوگ دیکہین کہ مذہب امامیہ مین تو نجاست کی خشک ہونی کی اور بدن و جامہ کو نہ لگنی کے قید ہے ابو حنیفہ امام اعظم سنیونکی نزدیک ہر جا نماز کا نجاست پر صحیح ہے اور اوسکی یہان خشک ہونی نجاست کی اور بدن و جامہ کو نہ لگنی کے قید بھی نہین ہے اور صاحب ترجمہ علیہ الرحمہ نی جواب اسکا یون ارقام فرمایا ہے کہ علما سے امامیہ کی نزدیک بالاتفاق طہارت مکان مصلی کے واجب ہے اختلاف اس امر مین ہے کہ طہارت سب مکان نماز کے واجب ہے یا بعض مکان کے سید مرتضی علم الہدی طاب ثراہ اور اونکی اتباع کی نزدیک طہارت سب مکان نماز کی واجب ہے اور وہ نماز کو مکان نجس مین مطلقا باطل جانتی ہین اگرچہ خشک ہو اور سرایت بدن و جامہ مصلی مین نکری اور ابو الصلاح علیہ الرحمہ اور بعض دیگر طہارت موضع اعضاے سبعہ سجود کے واجب جانتی ہین اگر مواضع اعضای سبعہ کے نجس ہون اگرچہ خشک ہون کہ نجاست سرایت نکری تو بہی وہ نماز باطل جانتی ہین اور بعض علما طہارت موضع سجدہ کے واجب جانتی ہین اور در صورت احتمال سرایت نجاست کی بدن یا جامہ مصلی پر کسی کے نزدیک نماز صحیح نہین ہے یہ حال ہے طہارت مکان نماز کا نزدیک امامیہ کے اب حال طہارت مکان نماز کا سنیونکی نزدیک سنی کہ امام اعظم وغیرہ طہارت سب مکان نماز کے شرط نہین جانتی فتاوی برہنہ مین ہی طہارت جای نماز نیز شرط نماز ہست یعنی جای دو قدم و جاے سجدہ نیز بقول صاحبین بخلاف امام کہ اکتفا نہی نزدیک او روا ہست علامہ در شرح خلاصہ گفتہ کہ طہارت جای زانو در ظاہر روایت شرط نیست

در تحفہ گفتہ

در تحفه گفته که بر مختار نزدیک ما شرط نه اما طهارت جای دست نزدیک علمای ما شرط نه بخلاف زفر و شافعی
و در منیه گفته اگر جای قدم و زانو پلید است و جای جبهه و بینی پلید نزدیک امام سجده بر بینی کند روا بود بخلاف
صاحبیه و اگر جای بینی پلید است باتفاق روا بود و اگر جای زانو پلید است بر صحیح روایت و اگر زیر یک قدم پلید است
روا نه اگر زیر دو قدم و اگر معلق دارد روا بود انتہی اور فتاوی عالمگیری میں یوں ہے اذا کان موضع
انفه نجسا و موضع جبهته طاهرا یجوز صلوته بلا خلاف وكذلك اذا كان موضع انفه
طاهرا و موضع جبهته نجسا و سجد على انفه يجوز صلوته بلا خلاف وان كان موضع
انفه و جبهته نجسا ذكر الزندويسي في نظمه قال ابو حنيفة يسجد على الانف دون الجبهة
ويجوز صلوته وان لم يكن بجبهته عذر كذا في المحيط وان سجد بهما لا يجوز على
الاصح كذا في محيط السرخسي وان كانت النجاسة تحت يديه و ركبتيه في حالة السجود
لم يفسد في ظاهر الرواية انتهى مجيب غطریف اور اوسکا پیر مغان دیکھی کہ یہ دو نو تین صریح ہیں
اس باب میں کہ مصلی کے ہاتھوں اور گھٹنوں اور پیشانی اور بینی کے نیچے نجاست حیوان کے یا گوہ انسان
کا ہو تو نماز اوسکی صحیح ہے فاسد نہیں اور طرہ یہہ ہے کہ ان روایتوں میں ذکر خشک ہونی نجاست کا نہیں
ہی اور سرایت و غیر سرایت کا بہی تعرض نہیں تو مستحق طعن و تشنیع کی سنی ہیں نہ اہل حق امامیہ نعوذ باللہ
من سوء الفہم مجیب غطریف نی اپنی عودت طبع پلید سے ناحق اپنی گڑہی گوہ اوکہر و اپنی اور سنیوں کو
ذلیل و رسوا کروایا مثل مشہور ہوئی نامرد ناتہی گہر کے فوج کو مارے **قال المجیب الغطریف**
تہذیب میں ہے اگر مصلی نے بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑے میں انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکھا یا منی
اور خون سے آلودہ پایا نماز میں خلل نہیں **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ
نی جواب اسکا جوار قام فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ اس کلام معترض سے ظاہر ہوتا ہی کہ مذہب حق
امامیہ میں وجدان نجاست کا ثوب مصلی میں بعد فراغ نماز کے موجب اعادہ نماز کا مطلقا نہیں ہے
حالانکہ یہہ افترا ہے بحث ہے کس لیے کہ تفصیل اس مسئلہ کے مذہب حق امامیہ میں یوں ہے کہ اگر مصلی
کو قبل نماز کے علم نجاست کپڑے اور بدن کا تہا اور حالت نماز میں بہی یاد تہا تو اعادہ نماز کا وقت
میں اور قضا اوسکی خارج وقت میں واجب ہے اور اگر پہلی سے تو علم نجاست کا تہا مگر حالت نماز میں بہول
گیا و بغیر انہوتے نماز پڑہے تہی او بعد فراغ نماز کے یاد آیا تو موافق قول اکثر علما کی مانند شیخ طوسی

(۲۵۷)

شیخ مفید اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ سلار ابن ادریس وغیرہم علیہم الرضوان کے اسصورت مین بہی وقت مین اعادہ اور خارج وقت مین قضا واجب ہے اور ابن ادریس علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس حکم پر اجماع ہے اور اگر مصلی کو قبل نماز کے علم نجاست کا نتہا اور بعد فراغ نماز کے علم ہوا تو اسصورت مین موافق قول شیخ طوسی علیہ الرحمہ کے کتاب مبسوط مین اعادہ وقت مین واجب ہے اور خارج وقت مین قضا نہین اور موافق تحقیق اکثر علما کے اسصورت مین اعادہ نماز کا واجب نہین ہے مگر وقت مین مستحب ہے اور طرفہ یہہ ہی کہ روایات مذہب سنیہ مین بہی یہی ہی کہ ایسی صورت مین اعادہ نماز کا مطلقا نہین ہے فتاوی ولوالجی مین کہتا ہے وَ اما اذا وجد نجاسۃ فی الثوب بعد ما صلی فیہ لا یعید شیئا من الصلوۃ فی قولھم جمیعا اور حلی القیاس ابن عمر اورع و ہفتہ اصحاب سفیان اور ابن مسعود وغیرہ اکثر اصحاب سنیونکی اور تابعین و فقہا کے نزدیک بہی اگر مصلی بعد فراغ نماز کے اپنی کپڑون مین گوہ انسان وغیرہ نجاسات پاوی تو نماز کا اعادہ کرے نماز مین اوسکی مطلقا خلل نہین ہے ایسی صورت مین مسئلہ مذکور سے طعن امامیہ پر کرنا دلیل جہالت طاعن کے ہی اپنی مذہب سے فتح الباری مین ہے ذکر ابن بطال عن ابن مسعود وابن عمر وسالم وعطاء والنخعی ومجاهد والزهری وطاؤس انهم قالوا اذا صلی فی ثوب ثم علم بهای بالنجاسۃ بعد الصلوۃ لا اعادۃ علیہ وهو قول الاوزاعی واسحٰق وابو ثور وعن ربیعہ و مالک یعید فی الوقت اور اس سے بڑھ کر یہہ ہے کہ نزدیک بعض علما کے اعلام سنیہ کی ازالہ نجاست کا نماز کی لیی واجب ہے نہین فتح الباری مین ہے ومنها ان اشهب المالکی احتج بہ علی ان ازالۃ النجاسۃ لیست بواجبۃ اور یہی فتح الباری مین ہے ویحتمل الصحۃ مطلقا قول من ذهب الی ان اجتناب النجاسۃ فی الصلوۃ لیس بفرض قلت هذا کما مر من نقل الرافعی عن صاحبہ ان ازالۃ النجاسۃ عندہ لا یجب للصلوۃ پس بمیارا دشترک ہو ۔ وہ ہے اور یہہ قول اور امثال اوسکی ناشی ہین جہل اوسکی سے اپنی مذہب سے تمام ہوا التحصل افادہ صاحب نزہہ علیہ الرحمہ کا اور حقیر یہہ کہتا ہے کہ عجیب غطریف ہیں اوسکی پیر کور بی ایمان کی حیا کی آنکھین بند ہین کہ اونکی نزدیک یہہ مسئلہ تو قابل طعن کے ٹہیرا کہ مصلی کو پہلے سے علم نجاست کا نتہا اور بعد نماز کے ظاہر ہوا تو اوسکی نماز مین کچہہ خلل نہین اور مسئلہ خانگی اوسکا قابل طعن کے نہوا دیدہ و دانستہ مقتدی مصلی کے آلودہ ہو بہت سے گوہ سے اور کپڑون پر اوسکی نشانہ پیشاب کا بہی ہوا اور گوہ بہی در ہم سے زیادہ کپڑون مین لگا ہوا

(۲۵)

اور کتا اگر جیب مین مصلی کے اور تعویذ دندان لُتی کا گلی مین اوسکی ہو تو ابو حنیفہ کی نزدیک نماز مین خلل
نہین اور شافعی و حنبل کے نزدیک کپڑا مصلی کا انسان کی منی مین رنگین ہو اور مالک کی نزدیک خنزیر کے
عرق اور تہوک اور اوسکی پس خوردہ پانی قلیل مین کپڑا اور بدن مصلی کا دہویا ہوا ہو تب بہی نماز مین
خلل نہین سبحان اللہ ایسی کہلم کہلا ناپاکی پر شیعیان اہلبیت اطہار کی سامنی ادعا پاکی کا کرنا نہایت
بیباکی ہے **قال المجیب الظریف** استبصار مین ہے کہ دخول فی الدبر سے اگر انزال نہو تو مرد پر
غسل لازم نہین اور عورت ہر حال مین پاک ہے **اقول متغسل العلی اللطیف اولاً** بعقل
بسبب موجود نہونی استبصار کے ہوسکی غالبا یہہ نقل بہی مثل سایر مفتریات پلید و تہمت مجیب ظریف
کی افترا اولی اہمل ہو گے **ثانیاً** بر تقدیر تسلیم ہونی حدیث مذکور کے کتاب مذکور مین قطع نظر و ثوق
و غیر وثوق اوسکی راویون کی مانند حدیث سنیون کی خلق اللہ آدم علی صورتہ کہ صحیح مسلم مین موجود ہے
اور شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ پیدا کیا گیا آدم او پر صورت
خدای رحمان کے اور مانند احادیث دیگر صحاح سنیہ کے کہ صریح ہین تشبیہ مین واجب التاویل ہے
کسو واسطی کہ مذہب حق امامیہ مین غائب ہونا حشفہ کا قبل یا دبر مین غسل کو واجب کرتا ہی شرح لمعہ مین
فرماتی ہین و موجب الجنابۃ شیئان احدہما الانزال للمنی یقظۃ و نوماً والثانی غیبوبۃ
الحشفۃ وفی ما حکمہا کقدرہا من مقطوعہا قبلاً او دبراً من آدمی حیاً و میتاً
فاعلاً او قابلاً انزل الماء او لا اور شرایع مین ہے فان جامع امرءۃ فی قبلہا والتقی الختانان
وجب الغسل وان کانت الموطوءۃ میتۃ وان جامع امرءۃ فی دبرہا ولم ینزل وجب
الغسل علی الاصح **ثالثاً** جب سنیون کی مذہب مین دخول بہیمہ او میتہ اور صغیرہ سے بدون
انزال کے غسل واجب نہین ہوتا اور وطی دبر سے اور وطی بہیمہ سے بانزال بلا انزال حج فاسد نہین ہوتا
اگر عدم وجوب غسل و دخول فی الدبر سے بغیر انزال کے بعض روایات متروکہ امامیہ مین وارد ہوا تو مورد
طعن نہین ہو سکتا **رابعاً** داؤد و اکثر صحابہ سنیون کی نزدیک تو اس سے بڑہ کر ہے کہ دخول سے
دبر مین ہو یا قبل مین بغیر انزال کے غسل واجب نہین ہوتا مجیب ظریف اور اوسکا پیر اپنی ان مسائل خانگیون
کو کیا نہین دیکہتا اور کیون نہین شرماتا رحمۃ الامۃ مین ہے وحکی عن داؤد وھو قول جماعۃ من الصحابۃ
ان الغسل لا یجب الا بالانزال **قال المجیب الظریف** ابن مطہر نے منتہی مین باجماع شیعہ لکہا ہے

٢٥٩

کہ جس پانی سے استنجا کیا اور اجزای نجاست کی پانی مین مل گئے اور منتشر ہوئی تا آنکہ وزن پانی کا زیادہ ہوا
وہ پانی پاک ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف **ولا** یہ افترای محض ہے ابن مطہر حلی علیہ الرحمہ نے
یہ نہین لکھا کہ جب استنجا کی پانی مین اجزاے نجاست کی مل گئی اور وزن پانی کا زیادہ ہوگیا تب بھی وہ
پانی پاک ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین باخذ اس کلام عجیب غطریف کا تحفہ مترقبہ ہے سوا اوس سارق نے یون
لکھا ہی اینک منتہی ابن مطہر حلی حاضر طہارت آب استنجا وجواز استعمال او را بار دگر از اجماعیات فرقہ
نوشتہ است انتہی قطع نظر قطع بریدہ سارق سے عبارت مذکور سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ آب استنجا
بعد ملنی اجزای نجاست کی اور زیادہ ہوجانی وزن پانی کے امامیہ کے نزدیک پاک ہے **ثانیاً** جن لوگون کے
مذہب مین خنزیر اور کتی کا تہوک اور پسینا اور پس خوردہ پاک ہوا اور منی انسان کے بھی پاک ہو تعجب ہے کہ
رحمہ اللہ علیہ اون پاک مشربون کو طہارت آب استنجا مین کہ مشروط بشرایط ہی کلام کرنا حیا کو جواب صاف
دینا ہے اور مخفی نرہے کہ حنفی سنیون کو بھی بعض اوقات مین تقلید امام مالک کے طہارت سگ و خنزیر و طہارت
تہوک و پسینے و پس خوردہ کتی مین جائز ہے فتاوی خیریہ لنفع البریہ کے کتاب ادب القاضی مین ہے
سئل فی العرب والترکمان الذین یقتنون الکلاب لاجل الاصطیاد وحراسۃ البیوت
وحفظ المواشی فتلغ فی اوانیہم ہل اذا قلتم بانہا عند الائمۃ الثلاث ابی حنیفۃ والشافعی
واحمد یتنجس ما اصابتہ بفمہا او ببلل اضا جلدہا وبنجاسۃ سورہا وعند الامام مالک کل
ذلک طاہر وکذلک بقیۃ ما اکلت وشربت طاہر انما یغسل الاناء سبعاً تعبداً
ایجوز لمن ذکر تقلید الامام مالک فی ذلک حیث دعت الضرورۃ الا ذلک ام لا وما حقیقۃ
التقلید لمن اراد ہ فی مسئلۃ اضطر الیہا علی خلاف مذہبہ اجاب نعم یجوز لمن ذکر
تقلید الامام مالک لانہ یجوز للمقلد تقلید غیر امامہ من الائمۃ الثلثۃ فیما یدعو الیہ
الضرورۃ بشرط ان یستوعب جمیع ما یوجبہ الامام فی مثل ذلک انتہی خلاصہ اس عبارت کا
یہی ہے کہ حنفیون و شافعیون و حنبلیون کو تقلید امام مالک کے طہارت سگ و عرق و لعاب و پس خوردہ
اوسکی مین ہنگام ضرورۃ کی جائز ہے اور صاحب نزہہ علیہ الرحمہ نے اس مقام کو بسط و تفصیل سے ارقام فرمایا ہے
ملخص اوسکا یہہ ہے کہ اکثر اوقات مین رشحات آب استنجا کی بدن مستنجی پر ہو پہنچتی ہین اور تحرز اوس سے دشوار ہے
اس صورت مین نظر بمضمون اسے کریمہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اور کریمہ وما جعل علیکم فی الدین

(۲۶)

من حرج اور موجب قاعدہ اصولیہ کے المشقۃ موجبۃ للیسر رفع حرج کی واسطے رخصت اور تخفیف
آب استنجا میں واقع ہوئی و بعض روایات میں نفی باس وارد ہوا اور چونکہ نفی باس مجمل ہے علما کو خلاف
ہے یا معفو سید مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ نے مصباح میں اور محقق شیخ علی نے شرح قواعد میں اور شیخ نجم الدین
ابو القاسم صاحب شرایع نے اپنی کتب میں اور اکثر علما نے لکھا ہے کہ آب استنجا کا معفو ہے اور بعض علما
قائل اوسکی طہارت کی ہیں ان شرطوں سے کہ وہ متغیر بنجاست نہوا ہو اور کسی نجاست سے جدا ہو کر بھی نہوا ہو اور کسے
نجاست پر بھی وارد نہوا ہو شرایع میں ہے والماء المستعمل فی الاخباث نجس سواء تغیر بالنجاسۃ او لم
یتغیر عدا ماء الاستنجاء فانہ طاہر ما لم یتغیر بالنجاسۃ او یلاقیہ نجاسۃ من خارج
اور ارشاد الاذہان میں علامہ حلی علیہ الرحمہ نے بعض شرایط اور بھی زیادہ کی ہیں ایک یہہ کہ استنجا غایط غیر متعدی
عن المخرج سے ہوا اور دوسرے شرط یہہ کہ محل استنجا سے پانی کے ساتھہ اجزای متمیزہ نجاست کی منفصل ہوئے
ہوں بالجملہ جب یہہ شرایط آب استنجا میں پائی جاوینگی تو پاک ہونا اوسکا مستبعد نہیں ہے کہ وہ آب محض ہے
اصلا اجزای نجاست کے اوسمیں نہیں ہیں اور وہ متغیر بنجاست نہیں ہوا اور طہارت ماء قلیل کے جب تک متغیر
بنجاست نہو کچھہ مخصوص مذہب حق ہی میں نہیں ہے بلکہ مالک اور احمد حنبل اور [illegible]
اور بہت محدثین اہلسنت کے اوسکی قائل ہیں تفسیر کبیر میں ضمن تفسیر فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا
طیبا کی کہتا ہے قال مالک الماء اذا وقعت فیہ نجاسۃ ولم تتغیر بذلک [illegible] فہو
طاہرا وطہورا سواء کان قلیلا او کثیرا وہو قول اکثر الصحابۃ والتابعین ومختار غزالی کے
شافعی امام سنیونکا بھی طہارت آب قلیل ہے محقق شرح مشکوۃ میں لکھا ہے قال ابو حامد فی الاحیاء
ان مذہب الشافعی کمذہب مالک فی الماء القلیل انہ لا باس الا بالتغیر اذ الحاجۃ ماسۃ
الیہ وثار الوسواس من اشتراط القلتین ولاجلہ شق علی الناس ذلک ولعمری انہ کان الحال
علی ما قالہ ولو کان ما ذکرہ شرطا لکان اعسر البلاد فی الطہارۃ مکۃ والمدینۃ اذ لا یکثر فیہما
الماء الجاریۃ ولا الراکدۃ الکثیرۃ من اول عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر الصحابۃ
ولم ینقل واقعۃ فی الطہارۃ وکیفیۃ حفظ الماء من النجاسات وکانت اوانی میاہہم
یتعاطاہا الصبیان والاماء وتوضی عمر رضی اللہ عنہ بماء فی جرۃ نصرانیۃ کالصریح
فی انہ لم یعول الا علی عدم تغیر الماء وکان استغراقہم فی تطہیر القلوب وتساہلہم

فی امر الظاہر انتہی اور شرح مسند شافعی مین کہا ہے وذہب طایفۃ الی ان القلیل والکثیر سواء لا یتنجس الا بالتغیر وروی ذلک عن ابن عباس وحذیفۃ وابی ہریرۃ والحسن البصری وابن المسیب وعکرمۃ وابن ابی لیلی وجابر بن زید والیہ ذہب مالک والاوزاعی والثوری وداود واختارہ ابن المنذر اور ظاہر ہے کہ بنا براین مذہب کے اگر کوہ آدمی کا پانی مین گرے اور حقیقت سے کوہ کے پانی کے اوصاف ثلثہ مین تغیر ہو تو وہ پانی طاہر و مطہر ہوگا اور اگر کوئی ایک پیالہ بھر پانی مین پیشاب کرے تو وہ پانی باوصف زیادہ ہوجانے وزن کے پاک اور پاک کرنی والا رہیگا پس مذہب مین طعن کرنا طہارت آب استنجا مین کہ بعض علماے امامیہ بجہت عموم ہوی کے اوسکی طہارت کی شرائط مذکورہ قائل ہین طعن بیجا ہے علاوہ بران مذہب محدثین اہلسنت کا اور بہی افحش ہے کہ اونکی نزدیک پانی متغیر بنجاست بہی پاک ہے کہانے اور پینے اور طہارت مین استعمال اوسکا اونکی نزدیک صحیح ہے تا آنکہ ہست بر گندہ بدرے راگندہ خور * شیخ عبد الحق دہلوی ترجمہ مشکوۃ مین کہتا ہے کہ مذہب اصحاب ظواہر یعنی اخبارین اہلسنت کہ بظاہر احادیث عمل مے نمایند آنست کہ آب پلید نمی گردد ہیچ جا خواہ روان باشد یا ایستادہ کم باشد یا بسیار خواہ تغیر یابد برنگ و بوی و مزہ وی یا نیابد انتہی ورسے اسکی قواعد فقہ حنفی کے بہی مقتضی طہارت آب استنجا کے ہین کہ ابوحنیفہ کے نزدیک ملاقات نجاست کے پانی سے حال جریان مین پانی کو نجس نہین کرتے تو آب استنجا کا ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے چاہیے کہ ابوحنیفہ بہی مطعون ہوتا ہے بزازیہ مین کہ تصنیف محمد بن محمد کردری حنفی کا ہے کہتا ہے اناءان طاہر ونجس صبا وامتزجا فی الہواء او علی الارض او صب علی یدہ ماء قمقمۃ فامتزج بالبول قبل وصولہ الی الید فہو طاہر للاتحاد الجریان اور ظہیر الدین اسحق بن ابو بکر ولوالجی فقیہ حنفی نے بہی اس مسئلہ کو اپنی فتاوی مین لکہا ہے رجل استنجی من قمقمۃ فما اصاب الماء علی یدہ لا فی الماء الذی یسیل من القمقمۃ البول قبل ان یقع علی یدہ بعد ما خرج من القمقمۃ فہو طاہر یعنے ایک باسن مین پانی پاک ہو اور دوسری باسن مین پانی نجس ہو وہ دونو پانی اسطرح گرائے جاوین کہ دہار دونو کی ہوا مین ملجاوین یا زمین پر ملے وین یا اگر آفتاوہ پانی لوٹی کا ہاتہ پر مستنجی کے اور وہ پانی پیشاب سے ملکر ہاتہ پر گرے تو وہ پانی دونون صورتون مین پاک ہے اسواسطے کہ وہ حالت جریان مین نجاست سے ملا ہی اور قواعد فقہ شافعی کے بہی مقتضی

بیان پانی متغیر بنجاست کا
(۲۶۲)
مسئلہ قمقمہ

طہارت آب استنجا کی ہین کہ شافعی کے نزدیک گرنا پانی کا نجاست پر کہ بمنزلہ آب جاری کے ہے
سبب نجاست پانی کا نہین ہوتا اور ظاہر ہے کہ استنجا مین ورود پانی کا نجاست پر ہوتا ہے
شرح جامع صغیر مین کہ کتب فقہ حنفیہ سے ہے کہتا ہے قال الشافعی و اذا ورد الماء علی النجاسۃ فان
صب علیہما لا ینجس لانہ یکون بمنزلۃ الماء الجاری اس سے بڑہ کر یہہ ہے کہ غسالہ نجاسات کا
مطلقا شافعیہ کے نزدیک پاک ہے کما فی المسوی من مصنفات عبد اللہ الدہلوی قال صاحب التحفہ
الاثنا عشریہ۔ ان صورتون مین اگر بعض امامیہ بھی بلحاظ عموم بلوی کے طہارت آب استنجا کی قائل ہوئے
تو موجب طعن نہین ہو سکتا اور یہہ امر اگر قابل تشنیع کی ہے تو سنیوں اور اونکی امام ابو حنیفہ اور شافعی
جیلی لائق تشنیع کی ہین اور طرہ یہہ ہے کہ امام اعظم سنیونکی اور ابو یوسف کے نزدیک نجاست موضع استنجا
اگرچہ کثیر ہو درہم سے بھی زیادہ ہو ساقط الاعتبار ہے ازالہ اوسکا کلوخ سے یا پانی سے ضرور نہین
اور بھی اگر مقعد سنیونکو بہت سا گوہ بھرا ہوا اور اوسکو نیباہی آوے اور گوہ پسینے مین ملکر بدن
اور جامہ مصلی پر ہو تو بھی کچھہ باک نہین ہے نماز اون سنیون کے صحیح ہے سبحان اللہ سنی لوگ کیا خوب
ہین کہ بعض علماے امامیہ جو نسبت عموم بلوے کی طہارت آب استنجا کی قائل ہوئی تو وہ تو مورد
اعتراض ہوئی اور امام اعظم و قاضی ابو یوسف وسکا مذہب ہو مقعد آلودہ گوہ کثیر سے نماز پڑہ جواتی ہین
اور رہنا گوہ کا پسینہ میں ملکر بدن اور جامہ مصلی پر نجس نہین جانتی وہ مورد طعنے نہین ہوتے سخت
تعجب آتا ہے کہ آب استنجا کے طہارت کے قول پر تو گرفت ہوئی اور بہت سے گوہ کے طہارت حکم
سنی پر کسی کی نگہ نہ پڑی اور کو آخ بہو رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین کہتا ہے قال ابو حنیفہ فان
صلی ولم یستنج صحت صلوتہ اور فتاوے ولوالجی مین کہتا ہے و کان ابو حنیفۃ و
ابو یوسف یقولان ان النجاسۃ فی موضع الاستنجا ساقط العبرۃ شرعا فصار کان
لا نجاسۃ بدلیل انہ لا یکرہ ترکہما ولو کان لہا عبرۃ لکرہ کما لو کانت فی غیر ہذا
الموضع فبقیت العبرۃ للنجاسۃ التی فی غیر ہذا الموضع اور شرح منظومہ مین ہے قال ابو حنیفۃ
و ابو یوسف لو لطخت النجاسۃ حوالی المخرج وہو عبارۃ عن موضع الاستنجاء لیس
باکثر من الدرہم یکفیہ الاستنجاء بالحجر و المدر و قال محمد لا یکفیہ و لہما ان الشرع
اسقط اعتبار ما علی موضع الاستنجاء الا ترے انہ لا یکرہ ترکہا ولو [illegible] لا کرہ

(۴۳

کالقلیل فی غیر موضع الاستنجاء ولو اصابہ العرق فابتل بہ البدن والثوب فانہ لا یمنع جواز الصلوٰۃ تمام ہوا مخص قول صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ کا اور حقیر کہتا ہے کہ فتاوی درمختار مین بہی مصرح ہے کہ مصلی کو استنجا غایط سی لازم نہین نہ کلوخ کا لینا لازم ہے نہ پانی کا لینا فتاوے درمختار مین کہتا ہے لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولہذا لا یکرہ الصلوٰۃ معہ **قال المجیب الغطریف** صاحب تحفہ نے لکہا کہ شیعہ کے نزدیک اگر پیشاب کرنی مین داڑہی یا مونچہ یا رخسارہ یا بدن پر کچہہ قطرے بول یا مذی کی اوڑکر پڑین تو دہونی کے حاجت نہین نماز درست ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ اسکی جواب مین لکہ چکی ہین کہ یہہ افترا محض ہے کتب امامیہ مین کہین اسکا اثر پایا نہین جاتا اور مین یہہ کہتا ہون کہ مثل مشہور خود فضیحت دیگران را نصیحت بیان ٹہیک ٹہیک انہی شیخ جی پہ یہہ مسئلہ تو آپ ہے کا خانگی ہے اورون کو کیون حوالہ کرتے ہو ہدایہ مین کہتا ہے وان انتضح علیہ البول مثل رؤس الابر بو فذلک لیس بشی لانہ لا یستطاع الامتناع منہ اور علی ہذا القیاس مذہب ہے احمد حنبل امام سنیون کی نزدیک بابی کتاب متفق ومفترق فی فقہ الائمہ الاربعہ مین کہ معروف با فصاح فی الخلاف ہے کہتا ہے واجمعوا علی نجاسۃ المذی الا ما روی عن احمد فی بعض الروایات اسصورت مین اگر سنیون کی ریش مختلی یا مونچہ یا رخسارے یا بدن پر یا کپڑون پر کچہہ قطرہ بول یا مذی کی اور گر پڑی تو دہونے کی حاجت نہین نماز درست ہی اور اس سے بڑہ کر یہہ ہے کہ منی انسان کے شافعی اور احمد حنبل اماموں سنیوں کے نزدیک پاک ہے کما مر من رحمۃ الامۃ والتفسیر الکبیر اگر سنی لوگ منی انسان کے جمع کرکے اوس سے غسل و وضو کرین یا اوس سے اپنے کپڑے رنگین کرکے نماز پڑہین تو نماز اون کی درست ہے بالجملہ ایسی عجب چیز ہین کہ اپنی مسائل واقعیہ کو نفس حیض کے طرح چہپاتے ہین اور اہل حق پر ناحق افترا کرتے ہین مجیب غطریف کو لازم ہے کہ صاحب تحفہ کی قول مثل بول کے سند کتب امامیہ سی لکہی ورنہ منفتر کے مونہہ مین پیشاب کرے **قال المجیب الغطریف** اور اسی طرح اگرچہ بچہ مین کہ کوہ غلیظ بہرا ہے غوطہ لگایا اور جرم نجاست کا اوسکی بدن پر نہین تو بی دہونے نماز ہو جاتے ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ سے ارقام فرمایا ہے کہ یہہ مفتریات مفتری دہلوی سی ہے کسی کتاب امامیہ مین اسکا اثر پایا نہین جاتا اور مین یہہ کہتا ہون کہ مفتری دہلوی علیہ ما علیہ اور اوسکی مقلد مجیب غطریف فی نفسہ مجمع مین لیسی عیب کے یہہ کلام مستانہ اور

(۲۶۴)

افترا سے

اور مفتری سے محمود امر کیا ہے یہ تہمتی ہے جب تک کہ گوہ غلیظ مین غوطہ نہ لگاوی تو محل یہین کہین ہر اسمین جرم

نجاست کا نہو ہان سینونکی یہ صوفیہ غیر صافیہ اگر گوہ غلیظ مین غوطہ ازغرق عادت اونکی بہت لی راہ سے

صاف سکلین یعنی رمین یہ اونکی جرم نجاست کا نہ لگی تو وہ جانین ما بجلہ مجیب غطریف کو لازم ہے کہ مفتری سے

وہ بوی سنے جو کچھ پیٹ حد اپنی مونہہ سے نکالے ہین اوسکی سند کتب امامیہ سے لکھی اور نہین تو مفتری سے لو

شیطان سکے حوالہ کر دے **قال المجیب** الغطریف اور اگر اش بعینہ یعنی اوسکے پکاوین اور اوسمین ایک

بار و دم مسفوح ملاوین یا گہوڑے یا گدہے کا پیشاب ڈالین تو وہ نجس نہین حلال ہے آج تہو ع

سے ہر گندہ جو سے گندہ خورا **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ

نے اسکا جواب یون رقام فرمایا ہے کہ ظاہر اس کلام کا یہہ ہے کہ سب امامیہ اسکی قائل ہین حالانکہ

یہہ کذب محض ہے کسو ہطی کہ یہہ مسئلہ مختلف فیہ ہے مختار اکثر علما کا مانند ابن ادریس اور اونکی امثال کے

یہہ ہے کہ وہ اش نجس ہے اور حرام ہے اور صاحب شرایع نے بہی اس قول کو مستحسن جانا ہے اور مختار

علامہ حلی کا بہی یہی ہے اور اکثر علما کے نزدیک معتمد بہی یہی ہے غایۃ المرام شرح شرایع الاسلام مین

فرماتے ہین الثالث نجاسۃ المرق قبل الدم او کثر وهو مذهب ابن ادریس واستحسنه المصنف ات

واختاره العلامة وهو المعتمد لانه ماء قلیل ومضاف لاقی النجاسة فنجس انتهی ملخص بعض الالفا

صاحب النزہۃ اور حقیقہ یہہ کہتا ہے کہ یہ مجیب لبیب نے اپنی کلام کو تحفہ مسروقہ سے سرقہ کیا ہی اور

سارق صاحب تحفہ علیہ ما علیہ نے بیان اس مسئلہ مین سرقہ اور افترا کو ملا کر خون حیض کو بول و براز کے سا

جمع کرکے طرفہ معجون بنائی اور اپنی اذناب کے لئے تیار کی ہے کسو ہطی کہ اولا کتب امامیہ مین لکہا ہی کہ اش بعینہ

یا اوسکے پکاوین اور اوس مین ایکبار دم مسفوح ملاوین بلکہ کتب مین یہہ مرقوم ہے کہ جس اش مین تہوڑا

سا خون بلا قصد کی کچہ ہونی مین گرے اور وہ خون ابلیان اور اوبہنی مین جاتا رہے تو بعض کے نزدیک

حلال اور بعض کے نزدیک حرام ہے شرایع مین فرماتے ہین ولو وقع قلیل دم کالاوقیۃ فما دون

فی قدر وهی تغلی علی النار قیل حل مرقها اذا ذهب الدم بالغلیان ومن الاصحاب من منع المرق

وهو حسن تا بیا گہوڑے اور گدہے کے پیشاب کا تو اوسمین ذکر ہرگز نہین ہے مفتری نے اپنی طرف

سے اپنی لئے لائیسہے ؎ سخن چنین را تو ہم جائزہ کرد * کہ تا چہرے بگویم او چہ چینید * ولاکن مفتری را

جائزہ نیست * کہ او از خود سخن سے بہ تر نہد * مجیب غطریف عجب بے مغز ہے ناحق پیروی سارق

٢٦٥)

دہلوی علیہ ما علیہ نے کرتا ہے اور کڑوی کوہ او کہو وا تلے ہے اری باحیا تیری مذہب مین تو حس گوشت
کو شراب مین پکاوین طاہر و حلال ہے یا اگر شراب کہ بالاتفاق سنیونکی نزدیک نجس ہے اوس گوشت کے
رنگ بوئی مین صفت دیکھی ہے فجواب البحواب در مختار مین کہنا ہے ویطہر لحم و عسل دو دبس وہ حسن یغلی
ثلاثا ولحم طبخ بخمر مثلا و تنزیل ثلثا اور رد المحتار مین ہے اجمع الائمۃ علی نجاسۃ الخمر اس صورت
مین تقریر نقل عجیب غریب کے اور اوسکی یہ امی مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ
اعمی و اضل سبیلا کے بموجب کہتے ہیں کہ اگر حیا دار اوسکا گوشت شراب مین پکاوین اور لید و پیشاب کہو ڑے
کا اور پس خوردہ کا دیکہا اور اکہہ کوہ سکے ہیں ملاوین تو وہ حنفی سنیون کے نزدیک نجس نہین حلال ہے
یا گوشت بچھو یا سنگ جو ہے کا شوربا حنفی اتفاق مین پکارین تو وہ شافعی اور حنبلی سنیونکی نزدیک نجس نہین
حلال طیب ہے یا سگ ابی کا گوشت آب غلیظ مین جھوٹے خنزیر مین پکارین تو مالکی سنیون کو حلال طیب
ہی الجواب البحواب رد المحتار مین ہے والمشہور انہ لا کراہۃ فیما یعنی عن قتلہ کالخطاف والہدہد
والبوم والخفاش اور اسی کتاب مین ہے و تحفۃ النصیح حلال عند الشافعی واحمد وانصب
والیربوع مباحان عند مالک والشافعی اور اسی کتاب مین ہے و افاد کی عمدۃ انہ عند
مالک سبع او کلب فجلدہ طاہر یجوز بیعہ والوضوء فیہ ولحمہ یؤکل وکذا عند
ابی حنیفۃ وان جمیع اجزائہ من لحمہ وجلد طاہر الا ان اللحم عند محمد و عند
مالک مکروہ اور کافی مین ہے وذکر فی المحیط والایضاح ان الارواث کلہا طاہرۃ
اور فتاوے در مختار مین ہے کبول ماکول ومنہ الفرس وطہرہ محمد اور اوسی فتاوے
مین ہے لا یکون نجسا رماد قذر اور ہدایہ مین ہے سؤر الجنب والحائض والکافر طاہر اور رد المحتار
مین ہے منی الانسان طاہر عند الشافعی واحمد **قال المجیب الطرایف** دوم یا نی بعد ذکر
ہو اور اوسمین آب بستہ اور خون و حیض ہو رنڈی یا ورودی ہو اور چٹ جانور و نکی بیشار ریزی ہوئی اور
گہس پڑ گئے ہوئے اور کتنی نے بہی اوسمین پیشاب کیا ہو اگر اوس پانے سی آش یا فالودہ بناوین
اور روزہ افطار کرین تو کچہہ قباحت نہین **اقول** بفضل الہ اللطیف مجیب غطریف نی یہہ طعن
بہی تحفہ مسروقہ سے سرقہ کیا ہے مشہور ہے کہ حیا و مروت کی جگہ آنکہہ مین انسان کے ہی اس صورت مین
اگر اعتراض دہلوی بیحیای کرے تو اوسکا گلہ نہین مجیب غطریف نی کیون ایسے بیحیائی پر کمر باندہی ہے

۲۶۶

جو ایسا حوض مشترک الورود کہ اوسپر سب وارد ہوتا ہے کہ مصاحبان انصاف دیکھیں کہ جو پانی
دہ دردہ ہو اور اوسمیں آب استنجا اور خون حیض و منی انسان اور مذی و ودی اور بیٹ جانوروں کے
بیشمار پڑے ہوں اور کہسل مل گئے ہوں اور کتی اور سور نے بہی اوسمیں گوہ و پیشاب کیا ہو اگر اوس
پانی سے آش یا فالودہ بناویں و حنفی سنی اوس سے روزہ افطار کریں تو کچھ قباحت نہیں و علی ہذا
القیاس جو پانی بقدر قلتین یعنی دو مشکیاں ہو اور اوسمیں آب استنجا و خون حیض و منی انسان و مذی
و ودی و بیٹ جانوروں کی بیشمار پڑے ہوں اور کہسل مل گئے ہوں اور کتی و سور نے بہی اوسمیں گوہ
و پیشاب کیا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بناویں اور شافعی سنی اوس سے روزہ افطار کریں
تو کچھ قباحت نہیں اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ جو پانی بقدر ایک پیالہ خورد کے ہو اور اوسمیں آب
استنجا اور منی انسان کے اور مذی و ودی پڑے ہوں اور تہوک و پسینا اور پس خوردہ خنزیر و سگ
کا بہی اوسمیں ملا ہو اور کتی و سور نے اوسمیں پیشاب بہی کیا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بناویں
اور مالکی سنی اوس سے روزہ افطار کریں تو روا و بجا ہے بلکہ حنفی و شافعی و حنبلی بہی اوس پانی کے
آش و فالودہ سے روزہ افطار کریں تو کچھ قباحت نہیں کہ ایک امام کے مقلد کو تقلید دوسرے امام کی
سنیوں کے یہاں جائز ہے جیسا کہ فتاوے خیریہ لنفع البریہ سے میں لکھ چکا ہوں فتذکر و لنعم ما قیل

ہست ہر گندہ پڑے راگندہ خور * آخ تہو ایسی آش و فالودہ پر اور اوسکی نوشجان کرنی والوں
پر اب منصف لوگ برائے خدا حق سے کہدیں کہ جن لوگوں کے یہاں افطاری روزہ کی لئے آش اور فالودہ
ہوس پیالہ بہر پانی میں بہی کہ جسمیں منی انسان کے اور مذی و ودی و آب استنجا اور تہوک و پسینا او
پیشاب سور و کتی کا ملا ہو اون لوگوں کو امامیہ کے سامنی بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا بجا ہے ہی یا کچھ او
اب سند میں اپنی ان مسائل کے بحث ظریف سن لے کہ نجس ہونا آب دہ دردہ کا اور قلتین کا اور پیالہ
بہر کا وقوع نجاست سے بغیر اعد لا و صاف کی کتب فقہ سنیہ میں مصرح ہے منیہ المصلی میں لکہا ہے اما
الحوض اذا کان عشرا فی عشر بذراع الکرباس فہو کثیر لا ینجس بوقوع النجاسۃ او ش
میں کہتا ہے و بعضہم قدروہ بالثمان عشر فی عشر بذراع الکرباس توسعۃ لا مر ع
الناس و علیہ الفتوی و المعتبر فی العمق ان یکون بحال لا ینحسر بالاغتراف و ہو الصحیح
یعنی گہراؤ اوسکا اتنا ہو کہ چلو میں پانی اوسکا لینے سے اوسکی تہ ظاہر نہو جاتی اور بہی ہدایہ میں آ

قبل کے ذکر مین لکہا ہے وکل ماءٍ وقعت النجاسۃ لم یجز الوضوء بقلیلہ کانت النجاسۃ
او کثیرۃ وقال مالک یجوز مالم یتغیر احد اوصافہ لما روینا وقال الشافعی یجوز اذا کان الماء
قلتین لقولہ علیہ السلام اذا بلغ الماء قلتین لم یحتمل خبثا **قال** المجیب الظریف حلی نے
تذکرہ مین لکہا کہ جس روٹی کا خمیر پانی نجس سے بنا وہ روٹی پاک ہے **اقول** بعضل العلی اللطیف
صاحب نزہہ علیہ الرحمہ نے جو اسکا جواب رقام فرمایا ہے مخلص اوسکا یہہ ہے کہ علامہ حلی علیہ الرحمہ
تذکرہ مین قائل اوس روٹی کے حلت کی نہین ہے بلکہ بر سبیل نقل اوس قول کو ذکر کیا ہے
اور شیخ مفید اور شیخ ابو القاسم صاحب شرایع الاسلام اور اکثر علما اوس روٹی کے نجاست کی قائل ہین شرایع
مین فرماتی ہین ولو عجن بالماءِ النجس عجین لم یطہر بالنار اذا خبز علی الاشہر اور کلام شیخ طوسی
کا کہ متفرد اس قول مین ہین مضطرب ہے کتاب المیاہ نہایہ مین اوس روٹی کے طہارت کی قائل ہوے
اور کتاب الاطعمہ نہایہ مین اوسکی نجاست کی طرف رجوع کیا صاحب مجمع المرام شرح شرایع الاسلام
مین فرماتی ہین قال الشیخ فی باب المیاہ من النہایۃ بطہارتہ وقال فی باب الاطعمۃ منہا
بعدمہ وھو المعتمد لان النار انما تطہر ما احالتہ رمادا او دخانا انتہی وکانہ رجع عنہ
قبل العمل بہا اور روایت جو اس باب مین وارد ہے ضعیف السند و متروک العمل ہے معذلک راوی
نے سوال اوس کنوئیں کے پانی کا کیا تہا جسمین مردار گری یا دو ہے اوسمین گرین اور اوس کنوئیں کے پانی
مین آٹا گوندہا جاوے تو جواب مطابق سوال سائل کے اوسی کنوئیں کے پانی کا تہا اور یہہ جواب جو معصوم
نے دیا مبنی ہے نجس نہونی کنوئیں پر بمجرد ملاقات نجاست کے اور یہی مذہب ہے سنیونکی امام مالک کا
اور اکثر اصحاب و تابعین و علماے سنیونکا مانند ابن عباس و حذیفہ و ابو ہریرہ و حسن بصری و ابن
مسیب و عکرمہ و ابی لیلی و اوزاعی و ثوری و داود و زہری و ابن منذر کے اور بخاری بخاری کا
بہی یہی ہے صحیح بخاری مین کتاب ہے باب ما یقع النجاسات فی السمن والماء قال الزہری
لا باس بالماءِ مالم یتغیر طعمہ او ریحہ او لونہ الی آخر النا با محلہ مذہب اکثر امامیہ کا نجاست و
حرمت نان مذکور ہے اور بر تقدیر تسلیم طہارت اوس روٹی کے جب وہ پانی اوس کنوئیں کا جسمین چوہا
گرا ہو یا دواب گذرے ہون امام مالک وغیرہ اصحاب و علماے سنیونکی نزدیک بہی پاک ہے تو
اگر کوئی عالم فرقہ حقہ کا بہی اوسکی طہارت کا قائل ہوا تو باعث طعن کا نہین ہوسکتا علاوہ برین امام اعظم

(۲۶۰)

سنیونکی نزدیک وہ روٹی کہ جسکا خمیر شراب مین کیا جاوے حلال ہے بالکراہت کما ذکرہ رحمہ اللہ احمد بن
عمر النسفی فے الکافی اور سوای اسکی اگر مینگنی جو نکی گیہون مین ملی ہوئی پیسی جاوے جب تک مزہ نون
آٹی کا متغیر نہوگا اوسکی روٹی سنیونکو حلال ہے فتاوی عالمگیریہ مین لکہا ہے بعر الغنم
وقعت فے وقر الحنطۃ فطحنت والبعر فیہا او وقعت فی وقرم هو لم یفسد الدقیق
ما لم یتغیر طعمہا قال فقیہ ابو اللیث وبہ ناخذ تمام ہوا لمحض زیادہ صاحب نزہہ علیہ الرحمہ کا
اور بندہ یہہ عرض کرتا ہے کہ مجیب عظر یف اور اوسکی بیرا عمی کے جلکے انکہین مند ہین اور زبان تحیا
کی کہلی ہے اپنی خانگی امور اونکو نہین دکہائی دیتی اونکی مذہب مین ہے ایسی روٹی پاک بلکہ حلال
و ماکول بہی ہے پہر وجہ طعن کے کیا ہے وہ تو خود مطعون ہین توازل مین کہ کتب فقہیہ معتمدہ سنیہ سے
ہی کہتا ہے ولو عجن العجین فی الماء النجس ثم خبز منہ الخبز فالخبز طاہر یوکل ورا
ان وہ روٹی جسکا خمیر منی انسان مین بنا ہو یا سگ و خوک کی بس جزدو آب یا لعاب ہین یا عرق بدن
مین بنا ہوا اور پیشاب طفل شیر خوار کا اوسمین بجاے کیوڑہ و بید مشک کے ملایا گیا ہو مجیب عظر یف
کی امام شافعی و امام حنبل و امام مالک کے نزدیک پاک و حلال ہے نوش جان ہو سبحان اللہ سنی
لوگ کیا پاک و پاکیزہ ہین اور کیا اچہی غذاے لطیف اونکی خوراک ہے ماشاء اللہ چرا نباشد بندہ متحیر
ہے کہ مجیب عظر یف پلید دہلوی کو کونسا امر داعی ہوا کہ با وجہ المحق کو چہنکر اپنی مذہب ناحق کے
خوبیان ظاہر کروا ئے ؎ دشمن دانا کہ بلای جان بود * بہتر از ان دوست کہ دانا بود **قال**
المجیب العظر یف الغرض یہہ مشتی نمونہ از خروارے و اندک از بسیاری ہے کہ حضرات شیعہ با وجود دعوے
اتقا و طہارت کے اس فسق و نجاست مین مبتلا ہین اور اپنی عیب پوشی کو ہمہ طاہرین کو طرف نسبت
کرکر اونکو دامان پاک کو اس چرک سے آلودہ کرتی ہین ع بدنام کنندہ نکو نامی چند * وھھنا
قد تمت الرسالۃ واستقت المقالۃ جناب جہتہا دمآب سلطان العلما کے خدمت مین عرض ہے
کہ اس فقیر بے تقصیر کو ہرگز اس تحریر کا خیال نتہا لیکن بحکم الامر فوق الادب بموجب ارشاد محض بسبب
اتفاق تسوید کا ہوا الحمد للہ کہ الحق یعلو و لا یعلی حق غالب آیا اب یا تسلیم کیجئے یا لا نسلم کے لیجئے اگر
آپ یہہ عادت نچہوڑینگے تو ہم بہی مونہہ نہ موڑینگے ؎ جوان مردان نتابند از میان رو *
ہمین میدان ہمین گو * ربنا انصرنی بما کذبون از خامہ خام محمد یوسف دہلوی این اوراق چند

بحمد تمام برآمد فقط **اقول** بفضل العلی اللطیف رب نصرنی علی القوم المفسدین مجیب غطریف
نے تباسی شیطان رجیم اور باقتضاے سارق عاقبت وخیم شاہ عبد الحلیم کے جاہلوں کے دلوں میں و
وسوسی ڈالنی کو اور عوام کالانعام کے بہکانے کو جو تسوید قرطاس بالفاظ نادرست و مضامین سست
نامدادہ دوسیاہی بی سودای دل ظلمت منزل کے کی ہے ہمنی بحولہ وقوتہ تعالی شانہ بستیاے
حجج ساطعہ و براہین قاطعہ کے اوسکی مکاید ضعیفہ کذب و دغا کو کہ ضعیف تر مکاید شیطان سی تہی اِنَّ
کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا باعلای کلمۂ حق کے باطل و عاطل کر دیا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْن
اور اوسکی مصاید و دام تزویر کو کہ سست تر نسج عنکبوت سے تہی وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْت
اوس کیاد مرا باعناد کی راہ میں رہروان حق و ایقان کے بچھائی تہی توڑ ناز کر راہ ایمان کو خار و
خاشاک شکوک و شبہات سے بجاروب دلائل واضحہ پاک صاف کر دیا اب چاہیے کہ ندای قَدْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا زمین و آسمان و در و دیوار کون و مکان سے
بلند ہو **تکملہ** جو نکہ مجیب غطریف بدنام کنندہ اسلام نی بیان مسائل فرقۂ حقہ امامیہ اثنا عشریہ
ایدہم اللہ تعالی بالطاف بخفیۃ و الجلیۃ میں داد افترا و کید و خیانت کی دی تو اب ہمارا کمیت قلم
وادی تحقیق میں جولانی پر آیا اور زمام اختیار کو ہماری ہاتھہ سے لیگیا میدان صبر و تحمل کو تنگ
کر دیا ہم ناچار ہیں ہمارے روکنی سے اب نہیں رکتا مخفی نرہے کہ ہفوات و ترہات سنیونکی
زیادہ از حد بیان ہے احصا اونکا جلد ضخیم چاہتا ہے فرصت کم و وقت تنگ ہے ناچار بمفہوای مالا
یدرک کلہ لایترک کلہ کے چند مسائل اونکی اونکی کتب معتمدہ کے بطور مشتی نمونہ از خروار ہے و اندکے از
بسیارے لکہتا ہوں تاکہ احباب کے لئی تحفہ مقبول اور اصحاب کے واسطی ہدیہ لایق قبول ہو جاوے
اور ارباب عقل و انصاف پر واضح ہووی کہ حضرات سنیہ باوصف دعوی اسلام کی کہ راہ راست اسلام
سی منحرف ہیں اور باوجود ادعای اتقا و طہارت کی کیسی فسق و نجاست میں مبتلا ہیں اور اپنی عیب چھپانے
کی لئے عمر و بکر کے روایات مختلفہ کو رسول مقبول کیطرف نسبت کرکے دامان پاک اوس صاحب لولاک
کو اس چرک سے آلودہ کرتی ہیں اور دین اسلام کو بٹہ لگاتی ہیں ع بدنام کنندہ نکونامی چند ۵
اعاذنا اللّٰہ تعالی من ھفواتھم و ترھاتھم فالان اشرع فی المقصود مستعینا من مفیض
الخیر و الجود وھو حسبی و نعم الوکیل ۵ بشنوید ای دوستان این داستان

مسائل الطہارۃ ۔ ۱ پونچھنا یا دھونا بول و براز کا مخرج سی ڈھیلوں وآب حنفی سنیوں کے
مذہب مین ضرور و لازم نہین بلکہ سر ذکر پر پیشاب بھری بھری ہوسی اور مقعد پر بہت سا گوہ بھری ہوسی نماز
پڑہنا صحیح ہے فی الدر المختار لان ما علی المخرج ساقط شرعًا وان کثر ولهذا لا یکره الصلوة
معه اور رحمۃ الامہ مین کہتا ہے قال ابو حنیفہ فان صلی و لم یستنج صحت صلوته اور فتاوی
مین ہے وهما ای ابو حنیفه وابو یوسف یقولان ان النجاسة فی موضع الاستنجاء
ساقط العبرة شرعًا فصار کانه لا نجاسة بدلیل انه لا یکره ترکها اور شرح منظومہ مین
ولو اصابه العرق فابتل بالبدن والثوب فانه لا یمنع جواز الصلوة ۲ پہننے
کی کپڑوں پر مسلی کے پڑین تو مضایقہ نہین ہدایہ مین ہے وان انتضح البول علیه ای علی الثوب
مثل رؤس الابر فذالک لیس بشیء لانه لا یستطاع الامتناع منه ۳ سنیوں کے
مذہب مین کلام اللہ کا پیشاب سے لکھنا جائز ہے کما من فتاوی قاضیخان فنذکر نعوذ باللہ من هذه
العقاید الفاسدة الکاسدة ۴ حنفی سنیوں کے بدن پر گوہ یا پیشاب وغیرہ کچھ نجاست ہو تو چاٹنے
سی پاک ہوتا ہے عالمگیری مین ہے اذا اصاب النجاسة بعض اعضائه ولحس لسانه حتی
ذهب اثرها یطهر کذا فی فتاوی قاضیخان ۵ حنفی سنیوں کی کپڑوں پر نجاست ہو تو وہ بھی
چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہے فتاوی عالمگیری مین ہے ولحس الثوب بلسانه حتی ذهب الاثر
فقد طهر کذا فی المحیط ۶ امام شافعی و امام حنبل ائمہ سنیوں کی نزدیک منی انسان کے طاہر ہی رحمۃ الامہ
مین ہے منی الآدمی طاهر عند الشافعی و احمد ۷ پیشاب طفل شیر خوار کا امام حنبل کے نزدیک پاک
ہی رحمۃ الامہ مین ہے قال احمد بول الصبی ما لم یاکل الطعام طاهر ۸ پیشاب اور گوہ طفل
شیر خوار کا کہ کھانا نہ کھاتا ہو امام مالک کے نزدیک پاک ہے صاحب نزہتہ نے لکھا ہے فی الجواهر المالکیة
ان البول والعذرة من بنی آدم الآکلین لا طعام نجسا ۹ راکھ گوہ کی پاک ہے در مختار مین
لا یکون نجسا ۔ ۔ د قدر ۱۰ سگ و خوک اور انکا پسینہ و تھوک و بس خوردہ امام مالک کی نزدیک پاک ہین
رحمۃ الامہ مین ہے وعند مالک الحیوان کله طاهر حتی الکلب والخنزیر وعرقه وشعره ولعابه و
قال مالک الطهارة السور مطلقا ۱۱ حنفی سنی اگر حشفہ کو کپڑا لپیٹ کر جماع کری اگر لذت جماع
پاتی ہی تو غسل واجب نہین علی الاصح فتاوی درمختار مین ہے اولج حشفه او قدرها ملفوفة بخرقة

ن وجیب لذکر الجماع وجب الغسل والا لا علی الاصح ۱۲ داخل کرنی ذکر حیوان اور ذکر
خنثی مشکل سے اور ذکر میت سی اور ذکر صبی سے دبر و قبل مین غسل وجب نہین ہوتا امام اعظم کی نزدیک
فی الدر المختار لا غسل عند ادخال اصبع ونحوہ کذکر غیر آدمی و ذکر الخنثی المشکل ومیت وصبی
لا یشتہی وما یصنع من نحو خشبۃ فی الدبر او القبل علی المختار ۱۳ امام اعظم کی نزدیک وطی
چارپایہ اور مردہ او صغیرہ سی بلا انزال کے غسل وجب نہین اور وضو بھی نہین جاتا در مختار مین ہے ولا
عند وطی بہیمۃ او میتۃ او صغیرۃ غیر مشتہاۃ بان تصیر مفضاۃ بالوطی وان
غابت الحشفۃ بلا انزال ولا ینقض الوضوء فلا یلزم الا غسل الذکر ۱۴ امام اعظم کے
نزدیک وضو و غسل مین نیت شرط نہین ہی فی التفسیر الکبیر قال الشافعی النیۃ شرط لصحۃ الوضوء و
الغسل وقال ابو حنیفۃ لیس کذلک ۱۵ و ۱۶ ترتیب و موالات افعال وضو مین
ابو حنیفہ و مالک کی نزدیک وجب نہین رحمۃ الامۃ مین ہے والترتیب فی الوضوء غیر واجب عند ابی حنیفۃ
و مالک والموالاۃ فی الوضوء سنۃ عند ابی حنیفۃ ۱۷ نکلنا منی کا شافعی کے نزدیک شکنندہ وضو
نہین رحمۃ الامۃ مین ہے والمنی لا ینقض الوضوء عند الشافعی وان اوجب الغسل ۱۸ تنور کو نجس
پانی سے چہڑکنا اور اوسمین روٹی پکانا مضایقہ نہین فتاوی درمختار مین ہے کتنور رش بماء نجس لا باس
بالخبز فیہ ۱۹ و ۲۰ لڑکا تنور مین پیشاب کری یا عورت کو تنور کو کپڑی نجس بہیگی ہوئی سے
پونچھی پہر اوسمین روٹی پکاوین تو روٹی پاک ہے فتاوی قاضی خان مین ہے الصبی اذا بال فی
التنور او مسحت المرءۃ التنور بخرقۃ مبلولۃ نجسۃ ثم خبزت ان کانت النجاسۃ قد یبست
و لم یبق بللہا قبل الصاق الخبز بالتنور لا یتنجس الخبز ۲۱ کپڑی یا بدن کو کسی جگہ نجاست
لگی اور اوس جگہ کو بہول گیا پہر کسی جگہ اوس بدن و کپڑی کو بغیر تحری کے دہو ڈالا تو وہ پاک ہوگیا اوس
سی نماز مین کچھ فساد نہین نہ اعادہ نماز کا ہے بعد ظاہر ہونی نجاست مذکور کے دوسری جگہ بدن و
کپڑے کے فتاوی درمختار مین ہے وغسل طرف ثوب او بدن اصابت نجاسۃ محلا منہ و نسی
المحل مطہر لہ وان وقع الغسل بغیر تحر وہو المختار ثم لو ظہر انہا فی طرف آخر ہل یعید فی الخلاصۃ
نعم وفی الظہیریۃ المختار انہ لا یعید الا الصلاۃ التی ہو فیہا ۲۲ دودہ نجس اور شہد نجس
و شراب نجس اور روغن نجس پاک ہوجاتی ہین تین دفعہ جوش کہانی سی اور جس گوشت کو شراب مین پکاوین

۳ کتی کو کاندہے پر یا گود مین لیکر نماز پڑہے صحیح ہے کما فی الدر المختار ۴ نجس کپڑے
نماز پڑہنا بغیر عذر کے مرخص ہے فتاوی ظہیریہ مین کہا ہے رخص بعض المشائخ الصلوة فی الثوب
النجس من غیر عذر ۵ جو شخص عربی زبان جانتا ہو اور عبارت عربی صحیح پڑہ سکتا ہو اوسکو فارسی
پڑہنا نماز مین ضرور و لازم نہین ہے اور نیت و تحریمہ بہی عربی مین کچہہ ضرور نہین بلکہ یہہ سب کچہہ اگر فارسی
مین پڑہے تو نماز صحیح ہے فی الہدایہ فان افتتح الصلوة بالفارسیة او قرأ فیہا بالفارسیة
وہو یحسن العربیة اجزاہ عند ابی حنیفہ ۶ سلام کے بدلی نماز مین گوز کرنا نماز سی نکلنے
کی لئے کافی ہے کہ خروج بصنعہ امام اعظم کے نزدیک واجب ہی کما فی الہدایہ وغیرہا ۷ نماز مین فرج اجنبیہ
بشہوت دیکہنا صحیح ہے نماز مین کچہہ فساد نہین ہوتا فتاوے قاضی خان سے ان نظر المصلی الی
فرج امرأة بشہوة حرمت علیہ امہا و بنتہا و لو نظر الی فرج ام امرأتہ حرمت علیہ امرأتہ
التی طلقہا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا لا تفسد صلوتہ فی الوجوہ کلہا فی قول ابی حنیفہ

مسائل الصوم ۱ پینا آب باران کا اور کہانا برف کا سنیون کے نزدیک مفسد صوم نہین ہدایہ
مین مفسدات صوم مین ہے واختلفوا فی المطر والثلج ۲ موہنہ مین رکہنا ہلیلہ کا اور اوسکا عرق
جوسنا روزہ مین موجب قضا نہین فتاوی قاضیخان مین ہے ان اخذ الہلیلج بفیہ وجعل یمصہا
ولا یدخل عینہا فی جوفہ لا یلزمہ القضاء ۳ کہانا دال ورباجرہ اور مسور و ماش کا صوم
مین موجب کفارہ نہین فتاوی عالمگیرے مین ہے ولو اکل الارز والجاورس لا یجب الکفارة
ولا کفارة باکل العدس والماش ۴ چبانا مصطکی کا روزہ کو نہین توڑتا فی الہدایہ ومضغ
العلک لا یفطر للصائم ۵ جماع کرنا چارپایہ و میتہ سی اور زلق لگانا بلا انزال مفسد صوم
نہین اور با انزال موجب کفارہ نہین فتاوی قاضیخان مین ہے وکذا ای لا یفسد صومہ اذا
جامع البہیمة ولم ینزل او میتة ولم ینزل او ناکح یدہ ولم ینزل او جامع فیما دون
الفرج ولم ینزل وان انزل فی ہذہ الوجوہ کان علیہ القضاء دون الکفارة ۶
صایم کو اغلام با انزال موجب کفارہ نہین فی فتاوے قاضیخان اذا اولج رجل رجلا فعلیہ
القضاء والغسل انزل او لم ینزل ولا کفارة فیہ لانہ بمنزلة الجماع فیما دون الفرج
۷ صائم کپڑا موتا لپیٹ کر ذکر پر جماع کرے تو روزہ مین خلل نہین اور نہ وسیر قضا ہے نہ غسل

فتاوی برہنہ میں ہے اگر حرقہ بر ذکر پیچیدہ در اورد و اگر نرم باشد طہارت و کفارہ و اگر درشت باشد قضا
و غسل لازم نہ گا فی المجموعہ **مسائل الحج** ۱ اگر کوئی کا یا چارپایہ کیسا کہ بحر جیبن لے او بعض
سی حج کرے یا اوس چارپایہ پر حج کو جاوی صحیح ہے رحمۃ الامہ مین ہے عضب ما له فحج بہ اولہ بہ
فحج علیہما صح حجہ ۲ جماع کرنا چارپایہ سے با انزال ہو یا بلا انزال مفسد حج نہین فی فتاوے
قاضی خان واذا وطی البہیمۃ وانزل کان علیہ الدم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا
علیہ ۳ عورت اگر لڑکے یا مجنون سی جماع کراوی تو اوس عورت کے حج مین فساد نہین فتاوی
مین ہے وکذا اذا جومعت نائمۃ او مکرھۃ او جامعہا صبی او مجنون ۴ وطی فی الدبر
مفسد حج نہین فتاوے قاضیخان مین ہے وفی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد
۵ طہارت اور ستر عورت ابو حنیفہ کے یہان طواف مین شرط نہین رحمۃ الامہ مین ہے ومن شروط
الطہارۃ وستر العورۃ عند الثلثۃ وقال ابو حنیفۃ لیسا بشرط **مسائل النکاح و نسب**
۱ مرد مشرق مین ہو اور عورت مغرب مین اور ان دونون مین تزویج واقع ہوا اور ملاقات آپس مین نہو ما
بینہما وہ عورت جو بچہ جنی تو اوسی مرد مشرقی کے ہوگی فی رحمۃ الامۃ وقال ابو حنیفۃ لو تزوج وھو
بالمشرق وھی بالمغرب واتت بولد لستۃ اشہر من العقد کان الولد ملحقا بہ وان کان بینہما
مسافۃ لا یمکن ان یلتقیا اصلا لوجود العقد اور یہہ مسئلہ تفسیر کبیر مین بھی مذکور ہے ۲
مرد کو جاوے اور دس برس اپنی زوجہ سی غائب رہے اور زوجہ اوسکی دوسرے مرد سی تزویج
اور دس برس مین جنی جب بعد دس برس کی زوج اول آوے تو یہہ دسون بچی زوج اول کے ہونگی فتاوی
کافوری مین اور رحمۃ الامہ مین اور خزانۃ الروایات وغیرہ مین موجود ہے عبارت فتاوی کافوری کی یہہ ہے
رجل غاب عن امرأتہ عشر سنین فتزوجت باٰخر وکانت المرأۃ تلد کل سنۃ فالولد
للزوج الاول عند ابی حنیفۃ وعلیہ الفتوی ۳ حضرت امام اعظم فرماتی ہین کوئی شخص قاضی کے
سامنی کسی عورت سی نکاح کری اور فوراً اوسی وقت اوسکو طلاق دی اور وہ عورت بعد چہہ مہینی کے بچہ جنی
تو وہ بچہ اوسی ناکح کا ہے فی رحمۃ الامۃ قال ابو حنیفۃ اذا عقد علیہا بحضرۃ الحاکم ثم طلقہا
عقیب العقد فاتت لستۃ اشہر لحق بہ وان لم یکن ھناک امکان وطی وانما یلحق
بہ ان اتت لستۃ اشہر فقط لا اکثر منہا ولا اقل ۴ امام شافعی کے نزدیک اپنی بیٹی

مسائل حج

مسائل النکاح ونسب

۲۷۵۱

من الزنا سے نکاح صحیح ہے رحمۃ الامۃ میں ہے وھل یحل نکاح المتولدۃ من زناہ فقال ابو حنیفہ

واحمد لا یحل وقال الشافعی یحل مع الکراھۃ وعن مالک روایتان کالمذھبین اور نصیحۃ کبریٰ

میں صحت نکاح کے ساتھ اپنی بیٹی متولدہ من الزنا کی شافعی کے نزدیک صحیح بلا کراہت مذکور ہے ۵ اگر کوئی

اپنی ماں بہن بیٹی و پھوپھی خالہ سے نکاح کری اور جماع کری اوسپر حد نہیں اگرچہ اوسکی حرمت کو بھی جانتا ہو

ہدایہ میں ہے من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوات محارمہ بنسبۃ کالام

او بنتہ فوطیھا لم یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ وسفیان ثوری وزفر ان قال علمت انہا

علی حرام ۶ کوئی مرد حرم جیسی دیگر عورتیں زنا کری تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہیں رحمۃ الامۃ میں ہے

لو استاجر امرأۃ لیزنی بہا ففعل وجب علیہ الحد باتفاق الا ما حکی عن ابی حنیفہ

انہ قال لا حد علیہ ۷ لڑکا یا مجنون کسی عورت سے زنا کری تو حد دونوں پر نہیں ہدایہ میں ہے

واذا زنی الصبی والمجنون بامرأۃ طاوعتہ فلا حد علیہ ولا علیہا ۸ امام مالک سبکے

امام کی نزدیک غلام اپنی غلام سے بھی جایز ہے شیخ فریدالدین اوحدی اپنے مثنوی جام جم میں کہتا ہی ۵

کس بخواجہ بر غلامان جور ٭ کہ بدین شکل و شان نماند دور ٭ رو وزر دہ دست خویش مکن ٭ دل و را انعدہ ریش مکن

آبروی غلام خویش مبر ٭ دفتر مذہب خویش مدر ٭ نتوان زد شگفتہ مالک ٭ عوطہ در وہ چنین مالک ٭

اور مسطور مالک سے منقول ہے ۵ وجائزنیک لغلام الامرد ٭ وحوزوا الرجل المجرد ٭

ھذا ادا کان حیلا فی سہ ٭ ولم یجز انثی تھی الا الذکر ٭ اور کتاب تذکرۃ الادبا میں علی

بن عراق مصری شافعی نے قاضی ابو الحکم مالکی کے طرف ہر رباعی کو منسوب کیا ہی ۵ مذھبی تقبیل

خد مدعجی ٭ سیدی ما ذا ترے فی مذھبی ٭ لا تخالف مالکا فی دائہ ٭ فیہ ناخذ

اھل المغرب مسائل الاطعمۃ والاشربۃ والصید والذبایح ۱ شراب کا پینا

پیاس میں رخصت ہے درمختار میں ہے رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی حنفی ۲ شراب انگور کے

جتنے کے پینے نشہ لاوی اگرچہ نشہ لاوی حرام نہیں ہدایہ میں ہے فخمر العنب المسکر لیس بحرام ما لم

یقذف بالزبد عند ابی حنیفہ وان اسکر ۳ بوزہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے رحمۃ الامۃ میں

نبیذ والفقاع حلال یجوز شربہ اور ہدایہ میں یوں ہے ما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل

والذرۃ حلال عند ابی حنیفہ ولا یحد شاربہ عندہ وان اسکر ۴ سب مسکرات سوای عصیر انگور کے

(۲۷۶)

ابوحنیفہ کی نزدیک حلال ہین مرقات شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری لکھتی ہین قال النووی واختلفوا

فیمن شرب النبید وھو ماسوی عصیر العنب من الانبذۃ المسکرۃ فقال مالک والشافعی

والجمہور ھو حرام وقال ابوحنیفۃ والکوفیون لا یحرم ۵ پانی اور کھانا جس خوردہ کتے

کھانا پینا اور طہارت مین استعمال کرنا امام مالک کے یہان جائز ہی اور حنفیون وغیرہ کو بھی تقلید

امام مالک کے جائز ہے کما من فتاوی خیریہ لنفع البریہ ۶ چمگادڑ والوا بوحنیفہ کے نزدیک حلال

ہی فتاوی عالمگیرے مین ہے اما الخفاش فقد ذکر فی بعض المواضع انہ لا یوکل و

البوم یوکل ۷ گوہ اور جنگلی چوہا امام مالک کے اور امام شافعی کے نزدیک مباح ہین اور ابوحنیفہ

کی نزدیک مکروہ رحمۃ الامۃ مین ہے والضب والیربوع مباحان عند مالک والشافعی وقال

ابوحنیفہ یکرہ اکلھا ۸ چھچھوندر اور سانپ امام مالک کے نزدیک مباح ہی مگر بسبب کمال تورع

کی کہتا ہے کہ اونکو ذبح کرلے رحمۃ الامۃ مین ہے قال مالک لا باس باکل الخلد والحیات اذا ذکیت

۹ سب سن وحوش مثل شیر وچیتا وریچھ وبندر وسگ وگرگ وغیرہ اور سب سباع طیور مثل عقاب

وچرغ وباز وشاہین وغیرہ امام مالک کے نزدیک مباح ہین ملا علی قاری مرقات شرح مشکوۃ مین

کہتا ہے عن ابن عباس نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع

ای عن اکلہ واباح مالک ذلک مع الکراھۃ وعن کل ذی مخلب من الطیر واباح

ذلک مالک علی الاطلاق بالجملہ اسی طرح اور اسی قسم کے مسائل حضرات سنیہ کے زیادہ از حد بیجا

ہین اور بندہ کو یاد بھی ہین مگر عدیم الفرصتی زیادہ لکھنی کے مانع ہے انشاء اللہ المستعان ہنگام فرصت

اگر مسبب الاسباب عنایت کریگا رسالہ علیحدہ لکھکر پیشکش احباب باصدق وصفا کرونگا اور حق تو

یہ ہے کہ ارباب انصاف کے لئی اسقدر بھی کافی ہے اور اصحاب جدل واعتساف کو دفاتر غیر وافی خدا تعالی

حمیت جاہلیت سے محفوظ رکھی وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذا المقام وآخر دعوانا ان

الحمد للہ المفضل المنعام والصلوۃ والسلام علی رسولہ خیر الانام وآلہ الغر الکرام

ولعنۃ اللہ علی اعدائہم الاراذل اللئام ٥ قصد شہرت نبود جامے را * کین

ہمہ نظم ابدار نوشت * بہر احباب بر صحیفہ دہر * کلمہ چند یادگار نوشت قد وقع الفراغ

من تسویدہ یوم عید الغدیر الثامن عشر من شہر ذی الحجۃ الحرام سنۃ خمس